إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

قرآن اور مشکوٰۃ المصابیح

(مشکوٰۃ المصابیح، قرآن کی بارگاہ میں)

پیشکش

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

مشکوٰۃ المصابیح کا مطالعہ مکمل ہوا۔ میں نے اس کتاب کو بہت معلوماتی پایا۔ اس میں بہت سی باتیں ہیں جن سے میرا کامل اتفاق ہے اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جن میں میرا موقف مختلف ہے، دوران مطالعہ میں ان دونوں قسم کی باتوں کے نوٹس لکھتا رہا اور آج جب میں یہ کتاب پڑھ چکا ہوں تو میرے پاس میرے نوٹس پر مشتمل دو کتابیں مکمل ہو چکی ہیں، ایک وہ جس میں مشکوٰۃ المصابیح کی وہ تمام روایتیں ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دوسری وہ کہ جس میں تمام ایسی روایتیں جمع ہو گئیں جو میری تحقیق کے مطابق قرآن سے متصادم ہیں۔ زیر نظر کتاب ذکر ثانی سے متعلقہ ہے۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ میرا تعلق سنی و شیعہ سمیت کسی فرقہ سے نہیں ہے، میں مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو قرآن کی ہدایت کی روشنی میں درست نہیں مانتا، اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اسے شرک قرار دیا ہے۔ میرے پاس کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی کوئی اتھارٹی نہیں، میں اتحاد بین المسلمین کا قائل ہوں۔ زیر نظر کتاب کی دونوں جلدیں (موافق و متصادم کتاب اللہ) آنے والے محققین کیلئے بطور ہدیہ پیش خدمت ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ میری کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں، اس کتاب میں جو درست لکھا گیا وہ میرے اللہ کا فضل ہے اور جہاں کوئی لغزش دیکھیں اسے میری کم علمی سمجھ کر مجھے آگاہ کریں تا کہ میں اسے درست کر لوں۔ وقت کی کمی کے باعث چند ابواب میں قرآنی آیات کا اندراج نہیں ہو سکا، زندگی رہی تو انشاءاللہ اس کمی کو جلد پورا کرنے کی کوشش کروں گا، بصورت دیگر آنے والے وقت میں صاحبان علم اس کمی کو پورا کر دیں گے۔

دوران مطالعہ میں صاحبان علم سے مسلسل رابطے میں رہا اور ڈھیروں موضوعات پر بات ہوئی۔ میں ان تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ دعا ہے کہ اللہ کریم حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

فہرست

باب نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	خدا	11
2	جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو	25
3	تقدیر	28
4	مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے	43
5	حکم عدولی	45
6	مقام حدیث	49
7	علم اور علما	58
8	جس پانی میں حیض آلود کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جائیں، وہ پاک ہے	60
9	گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے	62
10	سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان	64
11	کون سی حدیث درست ہے؟	66
12	جہنم سے جنت تبادلہ	71
13	جھاڑ پھونک	81
14	خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ	90
15	اگر گناہ نہ کروگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا	95
16	شادی کی عمر	97
17	طلاق نہیں ہو سکتی جب تک دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز نہ ہوں	101
18	بیویوں کا منصوبہ	103
19	خودکشی	106
20	پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا	110
21	افضل کون؟	117
22	موسیٰؑ نے موت کے فرشتے کو تھپڑ مار کر اس کی آنکھ نکال دی	119
23	سلیمانؑ نے ایک رات میں اپنی نوے یا سو بیویوں سے جماع کیا	121
24	خودکشی	122
25	حضور ﷺ پر جادو	123
26	جنّ سچی بات اچک لیتے ہیں اور اسے اپنے ساتھی تک پہنچا دیتے ہیں	125
27	سورج کہاں جاتا ہے؟	127
28	حضور ﷺ کو کس سے محبت تھی؟	129
29	بخار جہنم کی بھاپ سے ہے	133
30	جانوروں کی باتیں	134
31	قیامت	136

32	عورت	142
33	شیطان	151
34	قبر	166
35	قرآن	177
36	فرقہ بندی	203
37	شہید	205
38	وضو	207
39	موزوں پر مسح	215
40	فرشتے	220
41	جہنم	224
42	سلام	227
43	غسل	229
44	جوٹھا	231
45	حالت حیض	234
46	مستحاضہ	238
47	غیر محرم عورت کا بوسہ لینے کی سزا	241
48	مسجد	244
49	معجزات	249
50	درود	274
51	تسبیح فاطمی	283
52	انبیائے کرامؑ	287
53	صحابہ کرامؓ	292
54	جمعہ	298
55	شہید	302
56	قربانی	308
57	عباسؓ کے وسیلے سے بارش کی دعا	310
58	حضور ﷺ بادل اور آندھی سے خوفزدہ	312
59	نوحہ کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے	314
60	روزہ	318
61	اعتکاف	327
62	سونا، ریشم، سرخ زین پوش، قسی کے کپڑے اور چاندی کے برتن منع ہیں	329
63	بخار	337
64	دنیا	339

65	ایصال ثواب	344
66	جنت	347
67	نذر	351
68	دعا	355
69	حضرت عیسیٰؑ	360
70	سفارش یا شفاعت	366
71	عزل	375
72	رجم	378
73	غلام لونڈیاں	393
74	میک اپ	396
75	نحوست	399
76	فال	401
77	وارث	403
78	قتل مرتد	405
79	متعہ	411
80	گانا	413
81	رضاعت	428
82	بیویوں کی مار کٹائی	430
83	بتوں کو توڑ دو	432
84	صدقہ میل کچیل ہے، یہ محمد وآل محمد کیلئے نہیں	435
85	حضور ﷺ کے دل پر پردہ آجاتا تھا تب آپ استغفار پڑھتے تھے	437
86	قیافہ شناسی	438
87	قسم	440
88	قتل	443
89	کتے	448
90	مکھی کا جوس	452
91	تصویر	454
92	شاعری	458
93	قریش	462
94	حضرت ابو بکرؓ	465
95	حضرت عمرؓ	474
96	حضرت عثمانؓ	478
97	میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ فیصلہ؟	480

98	حضرت علیؓ	481
99	کوئی بیماری متعدی (چھوت کی) نہیں	487
100	چوری	489
101	گرگٹ کو مار دو	491
102	جھوٹ کی اجازت	493
103	چہرے پر مت مارو کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا	496
104	طعنے	497
105	زمین کرائے پر دینا جائز ہے	499
106	جس گھر میں زرعی آلات ہوں اللہ انہیں ذلت دیتا ہے	500
107	معزز لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو	501
108	سفر سے واپس آکر فوراً گھر مت جاؤ، وجہ؟	502
109	کب مردار کھانے کی اجازت ہے؟	503
110	حضرت ابو سفیانؓ	506
111	والدین	508
112	تسبیح و تہلیل یا جہاد	510
113	گھنٹی کی آواز کی صورت وحی	514
114	قرعہ اندازی	517
115	باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو	518
116	عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا	520
117	فرشتے	524
118	ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا	525
119	انصار	526
120	خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے	528
121	جبریلؑ نے حضور ﷺ کو مسواک کا حکم دیا	530
122	لمبے لباس والے کو کپڑے دھونے کی ضرورت نہیں، ایک جگہ سے پلید ہوتا ہے تو دوسری جگہ سے پاک ہو جاتا ہے	531
123	القابات	532
124	جنت کیسے ملتی ہے؟	534
125	اہل بیت	606
126	قضائے حاجت	607
127	حضرت علیؓ کو کثرت سے مذی آتی تھی	610
128	نماز	611
129	پیشاب	636

130	مردار کا چمڑا	637
131	جبریل امام، حضور ﷺ مقتدی	639
132	درمیان والی نماز	641
133	اذان	642
134	حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی یا نہیں	645
135	بازار	646
136	سرخ	648
137	ذکر	651
138	سجدہ	653
139	زنا	655
140	عید	656
141	جنازہ	658
142	پہلی صف	661
143	عیادت	662
144	گنجا سانپ	663
145	ثواب	664
146	حج	666
147	اسم اعظم	669
148	حجر اسود	671
149	حالت احرام میں نکاح	673
150	جنگلی گدھا اور بجو حلال	675
151	سانپ	678
152	پچھنے	682
153	دجال	686
154	حضور ﷺ کی عمر	698
155	ہبہ	700
156	گمشدہ چیز	702
157	کتے، بلی، زانیہ، کاہن کی کمائی منع ہے	704
158	کرامت	705
159	صحابی کی شادی، حضور ﷺ بے خبر	710
160	دعوت	711
161	مومن وہ ہے جسے مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آجائے	712
162	حضرت خبابؓ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے	713

163	قرض اور کفر برابر ہیں	714
164	ابن خطل کو قتل کر دو	715
165	نکاح	716
166	چار گواہ	717
167	عدت	718
168	سانڈا حلال ہے	719
169	ٹڈی حلال ہے	720
170	کھڑے ہو کر پینا	721
171	نام	723
172	اونٹ کا پیشاب	725
173	آلات موسیقی	726
174	علم نجوم	741
175	شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ آزاد	743
176	عمل قوم لوط	744
177	چوپائے کے ساتھ	745
178	شراب	746
179	حکمران	747
180	قاضی	749
181	حضور ﷺ کا جھنڈا	750
182	حضور ﷺ کا توریہ	751
183	فدک کا مسئلہ	752
184	تمام سمندری جانور حلال ہیں	753
185	گھوڑا حلال ہے	754
186	پیاز	755
187	زبردستی مہمان نوازی	761
188	گوٹ اور چت	762
189	غار کا پتھر	764
190	اہل بیت	766
191	ہارٹ سرجری	770
192	بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے	774
193	ختنہ	776
194	موسیقی	777
195	لعنت	792

196	مہدی	798
197	اللہ تعالیٰ کا نام نہیں	801
198	جماع کی طاقت	802
199	ورقہ بن نوفل نے بتایا کہ آپ نبی بن چکے ہیں	803
200	عرب	805
201	نرد اور شطرنج	807
202	زمین میں رسی لٹکائی جائے تو کہاں جائے گی	808
203	گھر کی تزئین وآرائش کرنا منع ہے	810
204	ایلا کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے	811
205	جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں	812
206	بارہ ہزار کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا	813
207	ران کے ذریعے قتل کرنا درست ہے	814
208	لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے گروی ہے	815
209	کھانے کے دوران چھری کانٹے کا استعمال درست نہیں	816
210	ایک گھر میں تین سے زیادہ بستر نہیں ہونے چاہییں	817
211	مسلمان اور مشرک کا فرق	818
212	سادا لباس ایمان کا حصہ ہے	819
213	صاحب اقتدار کے علاوہ کسی کا انگوٹھی پہننا منع ہے	820
214	کھڑے ہو کر جوتا پہننا منع ہے	821
215	اہل کتاب کی موافقت	822
216	جو مونچھیں نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں	823
217	گھر کی وجہ سے غریبی امیری	824
218	جب خط لکھو تو اسے خاک آلود کر دو، اس سے کام آسان ہوتا ہے	825
219	کان پر قلم رکھنے سے یادداشت تیز	826
220	دوست یا بھائی سے گلے ملنا منع ہے، صرف مصافحہ کرو	827
221	مجلس کے وسط میں بیٹھنے والا ملعون	828
222	مسلمان سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے	829
223	تعریف کرنے والے کے منہ پر مٹی پھینکو	832
224	غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	833
225	لوگوں سے ان کے مقام ومرتبے کے مطابق برتاؤ کرو	834
226	مسلمان سے ترک تعلق کرنے والا جہنم میں جائے گا	835
227	اعمال ناموں کی اقسام	836
228	حضور ﷺ کو غربت پسند تھی	837

229	جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت باقی رہے گی	838
230	غرقد کا درخت یہودیوں کا درخت ہے	839
231	عائشہؓ کا گمان کہ آپ اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے	840
232	فرشتے نے عائشہؓ کو ریشم کے کپڑے میں تین رات اٹھا کر حضور ﷺ کو دکھایا کہ یہ آپ کی اہلیہ ہیں	841
233	اگر ایمان ثریا تک بھی ہوگا تو فارس والے اس تک پہنچ جائیں گے	842
234	خلیفہ اول	843
235	صدیق اکبر ابوذرؓ	844
236	بچوں کو بھوکا رکھ کر مہمان کو کھانا کھلایا	845
237	ملک شام	846
238	بڑے مٹکے، کدو اور لکڑی کے پیالے اور روغنی برتن استعمال کرنا منع ہے	847
239	ہر سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہوگا	848
240	جو شخص بازار کی طرف جاتا ہے وہ ابلیس کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے (مسلم معیشت)	849
241	جنت کی عورتوں کی سردار مریمؑ اور فاطمہؓ	850
242	دیور موت ہے	852
243	متفرق	853
244	چاٹو یا چٹاؤ	859

باب نمبر۔1

خدا

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ انسانی آنکھ ذاتِ خداوندی کا ادراک نہیں کر سکتی :

قرآن:

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ ز وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (103/6)

ترجمہ: " (مخلوق کی) آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے اور وہ بھید جاننے والا، خبر دار ہے۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 103}

قرآن:

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي (143/7)

ترجمہ: " اور جب موسیٰؑ آئے ہماری وعدہ گاہ پر، اور اپنے ربّ سے کلام کیا، موسیٰؑ نے کہا اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں، اللہ نے کہا تُو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 143}

ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ خدا وہ ذات ہے جس کی کوئی مثل نہیں :

قرآن:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (11/42)

ترجمہ: " اس کے مثل کوئی شے نہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 11}

اس لیے ذاتِ خداوندی کو کسی مثال سے بھی سمجھا یا نہیں جا سکتا۔ اس کے مقابلے میں مشکوٰۃ المصابیح میں خدا کے متعلق کیا کچھ کہا گیا، ملاحظہ فرمائیں:

ساٹھ ہاتھ لمبا خدا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ على صورته طوله ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ: «فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ». قَالَ: «فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بعده حَتَّى الْآن»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے آدمؑ کو اس کی صورت پر تخلیق فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب اس نے انہیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے وہ آپ کو جو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا، وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ!'' انہوں نے انہیں لفظ رحمۃ اللہ کا زائد جواب دیا۔'' فرمایا: ''جنت میں جانے والا ہر شخص صورتِ آدمؑ پر ہوگا، اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا، ان کے بعد پھر مسلسل اب تک قد و قامت میں کمی واقع ہوتی چلی آرہی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4628)

حضرت آدم علیہ السلام کی دو آنکھیں، دو بازو، دو ٹانگیں، دو کان، ایک ناک، ایک منہ تھا اور قد ساٹھ میٹر تھا... حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ کی بھی دو آنکھیں، دو بازو، دو ٹانگیں، دو کان، ایک ناک، ایک منہ اور قد ساٹھ میٹر لمبا ہے۔ (نعوذ باللہ)

حدیث کے الفاظ سے اس کے اسرائیلی روایت ہونے کی بُو آرہی ہے، چنانچہ جب ہم تورات کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کے صفحات پر ہمیں لکھا ہوا ملتا ہے :

''اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔''

{تورات، کتاب پیدائش، باب نمبر 1، آیت نمبر 27}

ایک طرف صحیح بخاری میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ '' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی، اس نے قطعاً جھوٹ بولا ہے۔

@@@

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم زمانے کو گالی دینے کے باعث مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں، تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں، میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔22، صفحہ نمبر۔38، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

اللہ ہی زمانہ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدهرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم انگور کا نام کرم رکھو نہ زمانے کو برا کہو، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4763)

اللہ ہی زمانہ ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَسُبَّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هوَ الدَّهْر». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4764)

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

خدا آسمان دنیا پر آتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔''

(سورۃ البقرہ 2 آیت 186)

قرآن:

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ج وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ط اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ

آپ فرما دیں اگر میں بہکا ہوں تو اس کے سوا نہیں کہ اپنے نقصان کو بہکا ہوں ، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی بدولت کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔''

(سورۃ السبا34آیت 50)

قرآن:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ص لے ج وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہ

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے گزرتے ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔

(سورۃ ق 50آیت 16)

قرآن:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

'' اور ہم تم سے بھی زیادہ اس سے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔''

(سورۃ الواقعہ 56آیت85)

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران)ہے۔

{سورۃ المجادلہ 58آیت 6}

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران)ہے۔

{سورۃ البروج 85آیت 9}

قرآن:

وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ

اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔

{سورۃ العادیات 100آیت 7}

قرآن کا موقف بالکل واضح ہے کہ اللہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، وہ تمہارے قریب ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ روایات میں خدا کا تصور یہ ہے کہ سات آسمانوں کے اوپر ایک سمندر ہے جس میں آٹھ بکرے کھڑے ہیں ، ان بکروں کے اوپر ایک تخت رکھا ہوا ہے اور اس تخت کے اوپر اللہ بیٹھا ہوا ہے {بحوالہ: سنن ابوداؤد جلد سوم کتاب السنۃ حدیث نمبر 1296 صفحہ نمبر 476، انٹرنیشنل نمبر۔4723} جہاں سے اسے اُٹھ کر آسمانِ دنیا پر آنا پڑتا ہے اور یوں وہ لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی مذکورہ احادیث ملاحظہ فرمایئے:

خدا رات کے آخری پہر آسمان دنیا پر آکر صدائیں لگاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ وَفِي رِوَايَةٍ «لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ: «مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ؟ حَتَّى ينفجر الْفجْر

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر رات جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور پوچھتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں۔'' متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ''پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے: کوئی ہے جو عطا کرنے والے سخی اور انصاف کرنے والے کو قرض عطا کرے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1223)

اللہ رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ رَزِينٌ: «مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يضعف هَذَا الحَدِيث

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بستر پر) نہ پایا، آپ اچانک بقیع (قبرستان) تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہ (اس رات) کلب قبیلے کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' ضعیف۔ ترمذی، ابن ماجہ، اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اللہ ایسے لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو جہنم کے مستحق تھے۔'' اور امام ترمذیؒ نے فرمایا: میں نے محمد یعنی امام بخاریؒ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1299)

عرفہ کے دن اللہ آسمان دنیا پر آتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوْنِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ان (عرفات میں وقوف کرنے والوں) کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو کس طرح بکھرے بالوں، غبار آلود پاؤں اور بلند آواز سے پکارتے ہوئے دور دراز سے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، رب جی! فلاں بندہ تو برے کام کیا کرتا تھا، اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کے سوا کوئی ایسا دن نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہو۔ ''رواہ شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2601)

اللہ رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يطلع الْفجْر. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس رات قیام کرو، اور اس دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس رات آفتاب کے غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر پوچھتا ہے: ''سن لو! کوئی مغفرت کا طلبگار ہے تاکہ میں اسے بخش دوں، سن لو! کوئی رزق کا طالب ہے تاکہ میں اسے رزق عطا فرماؤں، سن لو! کوئی عافیت چاہتا ہے تاکہ میں اسے عافیت عطا فرماؤں، سن لو! ان ان چیزوں کا کوئی طالب ہے؟ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1308)

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

خدا کی چوری

مشکوۃ المصابیح کی درج ذیل روایت میں جس خدا کا تعارف کرایا جارہا ہے اس کا سیکریسی سسٹم اتنا کمزور ہے کہ شیطان خدا کی سیکرٹ خبریں چوری کر لیتا ہے، ایسی روایتیں اللہ کی شان میں گستاخی نہیں تو اور کیا ہیں؟

خدا کی چوری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وهو العلي الكبير فَسَمِعَهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ ومُسترقوا السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ «وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ» فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فكذب مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا: كَذَا وَ كَذَا؟ فَيَصْدُقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ آسمان پر کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان سے ڈرتے ہوئے اپنے پَر ہلاتے ہیں، جیسا کہ چٹان پر زنجیر مارنے کی آواز آتی ہے، جب ان کے دلوں سے خوف جاتا رہتا ہے تو وہ کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ (مقرب فرشتے) کہتے ہیں، اس ذات نے جو فرمایا، وہ حق ہے، وہ بلند اور بڑا ہے، چنانچہ چوری سے سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں، اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔'' اور سفیان (راوی) نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اس کی کیفیت بیان کی، انہوں نے اس (ہتھیلی) کو کھولا اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کیا، ''چنانچہ اوپر والا بات سنتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے نیچے والے کو پہنچا دیتا ہے، پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے حتی کہ (اس طرح ہوتے ہوئے) آخری ساحر یا کاہن کی زبان تک پہنچا دیتا ہے، اور بسا اوقات شیطان کے پہنچانے سے پہلے پہلے شہاب ثاقب اسے لگ جاتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے قبل وہ القا کر دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا، کیا اس نے فلاں وقت اس طرح اس طرح نہیں کہا تھا، اس کلمہ کی وجہ سے، جو آسمان سے سنا گیا تھا، تصدیق ہو جاتی ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4600)

خدا کی چوری

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُمْ بَيْنَا جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ: وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ. رَوَاهُ مُسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جب دورِ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تاہم یہ کہا کرتے تھے اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم آدمی فوت ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ستارہ نہ کسی کی موت پر ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کی حیات پر، لیکن جب ہمارا رب، بابرکت ہے نام اس کا، کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح بیان کرتے ہیں، بعد ازاں ان سے قریب آسمان والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی یہ آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ حاملینِ عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے، آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتی کہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے چنانچہ شیاطین اس بات کو اچک لیتے ہیں، اور وہ اپنے ساتھیوں کو القا کر دیتے ہیں، اور اسی دوران انہیں انگارے مارے جاتے ہیں، جو خبر وہ اصل شکل میں القا کر دیتے ہیں وہ تو حق اور درست ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اور ملا لیتے ہیں، اور اضافہ کر لیتے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4601)

خدا اور آدم کے درمیان معاملات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمَ اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللَّهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ؟ فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فيهم رجلٌ أضوؤهم -أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ- قَالَ: يَا رَبِّ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ. قَالَ: ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ: «فَمَنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہوں نے چھینک ماری اور الحمد للہ کہا، انہوں نے اللہ کی توفیق سے اس کی حمد بیان کی، تو ان کے رب نے انہیں کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، آدم! فرشتوں کی اس جماعت کی طرف جاؤ جو بیٹھی ہوئی ہے، (وہاں جا کر) کہو: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: علیک السلام ورحمۃ اللہ! پھر وہ وہاں سے اپنے رب کے پاس واپس آئے تو اس نے فرمایا: ''بے شک یہ تمہارا اور تیری اولاد کا باہمی سلام ہے۔ اللہ نے انہیں حکم دیا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بند تھے، تم دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو، انہوں نے کہا: میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ منتخب کر لیا جبکہ میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں بابرکت ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدمؑ اور ان کی اولاد تھی، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے، ہر انسان کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی تھی، اور ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان سب سے زیادہ روشن (چہرے والا) تھا، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کے بیٹے داؤدؑ ہیں، اور میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھی ہے، انہوں نے عرض کیا: رب جی! اس کی عمر میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: بس یہی ہے جو میں نے اس کے لیے لکھ دی ہے، انہوں نے عرض کیا، رب جی! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال اسے عطا کر دیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا معاملہ ہے، فرمایا: پھر وہ جس قدر اللہ نے چاہا جنت میں رہے، پھر وہاں سے اتار دیے گئے، اور آدمؑ اپنی عمر شمار کیا کرتے تھے، جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم جلدی آگئے ہو کیونکہ میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی تھی، اس نے عرض کیا، جی ہاں، (درست ہے) لیکن آپؑ نے اپنے بیٹے داؤدؑ کو ساٹھ سال دے دیے تھے، انہوں نے انکار کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد نے بھی انکار کیا، اور وہ بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسی دن سے لکھنے اور گواہی دینے کا حکم فرمایا گیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4662)

مقام حدیث، دوبارہ پیدا کرنے کیلئے خدا ریڑھ کی ہڈی کا محتاج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. «ثُمَّ يَنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ» قَالَ: «وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». «مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يركب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو مرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیانی وقفہ چالیس ہوگا۔'' انہوں نے کہا: ابوہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انہوں نے پوچھا: چالیس ماہ؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔'' پھر اللہ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو وہ اس طرح جی اٹھیں گے جس طرح سبزیاں اُگ آتی ہیں۔'' فرمایا: ''انسان کی ایک ہڈی کے سوا باقی سارا جسم گل سڑ جائے گا، وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا ہے، اور روز قیامت تمام مخلوق اسی سے دوبارہ بنائی جائے گی۔'' اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''انسان کو مٹی کھا جائے گی، البتہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا باقی رہ جائے گا، اسی سے وہ پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5521)

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

خدا بھی جہنم میں

قرآنِ کریم میں اللہ کے بارے میں ارشاد ہے :

قرآن:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ(4/1)

ترجمہ: '' (اللہ) روزِ جزاو سزا کا مالک ہے۔''

{سورۃ الفاتحہ سورہ نمبر 1 آیت نمبر 4}

وہ ہستی جس کے حکم سے مجرموں کو جہنم میں پھینکا جائے گا، جعلی حدیثیں بنانے والوں نے اسی ہستی کو جہنم میں ڈال دیا۔(نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔اصل بات یہ ہے کہ جعلی حدیثیں بنانے والوں کو علم ہے کہ قیامت کے دن انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم میں پھینکا جائے گا، لہٰذا انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر خدا کو پہلے ہی جہنم میں پھینک کر انتقام کی آگ ٹھنڈی کر لی ہے لیکن انہیں یہ نہیں پتا کہ خدا کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے(اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ" 12/85)آیئے اب وہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

خدا بھی جہنم میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ رِجْلَهُ. تَقُولُ: قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ ينشئ لَهَا خلقا. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت اور جہنم نے بحث ومباحثہ کیا تو جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور سرکشوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہے، جنت نے کہا، میری تو حالت یہ ہے کہ مجھ میں (زیادہ تر) صرف ضعیف اور کم رتبہ والے اور دنیا سے بیزار لوگ ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم فرماؤں گا، اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا، اور تم دونوں بھر جاؤ گی، رہی جہنم تو وہ نہیں بھرے گی حتی کہ اللہ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس تب وہ بھرے گی اور اس کا بعض حصہ، بعض کے ساتھ مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، رہی جنت تو اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5694)

خدا بھی جہنم میں

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ العِزَّةِ فِيهَا قَدَمَه فينزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ «فَضْلَ الْجَنَّةِ. مُتَّفق عَلَيْهِ وذكر حَدِيث أنس: «حُفَّتِ الجنَّةُ بالمكارِه» فِي «كتاب الرقاق

انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا تو وہ کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے؟ حتی کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا بعض حصہ بعض کے ساتھ مل جائے گا اور وہ کہے گی: تیری عزت وکرم کی قسم! بس، بس! اور جنت میں مزید گنجائش ہو گی حتی کہ اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا، اور انہیں جنت کے زائد حصے میں بسائے گا۔'' متفق علیہ۔اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((حفت الجنۃ بالمکارہ)) کتاب الرقاق میں ذکر کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5695)

@@@

اللہ کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ

اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 186)

قرآن:

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ج وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ط اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ

آپ فرما دیں اگر میں بہکا ہوں تو اس کے سوا نہیں کہ اپنے نقصان کو بہکا ہوں ، اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی بدولت کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔"

(سورۃ السبا 34 آیت 50)

قرآن:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ص ج وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ه

اور تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسے گزرتے ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی قریب ہیں۔

(سورۃ ق 50 آیت 16)

قرآن:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

" اور ہم تم سے بھی زیادہ اس سے قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔"

(سورۃ الواقعہ 56 آیت 85)

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ

اور اللہ ہر شے پر شاہد (نگران) ہے۔

{سورۃ المجادلہ 58 آیت 6}

قرآن:

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْد

اور اللہ ہر شے پر شاہد(نگران)ہے۔

{سورۃ البروج 85آیت 9}

قرآن:

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْد

اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔

{سورۃ العادیات 100آیت 7}

قرآن کا موقف بالکل واضح ہے کہ اللہ ہر وقت ہر جگہ موجود ہے، وہ تمہارے قریب ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے جبکہ روایات میں خدا کا تصور یہ ہے کہ سات آسمانوں کے اوپر ایک سمندر ہے جس میں آٹھ بکرے کھڑے ہیں ، ان بکروں کے اوپر ایک تخت رکھا ہوا ہے اور اس تخت کے اوپر اللہ بیٹھا ہوا ہے جہاں سے اسے اُٹھ کر آسمانِ دنیا پر آنا پڑتا ہے اور یوں وہ لوگوں کی دعائیں سنتا ہے۔ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ خداوہ ذات ہے جس کی کوئی مثل نہیں :

قرآن:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (11/42)

ترجمہ: ” اس کے مثل کوئی شے نہیں۔“

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر42آیت نمبر11}

اس لیے ذاتِ خداوندی کو کسی مثال سے بھی سمجھایا نہیں جاسکتا۔اس کے مقابلے میں سنن مشکوۃ المصابیح کی احادیث میں ہے :

اللہ کہاں ہے؟

وَالْبَعْض يُحسنهُ) عَن أبي رزين قَالَ: قلت: يَارَسُول الله أَيْن رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: «كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: الْعَمَاءُ: أَيْ لَيْسَ مَعَه شَيْء

ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا،اللہ کے رسول! جب رب تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس سے پہلے وہ کہاں تھا؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ابر میں،اس کے نیچے ہوا تھی اور اس کے اوپر ہوا تھی،اور اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔“ ترمذی،اور فرمایا: یزید بن ہارون نے کہا: عماء سے مراد ہے اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی۔اسنادہ حسن،رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5725)

اللہ کہاں ہے؟

وَعَنِ العبَّاس بن عبد الْمطلب زعم أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ؟». قَالُوا: السَّحَاب. قَالَ: «وَالْمُزْن؟» قَالُوا: وَالْمُزْن. قَالَ: «وَالْعَنَان؟» قَالُوا: وَالْعَنَان. قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا بعد مابين السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟» قَالُوا: لَا نَدْرِي. قَالَ: «إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ» حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ. ثُمَّ «فَوْقَ السَّمَاء السَّابِعَة بَحر بَين أَعْلَاهُ وأسفله مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَة أَو عَال بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَوُرُكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نقل کیا کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں تشریف فرما تھے، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو انہوں نے اس کی طرف دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے کیا نام دیتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ''السحاب''، فرمایا: ''المزن''، انہوں نے عرض کیا: ''المزن'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''العنان'' انہوں نے عرض کیا: ''العنان'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نہیں جانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کے درمیان یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، اور آسمان جو اس کے اوپر ہے اسی طرح ہے۔'' حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتوں آسمان گنے۔'' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اوپر والے اور نچلے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے، جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک، پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی شکل کے ہیں، ان کے کھروں اور سرین کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے آسمان تک ہے، پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے، اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔'' رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5726)

اللہ آسمان پر ہے

اچھی روح آسمان پر چلی جاتی ہے اور بری روح قبر میں واپس آجاتی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تفتح لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قریب المرگ کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر تو وہ صالح شخص ہو تو وہ کہتے ہیں: پاکیزہ جسم میں پاکیزہ روح نکل، نکل تو قابل تعریف ہے، راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے اسی طرح مسلسل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر یہ پوچھا جاتا ہے، یہ کون ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، فلاں ہے، تو اسے کہا جاتا ہے، پاکیزہ جسم میں پاکیزہ جان خوش آمدید، قابل تعریف (روح) داخل ہو جا، راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے مسلسل ایسے کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ ہے، لیکن اگر برا شخص ہو تو وہ (ملک الموت) کہتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح نکل، مذموم صورت میں نکل، کھولتے پانی اور پیپ کے ساتھ خوش ہو جا، اور اسی طرح کے ملتے جلتے دوسرے عذاب بھی، اسے ایسے ہی کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے، اور پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ تو بتایا جاتا ہے: فلاں ہے، اسے کہا جاتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں، مذموم صورت میں واپس چلی جا، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے، پھر وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے۔''

صحیح، رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1627)

@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@@

اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي «. وَفِي رِوَايَةٍ» غَلَبَتْ غَضَبِي

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر ہے، کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میرے غضب پر غالب آگئی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2364)

باب نمبر۔2

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ”دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قران :

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط(108/12)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قران :

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط (14/49)

ترجمہ:" دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے،آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے،اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو،بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا،ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَام وحسابهم على الله.إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ «إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَام".مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں،اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں،جب ان کا یہ طرز عمل ہوگا تو انہوں نے حدود اسلام کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو مجھ سے بچا لیا،اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔" اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔البتہ امام مسلم نے " حدود اسلام" کا ذکر نہیں کیا۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول،حدیث نمبر۔12،صفحہ نمبر۔34،ناشر:مکتبہ اسلامیہ،غزنی سٹریٹ،اُردو بازار،لاہور)

جو اسلام قبول نہ کرے اس سے جنگ کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کچھ عرب مرتد ہو گئے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا:آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں: "مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں،جس نے کہہ دیا،اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اس نے

حق اسلام کے علاوہ اپنے مال و جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا، جبکہ اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! جو شخص نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا تو میں اس سے ضرور قتال کروں گا، کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھیڑ کا بچہ، جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا کرتے تھے، مجھے دینے سے انکار کیا تو میں اس کے انکار پر بھی ان سے ضرور قتال کروں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو بس یہی سمجھ آئی کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لیے کھول دیا، میں نے پہچان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1790)

باب نمبر۔3

تقدیر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قران :

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ قف فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَّمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ : ''آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔''

{سورۃ الکہف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قران :

كُلُّ نَفْسٍ مِ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ : '' ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔''

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

اِنسان اپنے اعمال سے اچھا یا بُرا بنتا ہے اور اپنے اعمال سے جنّتی یا دوزخی ہوتا ہے لیکن سنن مشکوٰۃ المصابیح کی تعلیم ملاحظہ فرمایئے کہ اِنسان خواہ ساری زندگی اعمالِ صالحہ کرتا رہے اگر اللہ نے اُسے دَوزخی لکھا ہوا ہے تو ساری زندگی کے اعمالِ صالحہ اُسے جنّت میں نہیں لے جا سکتے :

اللہ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھ دی تھی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَتَبَ اللَّهُ مقادير الْخَلَائِق قبل أَن يخلق السَّمَوَات وَالْأَرْض بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ» قَالَ: «وَكَانَ عَرْشُهُ على المَاء». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔79، صفحہ نمبر۔59، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

عجز ودانائی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجز والكيس». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز حتیٰ کہ عجز ودانائی، تقدیر کے مطابق ہے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:80)

آدم و موسیٰ کا مناظرہ۔آدم کا بیان کہ مجھ سے جو غلطی ہوئی وہ پہلے سے لکھی ہوئی تھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا (وَعَصَى آدَمُ ربه فغوى) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰؑ نے اپنے رب کے ہاں مناظرہ و مباحثہ کیا، تو آدمؑ موسیٰؑ پر غالب رہے، موسیٰؑ نے فرمایا: آپ آدمؑ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، اس میں اپنی روح پھونکی، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ کو اپنی جنت میں بسایا پھر آپ نے اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتارا، آدمؑ نے فرمایا: آپ موسیٰؑ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے منتخب فرمایا، آپ کو تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا بیان ہے، آپ کو کسی واسطے کے بغیر سرگوشی کا شرف بخشا، آپ کے خیال میں میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے تورات لکھی ہو گی؟ موسیٰؑ نے فرمایا: چالیس برس، آدمؑ نے فرمایا: کیا آپ نے اس میں یہ چیز بھی پائی: آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گئے۔؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آدمؑ نے فرمایا: کیا آپ مجھے ایسے عمل کرنے پر ملامت کرتے ہیں جس کا کرنا اللہ نے مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس برس '' پہلے مجھ پر لازم کر دیا تھا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آ گئے۔

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:81)

پیدائش سے پہلے ہی انسان کا عمل، عمر، رزق، بدنصیبی یا سعادت مندی لکھ دی جاتی ہے

عَن عبد الله بن مَسْعُود قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِق الْمصدوق: «إِن أحدكُم يجمع خلقه فِي بطن أمه أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثمَّ يكون فِي ذَلِك علقَة مثل ذَلِك ثمَّ يكون فِي ذَلِك مُضْغَة مثل ذَلِك ثمَّ يُرْسل الْملك فينفخ فِيهِ الرّوح وَيُؤمر بِأَرْبَع كَلِمَات بِكتب رزقه وأجله وَعَمله وشقي أَو سعيد فوالذي لَا إِلَه غَيره إِن أحدكُم لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا»

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں، فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں اس طرح مکمل کی جاتی ہے کہ وہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے، پھر اتنی مدت جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اللہ چار باتیں لکھنے کے لیے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، پس وہ اس کا عمل، اس کی عمر، اس کا رزق اور اس کا بدنصیب یا سعادت مند ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بے شک تم میں سے کوئی شخص اہل جنت کے سے

عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ جہنمیوں کا سا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے، اور (اسی طرح) تم میں سے کوئی جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر لیتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:82)

اللہ بعض لوگوں کو جنت کیلئے پیدا کرتا ہے اور بعض کو دوزخ کیلئے

عَنْ عَائِشَةَ أم الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: «دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ أَوَ غَيْرُ ذَلِكِ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وهم فِي أصلاب آبَائِهِم». رَوَاهُ مُسلم

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازے کی دعوت دی گئی تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! جنت کی اس چڑیا کے لیے بشارت ہے، اس نے کوئی برائی کی نہ اس کا وقت پایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! کیا اس کے علاوہ کوئی بات ہے، بے شک اللہ نے جنت کے لیے کچھ لوگ پیدا فرمائے، انہیں جنت ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اور (اسی طرح) جہنم کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے، انہیں جہنم ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی صلب میں تھے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:84)

ہر انسان کی جنت یا دوزخ میں جگہ پہلے سے لکھ دی گئی ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقعدَ وقعدنا حوله وَمَعَهُ مخصرة فَنَكس فَجعل ينكت بمخصرته ثمَّ قَالَ مَا مِنْكُم من أحد مَا من نفس منفوسة إِلَّا كتب مَكَانهَا من الْجنَّة وَالنَّار وَإِلَّا قد كتب شقية أَو سعيدة فَقَالَ رجل يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نتَّكِل عَلَى كِتَابِنَا وَندع الْعَمَل فَمن كَانَ منا من أهل السَّعَادَة فسيصير إِلَى عمل أهل السَّعَادَة وَأما من كَانَ منا من أهل الشقاوة فسيصير إِلَى عمل أهل الشقاوة قَالَ أما أهل السَّعَادَة فييسرون لعمل السَّعَادَة وَأما أهل الشقاوة فييسرون لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ -[32]- (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصدق بِالْحُسْنَى) الْآيَة

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی جہنم میں اور جنت میں جگہ لکھ دی گئی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم پھر اپنے نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمل کرتے رہو، ہر ایک کو، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، میسر کر دیا جاتا ہے، جو شخص سعادت مندوں میں سے ہو گا تو اس کے لیے اہل سعادت کے عمل آسان کر دیئے جائیں گے، اور جو شخص بد نصیبوں میں سے ہوا تو اس کے لیے بد نصیبی والے عمل آسان کر دیئے جائیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس کسی نے اللہ کی راہ میں دیا اور ڈرتا رہا، اور اچھی بات کی تصدیق کی، تو ہم بہت جلد اس کے لیے نیکی کی راہ آسان کر دیں گے:'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:85)

اللہ نے اولادآدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ ہر صورت کرے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يصدق ذَلِك كُله ويكذبه» وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا محالة فالعينان زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ»

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اولادآدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، ٹانگ کا زنا چل کر جانا ہے، جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:86)

تقدیر پہلے سے لکھی جا چکی ہے

وَعَن عمران بن حضين: إِن رجلَيْنِ من مزينة أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فيهم من قدر قد سَبَقَ أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ وَمَا سواها فألهمها فجورها وتقواها) رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! لوگ جو آج عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے محنت و کوشش کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے اور پہلے سے جو تقدیر ہے وہ نافذ ہو چکی ہے، یا وہ اس چیز کی طرف جا رہے ہیں جو ان کے نبی ان کے پاس لے کر آئے اور ان کے خلاف حجت قائم کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا ان کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں نافذ ہو چکی ہے، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے: ''اور نفس کی قسم! اور اس کی جو کچھ اس نے درست کیا، پھر بدکاری اور پرہیزگاری دونوں کی اسے سمجھ عطا کی۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:87)

ابوہریرہؓ کو زنا کا اندیشہ، حضور ﷺ کا فرمان کہ سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَالْمُسْتَأْذِنُهُ فِي الِاخْتِصَاءِ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ -[33]- على ذَلِك أَو ذر» . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جوان آدمی ہوں اور مجھے اپنے متعلق زنا کا اندیشہ ہے، جبکہ میرے پاس شادی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں، گویا کہ وہ آپ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے وہی بات عرض کی، آپ پھر خاموش رہے، میں نے پھر وہی عرض کی، آپ پھر خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا، میں نے پھر وہی بات عرض کی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم نے جو کچھ کرنا ہے یا تمہارے ساتھ جو کچھ ہونا ہے اس کے متعلق قلم لکھ کر خشک ہو چکا اب اس کے باوجود تم خصی ہو جاؤ یا چھوڑ دو۔'' اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 88)

تقدیر پہلے سے لکھی جا چکی ہے

وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول «إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ فَقَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: ''لکھو۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھو، اس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونا تھا سب لکھ دیا۔'' ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا، یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 94)

اللہ نے جنت اور جہنم کیلئے الگ الگ مخلوق پیدا کی ہے

وَعَنْ مُسلم بن يسَار قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ) قَالَ عُمَرُ -[35]- بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْأَل عَنْهَا فَقَالَ: «خلق آدم ثمَّ مسح ظَهره بِيَمِينِهِ فأستخرج مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أهل الْجنَّة يعْملُونَ ثمَّ مسح ظَهره فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وبعمل أهل النَّار يعْملُونَ فَقَالَ رجل يَا رَسُول الله فَفِيمَ الْعَمَل يَا رَسُول الله قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ من أَعمال أهل الْجنَّة فيدخله الله الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعمال أهل النَّار فيدخله الله النَّار». رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

مسلم بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا: ''جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا کیا۔'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا، پھر اپنا دایاں ہاتھ ان کی پشت پر پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کریں گے، پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی تو فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کریں گے۔ (یہ سن کر) کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے اہل جنت کے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے سے اعمال پر ہی فوت ہوتا

ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے جہنمیوں والے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ جہنمیوں والے اعمال پر ہی فوت ہوتا ہے تو وہ اس وجہ سے اس کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔'' اس حدیث کو مالک، ترمذی، اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:95)

حضور ﷺ کے پاس دو کتابیں تھیں، ایک میں جنتیوں کے نام اور دوسری میں دوزخیوں کے نام لکھے تھے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الكتابان فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وقبائلهم ثمَّ أجمل على آخِرهم فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وقبائلهم ثمَّ أجمل على آخِرهم فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ -[36]- ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فريق فِي الْجَنَّة وفريق فِي السعير» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيح

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب تک آپ نہ بتائیں، ہم نہیں جانتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ''یہ کتاب ربّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہذا ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔'' پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ''یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جہنمیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہذا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔'' تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میانہ روی سے درست اعمال کرتے رہو، کیونکہ جنتی شخص سے آخری عمل جنتیوں والا کرایا جائے گا، اگرچہ پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں، اور جہنمی سے آخری عمل جہنمیوں والا کرایا جائے گا، خواہ اس سے پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے وہ کتابیں رکھ کر فرمایا: ''تمہارا رب بندوں (کے معاملے) سے فارغ ہو چکا، پس ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:96)

تقدیر پر بحث مت کرو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وجنتيه الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهَذَا: «أُمِرْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تنازعوا فِي هَذَا الْأَمر

عزمت عَلَيْكُم أَلا تتنازعوا فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ من حَدِيث صَالح المرى وَله غرائب يتفرد بهَا لَا يُتَابع عَلَيْهَا قلت: لَكِن يشْهد لَهُ الَّذِي بعده

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ سخت ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا آپ کے رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں اس (تقدیر کے مسئلہ پر بحث کرنے) کا حکم دیا گیا، کیا مجھے اس چیز کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ تم سے پہلی قوموں نے اس معاملے میں بحث و تنازع کیا تو وہ ہلاک ہو گئیں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم اس مسئلہ پر بحث و تنازع نہ کرو۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 98)

اللہ دلوں کو بدل دیتا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے: دلوں کو بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کی شریعت پر ایمان لا چکے، تو کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں بدلتا رہتا ہے۔'' اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 102)

میری امت میں مرجیہ اور قدریہ کا کوئی حصہ نہیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں یعنی مرجیہ اور قدریہ۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 105)

جو تقدیر کو جھٹلائیں گے انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذَلِكَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وروى التِّرْمِذِيّ نَحوه

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتیں بدل جانا ہوگا اور یہ حال تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوگا۔'' اس حدیث کو ابوداود و ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:106)

قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں، ان سے قطع تعلق کرو

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تشهدوهم». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں، پس اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ۔'' اس حدیث کو امام احمد اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:107)

قدریہ کو اپنی مجلسوں میں مت بٹھاؤ

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تفاتحوهم» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قدریوں کو اپنی مجلسوں میں بٹھاؤ نہ انہیں سلام کرنے میں پہل کرو (اور نہ ان سے فیصلے کراؤ اور نہ ہی ان سے مناظرہ کرو)'' اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:108)

عمر، عمل، موت، دفن اور رزق پہلے سے لکھا ہوا ہے

عَن أَبِي الدرداء قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَضْجَعِهِ وَأَثَرِهِ وَرِزْقِهِ". رَوَاهُ أَحْمَدُ

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل ہر بندے کی تخلیق سے متعلق اس کی پانچ چیزوں، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کے مرنے اور دفن ہونے کی جگہ، اس کے نقوش اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا۔'' اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:113)

جس نے تقدیر پر بات کی، روز قیامت اس سے باز پرس ہو گی

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لم يسأل عنهُ». رَوَاهُ ابْن مَاجَه

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تقدیر کے متعلق ذرا بھی بات کی تو روز قیامت اس سے اس کے متعلق باز پرس ہو گی اور جس نے اس کے متعلق کوئی بات نہ کی اس سے باز پرس نہیں ہو گی۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:114)

اللہ نے آدم کے دائیں کندھے پر مارا اور سفید جنتی اولاد نکالی اور بائیں کندھے سے کالی دوزخی اولاد نکالی

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنَى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَأَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرَى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَفِّهِ الْيُسْرَى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ [43]-

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا۔ جب انہیں پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دائیں کندھے پر مارا اور سفید اولاد کو نکالا جیسے چیونٹیاں ہوں، اور اس نے ان کے بائیں کندھے پر مارا تو کالی اولاد نکالی جیسے کوئلہ ہو، تو اللہ نے ان کی دائیں طرف والوں کے متعلق فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور جو ان کے بائیں کندھے کی طرف تھے ان کے متعلق فرمایا: یہ جہنمی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:119)

جنت اللہ کی مرضی سے ملے گی، اعمال سے نہیں

وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يُبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرَى بِالْيَدِ الْأُخْرَى وَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَهَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أُبَالِي فَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ

ابو نضرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو عبداللہ نامی صحابی بیمار ہو گئے تو ان کے ساتھی ان کی عیادت کے لیے آئے تو وہ رو رہے تھے، انہوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے یہ نہیں فرمایا اپنی مونچھیں کتراؤ، پھر اس پر قائم رہو حتیٰ کہ تم (حوض کوثر پر) مجھ سے آملو، انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ ضرور فرمایا تھا۔ لیکن میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے اپنے دائیں ہاتھ سے مٹھی بھری، اور دوسرے ہاتھ سے دوسری، اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لیے ہے اور یہ اس (جہنم) کے لیے ہے، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' جبکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں ان دو مٹھیوں میں سے کس میں ہوں۔'' اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:120)

ہر چیز پہلے سے لکھی ہوئی ہے

وَعَنْ أم سَلَمَة يَا رَسُول الله لَا يزَال يصيبك كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ: «مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِي طِينَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی اس کی وجہ سے آپ ہر سال تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس سے جو بھی تکلیف پہنچی ہے وہ تو میرے متعلق اس وقت لکھ دی گئی تھی جب آدمؑ ابھی مٹی کی صورت میں تھے۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 124)

اللہ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا، پھر اپنا نور اس پر ڈالا، جس کو نور میسر ہوا وہ ہدایت پا گیا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ: جف الْقلب على علم الله". رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا، پھر ان پر اپنا نور ڈالا، پس جس کو یہ نور میسر آگیا وہ ہدایت پا گیا اور جو اس سے محروم رہا وہ گمراہ ہو گیا، پس میں اسی لیے کہتا ہوں، اللہ کے علم پر قلم خشک ہو چکا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 101)

جنت کا فیصلہ اعمال پر نہیں بلکہ اللہ کی رحمت پر ہو گا

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هَل تدرين مَا هَذِه اللَّيْلَة؟» يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ: مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: «فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ». فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ أحد يدْخل الْجنَّة إِلَّا برحمة الله تَعَالَى». ثَلَاثًا. قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ». يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَات الْكَبِير

عائشہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آپ جانتی ہیں کہ نصف شعبان کی رات کیا واقع ہوتا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس میں کیا واقع ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس سال پیدا ہونے والے اور اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کا نام اس رات لکھ دیا جاتا ہے، اسی رات ان کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور اسی رات ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''میں بھی نہیں، جب تک اللہ اپنی طرف سے مجھے ڈھانپ نہ لے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1305)

اللہ نے جس کو جنت بھیجنا ہوتا ہے اسے مال، جان، اولاد سے آزماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے اور پھر اسے جنتی بنا دیتا ہے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابتلاه الله فِي جسده أَفِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلَى ذَلِكَ يُبَلِّغُهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ الله». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندے کے لیے اللہ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ مقدر ہوتا ہے جہاں وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے بارے میں آزماتا ہے، پھر اس کو اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ وہ اسے اس مقام و مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقدر کیا ہوتا ہے۔'' حسن، رواہ احمد وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1568)

جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ اس کے گناہ ختم کرنے کیلئے اسے حزن و غم میں مبتلا کر دیتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحَزَنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کا ایسا کوئی عمل نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن جائے تو اللہ اسے حزن و غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1580)

اللہ جسے بخشنا چاہتا ہے اسے بیمار یا غریب کر دیتا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَغْفِرَ لَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ وَإِقْتَارٍ فِي رِزْقِهِ. رَوَاهُ رزين

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رب سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میرے غلبہ و جلال کی قسم! میں جسے بخشنے کا ارادہ کر لوں تو میں اسے دنیا سے نہیں اٹھاتا حتیٰ کہ میں اسے بیمار کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے ذمے تمام خطاؤں کا پورا پورا حساب نہ کر لوں۔'' لا اصل لہ، رواہ رزین (لم اجدہ

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1585)

خدا بعض لوگوں کو جنت کیلئے پیدا کرتا ہے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي مِتُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَتَمَنَّى الْمَوْتَ؟» فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». رَوَاهُ أَحْمد

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور ہمارے دلوں کو نرم کیا تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے بہت زیادہ روتے ہوئے کہہ دیا: کاش کہ میں مر جاتا، یہ سن کر، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سعد! کیا تم میرے ہوتے ہوئے موت کی تمنا کرتے ہو؟'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سعد! اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو پھر تمہاری عمر جتنی دراز ہو گی اور تمہارے جتنے عمل اچھے ہوں گے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1614)

اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1536)

نیک لوگوں کا حساب دنیا میں ہی ہو جاتا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے، اور جب اپنے بندے سے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کے معاملے کو مؤخر فرما دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے بدلے میں روز قیامت اسے پورا پورا بدلہ دے گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1565)

اعمال کی بنا پر نجات نہیں ملے گی بلکہ اللہ کی رحمت سے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ» قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے اعمال اسے نجات نہیں دلائیں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، دُرستی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرو، اعتدال کا خیال رکھو، اعتدال کا خیال رکھو، اس طرح تم منزل پالو گے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2371)

اعمال کی بنا پر نجات نہیں ملے گی بلکہ اللہ کی رحمت سے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلا برحمة الله». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل کرا سکتا ہے نہ اسے جہنم سے بچا سکتا ہے اور میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ (جنت میں جاؤں گا)۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2372)

جس جان نے دنیا میں آنا ہے وہ آکر رہے گی

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَب فاشتهينا النِّسَاء واشتدت عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِك فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے تو کچھ عرب لونڈیاں ہمارے ہاتھ لگیں، ہمیں عورتوں کی رغبت ہوئی اور عورتوں سے الگ رہنا ہمارے لیے دشوار ہو گیا اور ہم نے عزل کرنا پسند کیا، ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کئے بغیر عزل کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں موجود ہیں، ہم نے اس کے متعلق آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا حرج ہے! اگر تم ایسے نہ کرو؟ کیونکہ جس جان نے قیامت تک آنا ہے اس نے آنا ہی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3186)

جس جان نے دنیا میں آنا ہے وہ آکر رہے گی

وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: «مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر پانی (منی) سے بچہ نہیں ہوتا، اور جب اللہ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3187)

نیک کام اللہ کرواتا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ». فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الموتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ اسے کس طرح کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا: ''موت سے پہلے اسے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔'' صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5288)

پہلے سے لکھا ہوا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ أَحْمد.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو تو اللہ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے، اور اس کے معاملے کو مجتمع فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس چلی آتی ہے، اور جس شخص کی نیت طلب دنیا ہو تو اللہ اس کی پیشانی پر فقر ثبت فرما دیتا ہے، اس کے معاملے کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5320)

جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ ہو کر رہتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا لَامَنِي عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أَتَى فِيهِ عَلَى يَدَيَّ فَإِنْ لَامَنِي لَائِمٌ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ». هَذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيحِ» وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آٹھ برس کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے حاضر ہوا اور دس سال آپ کی خدمت کی، آپ نے اس عرصے میں میرے ہاتھوں ہونے والے کسی نقصان پر مجھے ملامت نہیں کی، اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔'' یہ الفاظِ حدیث مصابیح کے ہیں، اور امام بیہقی نے کچھ تبدیلی کے ساتھ شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ صحیح، رواہ فی شرح السنہ والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5819)

بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عصمه اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کسی کو خلیفہ مقرر فرمایا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں، ایک مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اسے اس پر آمادہ کرتا ہے جبکہ ایک مشیر اسے بُرائی کا حکم دیتا ہے اور اسے اس پر آمادہ کرتا ہے اور بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3691)

باب نمبر۔4

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَآ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ (22/35)

" اور آپؐ اُن کو سُنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔"

{سورۃ فاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 22}

نیز دیکھیے سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 80 اور سورۃ الروم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 52۔

قرآن:

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ (5/46)

" اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس کو پکارتا ہے جو اُسے جواب نہ دے گا قیامت کے دن تک اور وہ اُن کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔"

{سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 5}

قرآن:

وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ۔ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ (21-20/16)

ترجمہ:" اور وہ جنہیں پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں، اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 20 تا 21}

قرآن:

وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ (65/27)

ترجمہ: " اور وہ (مردے) نہیں جانتے کہ وہ کب (جی) اُٹھائے جائیں گے۔" (سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 65)

قرآن کی اِن واضح آیات کے باوجود مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ مردے زندہ انسانوں کے جوتوں کی آہٹ تک سُن لیتے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنه حدثهمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنه يفسح لَهُ فِي قَبره ثمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيث أنس قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثقلَيْن» وَلَفظه للْبُخَارِيّ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ (اسی اثنا میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ جو مومن ہے، تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے: جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ نے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے، رہا منافق و کافر شخص، تو اسے بھی کہا جاتا ہے۔ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہا کرتے تھے، اسے کہا جائے گا: تم نے (حق بات) سمجھنے کی کوشش کی نہ پڑھنے کی، اسے لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ ایک ساتھ مارا جائے گا تو وہ چیختا چلاتا ہے جسے جن وانس کے سوا اس کے قریب ہر چیز سنتی ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:126)

باب نمبر۔5

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (31/3)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31}

قرآن:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (80/4)

” جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُو گردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80}

قرآن:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کر لے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46}

قرآن:

رسولؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 32۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 132۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 172 ۔ سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 59۔ سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 92۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 1۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 20۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 24۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 59۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 70۔ سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 33۔ سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14۔ سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 13۔ سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 12)

قرآن:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔ سورۃ یوسف سورہ نمبر {12 آیت نمبر 108۔ سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔ سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔ سورۃ {المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔ سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51

غور کیجیے اللہ تعالی، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیا کرتے تھے لیکن مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے چند احادیث :

صحابہؓ نے حضور ﷺ کی حکم عدولی کی

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعلمهم بِاللَّهِ وأشدهم لَهُ خشيَة»

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کام کیا، پھر آپ نے اس میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے رخصت کو قبول کرنے سے اجتناب کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد بیان کی، پھر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا کہ جو کام میں کرتا ہوں وہ اس سے دور رہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کے متعلق ان سے زیادہ جانتا ہوں، اور اس سے ان سے زیادہ ڈرتا ہوں۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 146)

حکم عدولی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک تم (عصر کے بعد دو رکعت) نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے، ہم نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ان یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1050)

صحابہؓ کی حکم عدولی، حضور ﷺ غصے میں ناراض

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ. قَالَ: «أَوَ مَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أُحِلُّ كَمَا حَلُّوا». رَوَاهُ مُسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار یا پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے تھے، آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے جبکہ وہ تردد کا شکار ہیں۔ جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا حتی کہ میں اسے یہاں سے خرید لیتا، پھر میں بھی احرام کھول دیتا جیسے انہوں نے احرام کھولا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2560)

حکم عدولی۔ اونٹ پر سوار ہو جا، یہ قربانی کا اونٹ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا». فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «ارْكَبْهَا». فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2633)

حکم عدولی

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: «صَلِّ هَهُنَا». ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: «صَلِّ هَهُنَا». ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «شَأْنَكَ إِذًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد والدارمي

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اللہ عزوجل کے لیے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں فتح عطا فرمائے تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہیں (بیت اللہ میں) پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہیں پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تب تیری مرضی ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3440)

حکم عدولی

وَعَن جَابر قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ وَأَنَّهُ آذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَبْ لِي». قَالَ: لَا. قَالَ: «فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ» ؟ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے، وہ اس کھجور کے درخت کی وجہ سے مجھے ایذا پہنچاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا کہ اپنا کھجور کا درخت مجھے فروخت کر دو، اس نے کہا: نہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چلو مجھے ہبہ کر دو۔'' اس نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کھجور کے درخت کے بدلے میں مجھے فروخت کر دو۔'' اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے سلام کہنے میں بخل کرنے والے کے علاوہ تجھ سے زیادہ بخیل کوئی اور نہیں دیکھا۔'' رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4665)

صحابیؓ کا حضور ﷺ کی بات ماننے سے انکار

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عضد من نخل فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ فَأَتَى النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فذكر ذلك لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم ليَبِيعهُ فَأَبى فَطلب أَن يناقله فَأَبَى قَالَ: «فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا» أَمْرًا رَغْبَةً فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ: «أَنْتَ مُضَارٌّ» فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ: «اذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذكر حَدِيث جَابر: «من أحيى أَرضًا» فِي «بَاب الْغَصْب» بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ: «مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ» فِي «بَاب مَا يُنْهى من التهاجر

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے کھجوروں کے کچھ درخت ایک انصاری شخص کے باغ میں تھے، اور اس کے بچے بھی اس شخص کے ساتھ (باغ میں) تھے، سمرہ رضی اللہ عنہ جب اس شخص کے پاس جاتے تو وہ ان سے تکلیف محسوس کرتا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ساری بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ وہ اسے فروخت کر دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، آپ نے مطالبہ کیا کہ ان درختوں کے بدلہ میں کسی اور جگہ لے لو، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، فرمایا: ''اسے ہبہ کر دو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب کے انداز میں فرمایا کہ: ''تمہیں (جنت میں) یہ کچھ ملے گا۔'' انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم تکلیف پہنچانے والے ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری شخص سے فرمایا: ''جاؤ اور اس کے کھجوروں کے درخت کاٹ دو۔'' اور جابر سے مروی حدیث: ''جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔'' سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ''باب الغصب'' میں ذکر کی گئی ہے۔ اور ہم ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جس نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو اللہ اسے تکلیف پہنچائے گا۔'' ''باب ماینھی عن التھاجر'' میں ذکر کریں گے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3006)

مقام حدیث

تین لوگ حضور ﷺ کی عبادات کے متعلق پوچھنے کیلئے ازواج مطہراتؓ کے پاس آئے (حضور ﷺ کی حیات مبارک میں ازواج مطہراتؓ سے پوچھنا؟؟؟؟)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أخبروا كَأَنَّهُمْ تقالوها فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أحدهم أما أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أبدا وَقَالَ آخر أَنَا أَصوم الدَّهْر وَلَا أفطر وَقَالَ آخر أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مني

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس آئے، جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا، تو گویا انہوں نے اسے کم محسوس کیا، چنانچہ انہوں نے کہا: ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا نسبت؟ اللہ نے تو ان کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرمادی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں دن کے وقت ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے اجتناب کروں گا اور میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے اور پوچھا: تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس طرح، اس طرح کہا ہے، اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:145)

حضور ﷺ نے واضعین حدیث کی پیشین گوئی فرمائی تھی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ» ..رَوَاهُ مُسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آخری دور میں فریب کار جھوٹے لوگ ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء نے، پس اپنے آپ کو ان سے اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:154)

آدمی کے جھوٹا ہونے کی نشانی: سنی سنائی بات آگے پہنچادے۔ واضعین حدیث نے جو جمع کیا، بعد والوں نے بتایا کہ فلاں غلط ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سمع». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (تحقیق کیے بغیر) بیان کر دے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:156)

اسرائیلیات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سیدنا عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف سے پہنچادو خواہ ایک آیت ہی ہو، بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔'' اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:198)

یہ بات کسی کو مت بتانا

وَعَن معَاذ رَضِي الله عَنهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم على حمَار يُقَال لَهُ عفير فَقَالَ يَا معَاذ هَل تَدْرِي حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا. مُتَّفق عَلَيْهِ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی ایک لکڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں بشارت نہ دو ورنہ وہ (اس بات پر) توکل کر لیں گے۔'' اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔24، صفحہ نمبر۔38، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔25، صفحہ نمبر۔39، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

صحابی نے حدیث کی مخالفت کی

وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ». فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللَّهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتقول أَنْت لنمنعهن

بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب خواتین تم سے (مسجد جانے کی) اجازت طلب کریں تو تم انہیں مسجد کے ثواب سے محروم نہ رکھو (یہ سن کر) بلالؒ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اور تم کہتے ہو، ہم انہیں روکیں گے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1082)

صحابی نے حدیث کی مخالفت کی

وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: وَاللَّهِ لنمنعهن. رَوَاهُ مُسلم

سالمؒ کی اپنے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بلالؒ کی طرف متوجہ ہو کر اسے بہت زیادہ برا بھلا کہا، اس طرح برا بھلا کہتے ہوئے میں نے انہیں کبھی نہیں سنا، اور انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے بیان کر رہا ہوں جبکہ تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1083)

صحابی نے حدیث کی مخالفت کی

وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ». فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمد

مجاہدؒ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد جانے سے نہ روکے۔'' (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے کہا: ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں، اور تم یہ کہہ رہے ہو، راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر اس سے کلام نہیں کیا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1084)

قرآن کو چھوڑو، روایت کو پکڑو

وَعَن يعلى بن أُميَّة قَالَ: قلت لعمر بن الْخطاب: إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ. قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: «صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صدقته» رَوَاهُ مُسلم

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا: ''(اتقصروا،،،،الذین کفروا) اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے تو تم نماز میں کچھ کمی کر لو۔'' اب تو لوگ پر امن ہیں (کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں)، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے آپ کو تعجب ہوا ہے ویسے مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ایک قسم کا صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے، تم اس کی طرف سے صدقہ قبول کرو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1335)

صحابہؓ نے ام المومنینؓ کی بات ماننے سے انکار کر دیا

صحابہؓ نے حدیث پر عمل کرنے سے انکار کر دیا

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لما توفّي سعد بن أبي وَقاص قَالَت: ادخُلُوا بِهِ الْمَسْجِد حَتَّى أُصَلِّي عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَت: وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ: سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ. رَوَاهُ مُسلم

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں مسجد میں لے آؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ سکوں، لیکن ان کی یہ بات قبول نہ کی گئی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں، سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1656)

مقام حدیث، خاتون یا نوجوان؟ کچھ پتا نہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟» قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: «دلوني على قبره» فدلوه فصلى عَلَيْهَا. قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ». وَلَفظه لمُسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون، جو کہ مسجد کی صفائی کیا کرتی تھیں یا کوئی نوجوان تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہ دیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں سوال کیا، صحابہ نے عرض کیا، وہ تو وفات پا چکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟'' راوی بیان کرتے ہیں، گویا انہوں نے اس کے معاملے کو کم تر سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر بتاؤ۔'' انہوں نے بتا دیا تو آپ نے وہاں نماز جنازہ پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی ہیں، اور بے شک اللہ میرے نماز جنازہ پڑھنے کے ذریعے انہیں منور فرما دیتا ہے۔'' بخاری، مسلم اور الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1659)

مقام حدیث

وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لتعذب فِي قبرها»

عمرہ بنت عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میت کو، اس کے قبیلے کے اس پر رونے کی وجہ سے، عذاب دیا جاتا ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ! ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے، انہوں نے جھوٹ نہیں بولا، بلکہ وہ بھول گئے یا غلطی کر گئے، بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ تو اس پر رو رہے ہیں جبکہ اسے اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1741)

حضور ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا یا نہیں؟ مقام حدیث

وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ: قلت لطاووس: لَوْ تُرِكَتِ الْمُخَابَرَةُ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ: أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ ينه عَنْهُ وَلٰكِن قَالَ: «أَلا يَمْنَحْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا»

عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے طاؤس سے کہا: کاش کہ آپ مخابرہ چھوڑ دیں، کیونکہ عام گمان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے فرمایا: عمرو! میں انہیں زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں، اور بے شک ان میں بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بطور احسان مفت زمین دے دے تو وہ اس کے لیے معین مقدار میں اجرت لینے سے بہتر ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2976)

مقام حدیث

وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فأنفذه لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ: هُوَ ذَلِكِ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْن مَاجَه

قبیصہ بن ذُویب بیان کرتے ہیں، دادی، نانی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی میراث کے بارے میں آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے اس سے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں، آپ جائیں حتی کہ میں لوگوں سے پوچھ لوں: انہوں نے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے اسے (یعنی دادی/نانی کو) چھٹا حصہ دیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی ویسے ہی کہا جیسے مغیرہ نے کہا تھا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی/نانی) کے متعلق اسے نافذ کر دیا، پھر ایک اور دادی/نانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: وہ چھٹا حصہ ہی ہے، اگر تم دونوں اکٹھی ہوں تو وہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہو گا، اور تم دونوں میں سے جو بھی اکیلی ہو گی تو وہ حصہ اسے ملے گا۔'' صحیح، رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3061)

مقام حدیث

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ». وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاس. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''زانیہ وہ ہیں جو گواہ کے بغیر اپنا نکاح کریں۔'' درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3132)

بغیر باری والی زوجہ کون سی تھی۔ مقام حدیث

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ آخِرهنَّ موتا مَاتت بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ رَزِينٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ: هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أصح وهبت يَوْمهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي قَدْ وهبت يومي لعَائِشَة لعَلي أكون من نِسَائِك فِي الْجنَّة

عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مقام سرف پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، انہیں جھٹکے سے نہیں اٹھانا اور نہ چلتے وقت جھٹکے دینا اور بلکہ اسے آرام سے لے کر چلنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں فرماتے تھے، عطاء بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس زوجہ محترمہ کے لیے باری مقرر نہیں فرمایا کرتے تھے وہ صفیہ رضی اللہ عنہ تھیں، اور انہوں نے ان میں سے سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پائی۔ متفق علیہ۔ رزین نے فرمایا: عطاء کے علاوہ دیگر محدثین نے فرمایا: وہ (جن کی باری مقرر نہیں تھی) سودہ رضی اللہ عنہ تھیں، اور یہی بات زیادہ صحیح ہے، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں طلاق

دینے کاارادہ فرمایاتوانہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہ کوہبہ کردی تھی،اورانہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہ کوہبہ کردی،تاکہ میں جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3237)

آٹھ سو یاآٹھ ہزار۔راوی بے خبر۔مقام حدیث

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ من الدِّيَة. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عمروبن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں،انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی یااٹھ ہزار درہم تھی،اوران دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی انہوں نے مزید فرمایا: دیت کا معاملہ اسی طرح تھا حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہوگئے ہیں،راوی بیان کرتے ہیں،کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر ہزار دینار،چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم،گائے والوں پر دوسو گائیں، بکریوں والوں پر دوہزار بکریاں،جوڑے (سوٹ) والوں پر دوسو جوڑے مقرر فرمائے،راوی بیان کرتے ہیں،آپ رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی دیت چھوڑدی،اورجب انہوں نے دیت بڑھائی تواسے نہ بڑھایا۔اسنادہ حسن،رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3498)

مقام حدیث

وَعَن مجمع بن جارية قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأُعْطِيَ الْفَارِسُ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلُ سَهْمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أصح فَالْعَمَل عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْ فَارس

مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کامالِ غنیمت اہل حدیبیہ پر تقسیم کیاگیا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا: لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی،اس میں سے تین سو گھڑ سوار تھے،آپ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کوایک حصہ عطافرمایا۔اورامام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے۔ مجمع سے مروی حدیث میں وہم ہے کہ انہوں نے کہا: تین سو گھڑ سوار تھے، جبکہ وہ صرف دوسو تھے۔اسنادہ حسن،رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4006)

مقام حدیث

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وأحلَّ لنا الْغَنَائِم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے مجھے تمام انبیاؑ پر فضیلت عطا کی ہے۔'' یا فرمایا: ''میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4001)

مقام حدیث

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت سے پہلے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے والے) کذاب ہوں گے، تم ان سے محتاط رہنا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5438)

مقام حدیث

وَعَنْ أَسْمَاءَ بنت أبي بكر قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى قَالَ: «يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ-شَكَّ الرَّاوِي-فِيهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ سے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: ''سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چلتا رہے گا۔'' یا فرمایا: ''اس کے سائے سے سو سوار سایہ حاصل کر سکیں گے۔'' اس میں راوی کو شک ہوا ہے۔'' اس پر پتنگے سونے کے ہوں گے، اور اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5640)

یہ بھی حدیث ہے

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا؟» فَقَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ فَانْطَلَقَ

إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے، آپ نے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا جبکہ آدمی باغ کو پانی لگا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیرے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تالاب سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، میرے پاس رات کا باسی پانی ہے، وہ سائبان کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا پھر اس پر گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا (اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا، وہ آدمی دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پیا، جو کہ آپ کے ساتھ تھا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4270)

علم اور علما

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

ترجمہ: ''اے رسول! {صلی اللہ علیہ والہ وسلم} پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو (گویا) اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ قومِ کفّار کو ہدایت نہیں دیتا۔''

{سورۃ المائدہ 5 آیت 67}

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کام اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچادینا ہے۔

قرآن:

_____ ایضاً _____ (سورہ آل عمران 3 آیت 20)

_____ ایضاً _____ (سورہ المائدہ 5 آیت 92)

_____ ایضاً _____ (سورہ المائدہ 5 آیت 99)

_____ ایضاً _____ (سورہ الرعد 13 آیت 40)

_____ ایضاً _____ (سورہ النحل 16 آیت 35)

_____ ایضاً _____ (سورہ النحل 16 آیت 82)

_____ ایضاً _____ (سورہ النور 24 آیت 54)

حج کے موقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے خطاب کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوال کیا تھا کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچادیا ہے تو سب نے بہ یک زُبان ہو کر جواب دِیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا اِیمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام جہان کے اِنسانوں تک پہنچادیا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آدھا علم تو اُمّت تک پہنچ گیا لیکن بقیہ آدھا علم حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے پاس چھپالیا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

ابوہریرہؓ کا بیان کہ حضور ﷺ سے علم کے دو ظروف یاد کیے، ایک نشر کر دیا، دوسرا نشر کروں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (علم کے) دو ظروف یاد کیے، ان میں سے ایک میں نے تمہارے درمیان نشر کر دیا، رہی دوسری قسم تو اگر میں اسے نشر کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 271)

مدینہ کے عالم سے بڑا عالم پوری دنیا میں نہیں ہوگا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: «يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي جَامِعِهِ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ إِسْحَق بْنُ مُوسَى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں پر سفر کریں گے، لیکن وہ عالم مدینہ سے زیادہ عالم کسی کو نہیں پائیں گے۔ اور ان کی جامع میں ہے کہ ابن عیینہؒ نے فرمایا: اس سے مراد مالک بن انسؒ ہیں۔ انہی کے مثل عبدالرزاق سے مروی ہے، اسحاق بن موسی نے بیان کیا، میں نے ابن عیینہ سے سنا، تو انہوں نے کہا: اس سے مراد عمری زاہد ہے اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 246)

علما بدترین لوگ ہوں گے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی، ان کے علما آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے، ان کے پاس سے فتنہ ظاہر ہوگا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔“ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 276)

باب نمبر۔8

جس پانی میں حیض آلود کپڑے، کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جائیں، وہ پاک ہے

اِسلام اور پاکیزگی دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پاکیزگی خواہ جسمانی ہو یا قلبی، اِسلام دونوں کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ {222/2}

ترجمہ : ”بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور مطہرین کو دوست رکھتا ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 222}

قرآن:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ {4/74}

ترجمہ : ”اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 4}

قرآن:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ {125/2}

ترجمہ : ” ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اِسمٰعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125}

قرآن:

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ {42/3}

ترجمہ : ” اے مریم! بے شک اللہ نے تجھ کو چُن لیا اور تجھ کو پاک کیا۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 42}

قرآن:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ {103/9}

ترجمہ: ”آپؐ اِن کے مالوں سے زکوٰۃ لے لیں، آپ اِنہیں پاک اور صاف کر دیں اس سے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 103}

قرآن:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ {108/9}

ترجمہ : ”اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 108}

قرآن:

” اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے رِجس دُور کر کے تمہیں پاک وصاف کرے۔“ {سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 33}

قرآن:

” رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پرائیویٹ مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینا اَطہر بنا دیتا ہے۔“

{سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 12}

یہ اور اِن جیسی بہت سی دوسری آیات جن کا یہاں ذکر نہ ہو سکا، اِس بات پر دَلالت کرتی ہیں کہ اِسلام میں پاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے۔ اِن آیات کے متعلق، اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ اِن کی پیروی کریں چنانچہ قرآن میں ہے: اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ {106/6} ''اِس وحی کی پیروی کریں جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ کی طرف آئے۔'' حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ:

قرآن: إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (15/10)

ترجمہ: '' میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے، اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔'' {سورۃ یونس 10 آیت 15}

خلاصہ یہ کہ اللہ نے قرآنِ کریم میں پاکیزگی اِختیار کرنے کا حکم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ میرے اس حکم کی پیروی کرو {106/6} حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں وحی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کرتا {15/10} ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پاکیزگی کے پیکر تھے اور قیامت تک کیلئے آپؐ کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہے {21/33} لیکن اس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ:

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں جبکہ وہ ایسا کنواں ہے، جہاں حیض آلود کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 478)

گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے

گرمی اور سردی کا موسم کس وجہ سے آتا ہے؟ یہ ایک خالص سائنسی معاملہ ہے۔ ''ناسا'' کی ویب سائیٹ پر اس کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

What Causes the Seasons?

The Short Answer:

Earth's tilted axis causes the seasons. Throughout the year, different parts of Earth receive the Sun's most direct rays. So, when the North Pole tilts toward the Sun, it's summer in the Northern Hemisphere. And when the South Pole tilts toward the Sun, it's winter in the Northern Hemisphere.

It's all about Earth's tilt!

Many people believe that Earth is closer to the sun in the summer and that is why it is hotter. And, likewise, they think Earth is farthest from the sun in the winter.

Although this idea makes sense, it is incorrect.

It is true that Earth's orbit is not a perfect circle. It is a bit lop-sided. During part of the year, Earth is closer to the sun than at other times. However, in the Northern Hemisphere, we are having winter when Earth is closest to the sun and summer when it is farthest away! Compared with how far away the sun is, this change in Earth's distance throughout the year does not make much difference to our weather.

There is a different reason for Earth's seasons.

Earth's axis is an imaginary pole going right through the center of Earth from "top" to "bottom." Earth spins around this pole, making one complete turn each day. That is why we have day and night, and why every part of Earth's surface gets some of each.

Earth has seasons because its axis doesn't stand up straight.

Link:(https://spaceplace.nasa.gov/seasons/en/#:~:text=Earth's%20tilted%20axis%20causes%20the,winter%20in%20the%20Northern%20Hemisphere.)

مختصر جواب:

''زمین کا جھکا ہوا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔ سال بھر میں، زمین کے مختلف حصوں میں سورج کی سب سے براہ راست کرنیں پڑتی ہیں۔ لہذا، جب شمالی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے۔ اور جب جنوبی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم سرما ہوتا ہے۔۔۔۔۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ زمین پر گرمی کا موسم جہنم کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین و سورج کی مخصوص حرکت اور شعاعوں کے خاص اینگل سے زمین پر پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن سنن مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ زمین پر موسم گرما کا ذمہ دار جہنم ہے، ملاحظہ کیجئے:

گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحر وَأَشد مَا تَجِدُونَ من الزَّمْهَرِير. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبرد فَمن زمهريرها

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ظہر کے متعلق بخاری کی روایت میں ہے: ''کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے، جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا، میرے رب! میرے بعض حصے نے بعض کو کھالیا، چنانچہ اللہ تعالی نے اسے دو سانس، ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں، لینے کی اجازت فرمائی، تم جو زیادہ گرمی اور زیادہ سردی پاتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے۔'' بخاری، مسلم۔ متفق علیہ۔ اور بخاری کی روایت میں ہے، ''پس تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو تو وہ اس کی گرم ہوا کی وجہ سے ہے، اور تم جو زیادہ سردی پاتے ہو تو وہ اس کی ٹھنڈک کی وجہ سے ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 591)

باب نمبر۔10

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

قرآن:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب وماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

قرآن:

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے....اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

قرآن:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز و علیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن مشکوۃ المصابیح میں سورج کے متعلق عجیب وغریب باتیں کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور غروب بھی

عَنْ عبد الله الصنابحي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا». وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأحمد وَالنَّسَائِيّ

عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک سورج اس حال میں طلوع ہوتا ہے کہ شیطان کے سینگ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، پس جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ برابر (نصف النہار پر) ہو جاتا ہے تو وہ اس سے آملتے ہیں، پس جب وہ ڈھل جاتا ہے تو وہ پھر الگ ہو جاتے ہیں، اور جب وہ غروب کے قریب ہوتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ آملتے ہیں، اور جب غروب ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔“ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ صحیح، رواہ مالک واحمد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1048)

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلا. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ منافق شخص کی نماز ہے جو بیٹھ کر سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ زرد اور شیطان کے سینگوں کے مابین پہنچنے کے قریب ہو جاتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتا ہے۔''

رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:593)

کون سی حدیث درست ہے؟

رکوع وسجود میں قرآن پڑھنا منع ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں رب کی عظمت بیان کرو، اور رہے سجود تو ان میں خوب دعا کرو، پس تمہاری دعا قبولیت کے لائق ہوگی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:873)

حضور ﷺ کا فرمان کہ اپنے رکوع وسجود میں قرآن پڑھا کرو

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (فسبح باسم ربك العظيم) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ» فَلَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه والدارمی

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب (فسبح باسم ربک العظیم) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو۔'' اور جب (سبح اسم ربک الاعلیٰ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔'' صحیح، ابوداؤد و ابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:879)

حضور ﷺ نے مکہ میں انیس دن قیام کیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صلينا أربعا. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر کیا (فتح مکہ کا سفر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس دن قیام کیا اور آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مدینہ اور مکہ کے درمیانی فاصلے پر انیس دن تک دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں، جب ہم اس سے زیادہ قیام کرتے ہیں تو ہم چار رکعتیں (پوری نماز) پڑھتے ہیں۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1337)

حضور ﷺ نے مکہ میں اٹھارہ دن قیام کیا

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ: «يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک رہا۔اور فتح مکہ کے موقع پر بھی میں آپ کے ساتھ موجود تھا۔آپ نے مکہ میں اٹھارہ روز قیام فرمایا،آپ دو رکعتیں پڑھ کر فرماتے:''اہل مکہ تم چار رکعتیں پڑھو، کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1342)

حضور ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّه

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی،اس میں حبشی نگینہ تھا،آپ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4388)

حضور ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس (انگلی) میں تھی،اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4389)

حضور ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِه. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ صحیح، رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4391)

حضور ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

وعن ابن عمر قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتختم في يساره. رواه ابو داود

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ صحیح، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4393)

ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نعلٍ واحدةٍ لِيُحفيهُما جَمِيعًا أَو لينعلهما جَمِيعًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، وہ دونوں جوتے اتار کر چلے یا پھر دونوں پہن کر چلے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4411)

حضور ﷺ ایک جوتا پہن کر چلتے تھے

وَعَن القاسِمِ بن محمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ

قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوتے میں چلتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہ ایک جوتے میں چلی تھیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4416)

طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں مت مارنا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ: «أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنو عبدالمطلب کے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر بٹھا کر پہلے ہی روانہ کر دیا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار سے ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''میرے پیارے بچو! جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے جمرہ کو کنکریاں نہ مارنا۔'' رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2613)

طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں ماری گئیں

وَعَن عَائِشَة قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فرمت الجمرة قبل الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو قربانی کی رات ہی بھیج دیا تھا، انہوں نے فجر سے پہلے ہی جمرہ کو کنکریاں مار لی تھیں، پھر وہ (منیٰ سے) چلی گئیں اور طواف افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تھے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2614)

عورتوں اور بچوں کو قتل مت کرنا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3942)

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا درست ہے

وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يَبِيتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محلوں میں رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر شب خون مارا جائے جس میں ان کی عورتیں اور ان کے بچے ہلاک ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ اپنے آباء کے تابع ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3943)

مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دو

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ» أَيْ صِبْيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو زندہ رکھو۔'' رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3952)

بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرو

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر چلو، کسی بہت بوڑھے شخص کو قتل کرو نہ کسی چھوٹے بچے کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور نہ خیانت کرو، اپنا مال غنیمت اکٹھا کرو، (اپنے امور کی) اصلاح کرو اور احسان کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3956)

حضور ﷺ کا اظہار برات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا فجعل خالدٌ يقتلُ ويأسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أسيره حَتَّى قدمنَا إِلَى النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فذكرناهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صنعَ خالدٌ» مرَّتينِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، انہوں نے واضح طور پر (لفظ اَسْلَمْنَا) ہم نے اسلام قبول کر لیا نہ کہا، بلکہ انہوں نے (لفظ صَبَأْنَا) ہم بے دین ہوئے کہا، اس پر خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنے لگے اور قیدی بنانے لگے، اور انہوں نے ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی دیا حتی کہ ایک روز ایسے ہوا کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل کروں گا نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اس سے تیرے حضور براءت کا اعلان کرتا ہوں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3976)

جہنم سے جنت تبادلہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جا سکے گا۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

قرآن:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(80/2)

ترجمہ: ”اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا، اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

قرآن:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ **(81/2)**

ترجمہ: ”کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطاؤں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ **(82/2)**

ترجمہ: ”اور جو لوگ اِیمان لائے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہو گا وہ حتمی ہو گا، اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے، چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 69

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52

سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 14

سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 28

سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 15

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 14

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 63

سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا، اب آیئے مشکوٰۃ المصابیح کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے :

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ «رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي» كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنشور

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، اس کا ذکر عظیم الشان ہو، فرمائے گا: ہر اس شخص کو جہنم کی آگ سے نکال دو جس نے (اخلاص کے ساتھ) کسی ایک روز بھی مجھے یاد کیا ہو یا وہ کسی جگہ مجھ سے ڈرا ہو۔'' حسن، رواہ الترمذی و البیھقی فی کتاب البعث والنشور۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5349)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَالْجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ - قد تبين لَكُمْ - مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ. فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وجدتُم فِي قلبه مِثْقَال دِينَار مِن خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيِّرًا فَيَقُولُ اللَّهُ شَفَّعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَّعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَّعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهَرُ الْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أدخلهم الْجنَّة بِغَيْر عمل وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمثله مَعَه. مُتَّفق عَلَيْهِ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ کہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے پاس نہیں آتا تب تک ہماری یہی جگہ ہے، جب ہمارا رب آجائے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔'' اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جسے تم پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، وہ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر وہ شخص جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اسے اللہ سجدے کی اجازت دے دے گا اور جو کسی خوف، ریاکاری کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا اللہ اس کی کمر کو تختہ بنادے گا، جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی گدی کے بل گر جائے گا، اس کے بعد جہنم پر پل رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام (انبیاؑ) کہیں گے: اے اللہ! سلامتی فرمانا، سلامتی فرمانا، مومن (اپنے اپنے اعمال کے مطابق) کچھ آنکھ جھپکنے کی طرح، کچھ ہوا کی رفتار کی طرح، کچھ پرندے کی اڑان کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ مختلف سواریوں کی رفتار کی طرح گزریں گے، کوئی تو صحیح سلامت نجات پاجائیں گے اور کسی کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ حتی کہ مومن جہنم کی آگ سے نجات پاجائیں گے، تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حق لینے کی خاطر تم سے زیادہ شدید مطالبہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، جب انہیں روزِ قیامت اپنے بھائیوں کے حق کا پتہ چلے گا، جو کہ جہنم کی آگ میں ہوں گے، وہ کہیں گے، ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہ حج کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو، ان کی صورتوں کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دیا جائے گا، وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے، پھر وہ کہیں گے، ہمارے رب! جن کے متعلق تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا، وہ فرمائے گا: دوبارہ جاؤ اور تم جس کے دل میں دینار کے برابر بھی خیر پاؤ، اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی خیر پاؤ تو اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے۔ وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں ذرہ برابر خیر پاؤ، اسے نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، پھر وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم نے اس (جہنم) میں کسی اہل خیر کو نہیں چھوڑا، (سب کو نکال لیا ہے) تب اللہ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیاؑ نے سفارش کی اور مومنوں نے سفارش کی صرف ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے، وہ جہنمیوں

کی ایک مٹھی بھرے گا اور وہ اس سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا ہوگا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے، وہ انہیں جنت کے دروازوں پر بہنے والی نہر میں ڈالے گا، اسے نہر حیات کہا جائے گا، وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح دانہ سیلابی مٹی میں اگ آتا ہے، وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے، ان کی گردنوں میں (علامت کے طور پر) ہار ہوں گے، اہل جنت کہیں گے: یہ رحمن (اللہ تعالیٰ) کے آزاد کردہ ہیں، اس نے انہیں بلا کسی عمل کے اور کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے، ان کے لیے کہا جائے گا: تمہارے لیے (جنت میں) وہ کچھ ہے جو تم نے (حد نظر تک) دیکھ لیا اور اس کے ساتھ اتنا اور۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5579)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ قَدِ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لو، انہیں نکال لیا جائے گا، وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس سے اس طرح نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی میں دانہ اگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ (دانہ شروع میں) زرد رنگ کا لپٹا ہوا پودا نکل آتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5580)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ: يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان وَلَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أمر الْمَلَائِكَة أَن يخرجوا من يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ والنار وَهُوَ آخر أهل النار دُخولاً الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا رب اصرف وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قد قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: وَلَا وعزَّتك فيُعطي اللّٰهَ مَا شاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النارِ فإذا أقبلَ بِهِ على الجنةِ وَرَأى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الجنةِ فَيَقُول الله تبارك وَتَعَالَى: أَلَيْسَ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ. فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ

فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ ومثلُه معَه وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذلكَ وعشرةُ أمثالِه. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مفہوم بیان کیا، البتہ پنڈلی کھولنے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''جہنم کے دونوں کناروں پر پل قائم کیا جائے گا، تمام رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس (پل) کو عبور کروں گا، اس دن صرف رسول ہی کلام کریں گے اور اس دن رسولوں کا کلام یہی ہوگا: اے اللہ! سلامتی عطا فرمانا، اے اللہ سلامتی عطا فرمانا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، اور ان (آنکڑوں) کے طول و عرض کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، چنانچہ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کاٹ ڈالے جائیں گے پھر (گرنے سے) بچ جائیں گے، حتی کہ جب اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور وہ جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ جنہیں اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا وہ ایسے ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو نکالیں، وہ انہیں نکالیں گے، اور وہ انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے، اور اللہ تعالی نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات (کی جگہ) کو کھائے، آگ انسان کے سجدوں کے نشانات کے سوا باقی تمام اعضاء کو کھا جائے گی، اور وہ آگ سے نکال لیے جائیں گے درآنحالیکہ وہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات بہایا جائے گا اور وہ ایسے نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی سے دانہ اگ آتا ہے، جنت اور جہنم کے مابین ایک آدمی باقی رہ جائے گا، اور جنت میں داخل ہونے والا وہ آخری جہنمی ہوگا، اس کا چہرہ جہنم کی آگ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میرا چہرہ جہنم سے دوسری طرف کر دے، (کیونکہ) اس کی بدبو نے مجھے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے، رب تعالی فرمائے گا: کیا ایسا تو نہیں کہ اگر میں نے یہ کر دیا تو تو اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز کا سوال کر دے، وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں (کوئی اور سوال نہیں کروں گا)، وہ جو اللہ چاہے گا، اللہ کو عہد و میثاق دے گا تو اللہ اس کے چہرے کو آگ سے دوسری طرف پھیر دے گا، اور جب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اور وہ اس کی رونق دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ اس قدر خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اللہ تبارک و تعالی فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے بعد کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ ہو جاؤں: چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا ہو سکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کا مطالبہ کر دے؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! (ایسے) نہیں، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھ سے مطالبہ نہیں کروں گا، وہ اپنے رب کو، جو اللہ تعالی چاہے گا عہد و میثاق دے گا، تو وہ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا، اور جب وہ اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا، تو وہ اس کی تروتازگی، اور اس میں جو رونق و سرور دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت میں داخل فرما دے، اللہ تبارک و تعالی فرمائے گا: ابن آدم! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا بڑا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے عہد و میثاق نہیں دیا تھا کہ تو اس چیز کے علاوہ، جو میں نے تمہیں عطا کر دی، کوئی دوسری چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا، وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس کی وجہ سے ہنس دے گا، جب وہ ہنس دے گا تو وہ اسے دخولِ جنت کی اجازت فرما دے گا، اور فرمائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا حتی کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالی فرمائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، اس کا رب اسے یاد دلائے گا، حتی کہ جب یہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا، یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لیے ہے اور اتنی ہی مزید اس کے ساتھ (تجھے

عطا کی جاتی ہیں)۔'' اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اللہ فرمائے گا: یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا مزید (عطا کی جاتی ہیں)۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5581)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مرّة فإذا جاوزها الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلْأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذُرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذُرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذُرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فيقول: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يصريني مِنْكَ؟ أيرضيك أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا. قَالَ: أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تسألوني مِمَّ أضحك؟ فَقَالُوا: مِم تضحك؟ فَقَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: من ضحك رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي على مَا أَشَاء قدير. رَوَاهُ مُسلم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا آدمی وہ ہوگا جو ایک بار چلے گا اور ایک بار منہ کے بل گرے گا اور ایک بار آگ اسے جھلسے گی، جب وہ اس (آگ) سے گزر جائے گا تو وہ اس کی طرف مڑ کر دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے بچالیا اور اللہ نے مجھے وہ چیز عطا فرمادی جو اس نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی، اسے ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں، اور اس کے (پاس چشمے کے پانی سے) پانی پی سکوں، اللہ فرمائے گا: ابن آدم! شاید کہ میں وہ تجھے عطا کردوں تو پھر تم اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ کروگے، وہ عرض کرے گا: رب جی! نہیں، وہ اس سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، اور اس کا رب (سوال کرنے پر) اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کو اس (درخت) کے قریب کردے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کے (چشمے) سے پانی پیئے گا، پھر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پی سکوں اور اس کے سایہ سے سایہ حاصل کر سکوں، اور میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، اور وہ فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ میں تجھے اس کے قریب کردوں تو پھر تو مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگ لے، وہ اس سے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ مانگنے کا وعدہ کرلے گا، جبکہ اس کا رب اسے (دوبارہ سوال کرنے پر) معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر اس کا

پیمانہ صبر لبریز ہو جائے گا، وہ اس کو اس کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا، اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے پر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سابقہ دونوں درختوں سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گا، یہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس (درخت) کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیوں، پھر میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! بالکل ٹھیک ہے، بس یہ پورا فرمادے، میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا، اس کا رب اسے معذور سمجھے گا، پھر وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کے قریب کر دے گا، جب وہ اسے اس کے قریب کر دے گا تو وہ اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا، رب جی! مجھے اس میں داخل فرمادے، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز (چاہنے کے بعد) تو مجھ سے سوال کرنا ترک کرے گا؟ کیا تو راضی ہو جائے گا کہ میں دنیا کے برابر اور اس کی مثل مزید تجھے عطا کر دوں؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہو جبکہ آپ رب العالمین ہو؟'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے، اور فرمایا: کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہنسے تھے، اس پر صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا، اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس نے کہا تھا، کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قادر ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5582)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: الجهنميون. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیے ہوں گے بطورِ سزا آگ انہیں جھلس دے گی، پھر اللہ اپنے فضل و رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، انہیں جہنمی کہا جائے گا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5584)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ «وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت کے ذریعے کچھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت کے ذریعے جہنم کی آگ سے نکالے جائیں گے، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔'' رواہ البخاری والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5585)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيَقُولُ اللّٰهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا. فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ مِنِّي- أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي- وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر پر اس (جہنم) سے کون نکلے گا اور سب سے آخر پر جنت میں کون داخل ہوگا، ایک آدمی سرین کے بل گھسٹ کر جہنم سے نکلے گا تو اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، وہ وہاں آئے گا تو اسے ایسے خیال آئے گا کہ وہ تو بھر چکی ہے، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، اللہ فرمائے گا، جا، جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے، وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔'' (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5586)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فتعرض عَلَيْهِ صغار ذنوبه وفيقال: عملت يَوْم كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَعَمِلْت يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُولُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَهُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، ایک آدمی کو روزِ قیامت پیش کیا جائے گا تو کہا جائے گا، اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہ چھپا رکھو، اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے تو کہا جائے گا: فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا اور فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا، وہ عرض کرے گا: جی ہاں! وہ انکار نہیں کر سکے گا، اور وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ اس پر پیش کیے جائیں گے، اتنے میں اسے کہا جائے گا: ہر برائی کے بدلے تجھے نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو کچھ ایسے (کبیرہ) گناہ کیے تھے جنہیں میں یہاں دیکھ نہیں رہا۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5587)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ؛ لَقَدْ كنتُ أَرْجُو إِذا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا قَالَ: «فينجيه الله مِنْهَا». رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(سب سے آخر پر) جہنم سے چار آدمیوں کو نکال کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ پھر انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا، ان میں سے ایک پھر مڑ مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: رب جی! میں تو امید کرتا تھا کہ جب تو نے مجھے وہاں سے نکال لیا تو پھر تو مجھے اس میں نہیں لوٹائے گا۔'' فرمایا: ''اللہ اس کو اس (جہنم) سے نجات دے دے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5588)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جہنم سے خلاصی حاصل کر لیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کے دنیا کے باہمی مظالم (حق تلفیوں) کا ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا حتی کہ جب وہ صاف ستھرے کر دیے جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو، دنیا میں اپنے گھر کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہو گا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5589)

حضرت عثمانؓ کی سفارش سے جہنم سے جنت

وَعَنْ عبدِ الله بن أبي الجدعاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ والدارمي وَابْن مَاجَه

عبد اللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے ایک آدمی (عثمان رضی اللہ عنہ) کی سفارش پر قبیلہ بنو تمیم سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5601)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى: أَخْرِجُوهُمَا. فَقَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا

أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَمَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا. فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى: لَكَ رَجَاؤُكَ. فَيُدْخَلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں جانے والوں میں سے دو آدمی بہت زور سے آہ وبکا کر رہے ہوں گے، رب تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو، وہ انہیں فرمائے گا: تم کس وجہ سے زور زور سے چیخ رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے، ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری رحمت یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور تم جہنم میں جہاں تھے اپنے آپ کو وہیں ڈال دو، ان میں سے ایک اپنے آپ کو (جہنم میں) ڈال لے گا، اللہ اس کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنادے گا، جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا، اور وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں ڈالے گا، رب تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کس چیز نے تجھے اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو) ڈال لیا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے وہاں نہیں بھیجے گا جہاں سے تو نے مجھے نکال لیا تھا، رب تعالیٰ اسے فرمائے گا: تمہارے لیے تمہاری امید کے مطابق عطا کر دیا گیا، وہ دونوں اللہ کی رحمت سے اکٹھے ہی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5605)

جہنم سے جنت تبادلہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ: «إِنَّهُمُ الضَّغَابِيسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ جہنم سے شفاعت کے ذریعے نکلیں گے گویا وہ ثغاریر ہیں۔'' ہم نے عرض کیا: ثغاریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لکڑیاں ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5610)

باب نمبر۔13

جھاڑ پھونک

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

قرآن:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط (44/5)

''میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو۔''

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 44}

قرآن:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز (41/2)

ترجمہ: ''میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 41}

ایک جگہ فرمایا :

قرآن:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ صلے ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (174/2)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو'' کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کردو، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی ہر چیز کو آخرت'' کے مقابلے میں ''قلیل'' کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

قرآن:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ج (77/4)

''آپؐ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔''

قرآن:

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ج فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (38/9)

ترجمہ: ''کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔''(سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن مشکوۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہا ہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

دم کرنا اور اس کی اجرت لینا درست ہے

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا: إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ؟ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ فَقُلْنَا: نعم فجاؤوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ قَالَ: فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ: لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے واپس آرہے تھے، تو ہم ایک عرب قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہمیں پتہ چلا کہ تم اس آدمی سے خیر (یعنی قرآن) لے کر آرہے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون شخص جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، وہ اس جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے تو میں نے تین روز صبح وشام سورۂ فاتحہ کا دم کیا، میں اپنی تھوک (منہ میں) جمع کر لیتا پھر اسے (اس مجنون پر) تھوک دیتا، راوی بیان کرتے ہیں، اس کی بیماری اور دیوانگی جاتی رہی تو انہوں نے مجھے اجرت دی تو میں نے کہا:: نہیں، (میں اسے نہیں لوں گا) حتی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری عمر کی قسم! کھاؤ، کچھ ایسے ہیں جو جھوٹے دم کے ذریعے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے اچھے دم سے کھایا۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2986)

جھاڑ پھونک جائز، کتاب اللہ پر اجرت لینا درست ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فيهم لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ إِنَّ فِي الْمَاءِ لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ على شَاءٍ فبرء فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ: «أَصَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا»

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ کا پانی (کے گھاٹ) کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں ایک آدمی تھا جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا، اس پانی پر آباد لوگوں میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ ہماری آبادی میں ایک آدمی ہے

جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے، ان (صحابہ کرام) میں سے ایک آدمی گیا اور کچھ بکریوں کے عوض اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی اور بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا، اور کہا: کیا تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی؟ حتی کہ وہ مدینہ پہنچ گئے، تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز پر تم اجرت لینے کے سب سے زیادہ حق دار ہو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔'' اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ' تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2985)

جھاڑ پھونک

وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا (قل هُوَ الله أحد) و (قل أعوذ بِرَبّ الفلق) و (قل أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاث مَرَّات وَسَنَذْكُرُ حَدِيث ابْنِ مَسْعُودٍ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ إِن شَاءَ الله تَعَالَى

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر آرام کرتے تو آپ ہر رات اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کرتے، پھر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر جہاں تک ممکن ہوتا انہیں اپنے جسم پر پھیرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر، چہرے اور اپنے جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اور آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔ متفق علیہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج سے متعلق ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، ہم ان شاء اللہ تعالی باب المعراج میں ذکر کریں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2132)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَّةِ وَالنَّمْلَةِ. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر لگ جانے، ڈنک میں اور نملہ بیماری (پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں) کی صورت میں دم کرنے کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4526)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4527)

حضور ﷺ کا حکم کہ دم کراؤ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وجهها سفعة يَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا «النَّظْرَةَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زردی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4528)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم سے منع فرمادیا تو، آل عمرو بن حزم آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم تھا جو ہم بچھو کے ڈس لینے پر کیا کرتے تھے، اور آپ نے اس سے منع فرمادیا ہے، انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4529)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ عوفِ بن مَالك الْأَشْجَعِيّ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لم يكن فِيهِ شرك». رَوَاهُ مُسلم

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے دم مجھے سناؤ، ایسا دم جس میں شرک نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4530)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ آلَ عَبْدِ اللَّهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ» فَقُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تُقْذَفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ

عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّمَا ذَلِكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رُقِيَ كُفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سقما». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے دم کیا ہوا دھاگہ ہے، انہوں نے اسے پکڑ کر کاٹ دیا، پھر فرمایا: تم آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دم، تعویذ اور جادو شرک ہے۔'' میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں؟ میری آنکھ میں شدید درد تھا میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی، جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا تھا، (یہ سن کر) عبداللہ نے فرمایا: یہ محض شیطان کا عمل ہے، وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے۔ جب دم کیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ مارنا چھوڑ دیتا ہے، تمہارے لیے اتنا کہنا ہی کافی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کے رب! بیماری لے جا، اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، شفا صرف تیری ہی ہے، ایسی شفا عطا کر کہ وہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4552)

دم کرانے پر حضور ﷺ کی مذمت

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِءَ مِنَ التَّوَكُّلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے داغ لگوایا یا دم کرایا تو وہ توکل سے لاتعلق ہو گیا۔''

حسن، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4555)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نظر لگ جانے یا کسی کے ڈسنے سے دم کرنا جائز ہے۔''

صحیح، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4557)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نظر لگ جانے یا کسی چیز کے ڈس لینے یا نکسیر جاری ہونے پر دم کرنا درست ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4559)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ اگر تقدیر پر کوئی چیز غالب ہوتی تو اس پر نظر غالب آتی۔'' صحیح، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4560)

جھاڑ پھونک جائز ہے

وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عبد الله قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ: «أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

شفاء بنت عبداللہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس (حفصہ رضی اللہ عنہ) کو نملہ (پھنسیاں جو پسلی پر نکلتی ہیں) کا دم نہیں سکھا دیتی جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے؟'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4561)

نظر لگنا

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ قَالَ: فَلُبِطَ سَهْلٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللَّهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ: «هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ أَحَدًا؟» فَقَالُوا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ: «عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَّكْتَ؟ اغْتَسِلْ لَهُ». فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ: «قَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ

ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں، عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے جس قدر سفید وملائم جلد آج دیکھی ہے ایسی کبھی نہیں دیکھی، راوی بیان کرتے ہیں، (اسی بات پر) سہل بے ہوش ہو کر گر گئے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف کے بارے میں کچھ خبر ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس کے متعلق کسی کے بارے میں گمان کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم عامر بن ربیعہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامر کو بلایا اور اس سے سخت

لہجے میں بات کی اور فرمایا: ''تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی، اس کے لیے غسل کرو۔'' عامر نے اس کے لیے ایک برتن میں اپنا چہرہ، اپنے ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور ازار کے ساتھ کے اعضاء دھوئے، پھر وہ پانی اس پر ڈالا گیا تو وہ (اٹھ کر) لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور اسے کوئی تکلیف نہیں تھی۔ اور امام مالک نے اسے روایت کیا ہے، اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ''بے شک نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اس کے لیے وضو کرو۔'' اس نے اس کے لیے وضو کیا۔ صحیح، رواہ فی شرح السنہ ومالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4562)

نظر لگنا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نزلت أخذ بهما وترك سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث حسن غَرِيب

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اذکار کے ذریعے) جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے حتی کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں، جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے لیا اور جو ان دونوں کے علاوہ تھا اسے ترک کر دیا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4563)

موئے مبارک سے نظر کا علاج

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضَخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْت شَعرَات حمرَاء. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں، میرے اہل خانہ نے پانی کا پیالہ دے کر مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، اور یہ دستور تھا کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ پانی کا برتن ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا کرتے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال، جو کہ انہوں نے چاندی کی گھنٹی میں رکھے ہوئے تھے، نکالتیں اور انہیں اس شخص کے لیے (پانی میں) ہلاتیں اور بیمار آدمی وہ پانی پی لیتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس ڈبیا میں جھانک کر دیکھا تو میں نے سرخ بال دیکھے۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4568)

سبحان اللہ انگلیوں پر پڑھا کرو

وَعَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ واعقِدْنَ بالأناملِ فإنهنَّ مسؤولات مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

یُسیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ))اور ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))پڑھنے کا التزام (اہتمام) کرو اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو کیونکہ (روز قیامت) ان سے پوچھا جائے گا اور وہ کلام کریں گے، غافل نہ ہو ناور نہ تمہیں رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۸۳) وابوداؤد (۱۵۰۱))

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2316)

لاحول ولا قوۃ پڑھنے سے ستر تکلیفیں ختم

وَعَنْ مَكحولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ. قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَى مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ وہ جنت کا خزانہ ہے۔'' مکحول نے فرمایا: جو شخص ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ))پڑھتا ہے تو اللہ اس سے ستر قسم کی تکلیفیں دور فرما دیتا ہے اور ان میں سے سب سے کم فقر ہے۔ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ رواہ الترمذی (۳۶۰۱) وابن حبان (۲۳۳۸)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2319)

لاحول ولا قوۃ پڑھنے سے ننانوے بیماریاں دور

«وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ))ننانوے بیماریوں کی دوا ہے اور ان میں سے سب سے ہلکی بیماری غم ہے۔'' رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر (۱ / ۱۲۸ح ۱۷۱) وصححہ الحاکم (۱ / ۵۴۲)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2320)

اگر میں یہ کلمہ نہ پڑھوں تو یہودی مجھے گدھا بنا دیں

عَنِ الْقَعْقَاعِ: أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي يَهُودُ حِمَارًا فَقِيلَ لَهُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ. رَوَاهُ مَالِك

قعقاع بیان کرتے ہیں، کعب احبار نے کہا: اگر میں چند کلمات نہ کہوں تو یہودی (جادو کے ذریعے) مجھے گدھا بنا دیں، ان سے پوچھا گیا، وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اللہ عظیم کے چہرے کے ذریعے پناہ حاصل کرتا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، اور اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے (پناہ

حاصل کرتا ہوں) جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ کوئی فاجر، اور اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا فرمائی اور پھیلائی اور مناسب بنائی۔ اسنادہ صحیح، رواہ مالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2479)

باب نمبر۔14

خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قرآن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40/33)

ترجمہ: ''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔''

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشوائوں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے مشکوٰۃ المصابیح میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے :

چھیالیسواں حصہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ». قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: وَأَنَا أَقُولُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ: وَكَانَ يُكْرَهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَال: الْقَيْد ثبات فِي الدّين

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو قریب نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو گا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور جو چیز نبوت سے ہو وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔'' متفق علیہ۔ محمد بن سرین بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں: خواب تین قسم کے ہیں: نفسیاتی خیال، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے بشارت۔ لہذا جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے، اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ انہوں نے فرمایا: وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے اور پاؤں میں بیڑیاں انہیں پسند تھیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیڑیوں سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4614)

چھیالیسواں حصہ

عَنْ أَبِي رزين العقيليّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «لَا تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَبِيبًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي «رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ

ابورزین عقیلی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، جب تک وہ اس کو بیان نہیں کرتا تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہے، لیکن جب وہ اسے بیان کر دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔'' ترمذی۔اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: فرمایا: ''جب تک خواب کی تعبیر نہ کی جائے تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے، لیکن جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4622)

اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں

«وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4608)

نبوت کا چوبیسواں حصہ

وَعَن عبداللہ بن جرجس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعشْرين جُزْءا من النُّبُوَّة». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی سیرت، تحمل ووقار اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5059)

نبوت کا پچیسواں حصہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالِاقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا طریق اور اچھی سیرت نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5060)

نبوت میں سے مبشرات باقی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ» قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصالحةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نبوت میں صرف ''مبشرات'' باقی رہ گئے ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے خواب۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4606)

جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا

«وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: «من رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4609)

جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا

«وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق (حقیقت میں مجھے) دیکھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4610)

جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا

«وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: «من رَآنِي فِي الْمَنَام فيسر انى فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4611)

خوابِ نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا :

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے "۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔ حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔ حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسند الشہاب۔ حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کا چھبیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن دارمی۔ حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

الادب المفرد۔ حدیث نمبر۔468۔ ’’نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔ حدیث نمبر۔791۔ ’’نیک سیرت، اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔731۔ ’’اچّھی ہدایت، خوش اخلاقی، میانہ روی اور سکون و وقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔‘‘

معجم صغیر للطبرانی۔ حدیث نمبر۔1179۔ ’’سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔‘‘

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2894۔ ’’اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے ستر واں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔3071۔ ’’اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے ستر واں جزو ہے۔

مسند احمد۔ حدیث نمبر۔2698۔ ’’اچھا راستہ، نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1046۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1121۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔ حدیث نمبر۔49۔ ’’صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

اگر گناہ نہ کروگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ اگر تم اس دین پر عمل پیرا نہیں ہوگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا جو دین پر چلنے والے ہوں گے، ملاحظہ فرمائیں:

اگر تم قرآن کے مطابق عمل نہیں کروگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ اور بہت سے لوگ ایسے پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ اُن کو محبوب ہوگا، جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔54)

دوسرے مقام پر حضور ﷺ کی زبان اقدس سے کہلوایا گیا کہ:

قرآن:

فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾

اگر تم منہ پھیرتے ہو تو پھیر لو جو پیغام دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ میں تم کو پہنچا چکا ہوں اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگراں ہے۔

(سورۃ ھود 11، آیت نمبر۔57)

قرآن:

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم ﴿٣٨﴾

دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اِس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ در حقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے

(سورۃ محمد 47، آیت نمبر۔38)

لیکن مشکوۃ المصابیح نے قرآن کی درج بالا آیات کے بالکل الٹ موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر تم گناہ نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کر لے گا جو گناہ کرتی ہوگی، ملاحظہ ہو:

اگر گناہ نہ کروگے تو اللہ دوسری قوم لے آئے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (اس دنیا سے) لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے جو گناہ کریں، پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں معاف کر دے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2328)

باب نمبر۔16

شادی کی عمر

قرآن نے شادی کیلئے بلوغت کی عمر کو ضروری قرار دیا ہے، ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ نے قرآن کے اس حکم کے مطابق عمل کیا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل روایات میں کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ نے چھ یا سات سال کی نابالغ بچی سے شادی کی۔ان احادیث کے ''موضوع'' ہونے کے بے شمار دلائل ہیں،ان میں سے چند ایک پیشِ خدمت ہیں :

دلیل نمبر۔1

قرآنِ حکیم کی رُو سے نکاح کی عمر بلوغت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج(6/4)

ترجمہ:'' اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر اُن میں صلاحیت (عقل کی پختگی) پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 6)

قرآن:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج(152/6)

ترجمہ:'' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اِس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 152}

قرآن:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ص(34/17)

ترجمہ:'' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اِس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 34}

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ نکاح کی عمر جوانی ہے، لہٰذا قرآن کی رُو سے نابالغ بچے یا بچی کی شادی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہُوا نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۔2

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا :

مرد کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ:" ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط (19/4)

ترجمہ:" اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کیلئے مرد و عورت کا راضی ہونا ضروری ہے۔ کیا چھ (6) یا (7) سال کی بچی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نکاح کیلئے راضی ہے؟ درج ذیل احادیث میں تو یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو علم ہی نہیں تھا کہ ان کی شادی کی جا رہی ہے، شادی کیلئے رضا مندی کی اجازت لینا تو بہت دور کی بات ہے۔

دلیل نمبر۔3

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی (علاتی) بہن حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دس سال چھوٹی تھیں ۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 73 ہجری میں ہوا تو اس وقت ان کی عمر سو (100) سال تھی، اس طرح ہجرت کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 27 یا 28 سال بنتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دس (10) سال چھوٹی تھیں لہٰذا آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 یا 18 سال تھی۔ آپ کی رخصتی چونکہ 2 ہجری میں ہوئی، اس طرح ہجرت کے وقت کی عمر میں دو (2) جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بوقتِ رخصتی 19 یا 20 سال تھی۔ (مشکوۃ اسماء الرجال + عینی شرح بخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر +96 استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 744)

دلیل نمبر۔4

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ سال چھوٹی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینتیس (35) سال کی عمر میں 10 نبوی میں انتقال فرمایا (بحوالہ استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 752 اور اسد الغابہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 377) اس طرح ہجرت کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس (20) سال بنتی ہے، رخصتی چونکہ ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی لہٰذا رخصتی کے وقت آپ کی عمر مبارک بائیس (22) سال تھی۔

قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سترہ(17) تا بائیس(22) سال کے درمیان تھی۔ اس سلسلے میں مزید دلائل بھی موجود ہیں لیکن یہاں اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ ہم نے قرآن کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کو بھی بطور دلائل کے پیش کیا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت چُن چُن کر اُن احادیث کو صحیح ثابت کرنے پر بضد ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمہات المومنینؓ صحابہ کرامؓ انبیائِ کرامؑ کی توہین ہوتی ہو۔ مذکورہ بالا موضوع کے متعلق ایک دلچسپ صورتِ حال آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے، اسے ذرا غور سے پڑھیے گا۔"

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں۔ (صحیح بخاری، انٹرنیشنل نمبر۔6004)

(2) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 10 نبوی میں ہوا۔

(3) اس حساب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح 13 نبوی میں عین ہجرت کے سال کچھ دن پہلے ہو گیا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ(6) سال تھی۔

(4) 13 نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک چھ(6) سال تھی تو آپ کی پیدائش کا سال 7 نبوی بنتا ہے۔

(5) سورۃ القمر 5 نبوی میں نازل ہوئی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش سے دو(2) سال پہلے۔

(6) سورۃ القمر کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "بل الساعۃ موعدھم... نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کُودتی تھی۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹرنیشنل نمبر 4876)

پوری حدیث اس طرح ہے:

سورۃ القمر کے نزول کے وقت حضرت عائشہؓ چھوٹی بچی تھیں

حدیث:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: "لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورۃ القمر آیۃ 46".

ترجمہ: "ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورۃ القمر آیۃ 46 " "لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کے دن کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور تلخ چیز ہے" محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹرنیشنل نمبر 4876)

مقامِ غور و فکر ہے... مگر صرف عقل والوں کیلئے

اب آیئے ان من گھڑت روایات کی طرف جن میں سرکار دو عالم ﷺ پر نابالغ بچیوں سے شادی کرنے کا الزام لگایا گیا ہے:

شادی کی عمر

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی تو ان کی عمر سات برس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر ان کی رخصتی ہوئی تب ان کی عمر نو برس تھی اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3129)

حضرت عائشہؓ شادی کے بعد بھی گڑیوں سے کھیلتی تھیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ ينقمعن فيسربهن إِلَيَّ فيلعبن معي

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ سے چھپ جاتیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں میری طرف بھیجتے تو پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3243)

شادی کی عمر

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ «. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي» شُعَبِ الْإِيمَانِ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تورات میں لکھا ہوا ہے، جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ (لڑکی) کسی گناہ کا ارتکاب کرلے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔'' بیہقی نے یہ دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کیں ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3139)

طلاق نہیں ہو سکتی جب تک دونوں ایک دوسرے سے لطف اندوز نہ ہوں

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ م بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ط فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ ط وَتِلْكَ حُدُودُ اللهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (230/2)

ترجمہ: ”اگر کسی میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں دو مرتبہ کی طلاق کے بعد تیسری مرتبہ طلاق ہو جائے تو اس کے بعد یہ عورت اپنے سابقہ خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ہاں! البتہ اگر وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور اس سے بھی طلاق ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر لے، بشرطیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ اب قانونِ خداوندی کی حدود کی نگہداشت کر سکیں گے، یہ ہیں عائلی زندگی سے متعلق وہ قوانین جنہیں اللہ ان لوگوں کیلئے واضح طور پر بیان کرتا ہے جو معاشرتی زندگی کی مصلحتوں کا علم رکھتے ہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 230}

جہاں تک حلالے کا معاملہ ہے تو یہ صریحاً قرآن کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے لیکن درج ذیل حدیث میں حلالے والی بات بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسا فیصلہ منسوب کیا جارہا ہے جو قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے خلاف ہے۔کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے خلاف فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے؟ مشکوۃ المصابیح میں ہے :

طلاق نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ تم سے لطف اندوز نہ ہو اور تم اس سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟» قَالَتْ: «نَعَمْ قَالَ: «لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ جماع کے قابل نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، حتیٰ کہ تم اس سے لطف اندوز ہو جاؤ اور وہ تم سے لطف اندوز ہو جائے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3295)

توجہ طلب :

صحیح بخاری کی حدیث نمبر 5792 میں ہے کہ جب :

''عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان سے میری تسلّی نہیں ہوتی، پھر اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔ اس پر ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی) نے کہا: خدا کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور یہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 770 صفحہ نمبر 320، انٹرنیشنل نمبر 5792)

غور فرمائیں! میاں بیوی دونوں جماع کرنے کا اقرار کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جا رہے ہیں کہ '' تم اپنے پہلے خاوند کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔'' علاوہ ازیں عورت کو طلاق لینے کیلئے جماع کروانے کی شرط بالکل من گھڑت بات ہے، اسلام میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں، ہاں یہ سب مذہبی پیشوائیت کی جنسی جنونیت و جنسی خواہشات ہیں جن کو انہوں نے دین بنا کر پیش کیا ہوا ہے۔

بیویوں کا منصوبہ

مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دے دیتے تھے جس پر اللہ تعالیٰ آپ کو سرزنش کرتا تھا (نعوذ باللہ)۔ سورہ تحریم کی پہلی آیت کے شانِ نزول میں یہی کچھ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے مشکوٰۃ المصابیح کی تائید :

بیویوں کا منصوبہ

وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذَلِكِ أَحَدًا» يَبْتَغِي مرضاة أَزْوَاجه فَنَزَلَتْ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ تبتغي مرضاة أَزْوَاجك) الْآيَة

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے، پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہ نے طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر (کھانے کا گوند جو عرفط پودے سے نکلتا ہے) کی بُو آرہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے یہی کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی کوئی بات نہیں، میں نے تو زینب کے ہاں شہد پیا ہے، میں دوبارہ اسے نہیں پیوں گا، اور میں نے حلف اٹھا لیا، تم کسی کو اس کے متعلق نہ بتانا۔'' آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کو کیوں حرام قرار دیا جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دیا ہے، آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے ہیں؟'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3278)

حدیث کی دیگر کتب میں اسی آیت کے مختلف شان نزول بیان کئے گئے ہیں، ملاحظہ کیجئے:

دوسرا شان نزول

عائشہؓ اور حفصہؓ آپ کے پاس بیٹھی رہیں تو حضور ﷺ نے اپنی لونڈی کو اپنے لئے حرام قرار دے دیا

حدیث:

أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ هُوَ لَقَبُهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا، فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ سورة التحريم آية 1 إِلَى آخِرِ الْآيَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی، آپ اس سے مجامعت فرماتے تھے۔ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا ایک دن آپ کے پاس بیٹھی رہیں یہاں تک کہ آپ نے اسے اپنے اوپر حرام کرلی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: «یا أیھا النبي لم تحرم ما أحل اللہ لک» إلی آخر الآیۃ ''اے نبی! آپ اس چیز کو اپنے لیے کیوں حرام قرار دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال رکھا ہے''۔ (التحریم: ۱) مکمل آیت نازل فرمائی۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3411)

تیسرا شانِ نزول (صحیح بخاری سے)

درج بالا دو حدیثوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے شہد پیا کرتے تھے اور جھوٹ گھڑنے کا الزام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ہے جبکہ دو اور حدیثوں میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر سے شہد پیتے تھے اور جھوٹی کہانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھڑی، ان دو حدیثوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں :

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 249 صفحہ نمبر 130، انٹرنیشنل نمبر 5268)

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الحیل حدیث نمبر 1860 صفحہ نمبر 728، انٹرنیشنل نمبر 6972)

چوتھا شانِ نزول

اس کی تفصیل اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؓ تولد ہوئے تھے، یہ ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آگئی تھیں جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود نہیں تھیں۔ آپؐ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں اس بے گھر بیوی کا حقِ زوجیت ادا کیا، اتفاق سے انہی کی موجودگی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگئیں، انہیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اپنے گھر میں خلوت میں دیکھنا ناگوار گزرا، جسے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی محسوس فرمایا، جس پر آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کرنے کیلئے قسم کھالی کہ اب ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنسی حقوق کبھی ادا نہیں کروں گا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاکید کی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتلائے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ {1/66} ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اسے کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے۔ (سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 1)۔

ملاحظہ کیجئے:

[تفسیر ابن جریر الطبری: 34382: مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری: 34385: مرسل]

[تفسیر ابن جریر الطبری: 34397: صحیح]

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ شانِ نزول کے ان واقعات والی احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرتِ مطہرہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے ایک جھوٹ گھڑا، دوسری زوجہ نے اس جھوٹ پر پہلی سے تعاون کیا، پھر دونوں نے جھوٹ بولا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلا تحقیق شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا۔ اسی طرح دوسرے واقعے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک بیوی کو خوش کرنے کیلئے دوسری بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم مانا تھا۔ قرآن میں عورت کے جنسی حقوق کو روک دینا ایک سزا کے طور پر آیا ہے، اللہ نے فرمایا: وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ {34/4} ترجمہ: ''اور جن عورتوں کی بدخوئی کا تمہیں ڈر ہو، پس انہیں سمجھاؤ اور خواب گاہوں میں ان کو تنہا چھوڑ دو۔''

قرآن کی جس آیت کیلئے اتنی حدیثیں گھڑی گئیں، اس کا اصل مفہوم اس آیت کے اندر ہی موجود ہے لیکن جسے انسانوں کے تراشے ہوئے واقعات نے اندھا کرر کھا ہو، اس کو خدا کی آخری کتاب جیسے سورج سے بھی روشنی نہیں مل سکتی، فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ط (1/66)

اس آیت میں لفظ ''تحرم'' فعل مضارع ہے جو کہ حال کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور مستقبل کیلئے بھی۔ اس آیت میں یہ مستقبل کیلئے آیا ہے، اس لحاظ سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا :

''اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کریں گے جو اللہ نے آپ کیلئے حلال ٹھہرائی ہے (یعنی آپ اللہ کے حلال کو کبھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے، اس سلسلے میں) آپ بیویوں کی خوشنودی کیوں چاہیں گے (یعنی آپ بیویوں کی خوشنودی کیلئے بھی اللہ کے کسی حلال کو حرام نہیں ٹھہرائیں گے)۔''

اس آیت میں ''لم تحرم'' استفہامِ انکاری ہے، عربی زبان کا عام طور پر قاعدہ ہے کہ استفہامیہ فقروں میں انکار سے اقرار اور اقرار سے انکار مراد ہوتا ہے، یہی صورت اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپؐ اسے کیوں حرام کریں گے جسے اللہ نے حلال کیا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !آپ اللہ کے حلال کو کبھی بھی حرام نہیں ٹھہرائیں گے۔

(مزید تفصیل کیلئے دیکھیے ''قرآن فہمی کے قرآنی اصول'' از علامہ خواجہ ازہر عباس)

خودکشی

خودکشی کرنے والے کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا

وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قِلَّةً»

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور ابن آدم پر ایسی چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہیں، جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا میں قتل کیا تو روزِ قیامت اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جس نے کسی مومن شخص پر کفر کا بہتان لگایا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اسے قتل کر دیا اور جس نے مال بڑھانے کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرماتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3410)

جس نے خودکشی کی وہ جہنم میں جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جهنَّمَ خَالِدا مخلَّداً فِيهَا أبدا»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار لیا تو وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور جس نے لوہے (کے کسی آلے) کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3453)

جس نے خودکشی کی وہ جہنم میں جائے گا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی تو وہ جہنم میں بھی گلا گھونٹے گا اور جو نیزہ مار کر خودکشی کرے گا تو وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3454)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (87/12)

ترجمہ:" اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناربّ کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر12 آیت نمبر87}

قرآن:

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (56/15)

ترجمہ:" (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے ربّ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔"

{سورۃ الحجر سورہ نمبر15 آیت نمبر56}

قارئین کرام! خودکشی ہمیشہ وہ شخص کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پیشِ نظر رکھتا تو کبھی بھی خودکشی نہ کرتا۔ لیکن صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر متعدد بار خودکشی کی کوشش کی۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءً فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ- وَهُوَ التَّعَبُّدُ- اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي. فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ. فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ». حَتَّى بَلَغَ: {مَا لَمْ يَعْلَمْ} فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي». فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةُ مَا لِي». وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي». فَقَالَتْ لَهُ كَلاَّ أَبْشِرْ، فَوَاللَّهِ لاَ يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ- وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ- فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا، حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ». فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهُ، تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {فَالِقُ الإِصْبَاحِ} ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل بن خالد نے بیان کیا' اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا (دوسری سند امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا) کہ مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرزاق نے بیان کیا' ان سے معمر نے بیان کیا' ان سے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء سونے کی حالت میں سچے خواب کے ذریعہ ہوئی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب بھی دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں چلے جاتے اور اس میں تنہا اللہ کی یاد کرتے تھے چند مقررہ دنوں کے لیے (یہاں آتے) اور ان دنوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے اور وہ پھر اتنا ہی توشہ آپ کے ساتھ کر دیتیں یہاں تک کہ حق آپ کے پاس اچانک آگیا اور آپ غار حرا ہی میں تھے۔ چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا اور خوب دبایا جس کی وجہ سے مجھ کو بہت تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے ایسا دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا اور پھر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا کہ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ الفاظ «مالم یعلم» تک۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ کے مونڈھوں کے گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہے تھے۔ جب گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو' مجھے چادر اڑھا دو، چنانچہ آپ کو چادر اڑھا دی گئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف دور ہو گیا تو فرمایا کہ خدیجہ میرا حال کیا ہو گیا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا حال بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ لیکن خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ خوش رہیئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی بولتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لائیں جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے اور وہ جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ سنایا تو ورقہ نے کہا کہ یہ تو وہی فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر آیا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا جب تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی اور زندہ رہتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جب بھی کوئی نبی ورسول وہ پیغام لے کر آیا جسے لے کر آپ آئے ہیں تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پالیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کٹ گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وجہ سے اتنا غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تاکہ اس پر سے اپنے آپ کو گرا دیں تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آگئے اور کہا کہ یا محمد! آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکون ہوتا اور آپ واپس آجاتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رکی رہی تو آپ نے ایک مرتبہ اور ایسا ارادہ کیا لیکن جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور اسی طرح کی

بات پھر کہی۔ابن عباس رضی اللہ عنہمانے کہا(سورۃالانعام)میں لفظ «فالق الإصباح» سے مراد دن میں سورج کی روشنی اور رات میں چاند کی روشنی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب التعبیر حدیث نمبر1870صفحہ نمبر733،انٹرنیشنل نمبر6982)

اوپر دی گئی قرآنی آیات پر ایک دفعہ پھر غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے کہ ربّ کی رحمت سے مایوس ہونے والا کافر ہوتاہے (87/12)گمراہ اور بہکا ہواہوتاہے(56/15)پھراس حدیث پر نظر دوڑایئے اور غور کیجیے کہ یہ سارے القابات کس ہستی کو دیئے جارہے ہیں۔

باب نمبر۔20

پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا

قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

ترجمہ:" اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے انہیں بَری کر دیا اس سے جو وہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک با عزّت تھے۔"

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 69}

ایک جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے بھی کہلوایا گیا کہ :

قرآن:

يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ (5/61)

" اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو۔"

{سورۃ الصف سورہ نمبر 61 آیت نمبر 5}

بنی اسرائیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیسے ستاتے تھے، قرآنِ مجید نے اس کی تفصیل بھی دی ہے مثلاً :

1۔ یہ مطالبہ کہ ہمیں بھی پرستش کیلئے بت بنادیں :

قرآن:

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ج قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ط قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (138/7)

ترجمہ:" اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر (قلزم) کے پار اُتارا، پس وہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں (کی پوجا) پر جمے بیٹھے تھے، وہ بولے اے موسیٰؑ! ہمارے لیے ایسے بت بنادے جیسے ان کے ہیں، (موسیٰؑ) نے کہا بے شک تم لوگ جہل (نادانی) کرتے ہو۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 138}

2۔ خدا کو بے نقاب دیکھنے کا مطالبہ :

قرآن:

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (55/2)

ترجمہ: " اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ! ہم تجھے ہر گز نہ مانیں گے جب تک اللہ کو ہم کھلم کھلا نہ دیکھ لیں، پھر تمہیں بجلی کی کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے۔" (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 55)

قرآن:

یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤی اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا

153/4}}

ترجمہ: " اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اُتار لائیں، سو وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا، انہوں نے کہا ہمیں اللہ کو علانیہ (کھلم کھلا) دکھادے، سو انہیں بجلی نے آپکڑا ان کے ظلم کے باعث، پھر انہوں نے گوسالہ کو (معبود) بنالیا اس کے بعد کہ ان کے پاس نشانیاں آگئیں سو ہم نے اس سے در گزر کیا اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 153}

قرآن:

وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ (155/7)

ترجمہ: " اور موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ہمارے وعدہ کیلئے ستّر (70) آدمی چُن لیے، پھر جب انہیں زلزلہ نے آلیا، اس نے کہا اے میرے ربّ! تُو اگر چاہتا تو اس سے پہلے انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا، کیا تُو ہمیں اس پر ہلاک کر دے گا جو ہم میں سے بیوقوفوں نے کہا! یہ نہیں مگر (صرف) تیری آزمائش ہے، تُو اس سے جس کو چاہے گمراہ کرے اور تُو جس کو چاہے ہدایت دے، تُو ہمارا کارساز ہے اور ہم پر رحم فرما اور تُو بہترین بخشنے والا ہے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 55}

3۔ ارضِ مقدس میں داخلے سے انکار :

قرآن:

یَاقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِی كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِینَ ﴿٢١﴾ قَالُوا یَامُوسَىٰ إِنَّ فِیهَا قَوْمًا جَبَّارِینَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ یَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن یَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِینَ یَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ﴿24-21/5﴾

ترجمہ: ”اے میری قوم! ارضِ مقدّس میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے، اور اپنی پیٹھ پھیرتے ہوئے نہ لوٹو ورنہ تم نقصان میں جا پڑو گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ! بے شک اس میں ایک زبردست قوم ہے اور ہم وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ اس میں سے نکل جائیں، پھر اگر وہ اس میں سے نکلے تو ہم ضرور اس میں داخل ہونگے۔ ڈرنے والوں میں سے دو آدمیوں نے کہا، ان دونوں پر اللہ نے انعام کیا تھا کہ تم ان پر دروازہ سے (حملہ کر کے) داخل ہو جاؤ، جب تم اس میں داخل ہو گے تو تم ہی غالب ہو گے، اور اللہ پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ! جب تک وہ اس میں ہیں ہم وہاں کبھی بھی ہرگز داخل نہ ہونگے، سو تُو جا، اور تیرا ربّ، تم دونوں لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“ (سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 21 تا 24)

4۔ تیرے آنے سے پہلے بھی اور اب بھی ہم مصیبت میں رہے:

قرآن:

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ م بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ط قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (129/7)

ترجمہ: ”وہ بولے ہم اذیّت دیئے گئے اس سے قبل کہ آپ ہم میں آتے اور اس کے بعد کہ آپ ہم میں آئے۔ (موسیٰؑ نے) کہا قریب ہے تمہارا ربّ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں خلیفہ (نائب) بنا دے پھر دیکھے گا تم کیسے کام کرتے ہو۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 129}

5۔ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کریں گے :

قرآن:

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿61/2﴾

ترجمہ: ”اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ! ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے، آپ ہمارے لیے اپنے ربّ سے دُعا کریں ہمارے لیے نکالے جو زمین اُگاتی ہے کچھ ترکاری اور ککڑی اور گندم اور مسور اور پیاز۔ اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو وہ جو ادنیٰ ہے اس سے جو بہتر ہے، تم شہر میں اُترو بے شک تمہارے لیے ہو گا جو تم مانگتے ہو، اور ان پر ذلّت اور محتاجی ڈال دی گئی اور وہ لوٹے اللہ کے غضب کے ساتھ، یہ اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے، یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے گئے۔“ (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 61)

6۔ گائے کے معاملے میں کٹ حجتیاں :

قرآن:

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿71-67/2﴾

ترجمہ: ”اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، وہ کہنے لگے کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو، اس نے کہا میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ میں جاہلوں سے ہو جاؤں، انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہمارے لیے دُعا کریں کہ وہ ہمیں بتلائے وہ کیسی ہے اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہے اور نہ چھوٹی عمر کی اس کے درمیانی جوان ہے، پس تمہیں جو حکم دیا جاتا ہے کرو۔ انہوں نے کہا ہمارے لیے دُعا کریں اپنے ربّ سے کہ وہ ہمیں بتلادے اس کا رنگ کیسا ہے، اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے زرد رنگ کی، اس کا رنگ خوب گہرا ہے، دیکھنے والوں کو اچھی لگتی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے لیے اپنے ربّ سے دُعا کریں وہ ہمیں بتلادے وہ کیسی ہے، کیونکہ گائے میں ہم پر اشتباہ ہو گیا، اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم ضرور ہدایت پالیں گے۔ اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ سدھی ہو، نہ زمین جوتتی نہ کھیتی کو پانی دیتی، بے عیب، اس میں کوئی داغ نہیں، وہ بولے اب تم ٹھیک بات لائے پھر انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ لگتے نہ تھے کہ وہ (ذبح) کریں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 67 تا 71}

7۔ سبت کی عہد شکنی :

قرآن:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ (65/2)

”اور البتہ تم نے (ان لوگوں کو) جان لیا جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 65}

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿47/4﴾

ترجمہ: ”اے اہلِ کتاب! ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا اس کی تصدیق کرنے والا جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہرے مٹا ڈالیں (مسخ کر دیں) پھر ان چہروں کو اُلٹ دیں ان کی پیٹھ کی طرف، یا ہم ان پر لعنت کریں جیسے ہفتہ والوں پر لعنت کی، اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا ہے۔“

{سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر47}

8۔ بچھڑے کی پرستش :

قرآن:

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ م بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (51/2)

ترجمہ:" اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھر تم نے بچھڑے کو ان کے بعد (معبود) بنالیا اور تم ظالم ہوئے۔"

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر51}

قرآن:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ط فَتَابَ عَلَيْكُمْ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (54/2)

ترجمہ:" اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! بے شک تم نے اپنے اوپر ظلم کیا بچھڑے کو (معبود) بنا کر، سو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنوں کو ہلاک کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک، سو اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی، بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر54}

قرآن:

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ م بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (92/2)

ترجمہ: " اور البتہ موسیٰؑ تمہارے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے، پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنالیا اور تم ظالم ہو۔"

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر92}

قرآن:

يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ج وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا

(153/4)

ترجمہ:" اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اُتار لائیں، سو وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا، انہوں نے کہا ہمیں اللہ کو علانیہ (کھلم کھلا) دکھادے، سو انہیں بجلی نے آپکڑا، ان کے ظلم کے باعث، پھر انہوں نے گوسالہ کو (معبود) بنالیا اس کے بعد کہ ان کے پاس نشانیاں آ گئیں، سو ہم نے اس سے درگزر کیا اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ دیا۔"

{سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر153}

قرآن:

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْ م بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَار ۭ ط اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا م اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ (148/7)

ترجمہ: " اور موسیٰؑ کی قوم نے اس کے بعد بنایا اپنے زیور سے ایک بچھڑا (محض) ایک دھڑ جس میں گائے کی آواز تھی، کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ نہ وہ ان سے کلام کرتا ہے نہ انہیں دکھاتا ہے راستہ، انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 148}

قرآن:

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿88/20﴾

ترجمہ: " پھر اس نے ان کیلئے ایک بچھڑا نکالا (بنایا) (گویا) ایک قالب جس کی آواز گائے کی تھی، پھر انہوں نے کہا یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا معبود ہے، وہ (موسیٰؑ) تو بھول گیا ہے۔"

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 88}

قرآن کی ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس کس طرح ستایا تھا، دوسری اہم بات یہ ہے کہ اللہ گواہی دے رہا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایسا کوئی الزام، اعتراض یا مطالبہ نہیں کیا تھا جس کے ردّ کیلئے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم کے قابل ستر حصوں کو بے نقاب کرنا پڑتا۔ لگتا ہے بنی اسرائیل میں کچھ شرم وحیا موجود تھی لیکن درج ذیل حدیث گھڑنے والے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف منسوب کرنے والے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس حدیث کو دین ثابت کرنے پر اصرار کرنے والوں کے اندر شرم وحیا نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی جنہوں نے وقت کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لباس سے بے نیاز کر کے تمام لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا: مَا تَسَتَّرَ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ: إِمَّا بَرَصٌ أَوْ أُدْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحده ليغتسل فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجمع مُوسَى فِي إِثْرِهِ يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبعا أَو خمسا. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "موسیٰؑ بڑے ہی شرم وحیا والے انسان تھے، ان کے حیا کی وجہ سے ان کی جلد سے کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپؑ کو اذیت پہنچائی تھی وہ پہنچا کر رہے، انہوں نے کہا: یہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے اس قدر اپنا بدن چھپا کر رکھتے ہیں، یہ یا تو برص کے مریض ہیں یا ان کے خصیے (فوطے) پھول گئے ہیں، اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو عیوب سے بے عیب ثابت کرے، ایک روز وہ اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے تو اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے، اور وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا، موسیٰؑ بھی تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگنے لگے اور کہنے لگے: پتھر! میرے کپڑے (واپس کر دو میں اور کچھ نہیں چاہتا) وہ (اس طرح کہتے ہوئے) بنی

اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے، انہوں نے ان کو عریاں حالت میں دیکھ لیا کہ اللہ نے جو تخلیق فرمائی ہے وہ احسن ہے، اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰؑ میں کوئی نقص نہیں، اور انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے، اللہ کی قسم! ان کی مار کے، تین، چار یا پانچ نشان پتھر پر پڑ گئے۔''

متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5706)

افضل کون؟

اللہ نے نبیوں کے درمیان فرق کرنے سے منع فرمایا ہے، قرآن میں ہے:

قرآن:

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾

رسول نے مان لیا جو کچھ اس پر اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمانوں نے بھی مان لیا سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مان لیا ہے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا اے ہمارے رب تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔285)

قرآن:

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔136)

قرآن:

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾

کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اور جو کچھ ابراھیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل کیا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ہم ان میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔84)

لیکن حدیث میں اللہ کے اس حکم کی خلاف ورزی کی جارہی ہے:

موسیٰ افضل

وَعَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ. فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ من أمره وأمرِ الْمُسلم فَدَعَا النَّبِي صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأُصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرَى كَانَ فِيمَنْ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي؛ وَلَا أَقُولُ: أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بنِ مَتَّى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دوآدمیوں نے آپس میں بُرا بھلا کہا، ان میں سے ایک مسلمان تھااور ایک یہودی تھا، مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطافرمائی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰؑ کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطافرمائی، مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایااور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا؟ یہودی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنااور مسلمان کا معاملہ آپ کو بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے موسیٰؑ پر فوقیت نہ دو، کیونکہ روزِ قیامت لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰؑ عرش کے ایک کونے کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ نے اس (بے ہوشی) سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں نہیں جانتا کہ وہ طور کے روز جو بے ہوش ہوئے تھے وہی ان کے لیے کافی تھا، یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے، اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متیؑ سے افضل ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5708)

یونس بن متی افضل

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ: من قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فقد كذب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5710)

اگر میں اتنی مدت تک، جتنی مدت تک یوسف قید خانے میں رہے، قید خانے میں رہتا تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى) وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہم ابراہیمؑ کے مقابلے میں شک کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا: ''رب جی! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔'' اللہ لوطؑ پر رحم فرمائے وہ زبردست سہارے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے، اور اگر میں اتنی مدت تک، جتنی مدت تک یوسفؑ قید خانے میں رہے، قید خانے میں رہتا تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5705)

باب نمبر۔22

موسیٰؑ نے موت کے فرشتے کو تھپڑ مار کر اس کی آنکھ نکال دی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا :

قرآن:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (6/66)

ترجمہ: ''اللہ جو انہیں (فرشتوں کو) حکم دیتا ہے، وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔''

{سورۃ التحریم سورہ نمبر 66 آیت نمبر 6}

قرآن:

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ (11/32)

ترجمہ: ''آپ فرمادیں موت کا فرشتہ تمہاری رُوح قبض کرتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے ربّ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

{سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 11}

قرآن:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ {61/16}

ترجمہ: '' اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو رُوئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا لیکن وہ تو انہیں ایک وقتِ مقررہ تک ڈھیل دیتا ہے، جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 61}

غور فرمایئے اللہ تو فرمارہا ہے کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے جبکہ درج ذیل حدیث میں خدا اور موت کے فرشتے کی حالت ذرا ملاحظہ فرمایئے :

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ. قَالَ: «فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا» قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ: الْحَيَاةَ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوتُ. قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ».

مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''موت کا فرشتہ موسیٰ بن عمرانؑ کے پاس آیا تو اس نے انہیں کہا: اپنے رب کا حکم قبول کرو (میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں)۔'' فرمایا: ''موسیٰؑ نے موت کے فرشتے کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اسے پھوڑ دیا۔'' فرمایا: ''وہ فرشتہ اللہ کے پاس واپس چلا گیا اور عرض کیا، تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اور اس نے میری آنکھ بھی پھوڑ دی ہے، فرمایا: اللہ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی، اور فرمایا: میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ، اور اسے کہو: تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی کمر پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے تم اتنے سال زندہ رہو گے، فرمایا: ''پھر کیا ہو گا؟ فرمایا: پھر تم مر جاؤ گے، فرمایا: پھر اب اسی حالت میں روح قبض کر لو، اور عرض کیا: رب جی! مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے اتنا قریب کر دے کہ اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو وہ وہاں (بیت المقدس) تک پہنچ سکے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں اس (بیت المقدس) کے پاس ہوتا تو میں سرخ ٹیلے کے پاس، راستے کے ایک جانب، تمہیں ان کی قبر دکھاتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5713)

آپ نے غور کیا کہ خُدا نے فرشتے کو جان نکالنے کیلئے بھیجا لیکن وہ جان نہ نکال سکا بلکہ مکھ کھا کر شکایت کر رہا ہے، اور جس ہستی یعنی خُدا سے شکایت کر رہا ہے، وہ بھی معذرت خواہانہ رویّہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں ملک الموت اور خُدا سے بھی زیادہ طاقت تھی جس کی وجہ سے انہوں نے ان دونوں کو آگے لگایا ہُوا تھا۔ روایت میں ایک جگہ ہے ''وہ (ملک الموت) ربّ العزت کی طرف لوٹے'' گویا جہاں ملک الموت موجود تھے وہاں خدا موجود نہ تھا (نعوذ باللہ)۔ خُدا تو ہر وقت ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے حوالہ جات:
(7/4,58/7,57/3,7/115,6/2)

باب نمبر۔23

سلیمانؑ نے ایک رات میں اپنی نوے یا سو بیویوں سے جماع کیا

سورۃ النساء آیت 24 اور سورۃ المائدہ آیت 5 میں ''محضین غیر مسافحین'' کے الفاظ آتے ہیں۔

محضین کے معنی ہیں محفوظ رکھنا اور مسافحین کے معنی ہیں بہا دینا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جنسی اِختلاط کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا ہے نہ کہ ہوس رانی یا لذّت حاصل کرنا۔ عام زندگی میں کوئی آدمی خواہ وہ کتنا ہی تہجد گزار کیوں نہ ہو، اگر اُس کے متعلق یہ مشہور ہو جائے کہ وہ شہوت پرست اور عورتوں کا بڑا شوقین ہے تو لوگوں کے دِلوں میں اُس کا وقار گر جاتا ہے لیکن یہ کیسے مسلمان ہیں جو اللہ کے ایک نبی کو شہوت پرست ثابت کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم درج ذیل حدیث پیش کر کے آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں :

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةٍ-وَفِي رِوَايَةٍ: بِمِائَةِ امْرَأَةٍ- كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تحمل منهنَّ إِلا امرأةٌ واحدةٌ جاءت بشقِّ رَجُلٍ وَأَيْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أجمعونَ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمانؑ نے فرمایا: آج رات میں اپنی نوے بیگمات اور ایک دوسری روایت میں ہے، سو بیگمات کے پاس جاؤں گا، وہ سب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار بچوں کو جنم دیں گی۔ فرشتے نے انہیں کہا: ان شاءاللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہو، انہوں نے نہ کہا اور (یہ کہنا) بھول گئے، وہ ان کے پاس گئے (ان کے ساتھ جماع کیا) اور ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی، اور اس نے بھی ناقص بچے کو جنم دیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! اگر وہ ان شاءاللہ کہہ دیتے تو وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار ہوتے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5720)

باب نمبر۔24

خودکشی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (87/12)

ترجمہ:'' اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناربّ کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔''

{سورۃ یوسف سورہ نمبر12آیت نمبر87}

قرآن:

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (56/15)

ترجمہ:'' (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے ربّ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔''

{سورۃ الحجر سورہ نمبر15آیت نمبر56}

قارئین کرام! خودکشی ہمیشہ وہ شخص کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پیشِ نظر رکھتا تو کبھی بھی خودکشی نہ کرتا۔ لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ (نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر متعدد بار خودکشی کی کوشش کی۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حضور ﷺ نے خودکشی کی کوشش کی

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

اور امام بخاریؒ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگیں ہو گئے، ہمیں جو روایات پہنچی ہیں، ان کے مطابق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید غمگیں ہو گئے، کئی دفعہ ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو نیچے گرالیں، وہ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اپنے آپ کو گرانے لگتے تو جبریلؑ آپ کے سامنے آجاتے اور کہتے: محمد! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ کا قلبی اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکون محسوس کرتے۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5842)

باب نمبر۔25

حضور ﷺ پر جادو

کفّارِ مکہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جادُوزدہ ہیں،اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا :

قرآن:

اِذْیَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (47/17)

" یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اُس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادُو کر دیا گیا ہے۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 47}

قرآن:

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (8/25)

" اُن ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے جو جادُوزدہ ہے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 8}

اِس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا :

قرآن:

اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا (48/17)

" دیکھیں تو سہی آپ ؐ کیلئے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ بہک رہے ہیں،اب تو راہ پانا اِن کے بس میں نہیں رہا۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 48}

دوسری جگہ فرمایا :

قرآن:

اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا (9/25)

" خیال تو کیجیے کہ یہ لوگ آپ ؐ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں،پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔"

{سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 9}

اِن آیات کا محاصل :

1۔اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جادُوزدہ ہونے کی تردید کی۔

2۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جادُوزدہ کہنا کفّار کا طریقہ ہے۔

3۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جادُوزدہ کہنے والا کبھی بھی ہدایت نہیں پاسکے گا۔

دوسری طرف مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سحر زدہ ہوگئے تھے، ملاحظہ کیجیے حدیث :

حضور ﷺ پر جادو کر دیا گیا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذا كَانَ ذَات يَوْم وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا استفتيته جَاءَنِي رجلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ قَالَ فِي مَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فاستخرجه مُتَّفق عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا گیا حتیٰ کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک روز آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے، آپ اللہ سے بار بار دعا کر رہے تھے، پھر فرمایا: ''عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس چیز کے بارے میں اللہ سے سوال کیا تھا اس نے وہ چیز مجھے دے دی ہے: دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن الاعصم یہودی نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھے اور بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے میں ہے، اس نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذروان کے کنویں میں۔'' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔'' پس آپ ﷺ نے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نکلوا دیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5893)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جادو کے زیر اثر تسلیم کرنے سے پورے کا پورا دین ہی مشکوک ہو جاتا ہے، کیا پتا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے احکامات جادو کے زیر اثر صادر فرمائے؟ اس دوران جو قرآن نازل ہوا، کیا وہ واقعی قرآن تھا یا جادو زدہ ہونے کی وجہ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منتشر خیالات تھے، انہی وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جادو زدہ ہونے کی نفی فرما دی۔

باب نمبر۔26

جن سچی بات اچک لیتے ہیں اور اسے اپنے ساتھی تک پہنچا دیتے ہیں

مشکوۃ المصابیح کی درج ذیل روایت میں جس خدا کا تعارف کرایا جارہا ہے اس کا سیکریسی سسٹم اتنا کمزور ہے کہ شیطان خدا کی سیکرٹ خبریں چوری کرلیتا ہے، ایسی روایتیں اللہ کی شان میں گستاخی نہیں تو اور کیا ہیں؟

قرآن، حقیقی علم ہے اور علم کے سامنے قیاس آرائیوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی، ہاں جس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا، مندروں اور ہیکلوں میں جو تشی، کاہن یا نجومی، خدا بنے ہوئے تھے جو مختلف قسم کی قیاس آرائیاں اور پیش گوئیاں کرتے رہتے تھے لیکن جب ''علم'' آگیا، حق آگیا تو اب جہالت اور باطل کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اللہ نے فرمایا :

قرآن:

اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ (18/15)

ترجمہ: '' اگر اب یہ لوگ کچھ دعاوی کریں گے تو علم کی بارگاہ سے آسمان سے انہیں آتشیں کوڑے پڑیں گے۔''

{سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 18}

نیز دیکھیے :

قرآن:

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 6تا9

سورۃ الملک سورہ نمبر 67 آیت نمبر 5

سورۃ الجن سورہ نمبر 72 آیت نمبر 8تا9

قرآنی تعلیم کے برعکس درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذبة

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ان کی کوئی حیثیت نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ جو کہتے ہیں، ویسے ہی ہو جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی سچی بات کو جن (اوپر سے) اچک لیتا ہے تو پھر وہ مرغی کی آواز کی طرح اسے اپنے ساتھی کے کان تک پہنچا دیتا ہے، کاہن لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4593)

شیاطین فرشتوں کی باتیں سن لیتے ہیں اور کاہنوں تک پہنچادیتے ہیں

وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فتسترق الشياطينُ السمعَ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ من عِنْدِ أنفسهم. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک فرشتے عنان یعنی بادلوں میں اترتے ہیں، اور وہ آسمان میں ہونے والے فیصلہ شدہ امور کا تذکرہ کرتے ہیں تو شیاطین چوری سے اسے سن لیتے ہیں پھر وہ اسے کاہنوں تک پہنچادیتے ہیں، اور کاہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بولتے ہیں۔“ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4594)

سورج کہاں جاتا ہے؟

قدیم زمانے سے یہ نظریہ چلاآرہا تھا کہ زمین ٹھہری ہوئی ہے اور سُورج اِس کے گرد چکر لگارہا ہے۔پندرھویں صدی عیسوی میں ''کوپر نیکس'' نامی سائنسدان نے معلوم کیا کہ سُورج ٹھہرا ہوا ہے اور زمین اِس کے گرد چکر لگارہی ہے جبکہ قرآن نے ساتویں صدی عیسوی میں بتادیا تھا کہ سُورج، زمین، چاند غرض تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔قرآن میں ہے :

قرآن:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ط ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ط وَكُلٌّ ۭ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ (36/38-40)

ترجمہ: ''سُورج، غالب اور باعلم خُدا کے قانون کے مطابق اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے، نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔''

{سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 38تا40}

آج یہ بات سائنس کے ایک عام طالبعلم کو بھی معلوم ہے کہ سُورج شام کے بعد سجدہ کرنے کیلئے یا دوبارہ طلوع ہونے کی اِجازت مانگنے کیلئے کہیں نہیں جاتا بلکہ صرف ہماری نظروں سے اَوجھل ہو جاتا ہے لیکن وہ ہر وقت یکساں توانائی کے ساتھ چمک رہا ہوتا ہے۔اِس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں سُورج کے متعلق عجیب وغریب نظریات پیش کیے جارہے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غربت الشَّمْس: «أَيْن تذْهب؟». قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (والشمس تجْرِي لمستقرّ لَهَا) قَالَ: «مستقرها تَحت الْعَرْش». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو کر (مشرق سے طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت دے دی جاتی ہے، اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور وہ اس سے قبول نہ کیا جائے، وہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے، اور اسے کہا جائے، جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ، وہ مغرب سے طلوع ہو گا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''سورج اپنی قرار گاہ کی طرف چل رہا ہے۔'' فرمایا: ''اس کی قرار گاہ عرش کے نیچے ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5468)

اِس حدیث کو صحیح قرار دینے کیلئے پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نے اپنی کتاب پسِ حجاب میں بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن معلومات کی کمی کے باعث خود پکڑے گئے۔اِس پر مستزاد یہ کہ محترم پروفیسر صاحب نے اپنی تحریر میں جو لب ولہجہ اِختیار کیا ہے وہ بھی اخلاقیات سے تہی دامن ہے،آپ قرآنی فکر کی ایک معروف شخصیت کو اُن کی وفات کے بیس سال بعد درج ذیل جواب دے رہے ہیں :

''دراصل اُسے پتہ ہی نہیں تھا کہ سائنسز اِس سے کہیں آگے جانے والی ہیں، جاسکتی ہیں۔سُورج ایک مخصوص رفتار سے اَپر گلیکسیز کو جاتا ہے۔سولر اپیکس اسی کو کہتے ہیں۔اس کا آپ ترجمہ کریں تو عرشِ معلیٰ کہہ سکتے ہیں۔اپیکس میں جا کے یہ دوبارہ پلٹتا ہے۔حدیث دراصل اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔اسی طرح بہت سے ہمارے عالم ہیں جنہوں نے جلدی میں فیصلہ کیا۔''

{مجموعہ پروفیسر احمد رفیق اختر ''پسِ حجاب'' صفحہ نمبر 228 پبلشر سنگِ میل پبلیکیشنز لاہور سنِ اشاعت 2004}

پروفیسر صاحب نے سُورج کے جس سائیکل کا ذِکر کیا ہے، حدیث میں وہ مراد لیا ہی نہیں جاسکتا کیونکہ حدیث کے الفاظ ہیں :

''قال کنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد عند غروب الشمس فقال یا اباذر ا تدری این تغرب الشمس۔''

''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں تھا غروبِ آفتاب کے وقت تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ سُورج کہاں جاتا ہے۔''

حدیث کے اِن الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ یہاں سورج کے اپیکس سے پلٹنے کی بات نہیں کی جارہی بلکہ یہ بتایا جارہا ہے کہ سورج جب ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے یعنی غروب ہو جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے۔یہ حدیث یقیناً پروفیسر صاحب کی نظر سے نہیں گزری ہو گی ورنہ موصوف ایسی غیر متعلقہ توجیح پیش نہ کرتے۔یاد رہے کہ یہ وہ حدیث نہیں جو عام طور پر قرآنی فکر کے لوگ پیش کرتے ہیں،اس کا حوالہ بھی نوٹ کر لیجئے :

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 1913 صفحہ نمبر 927)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور ﷺ کو کس سے محبت تھی؟

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی و نسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کا فرمان ہے:

قران :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ: ”اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔“ {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13)

قران :

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ج وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (19/46)

ترجمہ: ”اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔“ (سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

قران :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ: ”اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے تھی اس کے بعد علیؓ

وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يستأذنان فَقَالَا لِأُسَامَةَ: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ. فَقَالَ: «أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا؟» قلت: لَا. قَالَ: «لَكِنِّي أَدْرِي فَأْذَنْ لَهُمَا» فدخلا فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ» فَقَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ: أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ»

فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ «أَبِيهِ فِي» كتاب الزَّكَاة

اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے (اندر جاکر) عرض کیا، اللہ کے رسول! علی اور عباس رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لیکن میں جانتا ہوں، ان دونوں کو اجازت دے دو۔'' وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔'' انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کی خدمت میں آپ کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔'' انہوں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کو ان سے مؤخر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس لیے کہ علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔'' ترمذی۔ اور یہ بات: ''آدمی کا چچا اس کے والد کی مانند ہوتا ہے۔'' کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6177)

حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبت انصار سے تھی

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ» يَعْنِي الْأَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (انصار کے) کچھ بچوں اور خواتین کو کسی شادی کی تقریب سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو، اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم یعنی انصار تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6220)

انصار میرے جسم و جان ہیں

وَعَنْهُ قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ من مجالس الْأَنْصَار وهم يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلم يَصْعَدْهُ بعد ذَلِك الْيَوْم. فَحَمِدَ الله وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مسيئهم». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کو یاد کیا جس میں ہم (بیٹھا کرتے) تھے، ان دونوں میں سے ایک نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر مبارک پر کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور اس روز کے بعد آپ منبر پر تشریف نہ لا سکے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''میں انصار کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، وہ میرے جسم و جان (دست و بازو) ہیں، وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا چکے، اب ان کے حقوق باقی ہیں، تم ان کے نیکوکاروں کی طرف سے (عذر) قبول کرنا اور ان کے خطاکاروں سے در گزر کرنا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6221)

حضور ﷺ کو بیویوں کے بعد سب سے محبوب گھوڑے تھے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔ رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3890)

عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6157)

حسینؓ مجھ سے ہیں اور میں حسینؓ سے ہوں

وَعَنْ يعلى بن مرَّة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأسباط» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرے اور حسین میری اولاد سے ہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6169)

میں اسامہؓ سے محبت کرتا ہوں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔''

اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6176)

قبیلہ اسد اور اشعر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں

وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسد اور اشعر قبیلے اچھے ہیں، وہ میدان جہاد سے فرار ہوتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5990)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت اور گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب اور پسندیدہ نہ تھی

حدیث:

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ".

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب اور پسندیدہ نہ تھی۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3594)

بخار جہنم کی بھاپ سے ہے

ہمارا جسم کچھ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ وہ اپنے معمول کے کام 37ڈ گری سنٹی گریڈ(98.4ڈ گری فارن ہائیٹ)پر ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ جسم کو اس درجہ حرارت پر رکھنے کے لیے ہمارے دماغ میں ہائپو تھلمس کی شکل میں ایک تھرموسٹیٹ لگا ہوتا ہے جو قدرتی طور پر اسی درجہ حرارت پر فکس ہوتا ہے۔جب خون اس میں سے گزرتا ہے تو وہ اس کے ٹمپریچر کی سطح کو محسوس کر لیتا ہے۔اگر وہ موزوں سے کم ہو تو ہائپو تھلمس جسم میں کچھ ایسی سرگرمیاں شروع کرتا ہے جن سے خون گرم ہو جاتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

عام حالات میں ہائپو تھلمس ایک خودکار نظام کے تحت جسمانی درجہ حرارت کو موزوں سطح پر ہی رکھتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ عوامل کی وجہ سے ہائپو تھلمس کا تھرموسٹیٹ اس سے زیادہ سطح پر سیٹ ہو جاتا ہے۔اب وہ درجہ حرارت کی نئی سطح کو نارمل سمجھ کر جسم کو اس پر لانے کیلئے کچھ سرگرمیاں شروع کر دیتا ہے۔یوں ہمارا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمیں بخار ہو جاتا ہے۔اب آیئے مذہبی کتب کے مطابق بخار کی توجیہ، جس میں بتایا جاتا ہے کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، ملاحظہ کیجئے:

«وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْحمى من فيح جَهَنَّم فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4525)

میڈیکل سائنس میں بخار کی متعدد وجوہات بیان کی جاتی ہیں، راقم کے پاس ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور دیسی حکمت کی مستند کتب بطور ماخذات کے موجود ہیں لیکن ان کی تفصیل کا یہاں بیان کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ہمارے خیال میں اتنا سوال ہی کافی ہے کہ کیا انسان کو بخار جہنم کی گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جانوروں کی باتیں

قرآنِ حکیم میں جانوروں کیلئے ''بھیمہ'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں ''جو بات نہ کر سکے'' {1/5}+{28/22} انگریزی میں انہیں ڈمب کیٹل کہا جاتا ہے۔ قرآن کی اس وضاحت کے بعد کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جانور تقریریں کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں جانوروں کو بڑا عالم فاضل ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ قرآن کا فرمان ہے کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے، وہ جانور ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے {179/7} اس سے ثابت ہوا کہ جانور عقل و فکر سے عاری ہوتے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ کفّار حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں کھاتے پیتے ہیں (اور مر جاتے ہیں) {12/47} ان آیات کی روشنی میں جانوروں کو عالم فاضل قرار دینا، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہو نہیں سکتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی قولِ مبارک قرآن کے خلاف نہیں تھا۔

وَعَنْ أَبِي هريرةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذئبُ على تل فأقعى واستذفر فَقَالَ عَمَدت إِلَى رزق رزقنيه الله عز وَجل أخذتُه ثمَّ انتزعته مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذئبا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِن بعدكم وَكَانَ الرجل يَهُودِيًّا فجاء الرجل إِلَى النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَأسلم وَخبره فَصَدَّقَهُ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَةٌ من أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَن يخرج فَلَا يرجع حَتَّى تحدثه نعلاه وَسَوْطه مَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے وہاں سے ایک بکری اٹھالی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس کو اس سے چھڑا لیا، راوی بیان کرتے ہیں، بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، اور وہاں سرین کے بل بیٹھ گیا اور دم دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی، پھر اس نے کہا: میں نے روزی کا قصد کیا جو اللہ نے مجھے عطا کی تھی اور میں نے اسے حاصل کر لیا تھا، مگر تو نے اسے مجھ سے چھڑا لیا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح کوئی بھیڑیا بولتے ہوئے نہیں دیکھا، بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع نخلستان (مدینہ) میں رہتا ہے، وہ تمہیں ماضی اور حال کے واقعات کے متعلق بتاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص یہودی تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے اس واقعہ کے متعلق آپ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں، قریب ہے کہ آدمی (گھر سے) نکلے، پھر وہ واپس آئے تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان حالات کے متعلق بتائیں جو اس کے بعد اس کے اہل خانہ کے ساتھ پیش آئے ہوں۔''

صحیح، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5927)

گائے اور بھیڑیے کی باتیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا رجل يَسُوق بقرة إِذْ أعيى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّي أومن بِهَذَا أَنَا وَأَبُو

بَكْرٍ وَعُمَرُ». وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عدا الذِّئْب فَذهب عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ ذِئْب يتَكَلَّم؟. قَالَ: أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هما ثمَّ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی گائے ہانک رہا تھا، جب وہ تھک جاتا تو وہ اس پر سوار ہو جاتا، اس نے کہا: ہمیں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا، ہمیں تو کھیت جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا: سبحان اللہ: گائے کلام کرتی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، اور فرمایا: ''ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا، اس کے مالک نے اسے جالیا اور اسے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اسے کہا: جس دن درندے ہی درندے رہ جائیں گے اور اس دن میرے سوا بکریوں کو چرانے والا کون ہو گا؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کرتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6056)

قیامت

قیامت کب آئے گی؟اس سوال کا جواب قرآنِ حکیم میں اس طرح دیا گیا ہے :

قرآن:

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾

آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور اپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔63)

قرآن:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾

قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آجائے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔187)

قرآن:

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۔ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ لا ۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۔ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ (9-6/75)

ترجمہ:" وہ پوچھتا ہے روزِ قیامت کب ہو گا؟۔پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند کو گرہن لگ جائے گا۔اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔"

{سورۃ القیٰمۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 6تا9}

مشکوۃ المصابیح میں اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے،آج کے غیر مسلم اسے پیش کر کے مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔جواب ملاحظہ کیجیے :

قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرتے ہوئے) چھلکیں (یعنی حرکت کریں) گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ». وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرتے ہوئے) چھلکیں (یعنی حرکت کریں) گے۔اور ذوالخلصہ دوس قبیلے کا صنم ہے جس کی وہ دورِ جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5518)

قیامت کب آئے گی؟

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصغرِهم فَيَقُول: «إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ سے قیامت کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے سب سے چھوٹے کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5512)

علامات قیامت دو سو سال بعد

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علامات (قیامت) دو سو (سال) کے بعد ہوں گی۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5460)

قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہو گی

وَعَن أنسٍ قَالَ: فَتْحُ القسطنطينة مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہو گی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5436)

خلافت شام ہونے کا مطلب ہے کہ قیامت آگئی

وَعَن عبدِ الله بنِ حوالة قَالَ: بعثنا رَسُول الله صلى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وجوهِنا فقامَ فِينَا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ: «يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ إِلَى رَأْسِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے پیدل بھیجا، ہم مال غنیمت حاصل کیے بغیر واپس آئے اور آپ نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان سے زیادہ ضعیف ہوں گا، انہیں ان کی جانوں کے سپرد نہ کر وہ اس سے عاجز آجائیں گے اور انہیں لوگوں کے حوالے نہ کر وہ اپنے آپ کو ان پر ترجیح دیں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، اور فرمایا: ''ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (ملک شام) منتقل ہو گئی ہے تو پھر (سمجھ لینا) زلزلے، غم اور علامات قیامت قریب آچکی ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہو گی جس قدر میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔'' ابوداؤد، اور اس کی سند حسن ہے، اور حاکم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5449)

ٹڈیاں معدوم ہونے سے۔۔۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اس سال جس سال عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، ٹڈی معدوم ہو گئی تو اس سے وہ بہت غمگیں ہو گئے، انہوں نے ایک سوار یمن کی طرف، ایک عراق کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا تاکہ وہ ٹڈی کے متعلق دریافت کریں کہ آیا وہ کہیں نظر آئی ہے، یمن کی طرف سے سوار مٹھی میں ٹڈیاں لے کر آیا اور انہیں آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کے سامنے پھیلا دیا، جب انہوں نے انہیں دیکھا تو (خوشی سے) نعرہ تکبیر بلند کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل نے ہزار قسم کے حیوان پیدا فرمائے، ان میں سے چھ سو سمندر میں ہیں، اور چار سو خشکی میں، اور ان میں سے سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی، جب ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی تو اس کے بعد ہار کی ڈوری ٹوٹنے کے بعد موتیوں کے گرنے کی طرح باقی امتیں (اقسام) ہلاک ہوں گی۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5463)

علامات قیامت چھ ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا. الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، (علامات قیامت کے ظہور سے پہلے جو کہ) چھ ہیں، دھواں، دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نیز وہ عام فتنہ (موت) جو عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا اور خاص فتنہ جو تمہارے خاص کو فنا کر دے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5465)

سیاہ چادریں اور اصفہان (ایرانی مصنفین کی نشانیاں)

وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أصفهان سبعون ألفا عَلَيْهِم طيالسة». رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اطاعت کریں گے، ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5478)

جب تک اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت نہیں آئے گی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ الله. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہو گی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''کسی ایک پر قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک وہ اللہ اللہ کہتا ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5516)

روز قیامت بھی حاملہ عورتیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ. قَالَ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: «أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: «أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا فَقَالَ: «أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا قَالَ: «مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كشعرة بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: حاضر ہوں، تیار ہوں، اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ وہ فرمائے گا: جہنم جانے والوں کو نکال دو، وہ عرض کریں گے، جہنم جانے والے کتنے ہیں؟ وہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہو گا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ ایک کون ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو، کیونکہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہو گا جبکہ یاجوج ماجوج ہزار ہوں گے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے (خوش ہو کر) نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو گے۔'' ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ نصف جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے اللہ اکبر کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم تمام لوگوں میں اتنے ہو گے جتنے سفید بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال، یا کسی سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5541)

جسے دنیا میں سزا مل گئی اسے آخرت میں سزا نہیں ملے گی

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: "بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ" فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ کے ارد گرد تھی۔ فرمایا: ''تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے، تم چوری کرو گے نہ زنا کرو گے، تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنی طرف سے کسی پر بہتان لگاؤ گے اور نہ ہی معروف میں نافرمانی کرو گے، پس تم میں سے جو شخص (یہ عہد) وفا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس سے درگزر فرمائے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' پس ہم نے اس پر آپ کی بیعت کر لی۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔18، صفحہ نمبر۔37، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن أول النَّاس يقْضى عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة رَجُل اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمر بِهِ فسحب على وَجهه حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُل تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعلم ليقال عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُل وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ -[72]- نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا، پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، کیونکہ تو نے داد شجاعت حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا تھا،

پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کریم کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور میں تیری رضا کی خاطر قرآن کی تلاوت کرتا رہا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، البتہ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے، وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال وزر کی جملہ اقسام سے خوب نوازا ہو گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، تو اللہ پوچھے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ان تمام مواقع پر جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، خرچ کیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو اس لیے خرچ کیا کہ تجھے بڑا سخی کہا جائے، پس وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:205)

روز قیامت سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہو گا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ». رَوَاهُ أَحْمد

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہو گا۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5000)

روز قیامت بکریوں کا بھی حساب ہو گا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثَ جَابِرٍ: «اتَّقُوا الظُّلم». فِي «بَاب الإِنفاق

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم روز قیامت حق داروں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتیٰ کہ سینگوں والی بکری سے سینگوں کے بغیر بکری کو بدلہ دلایا جائے گا۔'' رواہ مسلم۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ظلم سے بچو۔'' باب الانفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5128)

باب نمبر۔32

عورت

قرآن کی رُو سے خلقی لحاظ سے مرد اور عورت برابر ہیں مثلاً فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

بنی آدم (مرد و عورت) سب واجب التکریم ہیں۔(70/17)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اہم فریضہ میں عورت اور مرد دونوں شریک ہیں۔(71/9)

سرقہ اور زنا کے جرائم میں مرد و عورت دونوں کو یکساں سزا۔{38/5} {2/24} (10-4/24)

جو کچھ مرد کمائے وہ اس کا حصّہ اور جو کچھ عورت کمائے وہ اس کا حصّہ۔(32/4)

جو خصوصیات مردوں کی ہیں وہی خصوصیات انہی الفاظ میں عورتوں کی بیان کی گئی ہیں، ان میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں(35/33)(5/66)

خُدا کسی کام کرنے والے کا اَجر ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ ایک دوسرے کا جز ہیں (یعنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی ہیں){194/3}
{124/4} {97/16}{73/33}{40/40}(12/57)

اگر مرد مجرم ہو تو مرد کو سزا ملے گی اور اگر عورت مجرم ہو تو عورت کو سزا ملے گی۔(178/2)

جبکہ مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے :

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی سے پیش آؤ، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی کا اوپر والا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا، تم عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا خیال رکھو۔ '' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3238)

عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تقيمها كسرتها وَكسرهَا طَلَاقهَا». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر گزر بسر نہیں کرے گی، اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اس سے فائدہ حاصل کرو، اور اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو تم اسے توڑ دو گے، اور اسے توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3239)

دراصل یہ غیر قرآنی عقیدہ تورات سے لیا گیا ہے جہاں لکھا ہے :

''اور خُداوند خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا اور خُداوند خُدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اسلئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نَر سے نکالی گئی۔''

{تورات، پیدائش باب نمبر 2 آیات نمبر 22 تا 24}

عورتوں کے فتنے سے بچو

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ». رَوَاهُ مُسلم

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا اور عورتوں کے فتنے سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے رونما ہوا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3086)

اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوجهَا الدَّهْر

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3241)

جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہوگی۔ عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ -[14]- أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرجل الحازم من إحداكن قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ

الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عقلها أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصِلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحی یا عید الفطر کے موقع پر عید گاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ خواتین کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی کو دین اور عقل میں نقص رکھنے کے باوجود پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں پایا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل کا کیا نقصان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی، مرد کی گواہی سے نصف نہیں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کی عقل کا نقص ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا جب اسے حیض آتا ہے تو اس وقت وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کرتی؟'' انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ایسے ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کے دین کے نقص میں سے ہے۔'' اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔19، صفحہ نمبر۔37، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

بہترین متاع دنیا نیک بیوی ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ». رَوَاهُ مُسلم

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مکمل طور پر متاع ہے، اور بہترین متاعِ دنیا نیک بیوی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3083)

مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ نہیں

«وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ من النِّسَاء

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ خیال نہیں کرتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3085)

عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ والمسكن وَالدَّابَّة

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست (یعنی بے برکتی) ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''تین چیزوں میں نحوست ہے عورت، گھر اور جانور۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3087)

زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3091)

کنواری لڑکیوں سے شادی کرو

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مُرْسلا

عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری اپنے والد (سالم) سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کنواری لڑکیوں سے شادی کرو، کیونکہ وہ شیریں گفتار، زیادہ بچوں کو جننے والی اور بہت کم چیز پر راضی ہو جانے والی ہیں۔'' ابن ماجہ، روایت مرسل ہے۔ رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3092)

آزاد عورتوں سے شادی کرو

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرا مطهراً فليتزوج الْحَرَائِر». رَوَاهُ ابْن مَاجَه

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص پاکیزہ حالت میں اللہ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3094)

شادی کرنا نصف دین ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي»

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ شادی کرلیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کرلیتا ہے، اسے نصف باقی میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3096)

کوئی عورت اچھی لگے تو فوراً گھر آکر بیوی سے جماع کرو

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدَكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفسه». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں مڑتی ہے، جب کوئی عورت تم میں سے کسی کو بھلی لگے اور وہ اس کے دل میں گھر کر جائے تو وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے جماع کرے، کیونکہ یہ چیز (جماع) اس (گناہ کے خیال) کو دور کردے گی جو اس کے دل میں ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3105)

کوئی عورت اچھی لگے تو فوراً گھر آکر بیوی سے جماع کرو

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مثل الَّذِي مَعَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کو دیکھا تو وہ آپ کو اچھی لگی، آپ سودہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور ان کے پاس کچھ عورتیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں علیحدہ کیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے خوش لگے تو وہ آدمی اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اُس عورت کے پاس ہے۔'' رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3108)

عورت کی مرضی؟؟؟

وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ والدارمی

سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کی شادی دو ولی کردیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلے والے کے نکاح میں ہوگی۔ اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو وہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3156)

عورت کی مرضی؟؟؟

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اسلام قبول کیا اور اس نے شادی کر لی، اتنے میں اس کا (پہلا) خاوند نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور اس (عورت) کو میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (عورت) کو اس کے دوسرے خاوند سے لے کر اس کے پہلے خاوند کو واپس کر دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اس (عورت) نے میرے ساتھ ہی اسلام قبول کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (عورت) کو اس کے حوالے کر دیا۔ رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3179)

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. قَالَ: «فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ» قَالَ: نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا فَقَالَ: «زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ»

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، تو ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اس میں رغبت نہیں رکھتے تو پھر اس سے میری شادی کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اسے مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ ہے؟'' اس نے عرض کیا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔'' اس نے تلاش کیا لیکن اس نے کچھ نہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے قرآن کے اس حصے کے ذریعے جو تمہیں یاد ہے تمہاری اس سے شادی کر دی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''جاؤ! میں نے تمہاری اس سے شادی کر دی، اسے قرآن (کا وہ حصہ جو تمہیں یاد ہے) سکھا دو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3202)

جو عورت جماع سے انکار کرے صبح تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے اور وہ (خاوند) ناراضی میں سو جائے تو صبح ہونے تک فرشتے اس (عورت) پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور صحیحین کی ہی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کوئی آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس پر انکار کر دے تو آسمان والی ذات (اللہ تعالیٰ) اس پر ناراض ہو جاتی ہے حتی کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو جائے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3246)

جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3257)

عورت بدزبان ہے تو اسے طلاق دے دو

وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ: «طَلِّقْهَا». قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ: «فَمُرْهَا» يَقُولُ عِظْهَا «فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے اس کی زبان میں کچھ (نقص) ہے یعنی وہ فحش گو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' میں نے عرض کیا، میری اس سے اولاد ہے اور اس کے ساتھ ایک تعلق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے وعظ و نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی ہوئی تو وہ نصیحت قبول کر لے گی، اور اپنی اہلیہ کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3260)

جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ والدارمی

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3279)

وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیے

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3693)

عورتوں کی اکثریت جہنم میں جائے گی

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». مُتَّفق عَلَيْهِ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر داخل ہونے والے مساکین تھے، جبکہ صاحب ثروت روک لیے گئے تھے، اور آگ والوں (یعنی کافروں) کے لیے جہنم کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں باب جہنم پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ اس میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5233)

عورتوں کی اکثریت جہنم میں جائے گی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ. وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت فقرا کی تھی، اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5234)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں، کھانا، عورتیں اور خوشبو

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَأَصَابَ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ. رَوَاهُ أَحْمد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں، کھانا، عورتیں اور خوشبو، آپ کو دو چیزیں مل گئیں اور ایک نہ مل سکی، آپ کو عورتیں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہ) اور خوشبو مل گئی لیکن (شکم سیر) کھانا نہ ملا۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5260)

خوشبو اور عورتیں پسند

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ: «حُبِّبَ إِلَيَّ» مِنَ الدُّنْيَا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خوشبو اور عورتیں میرے لیے پسندیدہ بنادی گئی ہیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' احمد، نسائی، اور ابن جوزی نے ((حُبِّبَ إِلَيَّ)) کے بعد ((مِنَ الدُّنْيَا)) کا اضافہ نقل کیا ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ احمد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5261)

حضور ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور رنگت بدلی ہوئی چربی لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لیے جَو لیے تھے، اور میں (راوی) نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں ❓❓ام کے وقت نہ ایک صاع گندم ہوتی تھی اور نہ ایک صاع کوئی اور اناج ہوتا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5239)

باب نمبر۔33

شیطان

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ شیطان تمہارا کھلاؤ شمن ہے :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (208/2)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اِسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو، وہ تمہارا کھلاؤ شمن ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 208}

قرآن:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (5/12)

” شیطان تو انسان کا کھلاؤ شمن ہے۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 5}

قرآن:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا (53/17)

ترجمہ: ” بے شک شیطان، اِنسان کا کھلاؤ شمن ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 53}

قرآن:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (22/7)

ترجمہ: ” بے شک شیطان تمہارا صریح دُشمن ہے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 22}

قرآن:

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (62/43)

ترجمہ: ” اور شیطان تمہیں (سیدھے راستے سے) روک نہ دے، یقیناً وہ تمہارا صریح دُشمن ہے۔“

{سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 62 }

قرآن:

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ (60/36)

ترجمہ: ”اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دُشمن ہے۔“

{سورۃ یاسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 60 }

اللہ نے شیطان کو کھلا دُشمن قرار دیا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں شیطان کو دوست اور اُستاد ثابت کیا جارہا ہے... ملاحظہ کیجیے :

شیطان کھلا دشمن یا استاد؟؟؟

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو من الطَّعَام فَأَخَذته وَقلت وَالله لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فعل أسيرك البارحة». قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ». فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّهُ سيعود». فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذبك وَسَيَعُودُ». فرصدته الثَّالِثَة فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُول الله وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ ينفعك الله بهَا قلت مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ من الله حَافِظ وَلَا يقربنك شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَات يَنْفَعنِي الله بهَا فخليت سبيلهقال النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: «أما إِنَّه قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال». يَا أَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ: «ذَاك شَيْطَان». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت کرنے پر مامور فرمایا، پس ایک شخص میرے پاس آیا اور غلے سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: میں محتاج ہوں، میرے بچے ہیں اور میں بہت ضرورت مند ہوں، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ابوہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔“ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ پھر آئے گا لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور میں نے کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں، میں پھر نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ”ابوہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے تو تم سے غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔“ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ ضرور آئے گا۔

میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے، تم کہتے ہو میں پھر نہیں آؤں گا لیکن پھر آجاتے ہو، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں چند کلمات سکھاؤں گا جن کے ذریعے اللہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر آؤ تو مکمل آیت الکرسی پڑھو، اس طرح اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے گی، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، اس نے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے، کیا تم جانتے ہو کہ تم تین روز سے کس کے ساتھ باتیں کرتے رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شیطان تھا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2123)

بچہ اس لیے روتا ہے کہ شیطان اس کو مس کرتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا»

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰؑ) کے سوا اولاد آدم کے ہاں پیدا ہونے والے ہر بچے کو شیطان اس کی ولادت کے وقت مس کرتا ہے تو وہ شیطان کی چھیڑ پر روتے ہوئے چیخ مارتا ہے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔69، صفحہ نمبر۔55، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

بچہ شیطان کے کچوکے کی وجہ سے روتا ہے

«وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ من الشَّيْطَان

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ پیدائش کے وقت چیختا ہے تو اس کا یہ چیخنا شیطان کے کچوکے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔70، صفحہ نمبر۔55، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

شیطان اولاد آدم کی مقعد سے کھیلتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حرج وَمن أكل فَمَا تخلّل فليلفظ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فليستتر وَمن لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ والدارمی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں لگائے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے ایسے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو وہ بھی طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے، جس نے ایسے کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص کوئی چیز کھائے تو جو اجزا خلال کرنے سے نکلیں انہیں پھینک دے اور جو اپنی زبان کے ذریعے نکالے تو انہیں نگل جائے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص بول و براز کے لیے جائے تو وہ پردہ کرے، اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو وہ ریت کا ایک ٹیلہ سا بنائے اور اس کی طرف پشت کر لے کیونکہ شیطان، اولاد آدم کی مقعد کے ساتھ کھیلتا ہے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:352)

شیطان ناک میں رات بسر کرتا ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات بسر کرتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:392)

اس وادی سے نکلو، یہاں شیطان ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ: عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ: «إِنَّ هَذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ». فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّئُوا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلَاةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هَذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا» ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ» ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ مَالِك مُرْسلا

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات طریق مکہ میں رات کے آخری حصے میں پڑاؤ ڈالا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں نماز کے لیے بیدار کرے، پس بلال رضی اللہ عنہ اور وہ سب سو گئے حتیٰ کہ وہ سب بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا، جب وہ بیدار ہوئے تو گھبرا گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس وادی سے نکل جانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: اس وادی میں شیطان ہے، پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوار ہوئے حتیٰ کہ وہ اس وادی سے نکل گئے، پھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ پڑاؤ ڈالیں اور وضو کریں، آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے اذان یا اقامت کہنے کا حکم فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو ان کی بے چینی دیکھ کر فرمایا: ''لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحیں قبض کیں، اگر وہ چاہتا تو انہیں اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت (طلوع آفتاب سے پہلے) ہماری طرف لوٹا دیتا، جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سو جائے یا وہ اسے بھول جائے پھر اسے اس کے متعلق آگاہی ہو جائے تو وہ اسے ویسے ہی پڑھے جیسے وہ اسے اس کے وقت میں پڑھا کرتا تھا''، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''شیطان، بلال کے پاس آیا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے انہیں لٹا دیا، پھر وہ انہیں تھپکی دیتا رہا، جیسے بچے کو تھپکی دی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ سو گئے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ویسے ہی بتایا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ امام مالکؒ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ صحیح۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 687)

شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ»

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو اچک لینا ہے، شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 982)

جمائی آئے تو منہ نہ کھولو کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو دوران نماز جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 985)

جمائی پر شیطان ہنستا ہے

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ: هَا فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی شخص کو دوران نماز جمائی آئے، تو جس قدر ہو سکے اسے روکے، ہا ہا نہ کرے، یہ تو محض شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس پر ہنستا ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 986)

شیطان بکری کے بچے کی طرح صف میں شامل ہو جاتا ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور انہیں باہم قریب بناؤ، گردنوں کو برابر و مقابل رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؟ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کے شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1093)

شیطان بکری کی بچے کی طرح صفوں میں گھس جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ الله وعلى الثَّانِي؟ قَالَ: «وعلى الثَّانِي» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ» يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ. رَوَاهُ أَحْمد

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوسری پر۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، کندھے برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو کیونکہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیانی شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1101)

شیطان نماز کے دوران صفوں کے شگاف میں گھس جاتا ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ المَنَاكِبِ وَسُدُّوا الخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلُهُ: «وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا». إِلَى آخِرِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفیں قائم کرو، کندھے برابر رکھو، شگاف بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کر دے گا۔'' ابوداؤد۔ اور امام نسائیؒ نے ((من وصل صفا)) سے آخر تک ان سے روایت کیا ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1102)

شیطان کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ» أَوْ قَالَ: «فِي أُذُنَيْهِ»

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ شخص صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان ایسے آدمی کے کان یا فرمایا اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1221)

رمضان میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا، اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: خیر و بھلائی کے طالب! آگے بڑھ، اور شر کے طالب! رک جا، اور اللہ کے لیے جہنم سے آزاد کردہ لوگ ہیں، اور ہر رات ایسے ہوتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1960)

رمضان میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ماہ مبارک رمضان تمہارے پاس آیا ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین بند کر دیے جاتے ہیں، اس (ماہ) میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر و بھلائی سے محروم کر دیا گیا تو وہ (ہر خیر و بھلائی سے) محروم کر دیا گیا۔'' صحیح، رواہ احمد و النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1962)

سورۃ البقرۃ پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ من الْبَيْت الَّذِي يقْرَأ فِيهِ سُورَة الْبَقَرَة». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2119)

مجامعت سے پہلے دعا کرنے سے شیطان سے حفاظت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے زن و شو قائم کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا۔'' تو اگر اس وقت ان کے لئے بچہ مقدر کر دیا گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2416)

مرد عورت کی خلوت میں تیسرا شیطان ہوتا ہے

وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثالثهما الشَّيْطَان». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3118)

گھنٹی، شیطان کے ساز ہیں

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گھنٹی، شیطان کے ساز ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3895)

دو نقطے والا سیاہ کتا شیطان ہے

وَعَن جَابر قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ من الباديةِ بكلبِها فنقتلُه ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النقطتين فَإِنَّهُ شَيْطَان». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے مارنے کا ہمیں حکم فرمایا حتی کہ عورت جنگل سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مارنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''تم دو نقطوں والے سیاہ کتے کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4100)

جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے شیطان اس کو حلال سمجھتا ہے

وَعَن حُذَيْفَة قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْم الله عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسلم

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک شیطان اس کھانے کو، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کھانا حلال سمجھتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4160)

بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا». رَوَاهُ مُسلم

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس کے ساتھ پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4163)

بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان کھانا کھا جاتا ہے

عَن أَبِي أَيُّوب قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا؟ قَالَ: «إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ کھانا پیش کیا گیا، میں نے کوئی کھانا نہیں ایسا دیکھا کہ ہم نے کھایا ہو اور اس کے شروع میں بہت زیادہ برکت ہو اور اس کے آخر میں بہت کم برکت ہو، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ' جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے اس پر اللہ کا نام لیا، پھر کوئی ایسا شخص بیٹھا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا اس وجہ سے شیطان نے اس کے ساتھ کھایا (اس لیے برکت اٹھ گئی)۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4201)

بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان کھانا کھا جاتا ہے

وَعَن أُمَيَّةَ بن مَخْشِيٍّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، حتی کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ لقمہ جب اس نے اسے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' تو (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے، پھر فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتی کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب کچھ قے کر دیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4203)

شام کو شیطان چھوڑے جاتے ہیں

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تذْهب فَحْمَة الْعشَاء»

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب سورج غروب ہو جائے تو رات کی ابتدائی تاریکی غائب ہو جانے تک اپنے مویشی اور اپنے بچے نہ چھوڑو، کیونکہ اس وقت شیطان چھوڑے جاتے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4297)

ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہے

وَعَنِ ابنِ الزبيرِ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عمر وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی تھی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو، جس کے پاؤں میں گھنگروں تھے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر گھنٹی (گھونگرو) کے ساتھ شیطان ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4398)

شیطان کی مجلس

وَفِي «شرح السّنة» عَنهُ. قَالَ: «وَإِذا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ». هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوفًا

شرح السنہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ سایہ اس سے بلند ہو جائے تو وہ شخص (وہاں سے) اٹھ جائے، کیونکہ وہ شیطان کی مجلس ہے۔'' معمر نے اسی طرح اسے موقوف روایت کیا ہے۔ رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4726)

جمائی لینے پر شیطان مسکراتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تثاءب أحدكُم فليرده مَا استطاع فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذا قَالَ: هَا ضحك الشَّيْطَان مِنْهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ چھینکنے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ''الحمد للہ'' کہے، تو اسے سننے والے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اسے ''یرحمک اللہ'' ''اللہ تم پر رحم فرمائے'' کہے۔ رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو وہ روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے مسکراتا ہے۔'' بخاری۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''کیونکہ تم میں سے کوئی ایک (جمائی کے وقت) آواز نکالتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔'' رواہ البخاری و مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4732)

جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ نہ رکھا جائے تو شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ فَإِنَّ الشيطان يدخل». رَوَاهُ مُسلم

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4737)

شیطان کے کام

وَعَن ابْن مسعودٍ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شیطان انسانی روپ دھار کر لوگوں کے پاس آتا ہے، ان سے جھوٹی باتیں کرتا ہے، پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو سنا۔ میں اس کے چہرے سے شناسا ہوں لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا، وہ یہ بات بیان کرتا تھا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4863)

عورتیں شیطان کے جال ہیں

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: «الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ» قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «أَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللَّهُ». رَوَاهُ رزين

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سنا: ''شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں، اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل و بنیاد ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا۔'' رواہ رزین۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5212)

شیطان عیسیٰؑ کے علاوہ سب کو کچوکے مارتا ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریمؑ کے علاوہ، شیطان ہر نومولود کو اس کی پیدائش کے وقت اپنی دو انگلیوں سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے۔ وہ انہیں بھی کچوکے لگانے گیا تھا، لیکن اس نے حجاب میں کچوکے لگا دیے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5723)

شیطان عمرؓ کو دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ» قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم؟ قُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا أَضْحَكَكَ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند خواتین (آپ کی ازواج مطہرات) تھیں، وہ آپ سے بلند آواز میں گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ کھڑی ہوئیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں، عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ان پر تعجب ہے کہ وہ میرے پاس تھیں، جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ فوراً حجاب میں چلی گئیں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو، انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ سخت مزاج اور سخت دل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابن خطاب! اور کچھ کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا مل جاتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔'' متفق علیہ۔ اور امام حمیدیؒ بیان کرتے ہیں، برقانی نے ''یا رسول اللہ'' کے الفاظ کے بعد ''ما أضحک'' ''آپ کو کس چیز نے ہنسایا'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6036)

نجد سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہوگا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6271)

سورج شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع اور غروب ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

قرآن:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب وماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

قرآن:

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے.... اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

قرآن:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز وعلیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن مشکوۃ المصابیح میں سورج کے متعلق عجیب وغریب باتیں کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

سورج شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع اور غروب ہوتا ہے

وَعَن عَمْرو بن عبسة قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أقصر عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يسجد لَهَا الْكفَّار» قَالَ فَقلت يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ: «مَا مِنْكُم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ

الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». رَوَاهُ مُسلم

عمرو بن عسبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ مجھے نماز کے اوقات کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر پڑھ اور پھر سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھ، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر (نفل) نماز پڑھ کیونکہ نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس کے سر پر آجائے تو پھر نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جب سایہ ظاہر ہونے لگے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ تو نماز عصر پڑھ لے، پھر نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! وضو کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے وضو کا پانی قریب کر کے کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کے ناک کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ ہی اس کے چہرے اور داڑھی کے اطراف سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سمیت تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی شان بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو پھر وہ نماز کے بعد اس روز کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1042)

باب نمبر۔34

قبر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَآ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ (22/35)

" اور آپؐ اُن کو سُنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔"

{سورۃ فاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 22}

نیز دیکھیے سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 80 اور سورۃ الروم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 52۔

قرآن:

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ (5/46)

" اس سے بڑا گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس کو پکارتا ہے جو اُسے جواب نہ دے گا قیامت کے دن تک اور وہ اُن کے پکارنے سے بھی بے خبر ہیں۔"

{سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 5}

قرآن:

وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ ۔ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ (21-20/16)

ترجمہ:" اور وہ جنہیں پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، مردے ہیں، زندہ نہیں، اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اُٹھائے جائیں گے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 20 تا 21}

قرآن:

وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ (65/27)

ترجمہ: " اور وہ (مردے) نہیں جانتے کہ وہ کب (جی) اُٹھائے جائیں گے۔" (سورۃ النمل سورہ نمبر 27 آیت نمبر 65)

قرآن کی اِن واضح آیات کے باوجود مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ مردے زندہ انسانوں کے جوتوں کی آہٹ تک سُن لیتے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

مردہ جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ قبر کے سوالات

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنه حدثهمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا أَنه يفسح لَهُ فِي قَبره ثمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيث أنس قَالَ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثقلَيْن» وَلَفظه للْبُخَارِيّ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ (اسی اثنا میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ جو مومن ہے، تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے: جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ نے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے، رہا منافق و کافر شخص، تو اسے بھی کہا جاتا ہے۔ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہا کرتے تھے، اسے کہا جائے گا: تم نے (حق بات) سمجھنے کی کوشش کی نہ پڑھنے کی، اسے لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ ایک ساتھ مارا جائے گا تو وہ چیختا چلاتا ہے جسے جن وانس کے سوا اس کے قریب ہر چیز سنتی ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 126)

قبر میں سوال جواب

قرآن میں ہے کہ جب جان نکالنے والے فرشتے آئیں گے تو وہ ایک سوال کریں گے کہ ''وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے'' لیکن اس کے برعکس سنن ابن ماجہ میں بیان کئے گئے سوالات اس سے یکسر مختلف ہیں:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹا الزام لگائے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے۔ ان لوگوں کو ان کی قسمت کا لکھا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے نمائندے فرشتے مدت حیات پوری کرنے کے لئے آئیں گے تو پوچھیں گے کہ وہ سب کہاں ہیں جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے وہ لوگ کہیں گے کہ وہ سب تو گم ہو گئے اور اس طرح اپنے خلاف خود بھی گواہی دیں گے کہ وہ لوگ کافر تھے

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔ 37)

قبر کے سوالات

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ ونبيي مُحَمَّد

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان سے قبر میں (اس کے رب، نبی اور دین کے بارے میں) سوال کیا جائے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کہنا اللہ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں سچی بات پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔'' اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: '' «يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ» عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی، پوچھا جائے گا: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 125)

قبر کے سوالات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ-[47]- أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرجل فَيَقُول مَا كَانَ يَقُول هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُولُ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعت النَّاس يَقُولُونَ فَقُلْت مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فتلتئم عَلَيْهِ فتختلف فِيهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ من مضجعه ذَلِك». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ تو سیاہ فام نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں؟ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پھر اس کی قبر کو طول و عرض میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے، پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے: سو جاؤ، وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں تاکہ انہیں بتا آؤں، لیکن وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا، جسے اس کے گھر کا عزیز ترین فرد ہی بیدار کرتا ہے، حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی خواب گاہ سے بیدار کرے گا، اور اگر وہ منافق ہوا تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا، تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، میں کچھ نہیں جانتا، وہ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پس زمین سے کہا جاتا ہے: اس پر تنگ ہو جا، وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ اس سے اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر آجائیں گی، پس اسے اس میں مسلسل عذاب ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ اس کی اس خواب گاہ سے اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:130)

قبر کے سوالات

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يثبت الله الَّذين آمنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) الْآيَةَ ثُمَّ اتفقَا قَالَ فينادي مُنَادٍ من السَّمَاءِ أَن قد صدق عَبدِي فأفرشوه مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وألبسوه من الْجنَّة قَالَ فيأتيه من روحها وطيبها قَالَ وَيفتح لَهُ فِيهَا مد بَصَره قَالَ وَإِن الْكَافِر فَذكر مَوته قَالَ وتعاد رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي -[48]- فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى أبكم مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جبل لصار تُرَابا قَالَ فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمغْرب إِلَّا الثقلَيْن فَيصير تُرَابا قَالَ ثُمَّ تُعَاد فِيهِ الرّوح». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، وہ کون تھے؟ وہ جواب دے گا وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں کس نے بتایا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، تو میں اس پر ایمان لے آیا اور تصدیق کی، اس کا یہ جواب دینا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں، سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے۔'' فرمایا: آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنتی بچھونا بچھا دو، جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، وہ کھول دیا جاتا ہے، وہاں سے معطر باد نسیم اس کے پاس آتی ہے، اور اس کی حد نگاہ تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے، دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، کون تھے؟ پھر وہی جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: اس نے جھوٹ بولا، لہذا اسے جہنم سے بستر بچھا دو۔ جہنم سے لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، فرمایا: جہنم کی حرارت اور وہاں کی گرم لو اس تک پہنچے گی، فرمایا: اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں۔ پھر ایک اندھا اور بہرا داروغہ اس پر مسلط کر دیا جاتا ہے۔ جس کے پاس لوہے کا بڑا ہتھوڑا ہوتا ہے، اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے، وہ اس کے ساتھ اسے مارتا ہے تو جن وانس کے سوا مشرق و مغرب کے مابین موجود ہر چیز اس مار کو سنتی ہے، وہ مٹی ہو جاتا ہے، تو پھر روح کو دوبارہ اس میں لوٹا دیا جاتا ہے۔'' اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:131)

قبر کے سوالات

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبره غير فزع وَلَا مشعوف ثمَّ يُقَال لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يُحَطِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللَّهُ ثمَّ يفرج لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَال لَهُ هَذَا مَقْعَدك وَيُقَال لَهُ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِن شَاءَ الله وَيجْلس الرجل السوء فِي قَبره فَزعًا مشعوفا فَيُقَال لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قولا فقلته فيفرج لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْك ثمَّ يفرج لَهُ فُرْجَةً قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يُحَطِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّك كنت وَعَلِيهِ مت وَعَلِيهِ تبْعَث إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میت قبر کی طرف جاتی ہے تو (صالح) آدمی کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہا جاتا ہے، تم کس دین پر تھے؟ وہ کہے گا اسلام پر، اس سے پوچھا جائے گا: یہ آدمی کون تھے؟ وہ کہے گا: اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ اللہ کی طرف سے معجزات لے کر ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کو دیکھا؟ وہ جواب دے گا: کسی کے لیے (دنیا میں) اللہ کو دیکھنا صحیح ولائق نہیں، (اس کے بعد) اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے، تو وہ اس کی طرف دیکھتا ہے، کہ جہنم کے بعض حصے بعض کو کھا رہے ہیں، اسے کہا جاتا ہے، اسے دیکھو جس سے اللہ نے تمہیں بچالیا، پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھتا ہے، تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہارا مسکن ہے، تم یقین پر تھے، اسی پر تم فوت ہوئے اور ان شاءاللہ تم اسی پر اٹھائے جاؤ گے، پھر برے آدمی کو اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا تو وہ بہت گھبرایا سا ہو گا، اس سے پوچھا جائے گا: تم کس دین پر تھے؟ تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: یہ شخص کون تھے؟ وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، (اس کے بعد) اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا، تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھے گا، تو اسے کہا جائے گا: اس کو دیکھو جسے اللہ نے تم سے دور کر دیا، پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اسے دیکھے گا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، اسے کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے، تو شک پر تھا، اسی پر فوت ہوا اور ان شاءاللہ اسی پر اٹھایا جائے گا۔'' اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 139)

قبر کے سوالات

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كلن على رؤوسنا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ من السَّمَاء مَلَائِكَة بِيض الْوُجُوهِ كلن وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ

مِنَ اللهِ ورضوان قَالَ: «فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ» قَالَ: فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ -يَعْنِي بِهَا- عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذِهِ الرّوح الطّيب فَيَقُولُونَ: فلَان بن فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فيستفتحون لَهُ فَيُفتح لَهُ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى ينتهى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أخرجهم تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فتعاد روحه فيأتيه ملكان فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولُونَ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللهُ فَيَقُولُونَ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُول: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قد صدق فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ» قَالَ: وَيَأْتِيهِ رجل حسن الْوَجْه حسن الثِّيَاب طيب الرّيح فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْه يَجِيء بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي. قَالَ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ مَعَهُمُ الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيء مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ: فَتُفَرَّقُ فِي جسده فينتزعها كَمَا ينتزع السفود من الصُّوف المبلول فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَيخرج مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحٍ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرّوح الْخَبِيث؟ فَيَقُولُونَ: فلَان بن فُلَانٍ -بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا- حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سم الْخياط) فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فتطرح روحه طرحا ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرّيح فِي مَكَان سحيق) فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ: فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كذب عَبْدِي فأفرشوا لَهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ حَرُّهَا وَسَمُومُهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يسوؤك هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيء بِالشَّرِّ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِي رِوَايَة نَحوه وَزَاد فِيهِ: إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ. وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قبلهم. رَوَاهُ أَحْمد

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم قبر تک پہنچ گئے، ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے تو ہم بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اوپر اٹھایا تو فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب

کرو۔'' آپ نے دو یا تین بار ایسے فرمایا، پھر فرمایا: ''بندہ مومن جب دنیا سے رابطہ توڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سورج کی طرح چمکتے دمکتے سفید چہروں والے فرشتے جنتی خوشبو اور جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں، حتیٰ کہ وہ حد نظر تک اس کے پاس سے بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموتؑ تشریف لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں، پاکیزہ روح! اللہ کی مغفرت اور اس کی رضامندی کی طرف چل۔'' فرمایا: ''وہ ایسے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے، وہ اسے اخذ کر لیتا ہے، جب وہ اسے اخذ کر لیتا ہے تو وہ (فرشتے) اسے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اس کے پاس نہیں چھوڑتے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر اس کفن اور اس خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں، اور پھر روئے زمین پر پائی جانے والی بہترین کستوری کی خوشبو اس سے نکلتی ہے۔'' فرمایا: ''وہ فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف بلند ہوتے ہیں، اور یہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو وہ اس کے دنیا کے ناموں میں بہترین نام لے کے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں، اور اس کے لیے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، تو وہ ان کے لیے کھول دیا جاتا ہے، پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے کا نامۂ اعمال علّیین میں لکھ دو اور اسے واپس دنیا کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں اسی سے پیدا کیا ہے، اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی سے انہیں نکالوں گا۔'' فرمایا: ''اس کی روح اسی کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیا گیا، کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تو میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، پس آسمان سے آواز آتی ہے: میرے بندے نے سچ کہا: اس کے لیے جنتی بچھونا بچھا دو، اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' فرمایا: ''وہاں سے ہوا کے جھونکے اور خوشبو اس کے پاس آتی ہے، اور حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔'' فرمایا: ''خوبصورت چہرے، خوبصورت لباس اور بہترین خوشبو والا ایک شخص اس کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے: اس چیز سے خوش ہو جا جو چیز تجھے خوش کر دے، یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، تو وہ اس سے پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بھلائی لانے والا چہرہ ہے، وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا عمل صالح ہوں، وہ کہتا ہے: میرے رب! قیامت قائم فرما، میرے رب قیامت قائم فرما حتیٰ کہ میں اپنے اہل و مال کی طرف چلا جاؤں۔'' فرمایا: ''جب کافر دنیا سے رابطہ منقطع کر کے آخرت کی طرف توجہ کرتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے بالوں سے بنا ہوا ایک کمبل لے کر آسمان سے نازل ہوتے ہیں، وہ اس سے حد نظر کے فاصلے تک بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: خبیث روح! اللہ کی ناراضی کی طرف چل، فرمایا: وہ (روح) اس کے جسد میں پھیل جاتی ہے، تو وہ اسے ایسے کھینچتا ہے جیسے لوہے کی سلاخ کو گیلے اون سے کھینچا جاتا ہے، وہ (ملک الموت) اسے اخذ کر لیتا ہے، جب وہ اسے اخذ کرتا ہے تو وہ (فرشتے) پلک جھپکنے کے برابر بھی اسے اس کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے حتیٰ کہ وہ اسے اس بالوں سے بنے ہوئے کمبل میں لپیٹ لیتے ہیں، اور اس سے زمین کے مردار سے نکلنے والی انتہائی بری بدبو نکلتی ہے، وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں، کیسی خبیث روح ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں بن فلاں کی، اور وہ اس کا دنیا کا انتہائی قبیح نام لے کر بتاتے ہیں، حتیٰ کہ اسے آسمان دنیا تک لے جایا جاتا ہے، اس کے لیے دروازے کھولنے کے لیے درخواست کی جاتی ہے تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں سے گزر جائے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اس کی کتاب کو سب سے نچلی زمین میں سجین میں لکھ دو، پھر اس کی روح کو شدت کے ساتھ پھینک دیا جاتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، تو اب پرندے اسے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور جگہ پر پھینک دے۔'' اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو

وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تم میں مبعوث کیا گیا کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا، آسمان سے آواز آتی ہے، اس نے جھوٹ بولا، اس کے لیے جہنم سے بچھونا بچھا دو، اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، وہاں سے گرمی اور گرم ہوا اسے آتی رہے گی اور اس کی قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری کے اندر داخل ہو جائیں گی، اور ایک قبیح چہرے والا شخص، قبیح لباس اور انتہائی بدبودار حالت میں اس کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا: تمہیں ایسی چیزوں کی خوشخبری ہو جو تجھے غم زدہ کر دیں، یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے کسی خیر کی توقع نہیں، وہ جواب دے گا: میں تیرا خبیث عمل ہوں، تو وہ کہے گا: میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔'' ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: ''جب اس (مومن) کی روح نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے مابین اور آسمان کے تمام فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا طلب کرتے ہیں، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، ہر دروازے والے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی طرف سے بلند کی جائے، اور اس یعنی کافر کی روح رگوں سمیت کھینچی جاتی ہے اور زمین و آسمان کے مابین والے تمام فرشتے اور آسمان والے تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور تمام دربان فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ہماری طرف سے بلند نہ کیا جائے۔'' صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1630)

حضرت سعد بن معاذؓ پر ان کی قبر تنگ ہو گئی تھی، بعد میں اللہ نے کشادہ کر دیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ: «لقد تضايق على هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبره حَتَّى فرجه الله عز وَجل عَنهُ». رَوَاهُ أَحْمد

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے جنازے کے لیے گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں قبر میں رکھ کر اوپر مٹی ڈال دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح بیان کی اور ہم نے بھی طویل تسبیح بیان کی، پھر آپ نے اللہ اکبر پڑھا تو ہم نے بھی اللہ اکبر پڑھا، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ نے تسبیح کیوں بیان کی، پھر آپ نے تکبیر بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس صالح بندے پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے اسے کشادہ کر دیا۔''

''اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 135)

یہودی عورت کی یاد دہانی سے حضور ﷺ نے قبر سے پناہ مانگنی شروع کر دی

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: «نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد صلى صَلَاةً إِلَّا تعوذ من عَذَاب الْقَبْر»

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے عذاب قبر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، عذاب قبر ہے۔''

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے دیکھا کہ آپ اس کے بعد جب بھی نماز پڑھتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:128)

قبروں کی زیارت کرنے والوں پر لعنت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:740)

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم لعن زوارات الْقُبُورِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَقَالَ: قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قبل أَن يرخص النَّبِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ. تمّ كَلَامه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔مزید فرمایا: بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ زیارت قبور کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت سے پہلے تھا، جب آپ نے اجازت دے دی تو آپ کی اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں، اور ان میں سے بعض نے کہا: آپ نے عورتوں کے قبرستان جانے کو اس لیے ناپسند فرمایا کہ وہ صبر کم کرتی ہیں، جبکہ جزع وفزع زیادہ کرتی ہیں، امام ترمذیؒ کا کلام مکمل ہوا۔ حسن، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1770)

جسے پیٹ کی بیماری سے ہلاک کیا جائے اسے عذاب قبر نہیں ہوگا

وَعَنْ سُلَيْمَان بن صرد قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کا پیٹ (پیٹ کی کوئی بیماری) ہلاک کردے، اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ صحیح، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1573)

دفن کے بعد سرہانے سورۃ البقرہ کا ابتدائی حصہ اور پاؤں کی جانب آخری حصہ تلاوت کرو

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے (دفن کرنے سے) نہ روک رکھو، بلکہ اسے جلد دفن کرو۔ اور (دفن کرنے کے بعد) سرہانے سورۂ بقرہ کا ابتدائی حصہ اور اس کے پاؤں کے پاس سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے فرمایا: درست بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1717)

قبر پر ٹیک لگانے سے صاحب قبر کو تکلیف ہوتی ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ: لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ. رَوَاهُ أَحْمَد

عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس قبر والے کو یا اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1721)

میت کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ فوت ہو

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُولُ: «الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے نیا لباس منگوا کر پہنا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میت کو اس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1640)

سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں روزِ قیامت آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں گا، اور میں یہ ازراہِ فخر نہیں کہتا، حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، اس روز آدمؑ سمیت تمام انبیاؑ میرے پرچم تلے ہوں گے، سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5761)

سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خادِمٍ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے بات کروں گا، جب انہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو میں ان کی سفارش کروں گا، جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو میں انہیں (مغفرت و رحمت کی) خوشخبری سناؤں گا، کرامت اور چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے رب کے ہاں تمام انسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی، ہزار خادم میرے ارد گرد چکر لگا رہے ہوں گے، گویا وہ پوشیدہ (بند کیے ہوئے) انڈے ہیں، یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔'' ترمذی، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5765)

سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي». رَوَاهُ الترمذيُّ. وَفِي رِوَايَة «جَامع الْأُصُول» عَنهُ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک جنتی جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، اور میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا۔'' ترمذی۔ اور جامع الاصول میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور مجھے جوڑا پہنایا جائے گا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5766)

قرآن

قرآن کافی نہیں؟

قرآنی تعلیمات کے مطابق انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن کافی ہے، فرمان خداوندی ہے:

قران :

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

کیاان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی جوان پر پڑھی جاتی ہے بے شک اس میں رحمت ہے اور ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے

(سورۃ العنکبوت 29 آیت نمبر۔51)

دوسری بات یہ کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ:

قران :

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ

میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کیا جاتا ہے۔

(9/46)(15/10)(203/7)(50/6)

ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان قرآن سے متصادم ہو ہی نہیں سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت ایرانی مصنفین کی کتب کو قول رسول کا درجہ دینے کی کوشش میں حدیثِ رسول کو قرآن سے الگ کوئی چیز ثابت کر رہی ہے، ملاحظہ فرمائیے:

صرف قرآن کافی نہیں

وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حسن صَحِيح

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا کوئی امر آئے، جس کے متعلق میں نے حکم دیا ہو یا میں نے اس سے منع کیا ہو، تو وہ شخص یوں کہے: میں (اسے) نہیں جانتا، ہم نے جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا، ہم اس کی اتباع کریں گے۔'' اس حدیث کو احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:162)

مجھے قرآن کے ساتھ اس کی مثل دی گئی، صرف قرآن کافی نہیں

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بن معدی کرب عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ: «أَلَا إِنِّي أُوتيت الْكتاب وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ الله كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لحم الْحمار الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبع وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يُقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ» رَوَاهُ -[58]- أَبُو دَاوُد وَرَوَى «الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَهْ إِلَى قَوْلِهِ: «كَمَا حَرَّمَ الله

سیدنا مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو، مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل عطا کی گئی ہے، سن لو، قریب ہے کہ کوئی شکم سیر شخص اپنی مسند پر یوں کہے: تم اس قرآن کو لازم پکڑو پس تم جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور تم جو چیز اس میں حرام پاؤ تو اسے حرام سمجھو، حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سن لو، پالتو گدھے، کچلی والے درندے اور ذمی کی گری پڑی کوئی چیز، الا یہ کہ وہ خود اس سے بے نیاز ہو جائے، تمہارے لیے حلال نہیں، اور جو شخص کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی ضیافت کریں، اور اگر وہ اس کی ضیافت نہ کریں، تو پھر اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ضیافت کے برابر ان سے وصول کرے۔''۔ دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور اسی طرح ابن ماجہ نے ((کما حرم اللہ)) تک روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 163)

حدیث قرآن کی مثل ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔۔۔ قرآن کافی نہیں

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَة قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أيحسب أحدكُم متكئا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَفِي إِسْنَادِهِ: أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ المصّيصِي قد تكلم فِيهِ

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے صرف وہی کچھ حرام قرار دیا ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے، سن لو! اللہ کی قسم! میں نے بھی کچھ چیزوں کے بارے میں حکم دیا ہے، وعظ و نصیحت کی اور کچھ چیزوں سے منع کیا، بلاشبہ وہ بھی قرآن کی مثل ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، بے شک اللہ نے تمہارے لیے حلال نہیں کیا کہ تم بلا اجازت اہل کتاب (ذمیوں) کے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور جب تک وہ تمہیں جزیہ دیتے رہیں، ان کی خواتین کو مارنا اور ان کے پھل کھانا تمہارے لیے حلال نہیں۔'' ابوداؤد، اس کی سند میں اشعث بن شعبہ مصیصی راوی ہے جس پر کلام کیا گیا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 164)

دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، قرآن اور سنت

وَعَنْ مَالِك بن أنس مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ". رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ

مالک بن انس رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، پس جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، (یعنی) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔'' موطاء میں یہ روایت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:186)

قرآن قرآن کو منسوخ کر سکتا ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كنسخ الْقُرْآن

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہماری احادیث بھی ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ جس طرح قرآن کا بعض حصہ دوسرے حصے کو منسوخ کر دیتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:196)

قرآن سات قرأتوں پر نازل کیا گیا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ» رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن سات قراءتوں میں نازل کیا گیا، اس میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے، اور ہر سطح کا مفہوم سمجھنے کے لیے مناسب استعداد کی ضرورت ہے۔'' اس حدیث کو شرح سنہ میں روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:238)

سکینہ کا نزول

لفظ '' سکینہ '' قرآن میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ اس کے معنی سکون، اطمینان، قرار، ساکن اور تسلّی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا :

قرآن:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ (4/48)

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینہ (تسلی) اُتاری۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 4}

قرآن:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا

(18/48)

ترجمہ: ''تحقیق اللہ مومنوں سے راضی ہوا، جب وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، سو اس نے معلوم کر لیا جو ان کے دلوں میں خلوص تھا، تو اس نے ان پر سکینہ (تسلی) اُتاری اور بدلہ میں انہیں قریب ہی ایک فتح دی۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 18}

قرآن:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (26/48)

ترجمہ: ''اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مومنوں پر اپنی سکینہ (تسلی) اُتاری۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 26}

قرآن:

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا (26/9)

ترجمہ: '' پھر اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور مومنوں پر اپنی سکینہ (تسلی) اُتاری اور لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے۔''

{سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت 26}

قرآن:

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(40/9)

ترجمہ: '' اگر تم اس (نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی مدد نہ کرو گے تو البتہ اللہ نے مدد کی ہے جب کافروں نے انہیں نکالا تھا۔ وہ دوسرے تھے دونوں میں، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہتے تھے گھبرائو نہیں، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اس نے ان پر اپنی تسکین (سکینہ) نازل کی اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے۔''

{سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت 40}

قرآن:

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا (96/6)

'' اللہ نے رات کو سکون بنایا۔''

{سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر96}

قرآن:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ(67/10)

ترجمہ: ’’ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔‘‘

{سورۃیونس سورہ نمبر10آیت نمبر67}

قرآن:

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ(86/27)

ترجمہ: ’’کیاوہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کواس لیے بنایاکہ وہ اس میں آرام حاصل کریں۔‘‘

{سورۃالنمل سورہ نمبر27آیت نمبر86}

قرآن:

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ(73/28)

ترجمہ:’’ اوراس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایاتاکہ اس(رات)میں آرام کرواور(دن میں)روزی تلاش کرواور تاکہ تم(اللہ کا) شکر کرو۔‘‘

{سورۃالقصص سورہ نمبر28آیت نمبر73}

قرآن:

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ(61/40)

ترجمہ: ’’ اللہ ہے جس نے بنائی تمہارے لیے رات تاکہ تم اس میں آرام پکڑو۔‘‘

{سورۃالمومن سورہ نمبر40آیت نمبر61}

قرآنِ کریم کی ان آیات سے سکینہ کے معنی یقیناآپ پر واضح ہوگئے ہونگے لیکن درج ذیل حدیث کو پڑھ کراس کے وضع کرنے والے کی عقل کااندازہ لگائیے :

قرآن پڑھنے سے سکینت کی وجہ سے گھوڑا اچھلنے لگا

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا، اور اس کے ایک جانب ایک گھوڑا دو مضبوط رسیوں سے بندھا ہوا تھا، پس بادل کے ٹکڑے نے اس (آدمی) کو ڈھانپ لیا اور وہ اس کے قریب سے قریب تر ہونے لگا، جبکہ اس کا گھوڑا بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2117)

قرآن پڑھنے سے گھوڑا اچھلنے لگا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفرس فَسكت فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فجالت الْفرس فَسكت فَسَكَتَتْ الْفرس ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يحيى قَرِيبا مِنْهَا فأشفق أَن تصيبه فَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ». قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ يحيى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبا فَرفعت رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ لَا قَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ: «عرجت فِي الجو» بدل: «خرجت على صِيغَة الْمُتَكَلّم

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا اچانک اچھلنے لگا، وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا، انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا، وہ فارغ ہوئے، اور ان کا بیٹا یحیی اس (گھوڑے) کے قریب ہی تھا، لہذا انہیں اندیشہ ہوا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچائے اور جب انہوں نے اسے دور کیا، اور آسمان کی طرف سر اٹھایا تو سائبان سا دکھائی دیا جس میں چراغوں کی طرح روشنی تھی، جب صبح ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابن حضیر! پڑھ، ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے۔'' انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے اندیشہ ہوا کہ (اگر میں پڑھتا رہتا تو) وہ یحیی کو روند ڈالتا، کیونکہ وہ اس کے قریب تھا، لہذا میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا، میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو (اوپر) سائبان کی طرح کوئی چیز تھی اور اس میں چراغوں جیسی کوئی چیز تھی، میں باہر نکلا حتی کہ میں نے اس (روشنی) کو نہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آ گئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ وہیں رہتے اور لوگ انہیں دیکھ لیتے اور وہ ان سے مخفی نہ رہتے۔'' متفق علیہ۔ اور یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں، اور صحیح مسلم میں ہے: ''میں باہر نکلا'' صیغہ متکلم کے بدل لفظ: ''وہ فضا میں بلند ہو گئے'' استعمال ہوا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2116)

جس نے قرآن کے علاوہ ہدایت تلاش کی، اللہ اسے گمراہ کر دیتا ہے

وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قلت نعم قَالَ: أما إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: «أَلا إِنَّهَا سَتَكُون فتْنَة». فَقلت

مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «كتاب الله فِيهِ نبأ مَا كَانَ قبلكُمْ وَخبر مَا بعدكم وَحكم مَا بَيْنكُم وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ على كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَا بِهِ) مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِث مقَال

حارث اعورؒ بیان کرتے ہیں، میں مسجد سے گزرا تو لوگ باتوں میں مشغول تھے، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: کیا انہوں نے ایسے کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: سن لو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب، اس میں سابقہ قوموں کے احوال اور مستقبل کے اخبار اور تمہارے مسائل کا حل ہے، وہ فیصلہ کن ہے، بے فائدہ نہیں، جس نے ازراہ تکبر اسے ترک کر دیا، اللہ نے اسے ہلاک کر ڈالا، جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز سے ہدایت تلاش کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے اسے گمراہ کر دیا، وہ اللہ کی مضبوط رسی (یعنی وسیلہ) ہے، وہ ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے، اس کی وجہ سے خواہشیں ٹیڑھی ہوتی ہیں نہ زبانیں اختلاط والتباس کا شکار ہوتی ہیں اور نہ علما اس سے سیر ہوتے ہیں، کثرت تکرار سے وہ پرانی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے عجائب ختم ہوتے ہیں، وہ ایسی کتاب ہے کہ جسے سن کر جن بے ساختہ پکار اٹھے کہ ''ہم نے عجب قرآن سنا ہے جو رشد و بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' جس نے اس کے حوالے سے کہا، اس نے سچ کہا، جس نے اس کے مطابق عمل کیا وہ اجر پا گیا، جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔''

ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند مجہول ہے اور حارث پر کلام کیا گیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2138)

اگر قرآن کو چمڑے میں رکھ کر آگ میں جلایا جائے تو وہ نہیں جلتا

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيّ.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر قرآن کو چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ جلے گا نہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2140)

حافظ قرآن کی سفارش سے دس جہنمی افراد کو جنت میں بھیجا جائے گا

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْص بن سُلَيْمَان الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يَضْعُفُ فِي الْحَدِيثِ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا، اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ کے ان دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں، وہ حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2141)

قبر سے سورۃ ملک کی تلاوت کی آواز

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَان يَقْرَأُ سُورَةَ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی نے کسی قبر کی جگہ پر اپنا خیمہ نصب کیا جبکہ انہیں پتہ نہیں تھا وہ قبر ہے، اس میں ایک انسان سورۃ الملک پڑھ رہا تھا حتیٰ کہ اس نے اسے مکمل کیا، پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مانعہ'' اور ''منجیہ'' ہے اسے اللہ کے عذاب سے بچائے گی۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2154)

سورۃ یاسین پڑھنے سے تمام ضرورتیں پوری

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ (يس) فِي صَدْرِ النَّهَارِ قضيت حَوَائِجه» رَوَاهُ الدَّارِمِيّ مُرْسلا

عطاء بن ابی رباحؒ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن کے پہلے حصے میں سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی تمام ضروریات پوری کر دی جاتی ہیں۔'' امام دارمی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2177)

سورۃ واقعہ پڑھنے سے فاقہ نہیں ہوتا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا». وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتَهُ يَقْرَأْنَ بِهَا فِي كل لَيْلَة. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي شعب الْإِيمَان

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے تو وہ کبھی فاقے کا شکار نہیں ہو گا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ہر رات اسے پڑھا کریں۔ امام بیہقی نے ان دونوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2181)

جو قرآن کو گا کر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2194)

جو قرآن کو گا کر پڑھتا ہے، قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «اقرؤوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ أهل الْكِتَابَيْنِ وسيجي بعدِي قوم يرجعُونَ بِالْقُرْآنِ ترجع الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب الْإِيمَان

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن، عربی لہجے اور عربی آواز سے پڑھا کرو اور اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے بچو، اور میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نغمے اور نوحے کی طرح آواز دہرا دہرا کر قرآن پڑھیں گے، اور وہ (قرآن کا پڑھنا) ان کے حلق سے نیچے (دل تک) نہیں اترے گا۔ ان کے اور ان لوگوں کے دل، جو ان کی حالت پر فریفتہ ہوں گے، فتنہ سے دوچار ہوں گے۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔ اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2207)

قرآن لے کر دشمن کے ملک میں مت جاؤ

قرآن صرف مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے جہان کے لوگوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

(یہ قرآن جملہ جہان والوں کے لئے نصیحت ہی تو ہے)

(سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 104)

قرآن:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

''یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہی ہے۔''

(سورۃ ص سورہ نمبر 38 آیت نمبر 87)

قرآن:

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

''اور وہ (قرآن) تو سارے جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔''

(سورۃ قلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 52)

قرآن:

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

''یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے (صحیفۂ) نصیحت ہے۔''

(سورۃ تکویر سورہ نمبر 81 آیت نمبر 27)

قرآن:

الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

''الف، لام، را، یہ (عظیم) کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کے) نور کی جانب لے آئیں (مزید یہ کہ) ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف (لائیں) جو غلبہ والا سب خوبیوں والا ہے۔''

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 1)

قرآن:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ

''رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔''

(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 185)

قرآن:

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

''یہ قرآن لوگوں کے لئے واضح بیان ہے اور ہدایت ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔''

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 138)

قرآن:

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

''اور در حقیقت ہم نے لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔''

(سورۃ روم سورہ نمبر 30 آیت نمبر 58)

قرآن:

إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

''بیشک ہم نے آپ پر لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے حق کے ساتھ کتاب اتاری۔''

(سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 41)

اس کے بعد فرمایا کہ جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے آگے پہنچا دیں چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط (67/5)

ترجمہ: '' اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! پہنچا دو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔''

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67}

آج مسلمان اور غیر مسلم دانشور سب جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام کن لوگوں تک پہنچایا...؟ صرف مسلمانوں تک یا سارے جہان کے لوگوں تک۔ جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے حکم (درج بالا آیات) کے مطابق تمام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ قرآن کی آواز کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، لیکن مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر ہر عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حدیث کسی غیر مسلم کی وضع کی ہوئی ہے جس میں قرآن کی آواز کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

قرآن لے کر دشمن کے ملک میں مت جاؤ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمن أَن يَنَالهُ الْعَدو»

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''قرآن لے کر سفر نہ کرو، کیونکہ اگر دشمن (یعنی کافر) اسے پالے تو مجھے (اس کی بے حرمتی کا) اندیشہ ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2197)

حسن ظن

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مکالمہ، مباحثہ اور گفتگو کے آداب بتائے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کرامؓ قرآن کی تعلیم اور نبی کریم ﷺ کی تربیت کے مطابق نہایت مہذب لوگ تھے:

قرآن:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔ 125)

لیکن سنن مشکوۃ المصابیح میں دنیا کی مہذب ترین جماعت کے ارکان کو جاہل اور اجڈ ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے:

عمرؓ نے امام کے گلے میں چادر ڈال کر اسے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کہ یہ غلط پڑھتا ہے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يقْرَأ سُورَة الْفرْقَان على غير مَا أقرؤوها. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَن أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقلت يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يقْرَأ سُورَة الْفرْقَان عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأت الْقِرَاءَة الَّتِي سَمِعْتُهُ يقْرَأ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أُنْزِلَتْ». ثُمَّ قَالَ لي: «اقْرَأْ». فَقَرَأت. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَكَذَا أنزلت إِن الْقُرْآن أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تيَسّر مِنْهُ». مُتَّفق عَلَيْهِ. وَاللَّفْظ لمُسلم

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہشام بن حکیم بن جزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان اس انداز سے ہٹ کر پڑھتے ہوئے سنا جس انداز سے میں اسے پڑھتا تھا اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا، قریب تھا کہ میں فوراً اس سے تعرض وانکار کرتا، لیکن میں نے اسے مہلت دی حتیٰ کہ وہ (قراءت سے) فارغ ہو گیا، پھر میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لا کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اسے اس انداز سے ہٹ کر سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا ہے جس انداز سے آپ نے اسے مجھے پڑھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، (اور اسے فرمایا) پڑھو۔'' اس نے اسی قراءت سے پڑھا جو میں نے اس سے سنی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر مجھے فرمایا: ''پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے کیونکہ قرآن سات لہجوں میں مجھ پر اتارا گیا ہے، ان میں سے جس لہجے میں آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔'' بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2211)

زمانہ نبوی میں قرآن کی مختلف قراتیں رائج تھیں

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ: «كِلَا كُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قبلكُمْ اخْتلفُوا فهلكوا». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا جبکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے مختلف پڑھتے ہوئے سنا تھا، میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آیا اور آپ کو بتایا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات دیکھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں ٹھیک ہو، باہم اختلاف نہ کرو، کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے، انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2212)

زمانہ نبوی میں قرآن کی مختلف قراتیں رائج تھیں

حضور ﷺ کی خواہش پر خدا نے سات قراتیں جائز کیں

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدخل آخر فَقَرَأَ سوى قِرَاءَة صَاحبه فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَآ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْت عَرَقًا وكأنما أنظر إِلَى الله عز وَجل فَرَقًا فَقَالَ لِي: «يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَن اقْرَأ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَّدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيم صلى الله عَلَيْهِ وَسلم». رَوَاهُ مُسلم

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، اس نے اس انداز سے قراءت کی کہ میں نے اس قراءت کو غیر معروف اور اجنبی سا محسوس کیا، پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ ایک دوسرے انداز میں قراءت کی، جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا، اس شخص نے قراءت کی تو میں نے اس کا انکار کیا، پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ دوسرے انداز میں قراءت کی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو (پڑھنے کا) حکم فرمایا تو ان دونوں نے قراءت کی تو آپ نے ان کی حالت (قراءت) کو سراہا تو میرے دل میں تکذیب کا ایسا شبہ پیدا ہو گیا جو کہ میرے دور جاہلیت میں بھی نہیں تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر طاری کیفیت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ گویا میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''ابی! مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں ایک لہجے پر قرآن پڑھوں، لیکن میں نے اس (قاصد) کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، دوسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے دو لہجوں میں پڑھوں، میں نے پھر اسے واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، تیسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے سات لہجوں میں پڑھوں، اور آپ کے ہر بار لوٹانے کے بدلے ایک مقبول دعا ہے لہذا آپ دعا کریں، میں نے عرض کیا، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اور میں نے تیسری مرتبہ کو اس روز کے لیے مؤخر کر لیا جس روز تمام لوگ حتیٰ کہ ابراہیمؑ میری طرف رغبت ورجوع کریں گے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2213)

حضور ﷺ کی خواہش پر سات قراتیں دی گئیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيل على حرف فَرَاجعه فَلم أزل استزيده ويزيدنى حَتَّى انْتهى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حرام

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریلؑ نے مجھے ایک لہجے پر پڑھایا تو میں نے اسے واپس بھیجا میں ان سے مزید (لہجوں) کی درخواست کرتا رہا اور وہ مجھے مزید (لہجے) عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ سات لہجے مکمل ہوئے۔'' ابن شہاب بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی کہ وہ سات لہجے دین کے معاملے میں ایک ہی ہیں، وہ حلال وحرام میں مختلف نہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2214)

سات قراتوں کی کہانی

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: قَالَ: «لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ». وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ: اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أحرف فَكل حرف شاف كَاف

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریلؑ سے ملے فرمایا: ''جبریل! مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ان میں سے کچھ بوڑھی عورتیں ہیں، کچھ بوڑھے آدمی ہیں، چھوٹے بچے اور بچیاں ہیں، اور ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔'' انہوں نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! قرآن سات لہجوں پر اتارا گیا ہے۔ ترمذی، احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک (لہجہ) شافی وکافی ہے۔'' اور نسائی کی روایت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل ومیکائیل میرے پاس آئے تو جبریلؑ میرے دائیں جبکہ میکائیلؑ میرے بائیں طرف بیٹھ گئے، تو جبریلؑ نے فرمایا: قرآن کو ایک لہجے پر پڑھو، میکائیلؑ نے فرمایا: ان سے زیادہ طلب کریں، حتیٰ کہ وہ سات لہجوں پر پہنچے، اور ہر لہجہ شافی وکافی ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی واحمد وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2215)

حضور ﷺ نے قرآن جمع نہیں کیا

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ. فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ: قلت كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لم يَفْعَله النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خير فَلم أزل أراجعه حَتَّى شرح الله لَهُ صدر أبي بكر وَعمر. فَقُمْت فَتَتَبَّعْت الْقُرْآن أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وجدت من سُورَة التَّوْبَة آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ) حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ. فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاته ثمَّ عِنْد حَفْصَة. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معرکہ یمامہ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: معرکہ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہو گئے، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر کسی اور معرکہ میں قاری شہید ہو گئے تو اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ جاتا رہے گا، اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں، لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وہ کام کیسے کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ (جمع قرآن) بہتر ہے، عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور اب اس میں میرا وہی موقف ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ عقل مند نوجوان ہیں اور آپ پر کسی قسم کا کوئی الزام نہیں، اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن اکٹھا کریں اور اسے ایک جگہ جمع کریں، اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے پر مامور فرماتے تو وہ مجھ پر اس جمع قرآن کے حکم سے زیادہ آسان تھا، وہ (زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا: تم وہ کام کیسے کرتے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو انہوں (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بہتر ہے، پس ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا جس کے لیے اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، میں نے قرآن تلاش کرنا شروع کیا اور میں نے کھجور کی شاخوں، پتھر کی سلوں اور لوگوں کے سینوں (حافظوں) سے قرآن اکٹھا کیا حتیٰ کہ میں نے سورۃ التوبہ کا آخری حصہ (لقد جاءکم رسول

من انفسکم،،،،،)آخر تک صرف ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ صحیفہ (قرآن کریم کا نسخہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فوت کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس رہا، اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2220)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن جمع نہیں کیا

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزبير وَسَعِيد بن الْعَاصِ وَعبد الرَّحْمَن بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْن شهَاب وَأَخْبرنِي خَارِجَة بن زيد بن ثَابت سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ) فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) آرمینیہ اور آذربائیجان سے لڑائی اور فتح کے سلسلہ میں اہل شام اور اہل عراق کو تیار کر رہے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ ان (اہل شام و عراق) کے اختلاف قراءت کی وجہ سے پریشان تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المومنین! اس سے پہلے کہ یہ امت یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن کریم کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو جائے آپ اس کا تدارک فرمالیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ہمیں مصحف بھیجیں، ہم اس کی نقلیں تیار کر کے واپس دے دیں گے، حفصہ رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تو انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا تو انہوں نے اس کی نقلیں تیار کیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے ت❓❓نوں قریشیوں سے فرمایا: جب قرآن کی کسی چیز کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مابین کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے زبان قریش کے مطابق لکھنا، کیونکہ قرآن ان کی زبان میں اترا ہے، انہوں نے ایسے ہی کیا، حتیٰ کہ جب انہوں نے مصحف سے نقلیں تیار کر لیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مصحف، حفصہ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا، اور تمام علاقوں میں وہ نقول بھیج دیں اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا جو نسخہ ہے اسے جلا دیا جائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھے بتایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب ہم نے مصحف کی نقل تیار کی تو سورۂ احزاب کی وہ آیت، جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کرتا تھا، نہ ملی تو ہم نے اسے تلاش کیا تو ہم نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ آیت یہ تھی (من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ) پس ہم نے اسے مصحف میں اس کی سورت (الاحزاب) میں ملا دیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2221)

سورۃ توبہ اور سورۃ انفال ایک ہی سورت ہے یا دو الگ الگ سورتیں ہیں؟ حضور ﷺ یہ بات بتائے بغیر فوت ہو گئے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قلت لعُثْمَان بن عَفَّان مَا حملكم أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلم تكْتبُوا بَينهمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبع الطول مَا حملكم على ذَلِك فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَان وَهُوَ تنزل عَلَيْهِ السُّور ذَوَات الْعدَد فَكَانَ إِذا نزل عَلَيْهِ الشَّيْء دَعَا بعض من كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا» فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ: «ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا». وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَة من آخر الْقُرْآن وَكَانت قصَّتهَا شَبيهَة بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْت أَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يبين لنا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلِمَ أكتب بَينهمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا ہے کہ تم نے سورۂ انفال کا قصد کیا جبکہ وہ مثانی (سورتوں میں سے) ہے، اور سورۂ براءت (توبہ) کا قصد کیا جبکہ وہ مئین (دو سو آیتوں والی سورتوں) میں سے ہے، اور تم نے ان دونوں سورتوں کو ملایا اور تم نے ان کے درمیان (بسم اللہ الرحمن الرحیم) بھی نہیں لکھی، اور تم نے اسے سات لمبی سورتوں میں رکھ دیا، ایسا کرنے پر کس چیز نے تمہیں ابھارا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ صورت حال تھی کہ کبھی طویل وقت گزر جاتا اور آپ پر کوئی سورت نازل نہ ہوتی اور متعدد آیات والی سورتیں نازل ہوتیں، اور جب آپ پر کچھ حصہ نازل ہوتا تو آپ کسی کاتب وحی کو بلاتے اور اسے فرماتے: ''ان آیات کو، فلاں سورت میں جہاں فلاں فلاں تذکرہ ہے، شامل کر دو۔'' سورۂ انفال وہ سورت ہے جو قیام مدینہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۂ براءت (توبہ) نزول کے لحاظ سے، نزول قرآن کے آخری دور میں نازل ہوئی، اور بلحاظ مضمون دونوں ایک دوسرے کے مشابہ تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے اور آپ نے وضاحت نہ فرمائی کہ وہ (سورۂ توبہ) اس (سورۂ انفال) میں سے ہے، اسی لیے میں نے ان دونوں کو ملا لیا اور (بسم اللہ الرحمن الرحیم) نہ لکھی، اور میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کیا۔ اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2222)

رضاعت کی آیت قرآن میں موجود تھی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: «عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ». ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع ہوتی ہے۔ پھر وہ حکم پانچ مرتبہ پینے کی قید کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت وفات پائی تو اس وقت تک (پانچ مرتبہ دودھ پینے والی آیت) قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3167)

حضور ﷺ نے علیؓ کو قرآن کے علاوہ ایک صحیفہ بھی عطا فرمایا تھا

وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا: «لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو طفیل (عامر بن واثلہ) بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں کوئی خاص چیز عطا فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کوئی خاص ایسی چیز عطا نہیں فرمائی جو آپ نے دیگر لوگوں کو نہ بتائی ہو۔ البتہ یہ چیز ہے جو کہ میری تلوار کے نیام میں ہے، انہوں نے ایک صحیفہ نکالا اس میں درج تھا: ''غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ لعنت کرے، زمین کے نشان (حدود) چوری کرنے والے پر اللہ لعنت کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے زمین کے نشانات (ملکیتی حدود) بدل ڈالے (اللہ اس پر لعنت فرمائے)'' ''اپنے والد پر لعنت کرنے والے پر اللہ لعنت کرے اور بدعتی شخص کو پناہ دینے والے شخص پر اللہ لعنت کرے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4070)

یہ قرآن میں لکھا ہوا ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وجدت فِيهِ مَا تَقُول قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْت: (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا)؟ قَالَت: بلَى قَالَ: فَإِنه قد نهى عَنهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور بدن گدوانے والیوں پر، (چہرے اور پلکوں وغیرہ کے) بال نوچنے والیوں اور حسن کی خاطر دانتوں کو باریک و تیز کرنے والیوں پر، اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہو اور میں اس پر لعنت نہ کروں؟ جبکہ وہ اللہ کی کتاب میں ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن جو آپ کہتے ہیں، میں نے وہ بات اس میں نہیں پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو تم یہ بات اس میں پا لیتی، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ''اللہ کے رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' اس نے کہا: کیوں نہیں، میں نے اسے پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4431)

قرآن کافی ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ

وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم. وَمِنْهُم يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ. فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُومُوا عَنِّي». قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابنُ عباسٍ يَقُول: إِن الرزيئة كل الرزيئة مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى. قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ: «ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا». فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوا: مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «دَعُونِي ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ». فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ: فَقَالَ: «أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ». وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرض الموت کے آثار ظاہر ہونے لگے، تو اس وقت (آپ کے) گھر میں کچھ افراد تھے ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے، تمہارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس پر گھر میں موجود افراد میں اختلاف پڑ گیا، اور وہ جھگڑ پڑے، کوئی کہہ رہا تھا، لاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں لکھ دیں، اور کوئی وہی کہہ رہا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، چنانچہ جب شور و غوغہ اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔'' عبید اللہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ ان کا اختلاف اور شور و شغب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔ اور سلیمان بن ابی مسلم الاحول کی روایت میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا، اور جمعرات کے دن کیا ہوا؟ پھر وہ رونے لگے، اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابن عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے شانے کی ہڈی دو میں تمہیں تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔'' انہوں نے اختلاف کر لیا، حالانکہ نبی کے ہاں تنازع مناسب نہیں، انہوں نے کہا: ان کی کیا حالت ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مرض کی وجہ سے) ایسی بات فرما رہے ہیں، انہیں سمجھنے کی کوشش کرو، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بار بار پوچھنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو، مجھے میرے حال پر رہنے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے، جس کے لیے تم کہہ رہے ہو، بہتر ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفود کو اسی طرح عطیات دیتے رہنا جس طرح میں انہیں عطیات دیا کرتا تھا۔'' اور راوی نے تیسری بات نہیں کی یا اس کے متعلق انہوں نے کہا: میں اسے بھول گیا ہوں، سفیانؒ نے کہا، یہ (کہنا کہ انہوں نے تیسری بات بیان نہیں کی) سلیمان کا قول ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5966)

میں تم میں قرآن اور اہل بیت چھوڑ کر جا رہا ہوں

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى: خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ:

«وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي» وَفِي رِوَايَةٍ: «كتاب الله عز وَجل هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ». رَوَاهُ مُسلم

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی جگہ پر خم نامی مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، وعظ ونصیحت کی پھر فرمایا: ''امابعد! لوگو! سنو! میں بھی انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کی بات قبول کرلوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔'' آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کے متعلق ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''(دوسری چیز) میرے اہل بیت، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں، اپنے اہل بیت کے متعلق میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے، اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6140)

قرآن اور اہل بیت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وعترتي أهل بيتي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز آپ کی اونٹنی قصواء پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے جب تک تم اسے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6152)

قرآن اور اہل بیت

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک تم اس کے ساتھ تمسک اختیار رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے، ان میں سے ایک دوسری سے عظیم تر ہے، اللہ کی کتاب جو کہ ایک ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف دراز کی گئی ہے، اور میری عترت اہل بیت، یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آئیں گے۔ دیکھو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6153)

قریب المرگ پر یاسین کی تلاوت کرو

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «اقرؤوا سُورَةَ (يس) عَلَى مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب المرگ افراد پر سورۂ یٰس کی تلاوت کرو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1622)

میں تمہارے درمیان صرف اللہ کی کتاب چھوڑ کر جارہا ہوں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ف أَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبراهيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: (قُلْ هوَ اللَّهُ أَحَدٌ و (قُلْ يَا أَيُّهَا الكافِرونَ) ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شعائِرِ اللَّهِ) أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أسق الهَدْيَ وجعلتُها عُمْرةً فمنْ كانَ مِنكُم لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ». وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رسولُك قَالَ: «فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ». قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم وَمن كَانَ مَعَه من هدى فَمَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صلى حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ

أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ [ص: 786] تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ: «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ». فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں نو سال قیام فرمایا اور اس دوران حج نہ کیا، پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں، بہت سے لوگ مدینہ پہنچ گئے، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غسل کر، کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ذوالحلیفہ) مسجد میں نماز پڑھی پھر (اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحیدی تلبیہ پکارا: ''میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی تھی، ہمیں عمرہ کا پتہ نہیں تھا، حتی کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں پہنچے، تو آپ نے حجر اسود کو چوما، سات چکر لگائے، تین میں رمل کیا (ذرا اکڑ کر دوڑے) اور چار میں چلے، پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت پڑھی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔'' آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیمؑ کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوم کر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' ''میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھ گئے حتی کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی اور فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا

فرمایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔'' پھر آپ نے اس دوران دعا فرمائی، آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی طرف گئے حتی کہ جب آپ وادی کے نشیب میں تیزی سے اترنے لگے تو آپ دوڑنے لگے حتی کہ جب آپ چڑھنے لگے تو آپ معمول کے مطابق چلتے گئے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے اور آپ نے وہاں بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتی کہ جب آپ آخری چکر میں پہنچے تو آپ مروہ پر تھے اور صحابہ آپ کے نیچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں سے آواز دیتے ہوئے فرمایا: ''جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لیتا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے، اور اسے عمرہ میں بدل ڈالے۔'' سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں اور دو مرتبہ فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا، اور یہ صرف ہمارے اسی سال کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی کے لیے اونٹ لے کر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پکارتا ہوں جس کا تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے لہذا تم احرام نہ کھولو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، قربانیوں کے جانوروں کی وہ جماعت جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور وہ جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ لے کر آئے تھے (یہ سب) ایک سو تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کتر لیے، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کا ارادہ کیا اور حج کے لیے احرام باندھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ قریش کے دستورِ جاہلیت کے مطابق مشعرِ حرام (مزولفہ) میں وقوف فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گزر کر میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے، آپ وہاں اترے حتی کہ سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے بارے میں حکم فرمایا تو اس پر پالان رکھ دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی کے نشیب (وادی عُرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک تمہارا خون، تمہارا مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے، جاہلیت کے خون (یعنی قتل) بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، اور وہ بنو سعد قبیلے میں دودھ پی رہا تھا کہ قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہے، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان وعہد کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمے کے ذریعے انہیں حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (مسکن) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو، لیکن اگر وہ ایسے کریں تو پھر تم انہیں ہلکی سی ضرب مار سکتے ہو، اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو پھر تم گمراہ نہیں ہو گے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے حتی کہ وقوف کی جگہ پر تشریف لے گئے، آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی جانب کیا، اور جبل المشاۃ (پیدل چلنے والوں کی راہ میں واقع ریتلے تودے) کو

اپنے سامنے کیا،اور قبلہ رخ مسلسل وقوف فرمایا حتی کہ سورج غروب ہونے لگا، تھوڑی سی زردی رہ گئی حتی کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اور وہاں سے چلے حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے،آپ نے وہاں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے حتی کہ فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر اس (اللہ) سے دعا کی اس کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی،آپ مسلسل کھڑے رہے حتی کہ خوب اجالا ہو گیا،آپ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل دیے،آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ وادی محسر پہنچے تو سواری کو تھوڑا سا تیز کیا، پھر درمیانی راستے پر ہو لیے جو کہ جمرہ عقبی پر نکلتا تھا، حتی کہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جس کے پاس درخت تھا،آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں،آپ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے،ان میں سے ہر کنکری ایسی تھی جسے چٹکی میں لے کر چلایا جا سکتا تھا،آپ نے یہ کنکریاں وادی کے نشیب سے ماریں، پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے،آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، پھر آپ نے یہ فریضہ علی رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا تو باقی اونٹ انہوں نے ذبح کیے،اور آپ نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر آپ نے حکم فرمایا اور ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا،آپ دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور طواف افاضہ کیا، نماز ظہر مکہ میں پڑھی، پھر آپ بنو عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زم زم پلا رہے تھے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عبد المطلب کی اولاد، پانی نکالو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمہارے پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔'' انہوں نے آپ کو ایک ڈول پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2555)

حضور ﷺ سود والی آیت کی تفسیر کرنے سے پہلے فوت ہو گئے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه والدارمی

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت سود کے بارے میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے لیکن آپ نے اس کی ہمیں تفسیر نہیں بتائی تھی، تم سود اور مثل سود ترک کر دو۔ رواہ ابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2830)

شان نزول

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحول فَنزلت: (نساؤكم حرث لكم فَأتوا حَرْثكُمْ أَنى شِئْتُم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود کہا کرتے تھے، جب آدمی اپنی بیوی سے اس کی پچھلی جانب سے اس کی اندام نہانی میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو آؤ۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3183)

سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے

وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَيَّبَتْنِي سُورَةُ هُودٍ وَأَخَوَاتُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5353)

سورۃ ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتسائلون اور شمس نے بوڑھا کر دیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَارَسُولَ اللَّهِ قَدْ شِبْتَ. قَالَ: شَيَّبَتْنِي (هود) و (المرسلات) و (عمَّ يتساءلون) و (إِذا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هريرة: لَا يلج النَّار «فِي» كتاب الْجِهَاد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورۂ شمس نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔'' ترمذی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔'' باب الجھاد میں ذکر کی گئی ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5354)

سب سے پہلے سورۃ المدثر نازل ہوئی

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نزل من الْقُرْآن؟ قَالَ: [يَا أَيهَا المدثر] قلت: يَقُولُونَ: [اقْرَأ باسم ربّك] قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَلِكَ. وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ لِي. فَقَالَ لِي جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي وصبُّوا علَيَّ مَاء بَارِدًا فَنزلت: [يَا أَيهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالرجز فاهجر] وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یحیی بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں، میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل ہوا؟ انہوں نے کہا: (يَاأَيُّهَاالْمُدَّثِّرُ) میں نے کہا: وہ (بعض علما) کہتے ہیں: (اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) ابو سلمہ نے فرمایا: میں نے جابر سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، اور میں نے بھی ان سے اسی طرح کہا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کہا ہے، تو جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں تمہیں وہی کچھ بیان کر رہا ہوں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے حرا میں ایک ماہ خلوت اختیار کی، جب میں نے اپنی خلوت پوری کر لی، تو میں نیچے اتر آیا، مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے دائیں دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے اپنے بائیں دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، میں نے اوپر دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس آگیا تو میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، اور انہوں نے مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا، اور پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (جس کا ترجمہ اس طرح ہے) ''اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جائیں، اور ڈرائیں، اور اپنے

رب کی بڑائی بیان کریں، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھیں اور شرک سے کنارہ کشی اختیار کریں۔'' اور یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔''

متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5851)

باب نمبر۔36

فرقہ بندی

قرآن حکیم میں اللہ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔(3/103)

سب مل کر اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت 103)

قرآن:

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعاً كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (30/32)

اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں فرقہ بازی کی اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

(سورۃ الروم 30، آیت 32)

قرآن:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعاً لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (6/159)

بے شک جن لوگوں نے فرقہ بازی کی اور خود بھی کسی فرقے سے متعلق ہو گئے (اے نبی ﷺ) آپؐ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔

(سورۃ الانعام 6، آیت 159)

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِداً ضِرَاراً وَّكُفْراً وَّتَفْرِيْقاً بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَاداً لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (9/107) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَداً (9/108)

اور وہ لوگ جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی کفر کرنے کیلئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے۔ آپؐ اُس میں کبھی بھی کھڑے نہ ہونا۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت 107، 108)

قرآن:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾

اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔46)

قرآن کی درج بالا آیات سے واضح ہے کہ اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے لیکن مشکوۃ المصابیح نے فرقہ بندی کا جواز پیش کیا ہے تاکہ کل کو مسلمان جب فرقہ بندی کو اختیار کریں تو ان کے پاس بطور ثبوت ایسی روایات موجود ہوں جن کی رو سے کہا جاسکے کہ یہ تو نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اس لئے ایسا تو ہونا ہی تھا:

بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں تقسیم ہوئے، میری امت تہتّر فرقوں میں تقسیم ہو گی جن میں ایک فرقہ جنتی ہو گا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وأصحابي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا، اور وہ مماثلت میں ایسے ہو گا جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہو گی تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا شخص ہو گا، بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی، ایک ملت کے سوا باقی سب جہنم میں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ ایک ملت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 171)

بہتّر فرقے جہنم میں جائیں گے، ایک فرقہ جنتی ہو گا

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ: «ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ «تَتَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دخله

احمد اور ابو داؤد میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: ''بہتّر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے ان میں یہ بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح باؤلے کتے کا اثر کٹے ہوئے شخص کے رگ وریشے میں سرایت کر جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 172)

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: " اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: " جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔"

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن أول النَّاس يقْضى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمر بِهِ فسحب على وَجهه حَتَّى أُلقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعلم ليقال عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ-[72]-نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا، پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، کیونکہ تو نے داد شجاعت حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا تھا، پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کریم کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا اللہ پوچھے گا کہ تو

نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور میں تیری رضا کی خاطر قرآن کی تلاوت کرتا رہا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، البتہ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے، وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال وزر کی جملہ اقسام سے خوب نوازا ہو گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، تو اللہ پوچھے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ان تمام مواقع پر جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، خرچ کیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے تو اس لیے خرچ کیا کہ تجھے بڑا سخی کہا جائے، پس وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 205)

وضو

وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ آواز یا بدبو نہ آئے

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ احادیث پیش کی جائیں گی جن میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بدبُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جارہی ہے۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ {6/5}

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تاکہ تم احسان مانو۔''(سورۃ المائدہ 5 آیت 6)

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا {43/4}

ترجمہ: ''اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

قرآن کے مقابلے میں مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث پڑھیے اور جھومیے :

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ گڑبڑ محسوس کرے اور اس پر معاملہ مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ وہ کوئی آواز سن لے یا بدبو محسوس کرلے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:306)

آواز یا بدبو سے وضو لازم ہوتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آواز یا بدبو (محسوس ہونے) کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے۔''

صحیح، رواہ احمد (2 /41ح9301) والترمذی (74) وابن ماجہ (515)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:310)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «توضؤوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَام الْأَجَل محيي السّنة C: هَذَا مَنْسُوخ بِحَدِيث ابْن عَبَّاس:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرو۔'' الشیخ الامام الاجل محی السنہؒ نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے۔ رواہ مسلم وفی مصابیح السنہ (205)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:303)

حضور ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا اور بغیر دوبارہ وضو کیے نماز پڑھی

قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صلى وَلم يتَوَضَّأ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (207) ومسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:304)

اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو لازم ہے

وَعَن جَابر بن سَمُرَة أَن رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنتَوَضَّأُ مِن لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ». قَالَ أَنَتَوَضَّأُ مِن لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِن لُحُومِ الْإِبِلِ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: أُصَلِّي فِي مبارك الْإِبِل؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مُسلم

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو وضو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔'' اس نے پھر دریافت کیا: کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں،اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر۔'' اس شخص نے پوچھا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے پوچھا: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:305)

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم ہو کاتا ہے

وَعَن بسرة قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه والدارمی

بسرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وہ وضو کرے۔'' صحیح، رواہ مالک(1 /42ح88)واحمد(6 / 406،407ح27836،27838)وابوداؤد(181)والترمذی (82)والنسائی (1 / 100ح 163)وابن ماجہ(479)والدارمی (1 / 184ح730)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:319)

شرمگاہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے

وَعَن طلق بن عَلِيّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: «وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحوه قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا مَنْسُوخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قدوم طلق

طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آدمی کے وضو کر لینے کے بعد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (شرم گاہ) بھی اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔'' الشیخ الامام محی السنہؒ نے فرمایا: یہ منسوخ ہے، کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ طلق رضی اللہ عنہ کی آمد کے بعد مسلمان ہوئے۔ صحیح، رواہ ابوداؤد(182)والترمذی (85)والنسائی (1 / 101ح 165)وابن ماجہ(483)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:320)

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے

وَقد روى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ والدر اقطنی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کو لگائے جبکہ اس (ہاتھ) اور اس (شرم گاہ) کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ وضو کرے۔'' حسن، رواہ الشافعی (1 / 19) والدار قطنی (1 / 147 ح 525) وابن حبان (1115) المستدرک (1 / 138 تحت ح 479) والنسائی (1 / 100 ح 163)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 321)

شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے

«وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يذكر: «لَيْسَ بَينه وَبَينهَا شَيْء

امام نسائی نے اسے بسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا ''اس کے اور اس کے مابین کوئی چیز حائل نہ ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 322)

جو اپنی بیوی کا بوسہ لے اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے

وَعَن ابْن عمر كَانَ يَقُولُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ. وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَعَلَيهِ الْوضُوء. رَوَاهُ مَالك وَالشَّافِعِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: آدمی کا اپنی اہلیہ کا بوسہ لینا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونا ملامسہ کے زمرے میں ہے، اور جو شخص اپنی اہلیہ کا بوسہ لے یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوئے تو اس پر وضو کرنا لازم ہے۔ صحیح، رواہ مالک والشافعی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 330)

جو اپنی بیوی کا بوسہ لے اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے

وَعَن ابْن مَسْعُود كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ. رَوَاهُ مَالك

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اپنی اہلیہ کا بوسہ لینے سے وضو کرنا ضروری ہے۔ صحیح، رواہ مالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 331)

جو اپنی بیوی کا بوسہ لے اس پر وضو لازم ہو جاتا ہے

وَعَن ابْن عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِن الْقبْلَة من اللَّمْس فتوضؤوا مِنْهَا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بوسہ لینا، لمس کے زمرے میں آتا ہے، پس اس (وجہ) سے وضو کرو۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 332)

وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا سنت ہے

وَعَنِ الحكم بن سُفْيَان قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔'' حسن، رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 361)

جبریل نے حضور ﷺ کو وضو کا طریقہ سکھایا جس کے مطابق شرمگاہ پر پانی چھڑکا جاتا ہے

وَعَن زيد بن حَارِثَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ». رَوَاهُ أَحْمد وَالدَّارَقُطْنِيّ

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''جب جبرائیل پہلی مرتبہ ان کے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے آپ کو وضو اور نماز سکھائی، جب وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 366)

جبریلؑ نے حضور ﷺ سے کہا کہ جب وضو کریں تو شرمگاہ پر پانی چھڑکا کریں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ: الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ الْهَاشِمِي الرَّاوِي مُنكر الحَدِيث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ وضو کریں تو (اس کے بعد شرم گاہ پر) پانی چھڑک لیا کریں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور میں نے محمد یعنی امام بخاریؒ سے سنا کہ حسن بن علی الہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 367)

اعضائے وضو ایک مرتبہ دھونا سنت ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا، اور اس سے زیادہ نہیں کیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 395)

اعضائے وضو دو مرتبہ دھونا سنت ہے

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:396)

اعضائے وضو تین مرتبہ دھونا سنت ہے

وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ: أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسلم

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقاعد (مدینہ کے پاس جگہ) پر وضو کیا، تو فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ وضو نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے وضو کرتے وقت تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:397)

مقتدی کے بے وضو اقتدا کرنے سے امام قرآن بھول جاتا ہے، حضور ﷺ بھول گئے

وَعَنْ شبيب بن أبي روح عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطَّهُورَ فَإِنَّمَا يلبس علينا الْقُرْآن أُولَئِكَ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

شبیب بن ابی روح رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ادا کی تو سورۃ الروم کی تلاوت فرمائی، آپ بھول گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، یہی لوگ تو ہمیں قرآن بھلا دیتے ہیں۔'' اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:295)

آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں

وَعَنْ مُعَاوِيَة بن أبي سُفْيَان أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتُطْلِقَ الوكاء». رَوَاهُ الدَّارِمِي

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو تسمہ کھل جاتا ہے۔'' رواہ الدارمی (1/184ح728)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:315)

آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد قَالَ الشَّيْخ الإِمَام محيي السّنة C: صَحَّ هَذَا فِي غير الْقَاعِد لما

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پیٹھ کا تسمہ دونوں آنکھیں ہیں، پس جو شخص سو جائے تو وہ وضو کرے۔'' الشیخ الامام محی السنہؒ نے فرمایا: صحیح حدیث کی روشنی میں یہ حکم لیٹ کر سونے والے شخص کے لیے ہے، (بیٹھے بیٹھے سو جانے والے کے لیے نہیں ہے) رواہ ابوداؤد (203) وابن ماجہ (477)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 316)

وضو میں جو عضو دھویا جائے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں

وَعَن عَمْرو بن عبسة قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أقصر عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يسجد لَهَا الْكفَّار» قَالَ فَقلت يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ: «مَا مِنْكُم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». رَوَاهُ مُسلم

عمرو بن عسبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ مجھے نماز کے اوقات کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر پڑھ اور پھر سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھ، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر (نفل) نماز پڑھ کیونکہ نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس کے سر پر آجائے تو پھر نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جب سایہ ظاہر ہونے لگے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ تو نماز عصر پڑھ لے، پھر نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! وضو کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے وضو کا پانی قریب کر کے کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کے ناک کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ ہی اس کے چہرے اور داڑھی کے اطراف سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف

تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سمیت تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی شان بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو پھر وہ نماز کے بعد اس روز کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1042)

آگ سے پکی چیز کھانے کے بعد وضو کا طریقہ

وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: أُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ من الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِيَ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ: «يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ». ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطبقِ فَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ» ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمسح بَلل كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ: «يَا عِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں، میں اس کے اطراف میں ہاتھ مار رہا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سامنے سے تناول فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا: ''عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔'' پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پورے طباق میں گھوم رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ وہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔'' پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی نمی اپنے چہرے، بازوؤں اور سر پر مل لی۔ اور فرمایا: ''عکراش! یہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا وضو ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4233)

باب نمبر۔39

موزوں پر مسح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

قران :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

”اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔“

قران :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو!جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن میں پاؤں دھونے کا حکم ہے لیکن درج ذیل روایات میں موزوں پر مسح کا حکم دیا جارہا ہے:

حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کیا

وَعَنْ بُرَيْدَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمسح على خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ: «عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عمر». رَوَاهُ مُسلم

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ایک وضو سے (متعدد) نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ نے اس طرح پہلے تو کبھی نہیں کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! میں نے عمداً ایسے کیا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 308)

حضور ﷺ نے موزوں پر مسح کیا

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسلم

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے اپنی پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 399)

موزوں پر مسح

عَن شُرَيْحِ بن هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ. رَوَاهُ مُسلم

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مدت مقرر فرمائی ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 517)

موزوں پر مسح

وَعَنْ عُرْوَةَ بن الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ عَن أَبِيه قَالَ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ. قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحملت مَعَه إداوة قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ من الإداوة فَغسل كفيه وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يُحْسِرُ عَن ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كم الْجُبَّة فَأخْرج يَده مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغسل ذِرَاعَيْهِ وَمسح بناصيته وعَلى الْعِمَامَة وعَلى خفيه ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم ذهب يتَأَخَّر فَأَوْمأ إِلَيْهِ فصلى بهم فَلَمَّا سلم قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَة الَّتِي سبقتنا. رَوَاهُ مُسلم

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر سے پہلے بول و براز کے لیے کھلی جگہ تشریف لے گئے میں پانی کا برتن اٹھا کر آپ کے ساتھ گیا، پس جب آپ

واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، تو آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا، آپ نے اونی جبہ پہن رکھا تھا، آپ نے بازو ننگے کرنے کی کوشش کی، لیکن جبہ کی آستین تنگ تھیں، لہذا آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے اور جبے کو اپنے کندھوں پر ڈال لیا اور اپنے بازوں دھوئے، پھر آپ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا، میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو، کیونکہ میں نے انہیں حالت وضو میں پہنا تھا۔'' آپ نے ان پر مسح کیا، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا جب ہم لشکر کے پاس پہنچے تو وہ نماز کھڑی کر چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے، اور وہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے، چنانچہ جب انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پالی، جب انہوں (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا، تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے پڑھی جا چکی تھی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:518)

موزوں پر مسح

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ الْأَثْرَمُ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى

ابو بکرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن موزوں پر مسح کرنے کی رخصت عنایت فرمائی بشرطیکہ انہوں نے وضو کے بعد موزے پہنے ہوں۔'' اثرم نے اپنی سنن میں، ابن خزیمہ اور دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے، خطابی نے کہا: وہ صحیح الاسناد ہے۔ منتقیٰ میں بھی اسی طرح ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:519)

موزوں پر مسح

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم جنابت کے علاوہ بول و براز اور نیند کی صورت میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:520)

موزوں پر مسح

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيحٍ. وَكَذَا ضعفه أَبُو دَاوُد

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث معلول ہے میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہ ◆◆ں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 521)

موزوں پر مسح

وَعنهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمسح على الْخُفَّيْنِ على ظاهرهما. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 522)

جرابوں اور جوتوں پر مسح

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَة قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 523)

موزوں پر مسح کرنا اللہ کا حکم ہے

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَة قَالَ: مَسَحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نسيت؟ قَالَ: بل أَنْت نسيت بِهَذَا أَمرنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: (نہیں)، بلکہ تم بھولے ہو میرے رب عزوجل نے مجھے اسی کا حکم فرمایا۔"

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 524)

موزوں کی اوپر والے سطح پر مسح اصل طریقہ ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر دین کا دار و مدار عقل و رائے پر ہوتا تو موزوں پر نیچے مسح کرنا ان کے اوپر مسح کرنے سے افضل و بہتر ہوتا جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد؛ اور دارمی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 525)

موزوں پر مسح

وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هَذَا الْبَابُ خَالٍ مِنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دو سیاہ سادہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ ابن ماجہ اور امام ترمذی نے ابن بریدہ عن ابیہ کی سند سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور ان دونوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ماجہ و الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4418)

فرشتے

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایاہواہے کہ : لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ {6/66} " اللہان(فرشتوں)کو جو حکم دیتاہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتاہے۔" {سورۃ التحریم66آیت نمبر6} اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیاجاسکتاہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤاور میرے نبی کو پہنچادو لیکن فرشتہ تصویریں،کتے،گھنٹیاں یاچیتے کی کھالیں وغیرہ دیکھ کرواپس چلاجائے۔کیاایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

جس گھر میں کتایاتصویر ہو فرشتے اس میں نہیں آتے

وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أصبحَ يَوْمًا واجماً وَقَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي». ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيدِهِ مَاء فنضح مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لقِيه جِبْرِيلَ فَقَالَ: «لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ». قَالَ: أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكلاب حَتَّى إِنه يَأْمر بقتل الْكَلْب الْحَائِط الصَّغِير وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ. رَوَاهُ مُسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ، میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگیں ہوگئے اور فرمایا: ''جبریلؑ نے رات کے وقت مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئے،آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم!اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا چھوٹا سا بچہ ہے۔آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا:اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا، پھر جب شام ہوئی تو جبریلؑ آپ سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کل مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: ٹھیک ہے، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو،اگلے روز صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے مارنے کا حکم فرمادیا حتیٰ کہ چھوٹے باغوں کے کتے بھی مار دیے جائیں البتہ بڑے باغوں کے کتے چھوڑ دینے (یعنی نہ مارنے) کا حکم فرمایا۔رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4490)

تصویر اور کتا جس گھر میں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ. فَفَعَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریلؑ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کے دروازے پر مورتیاں تھیں جن کی وجہ سے میں اندر نہیں آیا، اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر مورتیاں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا، گھر کے دروازے پر جو مورتیاں ہیں ان کے سر قطع کرنے کا حکم فرمائیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائے گی، اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنالیں جو پھینکے اور روندے جائیں جبکہ کتے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4501)

جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «لَا تدخل الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جنب». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہوں وہاں (رحمت و برکت کے) فرشتے نہیں جاتے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 463)

جس گھر میں کتا یا تصویر ہو فرشتے اس میں نہیں آتے

«عَن أبي طَلْحَة قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تصاوير

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں کتے اور تصاویر ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4489)

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں

وَعَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أتوبُ إِلَى الله وإِلى رَسُوله مَا أذنبتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ «يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تدخله الْمَلَائِكَة

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (اپنی غلطی سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں، میں نے غلطی کیا کی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''یہ تکیہ کیسا ہے؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس پر ٹیک لگائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان تصویروں والوں کو روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا، تم نے جو تخلیق کیا اسے زندہ کرو۔'' اور فرمایا: ''بے شک وہ گھر جس میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4492)

اللہ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو، تمہیں حیا نہیں آتی؟

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: «أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: وَقد روى عَن ثَوْبَان مَوْقُوفا

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سواریوں پر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تمہیں حیا نہیں آتا کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم سواریوں پر ہو۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور ابوداؤد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1672)

مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے اور گدھا شیطان کو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا «وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2419)

جس قافلے کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس قافلے کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3894)

فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3924)

جس گھر میں گھنٹی ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے

وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كانت عند عائشة إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلُنَّهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطِّعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ أَجْرَاس» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد.

عبدالرحمٰن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی بنانہ، عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھی، اچانک کوئی بچی ان کے پاس لائی گئی اس نے گھنگرو پہن رکھے تھے جن سے آواز آرہی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میرے پاس اس وقت تک مت آنے دینا جب تک تم اس کے گھنگرو نہیں کاٹ دیتے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4399)

فرشتوں کو لہسن سے تکلیف ہوتی ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ»

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس بدبودار پودے (پیاز، لہسن وغیرہ) سے کچھ کھالے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، کیونکہ فرشتے اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں، جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 707)

جہنم

قرآن مجید نے جنت یا جہنم میں داخلے کے متعلق بارہا دفعہ یہ قانون بیان فرمایا ہے:

قرآن: بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2/81-82)

ترجمہ : ''کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی برائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' {سورۃ البقرہ 2 آیت 81 تا 82 }

جبکہ اس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں بیان کیا جارہا ہے کہ:

مشرکوں کے نابالغ بچے بھی جہنم میں

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». قُلْتُ فذارارى الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مومنوں کے بچے (ان کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ''انہوں نے جو کرنا تھا اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔'' میں نے عرض کیا: تو مشرکین کے بچے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی اپنے آباء کے ساتھ میں نے عرض کیا، عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ''انہوں نے جو کرنا تھا، اللہ اس سے بخوبی واقف تھا۔'' اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 111)

مشرکوں کے نابالغ بچے بھی جہنم میں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَت خَدِيجَة النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رأى الْكَرَاهِيَة فِي وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّة قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذرياتهم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمانہ جاہلیت میں وفات پانے والے اپنے دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ''اگر آپ ان دونوں کی جگہ دیکھ لیں تو آپ ان سے بغض رکھیں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ سے جو میری اولاد پیدا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور ان کی اولاد جنت میں، مشرک اور ان کی اولاد جہنم

میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان لانے میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملادیں گے۔''اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:117)

بال برابر جگہ خشک رہنے کی وجہ سے جہنم

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعَرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فعل بِهَا كَذَا وَكَذَا من النَّار». قَالَ عَلِيٌّ فَمن ثمَّ عاديت رَأْسِي ثَلَاثًا فَمن ثمَّ عاديت رَأْسِي ثَلَاثًا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد (وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا: فَمن ثمَّ عاديت رَأْسِي

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بال برابر جائے جنابت چھوڑ دی اور اسے نہ دھویا تو اسے جہنم میں اس اس طرح کی سزا دی جائے گی۔'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسی لیے اپنا سر منڈالیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈالیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈالیا یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ابوداؤد، احمد، دارمی۔اسنادہ حسن۔البتہ ان دونوں (احمد اور دارمی) نے میں نے اسی لیے اپنا سر منڈالیا'' کا تکرار ذکر نہیں کیا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:444)

جہنم میں عورتیں زیادہ ہوں گی

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات سے کرو، کیونکہ روز قیامت جہنم میں تم زیادہ ہوں گی۔'' صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1808)

ایک چادر کی وجہ سے صحابیؓ جہنم میں

وَعَن ابْن عَبَّاس قَالَ: حَدثنِي عمر قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتی کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: فلاں شہید

ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر گز نہیں، میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے، جو اُس نے خیانت کی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ابنِ خطاب! جاؤ اور تین بار اعلان عام کر دو کہ جنت میں (کامل) مومن داخل ہوں گے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نکلا اور تین بار اعلان کیا: سن لو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4034)

تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جہنم میں لے جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4314)

بلی کی وجہ سے جہنم

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے سامنے جہنم کی آگ پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو اس کی ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، اس نے اسے نہ خود کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا سکے اسی حال وہ بھوکی مر گئی، اور میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم ایجاد کی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5341)

باب نمبر۔42

سلام

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ط إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا (86/4)

اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی لوٹا دو۔

(سورۃ النساء 4آیت86)

اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا جبکہ درج ذیل احادیث میں اس کے بالکل الٹ درس دیا جا رہا ہے:

اہل کتاب کو سلام کا آدھا جواب دو

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكتابِ فَقولُوا: وَعَلَيْكُم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں اتنا) کہو: ''وعلیکم۔''

متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4637)

بغیر وضو سلام کا جواب دینا منع ہے

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاس فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ على طهر». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

نافع بیان کرتے ہیں، میں کسی کام کی غرض سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا، پس جب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کام مکمل کر لیا تو انہوں نے اس دن ایک حدیث سنائی کہ ایک آدمی کسی گلی سے گزرا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا جبکہ آپ بول و براز سے فارغ ہو کر آ رہے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اسے جواب نہ دیا، حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ آدمی گلی میں سے اوجھل ہو جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور انہیں اپنے چہرے پر ملا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے تو انہیں بازوؤں پر مل لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا: ''تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہی ایک رکاوٹ تھی کہ میں اس وقت باوضو نہیں تھا۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:466)

بغیر وضو سلام کا جواب دینا منع ہے

وَعَن الْمُهَاجر بن قنفذ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعتذر إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِنِّي كرهت أَن أذكر الله عز وَجل إِلَّا على طهر أَو قَالَ على طَهَارَة». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ

مہاجر قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے، پس انہوں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے وضو کر لینے تک سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے معذرت کی اور فرمایا: ''میں نے وضو کے بغیر اللہ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔'' ابوداؤد۔ ضعیف۔ اور امام نسائیؒ نے ((حتی توضا)) تک روایت کیا، اور فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 467)

یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: «لَا تبدؤوا الْيَهُود وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدهُمْ فِي طريقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أضيَقِه»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو انہیں راستے کے ایک طرف چلنے پر مجبور کر دو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4635)

مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا منع ہے

وَعَن الحكم بن عَمْرو قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ: وَزَادَ: أَوْ قَالَ: بِسُؤْرِهَا. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والترمذی۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور انہوں نے کچھ اضافہ نقل کیا، یا فرمایا: ''اس کے جوٹھے سے۔'' اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 471)

غسل

حضور ﷺ غسل جنابت کے بعد حضرت عائشہؓ سے گرمائش حاصل کرتے تھے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وروى التِّرْمِذِيّ نَحوه

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل جنابت کیا کرتے پھر آپ مجھ سے گرمائش حاصل کرتے جبکہ میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ابن ماجہ، ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:459)

حضور ﷺ ایک دن میں جس جس زوجہ کے پاس جاتے اتنی ہی مرتبہ غسل کرتے جاتے

وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ: «هَذَا أَزْكَى وَأَطيب وأطهر». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز اپنی ازواج مطہرات کے پاس گئے، اور ہر ایک کے پاس جاتے وقت غسل فرمایا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہ آپ سب سے آخر پر ایک ہی غسل فرما لیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ زیادہ پاکیزہ، زیادہ اچھا اور زیادہ صاف ہے۔'' حسن، رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:470)

مرد وعورت کو ایک دوسرے کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا منع ہے

وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ وَالْمَرْأَةِ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ. زَادَ مُسَدَّدٌ: وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيّ وَزَاد أَحْمد فِي أَوله: نهى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مغتسل

حمید الحمیری بیان کرتے ہیں، میں ایک آدمی سے ملا جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار سالہ صحبت کا شرف حاصل تھا، اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے اور مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔'' مسدد نے اضافہ نقل کیا: ''چاہیے کہ دونوں اکٹھے چلو بھریں۔'' ابوداؤد، نسائی۔ صحیح۔اور امام احمد نے اس کے شروع میں یہ اضافہ نقل کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز کنگھی کرنے یا غسل خانے میں پیشاب کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:472)

جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے

«وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:538)

جو میت کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے، جو کندھا دے وہ وضو کرے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ «أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ: «وَمَنْ حمله فَلْيَتَوَضَّأْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میت کو غسل دے تو وہ خود بھی غسل کرے۔'' ابن ماجہ، احمد، ترمذی اور ابو داؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو شخص اسے کندھا دے تو وہ وضو کرے۔'' صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:541)

جمعہ کے دن غسل واجب نہیں

عَنْ عِكْرِمَةَ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ. وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ: كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا: ابن عباس! کیا آپ جمعہ کے روز غسل کرنا واجب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن پاکیزگی کا باعث اور بہتر ہے، اور جو شخص غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا، لوگ محنت کش تھے، اونی لباس پہنتے تھے، وہ اپنی کمر پر بوجھ اٹھاتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی اور چھت اونچی نہیں تھی، بس وہ ایک چھپر سا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمیوں کے دن تشریف لائے تو لوگ اس اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے، حتیٰ کہ ان سے بو پھیل گئی اور وہ ایک دوسرے کے لیے باعث اذیت بن گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بو محسوس کی تو فرمایا: ''لوگو! جب یہ (جمعہ کا) دن ہو تو غسل کرو اور جو بہترین تیل اور خوشبو میسر ہو وہ استعمال کرو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اللہ نے مال عطا کر دیا تو انہوں نے غیر اونی کپڑے پہن لیے ◆◆ کام کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ ان کی مسجد کی توسیع کر دی گئی اور ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے والی وہ پسینے کی بو جاتی رہی۔ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:544)

جوٹھا

سورۃالنساءآیت 43اور سورۃالمائدہ آیت 6کا مکمل ترجمہ گذشتہ صفحات پر بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے۔ تیمم کاذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی ''پاک مٹی'' کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جارہی ہے کہ جس پانی میں کتّا منہ ڈال دے اُس سے وضو کرنا درست ہے۔ کہتے ہیں اندھوں میں کانا راجہ ہوتا ہے۔ایک صاحب سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ چونکہ اِس پانی کے وُضو سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لہٰذا پہلے اِس پانی سے وُضو کرے اور پھر بعد میں تیمم کرے تاکہ کھٹکا نہ رہے۔یعنی پہلے اس پلید پانی سے وُضو کرلو اور بعد میں پاک مٹی سے تیمم۔ یہ ہے دِین! آیئے پوری حدیث لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے بمعہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں :

کتے کے جوٹھے پانی سے طہارت کرنا درست ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ وَعَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ: لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ان تالابوں سے طہارت حاصل کرنے میں مسئلہ دریافت کیا گیا جہاں سے درندے، کتے اور گدھے پانی پیتے ہیں، توآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہوں نے جو پی لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:488)

اسی کتاب کی ایک حدیث ملاحظہ کیجئے:

کتا برتن سے پی لے تو اس برتن کو سات دفعہ دھونا ضروری ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ» وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں سے پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ۔'' بخاری، مسلم۔ متفق علیہ۔اور مسلم کی روایت میں ہے:''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کی پاکیزگی '' اس طرح حاصل ہوگی کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کیا جائے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:490)

میرا خیال ہے کہ آپ کو اِس یونانی فلسفے کی سمجھ آگئی ہوگی کہ کتّے کے منہ مارنے سے برتن تو پلید ہو جاتا ہے اِس لئے اِسے سات دفعہ دھونا ضروری ہے لیکن اِس پانی سے وُضو کرنے سے اِنسان پاک ہو جاتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے۔

بلی کا جوٹھا پاک ہے

وَعَن كَبْشَة بنت كَعْب بن مَالك وَكَانَت تَحْت ابْنِ أَبِي قَتَادَة: أَنَّ أَبَا قَتَادَة دخل فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهَا لَيست بِنَجس إِنَّهَا من الطوافين عَلَيْكُم والطوافات». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

ابو قتادہ کے بیٹے کی اہلیہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو اس نے ان کے وضو کے لیے برتن میں پانی ڈالا، اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی تو انہوں نے اس کے لیے برتن جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا، کبشہ بیان کرتی ہیں، انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں اور کثرت سے آنے والی لونڈیوں کے زمرے میں ہے۔'' صحیح، رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 482)

بلی کا جوٹھا پاک ہے

وَعَن دَاوُد بن صَالح بن دِينَار التمار عَن أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ: فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهَا لَيست بِنَجس إِنَّمَا هِيَ من الطوافين عَلَيْكُم». وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ بفضلها. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

داود بن صالح بن دینارؒ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کے ہاتھ عائشہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہریسہ (حلیم کی طرح کا کھانا) بھیجا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو انہوں نے اسے رکھ دینے کا مجھے اشارہ فرمایا، ایک بلی آئی اور اس نے اس میں سے کھالیا، جب عائشہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے اسی جگہ سے کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا، اور انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں کے زمرے میں سے ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 483)

گدھے اور درندے کا بچا ہوا پانی پاک ہے

وَعَن جَابر قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ: «نَعَمْ وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السّنة

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم گدھے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، درندوں کے بچے ہوئے (جوٹھے) پانی سے بھی۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 484)

باب نمبر۔45

حالت حیض

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اِرشاد فرمایا :

قرآن:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222/2﴾

ترجمہ: ''وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حالتِ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ دیں کہ وہ گندگی ہے، پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور اُن کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پس جب وہ پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(سورۃ البقرہ 2 آیت 222)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حیض کے دوران مباشرت سے منع فرمایا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی بیویوں سے حالتِ حیض میں بھی مباشرت کیا کرتے تھے۔ احادیث ملاحظہ کیجیے :

حالت حیض میں مباشرت جائز ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے تھے، آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی، پھر آپ میرے ساتھ مباشرت فرماتے جبکہ میں حیض سے ہوتی، آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے، تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 546)

حالت حیض میں ازار سے اوپر سب حلال ہے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا تحل لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: «مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ رَزِينٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہو تو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز ازار سے اوپر ہے، لیکن اس سے بھی بچنا افضل ہے۔'' رزین نے اسے روایت کیا اور محی السنہ نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:552)

حالت حیض میں ازار سے اوپر سب حلال ہے

عَن زيد بن أسلم قَالَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِي مِنَ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسلا

زید بن اسلمؒ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہو تو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ازار کس کر باندھ، پھر اس سے اوپر کا حصہ تیرے لیے حلال ہے۔'' مالک اور دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:555)

حائضہ کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ کرنے کی اجازت ہے

عَن أنس: إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَاب النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (ويسألونك عَن الْمَحِيض قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) الْآيَة. فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ. فَقَالُوا: مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حَضِيرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا. فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فعرفا أَنْ لم يجد عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ مُسلم

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہودیوں کا یہ طرز عمل تھا کہ جب ان میں کسی عورت کو حیض آجاتا تو وہ اس کے ساتھ کھاتے نہ انہیں گھر میں ساتھ رکھتے، پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ آپ سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جماع کے علاوہ سب کچھ کرو۔'' چنانچہ یہودیوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یہ آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا چاہتا ہے یہ تمام معاملات میں ہماری مخالفت ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اُسید بن حُضیر اور عبادہ بن بشیر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہودی یہ یہ کہتے ہیں، کیا ہم ان سے (حالت حیض میں) جماع نہ کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا، حتیٰ کہ ان دونوں نے خیال کیا کہ آپ ان دوں پر ناراض ہو گئے ہیں، پس وہ وہاں سے چل دیے، انہیں دودھ کا ہدیہ ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو ان کے پیچھے بھیجا اور انہیں دودھ پلایا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ آپ ان پر ناراض نہیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:545)

حائضہ سے جماع کرنیوالا، عورت سے لواطت کرنے والااور کاہن کے پاس جانے والا کافر ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا: «فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا من حَدِيث حَكِيم الْأَثْرَم عَن أبي تَيِيمة عَن أبي هُرَيْرَة

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا عورت سے لواطت کی یا وہ کسی کاہن کے پاس گیا تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کر دیا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ حسن۔ اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے: ''اگر اس نے اس (کاہن کی) بات کو سچا جانا تو بلاشبہ اس نے کفر کیا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: ہم یہ حدیث صرف حکیم الاثرم عن ابی تمیمہ عن ابی ہریرہ کی سند سے جانتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 551)

حالت حیض میں مجامعت کی سزا نصف دینار ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد النَّسَائِيّ والدارمي وَابْن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ سے ایام حیض میں مجامعت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 553)

حالت حیض میں اگر خون سرخ ہو تو مجامعت کرنے کا جرمانہ ایک دینار ہے اگر خون زرد ہو تو آدھا دینار

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب (حیض کا) خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کی صورت میں) ایک دینار اور جب خون زرد ہو تو نصف دینار۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 554)

حضرت عائشہؓ کا بیان کہ دوران حیض ہم حضور ﷺ کے قریب بھی نہیں جاتی تھیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائش�?? رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب مجھے حیض آتا تو میں بستر سے چٹائی پر آجاتی، اور جب تک ہم پاک نہ ہو جاتیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب نہ جاتیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:556)

مستحاضہ

کسی کو کوئی علم نہیں کہ کون سا حکم درست ہے، ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ غسل کرے

وَعَنْ أم سَلمَة: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أم سَلمَة رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ: «لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خلفت ذَلِك فلتغتسل ثمَّ لتستثفر بِثَوْب ثمَّ لتصل». رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد والدارمي وروى النَّسَائِيّ مَعْنَاهُ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایک عورت کو استحاضہ کا خون آتا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اس مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے، اسے مہینے میں جتنے دن حیض کا خون آتا تھا، انہیں شمار کر کے اتنے دن مہینے میں نماز چھوڑ دے، اور جب وہ دن گزر جائیں تو وہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔'' مالک، ابوداؤد، دارمی، جبکہ نسائی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:559)

مستحاضہ غسل کرے اور پھر ہر نماز کیلئے وضو کرے

وَعَنْ عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ - قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهُ دِينَارٌ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اس (عدی) کے دادا سے روایت کرتے ہیں، یحیی بن معین نے کہا: عدی کے دادا کا نام دینار ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استحاضہ میں مبتلا عورت کے بارے میں فرمایا: ''وہ اپنے ایام حیض کا لحاظ رکھتے ہوئے اتنے دن نماز نہ پڑھے، پھر وہ غسل کرے، اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اور وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:560)

مستحاضہ صرف ایک دفعہ غسل کرے یا ہر نماز کیلئے غسل کرے

وَعَنْ حَمْنَة بنت جحش قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ. قَالَ: «أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ». قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «فَتَلَجَّمِي» قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ

مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: «فَاتَّخِذِي ثَوْبًا» قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أعلم» فَقَالَ لَهَا: إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فتحيضى سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وصومى وَصلى فَإِن ذَلِك يجزئك وَكَذَلِكَ فافعلى كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتُ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وتعجليين الْعَصْر فتغتسلين وتجمعين الصَّلَاتَيْنِ: الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيّ

حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، مجھے نہایت شدید قسم کا مرض استحاضہ تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی تاکہ آپ کو اس کے متعلق بتاؤں اور مسئلہ دریافت کروں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے گھر پایا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے شدید قسم کا استحاضہ لاحق ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز روزے سے روک رکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں روئی استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، کیونکہ وہ خون روک دے گی۔'' انہوں نے عرض کیا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر لنگوٹ کس لے۔'' انہوں نے عرض کیا: وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر لنگوٹ کے نیچے کوئی کپڑا رکھ لے۔'' انہوں نے عرض کیا، معاملہ اس سے کہیں زیادہ شدید ہے، میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں دو امور کا حکم دیتا ہوں، تم نے ان میں سے جو بھی کر لیا، وہ دوسرے سے کفایت کر جائے گا، اور اگر تم دونوں کی طاقت رکھو تو پھر تم (اپنی حالت کے متعلق) بہتر جانتی ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''یہ تو ایک شیطانی بیماری ہے، تم معمول کے مطابق چھ یا سات دن تک اپنے آپ کو حائضہ تصور کر لیا کرو، پھر غسل کرو حتیٰ کہ جب تم سمجھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو تئیس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو، یہ تمہارے لیے کافی ہو گا، اور تم ہر ماہ اسی طرح کیا کرو جس طرح حیض والی عورتیں اپنے مخصوص ایام میں اور اس سے پاک ہونے کے بعد کرتی ہیں، اور اگر تم یہ طاقت رکھو کہ نماز ظہر کو مؤخر کر لو اور نماز عصر کی جلدی کر لو، پھر ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لو، اسی طرح مغرب کو مؤخر کر لو اور عشاء کو پہلے کر لو، پھر غسل کر کے دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو، پس ایسے کیا کرو، اور نماز فجر کے لیے غسل کرو، اور روزہ رکھو، اگر تم ایسا کر سکو تو کرو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور دونوں امور میں سے مجھے یہ (غسل کر کے نماز جمع کرنا) زیادہ پسندیدہ ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 561)

استحاضہ شیطان کی طرف سے ہے، مستحاضہ غسل کر کے نمازیں جمع کرے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسَ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ:

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا اتنی مدت سے استحاضہ میں مبتلا ہے، اور اس نے اس دوران نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہے،

وہ ایک برتن میں بیٹھے، اگر وہ پانی کے اوپر زردی دیکھے تو وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے ایک غسل کرے اور ان کے مابین (ظہر و عصر کے غسل کے مابین) وضو کر لے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 562)

مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں جمع کر لے

رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

اور اس نے کہا کہ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، جب اس کے لیے غسل ک[illegible]نا مشکل ہو گیا تو آپ نے اسے دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا حکم فرمایا۔ صحیح، رواہ الدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 563)

باب نمبر۔47

غیر محرم عورت کا بوسہ لینے کی سزا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ :

قرآن:

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ط (74/8)

" یہ لوگ سچے مومن ہیں۔"

{سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74}

اور مومنوں کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ :

قرآن:

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ (37/42)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

قرآن:

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ (32/53)

" کبیرہ گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ النجم سورہ نمبر 53 آیت نمبر 32}

لیکن اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل کیا ہے؟ قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قفص وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (135/3)

ترجمہ: " اگر ان سے کبھی (غلطی سے) کوئی معیوب حرکت (فحش) سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنے آپ پر (یا ایک دوسرے پر) زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے اپنی غلطی کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان طلب کر لیتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقدامات کے مضر اثرات سے، قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔"

{مفہوم سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 135}

قرآن کی اس وضاحت کے مقابلے میں مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ اگر کسی مومن سے فحش کام سرزد ہو جائے تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھنا شروع کر دے کیونکہ نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اپنی غلطی پر کیسا رد عمل ہونا چاہیے؟

قرآن کے مطابق... یا... درج ذیل حدیث کے مطابق

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

غیر محرم عورت کا بوسہ لینے کی سزا دو رکعات نماز

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي»

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا پھر اس نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ میرے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری ساری امت کے لیے ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے میری امت میں سے اس پر عمل کیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 566)

قابل حد جرم کی سزا دو رکعات نماز

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں موجب حد والا عمل کر بیٹھا ہوں، لہذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اس (عمل) کے متعلق کچھ دریافت نہ کیا، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (نے ایسا کام کیا ہے کہ) حد کو پہنچ چکا ہوں، لہذا آپ میرے متعلق اللہ کا حکم نافذ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تمہارے گناہ یا تمہاری حد کو معاف فرما دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 567)

غیر عورت کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ کرنے کی سزا دو رکعات نماز

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ. فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سترت نَفْسِكَ. قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وتلا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً». رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے دوسرے کنارے ایک عورت سے طبع آزمائی کی، میں نے جماع کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا، چنانچہ میں حاضر ہوں، آپ میرے متعلق جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، اللہ نے تمہاری پردہ پوشی کی تھی کاش کہ تم بھی اپنی پردہ پوشی کرتے، راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اور وہ آدمی کھڑا ہوا اور چلا گیا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو اس کے پیچھے بھیجا تو اسے بلا کر یہ آیت سنائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ اس کے لیے خاص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 575)

باب نمبر۔48

مسجد

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔فرمانِ خُداوندی ہے :

قرآن:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (125/2)

ترجمہ:" ہم نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف،اِعتکاف،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قرآن:

وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (26/22)

" میرے گھر کو طواف، قیام،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔"(سورۃ الحج سورہ نمبر22آیت نمبر26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے،" اُنہیں بلند کرنے کا حکم"۔

قرآن:

فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ:" اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے،اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔"(سورۃ النور سورہ نمبر24آیت نمبر36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114/2)

ترجمہ:" اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے،ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے،ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ''ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو'' {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

مسجد میں اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکنے کی اجازت ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، اور وہ اپنی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہے، اور (اگر ضرورت ہو تو) اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اسے دفن کر دے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:710)

مسجد میں اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکنے کی اجازت ہے

«وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: «تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى»

اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:711)

مسجد میں تھوکنا

وَعَنْ أَنَسٍ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ» ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ (کی طرف دیوار) میں تھوک دیکھا تو یہ آپ پر اس قدر شاق گزرا کہ اس کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہو گئے۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، کیونکہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اپنے قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا پھر اس میں تھوکا اور اس (کپڑے) کو ایک دوسرے کے ساتھ مل دیا اور فرمایا: ''یا پھر وہ اس طرح کر لے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:746)

زمانہ نبوی میں مسجد ہی عدالت تھی، مسجد ہی فوجی ہیڈ کواٹر تھا، مسجد ہی عبادت گاہ تھی، مسجد میں ہی بیرونی وفود سے ملاقات کی جاتی تھی، غرض مسجد ایک کمیونٹی سنٹر تھا جہاں ہر قسم کے مسائل کا حل تلاش کر کے اس پر فیصلے کیے جاتے تھے لیکن حیرت ہے کہ اگر کسی آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو اسے مسجد میں اس کا اعلان کرنے کی اجازت نہیں تھی، اس وقت کے سسٹم کو دیکھتے ہوئے یہ بات بعید از قیاس ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ :

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو بد دعا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدلم تبن لهَذَا. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص، کسی آدمی کو گمشدہ جانور (یا کوئی بھی چیز) کے متعلق مسجد میں اعلان کرتے سنے، تو وہ شخص کہے: اللہ تمہاری وہ چیز تمہیں واپس نہ لوٹائے، کیونکہ مسجدیں اس لیے تو نہیں بنائی گئیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 706)

مسجد میں گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنے والوں کو بد دعا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ. وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ تیری تجارت کو نفع مند نہ بنائے، اور جب تم کسی شخص کو اس میں گم شدہ جانور کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ کرے وہ چیز تمہیں نہ ملے۔'' صحیح، رواہ الترمذی والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 733)

مسجدوں کو یہود و نصاریٰ کی طرف مزین کرو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے مساجد کو چونا گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انہیں اس طرح مزین کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے مزین کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 718)

اندھیرے میں چل کر مسجد آنے والوں کیلئے قیامت کے دن نور

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیرے میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی خوشخبری سنادو۔'' صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:721)

مسجد میں شعر گوئی منع ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں شعر گوئی، خرید و فروخت اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:732)

مسجد میں شعر گوئی منع ہے

وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں قصاص کا مطالبہ کرنے، اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:734)

پیاز اور لہسن منع ہے

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَقَالَ: «مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». وَقَالَ: «إِنْ كُنْتُم لابد آكليهما فأميتوهما طبخا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

معاویہ بن قرہؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو پودوں یعنی پیاز اور لہسن سے منع کیا اور فرمایا: ''جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر تم نے انہیں ضروری کھانا ہے تو پھر پکا کر ان کی بو زائل کر دو۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:736)

دور نبوی اور خلفائے راشدین کے ادوار میں بیشتر دنیاوی امور مسجد میں منعقد ہوتے تھے لیکن واضعین روایات کا شاید اس طرف دھیان نہیں گیا اس لئے انہوں نے درج ذیل قسم کی روایتیں گھڑ لیں، ملاحظہ کیجئے:

مسجد میں دنیاوی امور پر گفتگو کرنا منع ہے

وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ. فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي شعب الْإِيمَان

حسن بصریؒ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان کی مساجد میں ان کی گفتگو کا موضوع ان کے دنیوی امور ہوں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 743)

سب سے پہلی مسجد مسجد حرام ہے

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ «الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى». قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فصل

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کون سی مسجد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے، جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 753)

معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

قرآن:

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اِس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اِس سے کھاتا۔''(8-7/25)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کر دیں۔''(90/17)

(7)آپؐ کیلئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپؐ بہت سی نہریں جاری کر دیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں۔''(92/17)

(9)آپؐ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپؐ کیلئے کوئی سونے کا گھر ہو۔''(93/17)

(11)آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں۔''(93/17)

(12)ہم آپؐ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔'' (93/17)

اللہ کا جواب :

''اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''

{26/4}

نیز دیکھیے(11/14)اور(78/40)

لیکن کُفّار کو درج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1)آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔''(93/17)

(2)کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔"(7/13)

(3)انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔"(50/29)

(4)یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔"(25/6) (58/30)

(5)اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔"(111/6)

(6)اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔"(15/15-14)

(7)معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔"(59/17)(6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

معجزہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں جیسے آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے دیکھتا ہوں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ» رَوَاهُ أَحْمَد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، پچھلی صفوں میں کسی آدمی نے نماز میں خرابی کی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا: "فلاں شخص! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کیسی نماز پڑھتے ہو، کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کرتے ہو وہ مجھ پر مخفی رہتا ہے، اللہ کی قسم! میں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔" صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:811)

معجزہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں جیسے آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے دیکھتا ہوں

«عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ من بعدِي

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "رکوع و سجود مکمل کیا کرو، اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔" متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:868)

معجزہ۔ حضور ﷺ پشت کی طرف بھی دیکھتے تھے

وَعَن أنس قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ من وَرَاء ظَهْرِي

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''صفیں درست رکھو اور باہم مل کر کھڑے ہوا کرو، کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' بخاری۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صفیں مکمل کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' رواہ البخاری و مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1086)

معجزہ۔ حضور ﷺ پشت سے بھی دیکھتے تھے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: «اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ من خَلْفِي كَمَا أَرَاكُم من بَين يَدَي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی پشت سے تمہیں ◆◆ سی طرح دیکھتا ہوں جیسے میں تمہیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1100)

معجزہ۔ حضور ﷺ پشت سے بھی اسی طرح دیکھتے تھے جیسے سامنے سے دیکھتے تھے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ: فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمن خَلْفِي. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع و سجود، قیام اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، کیونکہ میں اپنے آگے اور پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1137)

معجزہ۔ پانی ابلنے لگا

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خلأت الْقَصْوَاء فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا

بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا» ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فو الله مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ: مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: «قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا» ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٌ) الْآيَةَ. فَنَهَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا» فَقَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلَ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ» فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فو الله مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح حدیبیہ کے سال اپنے ہزار سے چند سینکڑے زیادہ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، قربانی کا نشان لگایا اور اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا، اور چل پڑے حتی کہ جب آپ ثنیہ پر پہنچے جہاں سے اتر کر اہل مکہ تک پہنچا جاتا تھا، وہاں آپ کی سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی، لوگوں نے، حل، حل کہہ کر اٹھانے کی کوشش کی اور کہا کہ قصواء کسی عذر کے بغیر اڑی کر گئی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قصواء نے اڑی نہیں کی اور اس کا یہ مزاج بھی نہیں، لیکن ہاتھیوں کو روکنے والے نے اسے روک لیا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اللہ کی حرمات کی تعظیم کرنے کے متعلق مجھ سے جو مطالبہ کریں گے میں وہی تسلیم کر لوں گا۔'' پھر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا اور وہ تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی، آپ اہل مکہ کی گزرگاہ چھوڑ کر حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں برائے نام پانی تھا، لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنے لگے اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سارا پانی اس کنویں سے کھینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا، پھر انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے اس (پانی) میں رکھ دیں، اللہ کی قسم! ان کے لیے پانی خوب ابلتا رہا حتی کہ وہ اس جگہ سے آسودہ ہو کر واپس ہوئے، وہ اسی اثنا میں تھے کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، پھر عروہ بن مسعود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اور حدیث کو آگے بیان کیا، کہ سہیل بن عمرو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کی۔'' (اس پر) سہیل نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو بیت اللہ سے کیوں روکتے اور آپ سے قتال کیوں کرتے؟ بلکہ آپ محمد بن عبداللہ لکھیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے میری تکذیب کی ہے، (اچھا)

لکھو، محمد بن عبداللہ، پھر سہیل نے کہا: اور اس شرط پر معاہدہ ہے کہ اگر ہماری طرف سے کوئی آدمی، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کے پاس آئے گا؟ آپ اسے ہمیں لوٹائیں گے، جب تحریر سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ، قربانی کرو، پھر سر منڈاؤ۔'' پھر مومن عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے اہل ایمان جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں .....'' اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا کہ وہ ان (مومن عورتوں) کو (کفار کی طرف) واپس نہ کریں، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ حق مہر واپس کر دیں، پھر آپ مدینہ تشریف لے آئے تو قریش کے ابو بصیر، جو کہ مسلمان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، قریش نے ان کی تلاش میں دو آدمی بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ان کے حوالے کر دیا، وہ انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوئے حتی کہ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور کھجوریں کھانے لگے، ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے، مجھے دکھاؤ میں بھی دیکھوں، اس شخص نے ان کو (تلوار) دے دی تو انہوں نے اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کا کام تمام کر دیا جبکہ دوسرا فرار ہو کر مدینہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے کوئی خوف زدہ منظر دیکھا ہے۔'' اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا ہے اور میں قتل کیا ہی جانے والا ہوں، اتنے میں ابو بصیر بھی آ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ماں برباد ہو، اگر ساتھی مل جائے تو یہ لڑائی کی آگ بھڑکا دے گا۔'' جب انہوں نے سنا تو وہ سمجھ گئے کہ آپ مجھے ان کے حوالے کر دیں گے، وہ وہاں سے نکل کر ساحل سمندر پر آ گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ابو جندل بن سہل رضی اللہ عنہ بھی (مکہ سے) بھاگے اور ابو بصیر سے آ ملے، اب قریش کا جو بھی آدمی اسلام لا کر بھاگتا تو وہ ابو بصیر سے آ ملتا، حتی کہ ان کی ایک جماعت بن گئی، اللہ کی قسم! ان کو ملک شام کے لیے روانہ ہونے والے کسی بھی قریشی قافلے کا پتہ چلتا تو وہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتے، انہیں قتل کرتے اور ان کا مال چھین لیتے، قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ آپ انہیں اپنے پاس بُلا لیں۔ اب جو شخص آپ کے پاس آ جائے تو وہ مامون رہے گا، (اس پر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس) بُلا بھیجا۔

رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4042)

معجزہ۔ ٹب آٹے سے بھر گیا، تنور میں روٹیاں خود بخود لگ گئیں

وَعَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ: أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَأَتُهُ: نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذُكِرَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَحْمد

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنے اہل و عیال کے پاس گیا، جب اس نے ان کی (بھوک کی) ضرورت دیکھی تو وہ (عجز و انکساری کرنے کے لیے) صحرا کی طرف چلا گیا، جب اس کی اہلیہ نے دیکھا تو وہ چکی کی طرف گئی تو اسے درست کیا اور تندور کی طرف گئی اور اسے جلایا، پھر اس عورت نے دعا کی، اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما، اس نے دیکھا کہ اچانک ٹب (آٹے سے) بھر چکا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ تندور کی طرف گئی تو اسے بھی (روٹیوں سے) بھرا ہوا پایا، راوی بیان کرتے ہیں، شوہر واپس آیا تو اس نے کہا، کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ اہلیہ نے کہا: جی ہاں! ہمارے رب کی طرف سے، وہ چکی کی طرف گیا (تاکہ اسے دیکھے) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اس (چکی کے پاٹ) کو نہ اٹھاتا تو وہ روز قیامت تک چلتی رہتی۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5311)

معجزہ۔چاند دو ٹکڑے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھایا، حتی کہ انہوں نے حرا کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5854)

معجزہ۔چاند دو ٹکڑے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْهَدُوا». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے (گرا) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(میری نبوت کی) گواہی دو۔'' (دوسرا معنی): ''(معجزہ) دیکھ لو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5855)

معجزہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ. فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي - زَعَمَ لِيَطَأُ عَلَى رَقَبَتِهِ - فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو جہل نے کہا: کیا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود (یعنی سجدہ) کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: لات وعزی کی قسم! اگر میں نے اسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور نماز شروع کر دی ابو جہل نے اس دوران آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن وہ فوراً الٹے پاؤں دوڑا اور خود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچانے لگا، اس سے پوچھا گیا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور اس (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق، ہیبت اور (فرشتوں کے) پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آجاتا تو فرشتے اسے اچک لیتے اور اس کا جوڑ جوڑ توڑ دیتے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5856)

معجزہ

وَعنهُ قَال: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان کی آمد کا ہمیں پتہ چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم اس میں کود جائیں گے، اور اگر آپ برک غماد تک جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم وہاں تک بھی پہنچیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا، پھر کوچ کیا حتیٰ کہ بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہاں فلاں قتل ہوگا۔'' اور آپ اپنے دست مبارک سے زمین پر نشان لگا رہے تھے، یہاں اور یہاں، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشان کی جگہ سے کوئی بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5871)

معجزہ

وَعَن الْبَرَاء قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ: فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنه حَتَّى أَخذ فِي ظَهره فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَاب حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: «ابْسُطْ رِجْلَكَ». فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند آدمیوں کو ابورافع (یہودی) کی طرف بھیجا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوگئے اور اسے قتل کر دیا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تلوار اس کے پیٹ میں اتار دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی، جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، تو میں دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری زینے تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا اور میں گر گیا، چاندنی رات تھی، میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے عمامے کے ساتھ اس پر پٹی باندھی، اور میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلا آیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا پاؤں پھیلاؤ۔'' میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5876)

معجزہ۔ کھانا ختم نہ ہوا

وَعَن جَابِر قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ» ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نذوق ذوقا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جرابا فِيهِ صاع من شعير وَلنا بَهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم فسارر تُه فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرا صَنَعَ سُورا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ». وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتنا فبصق وَبَارك ثمَّ قَالَ «ادعِي خابزة فلتخبز معي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا» وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسَمَ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفق عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے تو ایک بہت سخت چٹان نکل آئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق میں یہ ایک چٹان نکل آئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(اچھا) میں اترتا ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے، اس وقت آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، تین دن گزر چکے تھے اور ہم نے کوئی چیز چکھ کر بھی نہیں دیکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال پکڑ کر ماری تو وہ (چٹان) ایسی ریت کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے، میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت بھوک کے عالم میں دیکھا ہے، اس نے ایک تھیلی نکالی اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا، میں نے اسے ذبح کیا، جو پیسے حتیٰ کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں رکھا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور سرغوشی کے انداز میں عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا گوندھا ہے، لہذا آپ تشریف لائیں اور کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے چلیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے آواز دی: ''خندق والو! جابر نے ضیافت کا اہتمام کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے آنے تک اپنی ہنڈیا چولہے سے اتارنا نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے آٹا نکالا، آپ نے اس میں اپنا لعاب ملایا اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو، لیکن اسے چولہے سے نیچے نہ اتارو۔'' وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ ان سب نے کھالیا حتیٰ کہ وہ بچ گیا، اور وہ واپس چلے گئے جبکہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹے کی روٹیاں پہلے کی طرح پکائی جا رہی تھیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5877)

معجزہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النبيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو پیاس لگی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا، آپ نے اس سے وضو کیا، پھر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے، اور عرض کیا، ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کر سکیں اور پی سکیں، فقط وہی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک چ◆◆اگل میں رکھا، اور آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، جابر سے دریافت کیا گیا، اس وقت تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمیں کافی ہوتا، البتہ ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5882)

معجزہ۔ لعاب دین کی برکت

وَعَنِ الْبَرَاءِ بن عَازِب قال: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النبيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فأتاها فجلس عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ: دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارتحلوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چودہ سو کی تعداد میں تھے، حدیبیہ ایک کنواں تھا، ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا تھا اور اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو فرمایا، پھر کلی کی، دعا کی، پھر اس کو اس (کنویں) میں انڈیل دیا، پھر فرمایا: ''کچھ دیر اسے رہنے دو۔'' چنانچہ (اس کے بعد) انہوں نے خود پیا، اپنے جانوروں کو پلایا اور کوچ کرنے تک یہ (پینے، پلانے کا) سلسلہ جاری رہا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5883)

معجزہ

وَعَنْ عَوْف عَنْ أَبِي رَجَاء عَنْ عمر بن حُصَيْن قال: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: «اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ». فَانْطَلَقَا فتلقيا امْرَأَةً بَيْنَ مزادتين أَوْ سطحتين من مَاء فجاءا بها إِلَى النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فاستنزلوها عن بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ ملئةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ. مُتَّفق عَلَيْهِ

عوفؒ ابو رجاء سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی، آپ سواری سے نیچے اترے، اور آپ نے فلاں شخص کو آواز دی، ابو رجاء نے اس شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گئے، اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا: ''دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو، وہ دونوں گئے اور پانی کی تلاش شروع کی، وہ چلتے گئے حتیٰ کہ وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے اور خود ان کے درمیان بیٹھی جا رہی تھی، وہ دونوں اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن منگایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس برتن میں کھول دیے، اور تمام لوگوں میں اعلان کرا دیا گیا کہ خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، ہم

چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم نے اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، اللہ کی قسم! جب ان سے پانی لینا بند کر دیا تو ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب ان میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5884)

معجزہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لفتة فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ ہم نے ایک وسیع وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے اوٹ کے لیے کوئی چیز نہ دیکھی البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت دیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف چل دیے، اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' چنانچہ اس نے نکیل دیئے ہوئے اونٹ کی طرح جھک کر آپ کے اوپر پردہ کیا، جس طرح وہ اپنے قائد کی اطاعت کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' وہ بھی اسی طرح آپ پر جھک گیا، حتیٰ کہ جب وہ دونوں نصف فاصلے پر پہنچ گئے تو فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر سایہ کر دو۔'' چنانچہ وہ دونوں قریب ہو گئے (حتیٰ کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے) میں بیٹھا اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ اتنے میں اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، اور میں نے دونوں درختوں کو دیکھا کہ وہ الگ الگ ہو گئے، اور ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5885)

معجزہ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسلم مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتّٰى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

یزید بن ابی عبیدؒ بیان کرتے ہیں، میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا: ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ چوٹ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر لگی تھی، لوگوں نے تو کہہ دیا تھا: سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہاں تین بار دم کیا اور پھر آج تک مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5886)

معجزہ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ». فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْض. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (وحی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جاملا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔'' ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہ وہاں گئے تو انہوں نے اسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5898)

معجزہ

وَعَن أنسٍ قَالَ أَصَابَت النَّاس سنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلم يخْطب فِي يَوْم جُمُعَة قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْت الْمَطَر يتحادر على لحيته صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فمطرنا يَوْمنَا ذَلِك وَمن الْغَد وَبعد الْغَد وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے، اس دوران کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ نے ہاتھ بلند فرمائے، اس وقت ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہیں دیکھ رہے تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ نے ابھی انہیں نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل چھا گئے، پھر آپ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک پر گرتے ہوئے دیکھے، اس روز اگلے روز یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مکان گر گئے، مال ڈوب گیا، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔'' آپ بادلوں کے جس کونے کی طرف اشارہ فرماتے تو ادھر سے بادل چھٹ جاتا اور مدینہ حوض کی طرح بن چکا تھا، جبکہ وادی قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا، اور مدینہ کے آس پاس سے جو بھی آتا وہ خوب سیرابی کی بات کرتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، بارش تھم گئی اور ہم نکلے تو ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5902)

معجزہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر بنادیا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ آپ جس کھجور کے تنے کے پاس خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ چیخنے چلانے لگا: حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منبر سے) نیچے اترے، اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملایا تو وہ اس بچے کی طرح رونے لگا جسے خاموش کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جو ذکر سنا کرتا تھا اب وہ اس سے محروم ہو گیا ہے اس لیے وہ رویا تھا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5903)

معجزہ

وَعَنْ جابرٍ قَالَ: تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يأخذوا التمر بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي استُشهدَ يَوْم أحد وَترك عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي: اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ». فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرجع إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أنظر إِلَى البيدر الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لم تنقص تَمْرَة وَاحِدَة. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میرے والد فوت ہوئے تو وہ مقروض تھے، میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش کش کی کہ وہ اس کے قرض کے برابر کھجوریں لے لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ جانتے ہی ہیں کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید کر دیے گئے تھے، اور انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قرض خواہ آپ کو (میرے ہاں) دیکھ لیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جاؤ ہر قسم کی کھجور الگ الگ جمع کرو۔'' میں نے ایسے ہی کیا، پھر آپ کو دعوت دی، جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو مجھ پر سخت ناراض ہوئے، جب آپ نے ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں ناپ کر ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کر دیا اور میں خوش تھا کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا فرما دیا، اور (میرا خیال تھا کہ) میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں گا، لیکن اللہ نے سارے ڈھیر بچا دیے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کی طرف، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5906)

معجزہ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ من شَيْء؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُه أعلم قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بذلك الْخبز فَأمر بِهِ ففت وعصرت أم سليم عكة لَهَا فأدمته ثمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أذن لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلم أَنه قَالَ: «أذن لِعَشَرَةٍ» فَدَخَلُوا فَقَالَ: «كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ». فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً». حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟ وَفِي «رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بالبركة فَعَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ: «دونكم هَذَا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کمزور سی سنی ہے، جس سے میں نے بھوک کا اندازہ لگایا ہے، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور روٹیوں کو لپیٹ کر چادر کے ایک کونے میں باندھ کر میرے ہاتھ میں تھما دیا، پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا، میں وہ لے کر چلا گیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، میں نے انہیں سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کھانا دے کر؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ'' آپ چلے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا حتیٰ کہ میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر انہیں بتایا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سُلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں، جبکہ ہمارے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں جو انہیں کھلانے کے لیے پیش کر سکیں، انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گئے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ'' وہ وہی روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر ان روٹیوں کو چورا کیا گیا اور ام سلیم رضی اللہ عنہ نے ان پر گھی کا مشکیزہ نچوڑا اور اسے سالن بنایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کے بارے میں وہ دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ، انہیں بلایا گیا انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر وہ چلے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دس کو بلاؤ، اس طرح سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، وہ ستر یا اسّی افراد تھے۔ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دس افراد کو بلاؤ۔'' ❓❓❓ وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسّی افراد سے ایسے ہی فرمایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس دس آدمی بھیجو، حتیٰ کہ آپ نے چالیس افراد گنے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھایا، میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کوئی کمی آتی ہے؟ اور صحیح مسلم کی روایات میں، پھر جو کھانا بچ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اکٹھا کیا، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ جتنا تھا اتنا ہی ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے لو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5908)

معجزہ

وَعنهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثلاثمائةٍ أَو زهاء ثلاثمائةٍ. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے کہ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اس سے وضو کیا، قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا، تین سو یا تقریباً تین سو۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5909)

معجزہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ» فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ على الطَّهورِ الْمُبَارك وَالْبركَة من الله» فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تو آیات و معجزات کو باعث برکت شمار کیا کرتے تھے جبکہ تم انہیں باعث تخویف سمجھتے ہو، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک سفر تھے کہ پانی کم پڑ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو پانی بچ گیا ہے اسے لے کر آؤ۔'' وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک برتن میں داخل فرمایا، پھر فرمایا: ''مبارک پانی حاصل کرو اور برکت اللہ کی طرف سے ہوئی ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا، اور کھانا کھانے کے دوران ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5910)

وَعَنْ أَبِي قتادةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيُرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شربا قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كتاب الْحُمَيْدِي وجامع الْأُصُولِ وَزَادَ فِي الْمَصَابِيحِ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفْظَةَ شربا

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں فرمایا: ''تم رات بھر سفر کرنے کے بعد ان شاء اللہ کل پانی تک پہنچ جاؤ گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہ چلتے گئے کوئی کسی طرف التفات نہیں کر رہا تھا، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کر رہے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی تو آپ راستے سے ہٹ کر ایک جگہ سر مبارک رکھ کر سونے لگے اور فرمایا: ''ہماری نماز کا خیال رکھنا۔'' سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بیدار ہوئے اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سواریوں پر سوار ہو جاؤ۔'' ہم سوار ہو گئے اور سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ میرے پاس تھا، اس میں کچھ پانی تھا، آپ نے احتیاط کے ساتھ اس سے وضو فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، اس میں تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے اس پانی کی حفاظت کرو، عنقریب اس برتن کو بڑی عظمت حاصل ہو گی۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز فجر ادا کی، آپ سوار ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی سوار ہو گئے، اور ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی، لوگ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول! ہم (لو کی وجہ سے) ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہلاک نہیں ہو گے۔'' آپ نے پانی کا برتن منگایا، آپ انڈیل رہے تھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ انہیں پلا رہے تھے، لوگوں نے پانی کا برتن دیکھا تو وہ اس پر جھک گئے (امڈ آئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اخلاق سنوارو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے تعمیل کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انڈیل رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا، حتیٰ کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی باقی رہ گئے، پھر آپ نے پانی انڈیلا اور مجھے فرمایا: ''پیو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نہیں پیوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر پر پیتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پیا اور پھر آپ نے پیا، راوی بیان کرتے ہیں، لوگ سیراب ہو کر راحت کے ساتھ پانی پر آئے۔ رواہ مسلم۔ اسی طرح صحیح مسلم میں ہے اور کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں اسی طرح ہے، اور مصابیح میں لفظ ((آخرھم)) کے بعد لفظ ((شربا)) کا اضافہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5911)

معجزہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غزوةِ تَبُوك أصاب النَّاس مجاعةٌ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ: نعم قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أوعيتكم فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلا ملؤوه قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فيحجب عَنِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سخت بھوک کا شکار ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے زائد زادِ راہ طلب فرمائیں پھر اللہ سے ان کے لیے اس میں برکت کی دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ٹھیک ہے۔'' آپ نے چمڑے کا دستر خوان منگایا، اسے بچھا دیا گیا، پھر آپ نے ان سے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا، کوئی آدمی مٹھی بھر مکئی لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا، حتیٰ کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کے لیے دعا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے برتن بھر لو۔'' انہوں نے اپنے برتن بھر لیے حتیٰ کہ انہوں نے لشکر کے تمام برتن بھر لیے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ کھانا بچ بھی گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص یقین کے ساتھ شہادتی ❓❓ کا اقرار کرتا ہے تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5912)

معجزہ

وَعَنْ أَنَسٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لأنس عدد كم كانُوا؟ قَالَ زهاء ثَلَاث مائَة. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وليأكل كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا. فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ. فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رفعت. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زینب رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کھجور، گھی اور پنیر لے کر حیس بنایا اور اسے ہنڈیا جیسے برتن میں رکھا، اور فرمایا: انس! اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ، اور انہیں کہو: اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں، اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ

کی خدمت میں قلیل (یعنی حقیر) سا ہدیہ ہے، میں گیا، اور عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر فرمایا: ''جاؤ! فلاں فلاں اور فلاں شخص کو بلا لاؤ۔'' اور آپ نے ان کے نام بھی بتائے ''اور جو بھی تجھے ملے اسے بلا لاؤ۔'' آپ نے جن کے نام بتائے تھے، میں انہیں اور جو لوگ راستے میں مجھے ملے تو میں انہیں بلا لایا، میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: تم کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: تقریباً تین سو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ (حلوے) میں اپنا دست مبارک رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ دعا فرمائی، پھر آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور وہ اس سے کھاتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں فرماتے: ''اللہ کا نام لو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے خوب سیر ہو کر کھا لیا، ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہو جاتا، حتیٰ کہ ان سب نے کھا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''انس! (اسے) اٹھا لو۔'' میں نے اٹھا لیا، میں نہیں جانتا کہ جب میں نے (حیس) رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5913)

معجزہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قلت: قد عيي فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فزجره ودعا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يسير فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ بِوُقِيَّةٍ. فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وردَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا، وہ تھک چکا تھا اور وہ چلنے کے قابل نہیں رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کیا، وہ تھک چکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر وہ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: بہتر ہے، آپ کی برکت کا اس پر اثر ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اسے چالیس درہم کے بعوض بیچو گے؟'' میں نے اس شرط پر اسے بیچ دیا کہ مدینہ تک میں اسی پر سفر کروں گا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پہنچے تو اگلے روز میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت عطا فرما دی وہ اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5914)

معجزہ

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ والدارمي

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، ہم اس کی ایک جانب نکلے تو سامنے آنے والا ہر شجر و حجر کہہ رہا تھا: اللہ کے رسول! السلام علیکم! اسنادہ ضعیف، رواہ الترمذی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5919)

معجزہ

وَعَن يعلى بن مرَّة الثَّقفي قَالَ ثَلَاثَةٌ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَه إِذ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ العلفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فنزلنا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شجرةٌ استأذنت ربّها عز وَجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهِ جِنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمنخره فَقَالَ اخْرُجْ إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا من سفرنا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا رَأَينا مِنْهُ رَيباً بعْدك. رَوَاهُ فِي شرح السّنة

یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلا اٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟'' وہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مجھے فروخت کر دو۔'' اس نے عرض کیا، نہیں، ہم اللہ کے رسول! آپ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے ان کی معیشت کا انحصار صرف اسی پر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لے جب تو نے اس کی یہ صورت بیان کی تو اس نے کثرت عمل اور قلت خوراک کی شکایت کی تھی تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرے لہذا اسے اجازت دی گئی۔'' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا: ''نکل جا، کیونکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ نے اس عورت سے اس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5922)

معجزہ

وَعَن أنس بن مَالك قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالس حَزِين وَقد تخضب بِالدَّمِ من فعل أهل مَكَّة من قُرَيْش فَقَالَ جِبْرِيل يَا رَسُول الله هَل تحب أَن أريك آيَة قَالَ نَعَمْ فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا فَجَاءَت وَقَامَت بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسبي حسبي. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ غمگیں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ مکہ والوں کے ناروا سلوک سے خون سے رنگین ہو چکے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کو ایک نشانی دکھائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' جبریلؑ نے آپ کے پیچھے سے ایک درخت دیکھا، اور فرمایا: اسے بلائیں، آپ نے اسے بلایا تو وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر آپ نے کہا: اسے واپس جانے کا حکم فرمائیں، انہوں نے اسے حکم فرمایا تو وہ واپس چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔'' رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5924)

معجزہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِي فَلَمَّا دنا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «هَذِهِ السَّلَمَةُ» فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهِدْهَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رجعت إِلى منبتِها. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا، جب وہ قریب آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس نے کہا، آپ جو فرما رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خاردار درخت۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا، وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ کی شان وہی ہے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، پھر وہ اپنی اگنے کی جگہ پر چلا گیا۔ اسنادہ حسن، رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5925)

معجزہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِنْ دَعَوْتَ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ» فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ» فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَحَّحَهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کس طرح پتہ چلے کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کھجور کے اس درخت سے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو پھر ٹھیک ہے)۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے اتر کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ۔'' وہ واپس چلا گیا، اور اعرابی نے اسلام قبول کر لیا۔ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5926)

معجزہ

وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا: فَمِمَّا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابوالعلاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے دن بھر باری باری تناول کرتے رہے، وہ اس طرح کہ دس کھا جاتے اور دس آجاتے۔ ہم نے کہا: کہاں سے بڑھایا جا رہا تھا؟ انہوں (سمرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم کس چیز سے تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ تو اس طرف سے ہو رہا تھا، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5928)

معجزہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ کھجوریں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں برکت کے لیے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا: ''انہیں لے لو اور انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ لو، جب بھی تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر لے لینا اور انہیں مکمل طور پر باہر نہ نکالنا۔'' میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجور اللہ کی راہ میں عطا کیے، ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے بھی تھے، اور وہ میری کمر سے الگ نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز وہ منقطع ہو کر گر پڑا۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5933)

معجزہ

وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

معن بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے مسروق سے دریافت کیا جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس نے دی تھی؟ انہوں نے بتایا: مجھے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق ایک درخت نے اطلاع دی تھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5937)

معجزہ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا، میری نظر تیز تھی، لہذا میں نے اسے دیکھ لیا، اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ اس نے اسے دیکھا ہے، میں عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے؟ وہ اسے نہیں دیکھ پا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، پھر انہوں نے اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانا شروع کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے موقع پر کفار کے قتل گاہوں کے متعلق ایک روز پہلے ہی بتا رہے تھے: ''کل ان شاءاللہ یہاں فلاں قتل ہو گا، اور کل ان شاءاللہ یہاں فلاں قتل ہو گا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جس جگہ کی نشان دہی فرمائی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا (وہ وہیں وہیں قتل ہوئے تھے) راوی بیان کرتے ہیں، ان سب کو ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے سچا پایا ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سے جو کہہ رہا ہوں وہ اسے تم سے زیادہ سن رہے ہیں لیکن وہ مجھے کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5938)

معجزہ

وَعَن جابرٍ أَنَّ رسولَ اللهِ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ ولقام لكم» رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کھانا طلب کیا، آپ نے اسے ایک وسق جو دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان اس سے کھاتے رہے لیکن جب اس شخص نے وہ ناپ لئے تو وہ ختم ہو گئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسے نہ ناپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے ہمیشہ رہتا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5941)

معجزہ

وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ: «أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ» فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيَ امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ وَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلوك لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيُشْتَرَى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أرسل إِلَيَّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک قبر پر گورکن کو ہدایات دیتے ہوئے سنا: ''اس کے پاؤں کی جانب سے کھلی کرو، اس کے سر کی جانب سے کھلی کرو۔'' جب آپ واپس آئے تو اس (میت) کی عورت کی طرف سے دعوت کا پیغام دینے والا آپ کو ملا تو آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، پھر لوگوں نے (ہاتھ) بڑھایا، انہوں نے کھانا کھایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے منہ میں لقمہ چباتے ہوئے فرمایا: ''میں ایک ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہے۔'' اس عورت نے اپنے وضاحتی پیغام میں عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نقیع کی طرف، جو کہ بکریوں کی خرید و فروخت کا مرکز ہے، آدمی بھیجا تھا تاکہ وہ میرے لیے ایک بکری خرید لائے، لیکن وہاں نہ ملی تو میں نے اپنے پڑوسی کی طرف بھیجا، اس نے ایک بکری خریدی ہوئی تھی، کہ وہ اس کی قیمت کے عوض اسے میری طرف بھیج دے، لیکن وہ (پڑوسی) نہ ملا تو میں نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اسے میری طرف بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابو داؤد والبیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5942)

معجزہ

وَقد يرقى إِلَى الْحسن بِتَعَدُّد طرقه) وَعَن حَازِم بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بن خَالِد-وَهُوَ أَخُو أمّ مَعْبَد-أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ اللَّيْثِي مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا من ذَلِك وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ: «مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ معبد؟» قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ: «هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟» قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِك. قَالَ: «أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا؟» قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فاحلبها. فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللَّهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فتفاجت عَلَيْهِ وَرَدت وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى علاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي «الِاسْتِيعَابِ» وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ «الْوَفَاءِ» وَفِي الحَدِيث قصَّةٌ

حزام بن ہشام اپنے والد سے، وہ اپنے دادا حبیش بن خالد، جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف مہاجر کی حیثیت سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابو بکر اور ابو بکر کے آزاد کردہ غلام عمار بن فہیرہ تھے اور ان کی راہنمائی کرنے والے عبداللہ اللیثی تھے، وہ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجور کے متعلق دریافت کیا تاکہ وہ اس سے خرید لیں۔ لیکن انہیں اس کے ہاں کوئی چیز نہ ملی، جبکہ ان کے پاس زادِ راہ نہیں تھا اور وہ قحط سالی کا شکار ہو چکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی تو فرمایا: ''ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟'' اس نے بتایا کہ یہ لاغر پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ دودھ دیتی ہے؟'' اس نے عرض کیا: یہ اس لائق نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دھولوں؟'' اس نے عرض کیا، میرے والدین قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو ضرور دھولیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طلب فرمایا، اس کے تھن کو اپنا دست مبارک لگایا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا، ام معبد کے لیے اس بکری کے بارے میں دعائے خیر فرمائی، اس نے پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا، اور وہ جگالی کرنے لگی، آپ نے ایک برتن منگایا جو ایک جماعت کو آسودہ کر سکتا تھا، اس میں دودھ دھویا اور اتنا دھویا کہ اس پر جھاگ آگیا، پھر آپ نے ام معبد کو پلایا حتیٰ کہ وہ خوب سیراب ہو گئی، پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ سیراب ہو گئے، پھر آپ نے ان سب کے آخر پر خود پیا، پھر آپ نے اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دھویا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، اس (دودھ) کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا، پھر آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے پاس سے کوچ کر گئے۔ حسن، رواہ فی شرح السنہ۔ شرح السنہ، ابن عبد البر نے الاستیعاب میں اور ابن الجوزی نے اسے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے، اور حدیث میں طویل قصہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5943)

معجزہ

وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ابو خلدہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو العالیہ سے کہا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس کی وجہ سے ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا، اور اس میں کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5952)

درخت کا حضور ﷺ کو سجدہ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین وانصار کی جماعت میں تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چوپائے اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، جبکہ ہم تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو، اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اور اگر وہ اسے حکم دے کہ وہ جبلِ اصفر (زرد پہاڑ) سے جبلِ اسود (کالے پہاڑ) کی طرف اور جبلِ اسود کو جبلِ ابیض کی طرف پتھر منتقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3270)

گھوڑا زمین میں دھنس گیا

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتُمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ: أَفِي غنمك لبنٌ؟ قَالَ: نعم قلتُ: أفتحلبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رضيت ثمَّ قَالَ: «ألم يَأْن الرحيل؟» قلتُ: بَلَى قَالَ: فارتحلنا بعدما مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يلقى أحدا إِلا قَالَ كفيتم مَا هَهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد (عازب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو بکر! جب آپ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (ہجرت کے لیے) روانہ ہوئے تو آپ کا یہ سفر کیسے گزرا؟ انہوں نے فرمایا: ہم رات بھر اور اگلے روز دوپہر تک چلتے رہے، راستہ خالی تھا وہاں سے کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا، ہمیں ایک طویل چٹان نظر آئی جس کا سایہ تھا، ابھی وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، ہم نے وہاں قیام کیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے جگہ برابر کی اس پر ایک پوستین بچھائی، اور پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سو جائیں، اور میں ارد گرد کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں، آپ سو گئے اور میں جائزہ لینے کے لیے باہر نکل آیا، میں نے ایک چرواہا آتے ہوئے دیکھا اور اسے کہا: کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تم (میرے ل��ے) دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے پیالے میں دودھ دوہا، اور میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ساتھ رکھا تھا، آپ اس سے سیراب ہوتے اور اسی سے پانی پیتے اور وضو کیا کرتے تھے، میں دودھ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا، میں نے انتظار کیا حتیٰ کہ آپ بیدار ہوئے، میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نوش فرمائیں، آپ نے دودھ نوش فرمایا تو مجھے فرصت میسر آئی پھر آپ نے فرمایا: ''کیا کوچ کرنے کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ہو گیا ہے، فرمایا ہم نے زوال آفتاب کے بعد کوچ کیا، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! پیچھا کرنے والا ہمیں آ لینا چاہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے بد دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم نے میرے لیے بد دعا کی ہے، تم میرے لیے دعا کرو اور میں تمہیں اللہ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تمہاری تلاش میں نکلنے والوں کو تمہارے پیچھے نہیں آنے دوں گا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ نجات پا گیا، پھر وہ جسے بھی ملتا اس سے یہی کہتا: اس طرف تمہیں جانے کی ضرورت نہیں، میں ادھر سے ہو آیا ہوں، اس طرح وہ ہر ملنے والے کو واپس کر دیتا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5869)

درود

درود کا معنی و مفہوم

درود عربی زبان کا لفظ نہیں، قرآن میں صلوۃ کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔ لفظ صلوۃ جب بھی علیٰ کے صلے میں قرآن میں آتا ہے تو وہاں اس کا معنیٰ تائید و نصرت اور تائید و تحسین و آفرین، حوصلہ افزائی، شاباشی دینے اور دعا کے ہوتے ہیں، جب اچھے کاموں پر کسی انسان کی تائید و تحسین کی جاتی ہے تو اسے صلوت بھیجنا کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

قرآن میں ہے:

قرآن:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تائید و نصرت کرتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ کی تا ئید و نصرت کرو اور نظام کی سلامتی کا باعث بنو۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔56)

درج بالا آیت سے تیرہ آیت قبل اللہ نے مومنوں پر صلوت بھیجتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری (مومن کی) تائید و نصرت کرتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے لائے۔

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔43)

ایک مقام پر اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ مومنوں پر صلوت بھیجیں:

قرآن:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

آپ انہیں پاک و صاف کریں اور ان کی تحسین و آفرین کریں (حوصلہ افزائی کریں) آپکی تحسین ان کیلئے باعث سکون ہے۔

(سورا التوبہ 9، آیت نمبر۔103)

ایک اور مقام پر مومنین پر صلوت کا ذکر کچھ اس طرح آیا ہے:

قرآن:

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کی تائید و نصرت کی جاتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور رحمت بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔157)

درود تسبیح کے دانوں پر پڑھنے والے چند الفاظ کا نام نہیں بلکہ نظام خداوندی کو قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی جہدِ مسلسل کو درود کہتے ہیں، جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اسلام کی دیگر زندگی بخش اصطلاحات کی طرح اس ''صلوت'' کو بھی چند الفاظ کا دہرا دینا قرار دے دیا گیا لہٰذا جب اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم حضور ﷺ پر صلوت بھیجو مطلب حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام کی تائید بھی کرو اور نصرت بھی، تو مذہبی پیشوائیت کی طرف سے کہا گیا کہ حضور ﷺ پر صلوت بھیجنے کا طریقہ یہ کہ ''اللھم صلی علیٰ محمد'' پڑھ لو تو یہ فریضہ ادا ہو جائے گا، ملاحظہ فرمایئے:

سوال ہوا کہ ہم اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ: «قُولُوا اللَّهُمَّ صل عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مجيد اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حميد مجيد». إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، کعب بن عجرہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ پیش نہ کروں جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا، میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پیش فرمائیں، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کے اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ اللہ نے ہمیں یہ تو سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یوں کہو، الٰہی، رحمت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ امام مسلمؒ نے دو جگہوں پر ((علی ابراہیم)) ذکر نہیں کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:919)

حضور ﷺ پر درود کیسے بھیجا جائے

وَعَنْ أَبِي حميد السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نصلي عَلَيْك؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صل الله عَلَيْهِ وَسلم عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مجيد

ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! محمد پر، ان کی ازواج پر اور ان کی اولاد پر رحمت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت فرمائی، اور محمد پر، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت فرمائی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:920)

درود شریف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عشرا». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 921)

درود شریف

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاة». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا شخص روز قیامت میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 923)

درود شریف

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ والدارمی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر چلتے رہتے ہیں، وہ میری امت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔'' صحیح، رواہ النسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 924)

درود شریف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 925)

درود شریف

وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تبلغني حَيْثُ كُنْتُم». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ نہ میری قبر کو عید (زیارت گاہ) بنانا، اور مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ النسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 926)

درود شریف

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجَنَّة». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے لیکن وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان آکر چلا گیا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کی زندگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے لیکن (ان کی خدمت) پھر بھی اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے۔''

اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 927)

درود شریف

وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے خوش تشریف لائے تو فرمایا: ''جبریلؑ میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: آپ کا رب فرماتا ہے: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا یہ بات آپ کے لیے باعث مسرت نہیں کہ جب آپ کی امت میں سے کوئی شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں۔'' اسنادہ حسن، رواہ النسائی والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 928)

درود شریف

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ». قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور دعا کی: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نمازی شخص! تم نے جلد بازی کی، جب تم نماز پڑھ کر (تشہد کے لیے) بیٹھو تو اللہ کی، اس کی شان کے لائق، حمد بیان کرو، مجھ پر درود بھیجو، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے نماز پڑھی تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی، نبی پر درود بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''نمازی شخص! دعا کرو، تمہاری دعا قبول ہو گی۔''

ترمذی۔ ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ حسن۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 930)

درود شریف

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَلْ تعطه سل تعطه». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مانگو! دیا جائے گا، مانگو! دیا جائے گا۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 931)

درود شریف

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْبَخِيلُ الَّذِي ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔'' ترمذی، امام احمد نے حسین بن علی کی سند سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 933)

درود شریف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب الْإِيمَان

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 934)

درود شریف

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمد

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 935)

درود شریف

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَوَفَّاهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرك أَن اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سلمت عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمد

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے حتیٰ کہ کھجوروں کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ نے بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض نہ کر لی ہو، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کو دیکھنے کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا تو فرمایا: ''آپ کو کیا ہوا؟'' پس میں نے آپ سے وہ خدشہ بیان کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل نے مجھے فرمایا: کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے تو میں اس پر رحمتیں نازل کرتا ہوں، اور جو آپ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس پر سلامتی بھیجتا ہوں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 937)

درود شریف

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نبيك. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجو تو تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز بھی اوپر نہیں چڑھتی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:938)

اہل بیت پر درود پڑھو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پورا پورا اجر وثواب دیا جائے تو پھر جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو وہ یوں کہے: اے اللہ! محمد، نبی اُمی پر، آپ کی ازواج مطہرات، مؤمنوں کی ماؤں پر، آپ کی اولاد اور آپ کے اہل خانہ پر رحمتیں نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:932)

درود پڑھنے سے شفاعت واجب

وَعَنْ رويفع أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ أَحْمد

رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجا اور دعا کی: اے اللہ! روز قیامت انہیں اپنے پاس مقام محمود عطا فرما، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:936)

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پر جو پہلی صف کو ملاتے ہیں

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ من خطوة يمشيها يصل العَبْد بهَا صفا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں، اللہ کو وہ قدم انتہائی محبوب ہے جو صف میں ملنے کے لیے اٹھایا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1095)

اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1096)

اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں اور دوسری صف والوں پر بھی

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ» قَالُوا يَا رَسُولَ الله وعلى الثَّانِي؟ قَالَ: «وعلى الثَّانِي» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ» يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ. رَوَاهُ أَحْمد

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوسری پر۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، کندھے برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو کیونکہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیانی شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1101)

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أحدا لن يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا» قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ وہ مشہود ہے، اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' راوی

بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اور وفات کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو کھانا زمین (مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ کے نبیؑ زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1366)

تسبیح فاطمی

قرآن،ایمان کے بعد اَعمالِ صالحہ پر بہت زور دیتا ہے۔اِس کے نزدیک اِیمان بلا عمل یا عمل بلااِیمان بے فائدہ ہے۔قرآن اُن رَسمی عبادات کے بھی خلاف ہے جن میں اُن کی رُوح موجود نہ ہو،اِسی لیے فرمایا گیا کہ :

قرآن: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج {177/2}

تلخیص : ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ... تم اپنا مال اللہ کی محبت میں ضرورتمندوں میں خرچ کرو۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن: اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط {19/9}

ترجمہ : ”کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی آرائش وزیبائش کرنا اُس کے برابر ٹھہرا لیا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور جہاد کیا، اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 19}

(3) حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپؐ اپنا کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔آپؐ بکری کا دودھ خود دوہ لیتے،اپنا جُوتا خود گانٹھ لیتے،اپنے کپڑے خود سی لیتے وغیرہ۔یہ کیسے ممکن ہے کہ آپؐ نے اپنی ساری زندگی، عملی زندگی کے طور پر گزاری ہو جبکہ دوسروں کو تعلیم یہ دیں کہ تم فلاں وظیفہ پڑھ لو تمہارا کام ہو جائے گا۔

کیا اسلام ٹونے ٹوٹکوں،اوراد و وظائف اور ترکِ دنیا کی تعلیم دینے والا مذہب ہے یا ایک مکمل ضابطۂ حیات؟ کیا مذکورہ وظیفہ پڑھنے سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کا کام خود بخود ہو جاتا تھا؟ مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے :

تسبیح فاطمی کا دوسرا شان نزول

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: (إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ» قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: «تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً». قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذٰلِكَ فضل الله يؤته من يَشَاء». وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عشرا». بدل ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ مہاجر فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: مال دار دائمی نعمتیں اور بلند درجات پا گئے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وہ کیسے؟“ انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، ویسے وہ روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد نہیں کرتے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالو گے اور اپنے بعد والوں سے سبقت پا جاؤ گے، اور تم سے صرف وہی (مال دار) شخص بہتر ہو گا جو تمہارے جیسا عمل کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار ((سبحان اللہ))، ((اللہ اکبر)) اور ((الحمد للہ)) پڑھ لیا کرو۔'' ابو صالح بیان کرتے ہیں، مہاجر فقراء دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ہمارے مال دار بھائیوں کو ہمارے عمل کا پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے بھی وہی عمل شروع کر دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بخاری، مسلم، لیکن ابو صالح کا قول صرف صحیح مسلم میں ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''تم ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ ((سبحان اللہ))، دس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور دس مرتبہ ((اللہ اکبر)) پڑھا کرو یہ الفاظ: ''تینتیس کے متبادل فرمائے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 965)

تسبیح فاطمی کا دوسرا شان نزول

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاث وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَة ثَلَاث وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر فرض نماز کے بعد چند کلمات کہے جاتے ہیں، ان کا کہنے والا ناکام اور نامراد نہیں ہو گا، تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) کہنا:'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 966)

تسبیح فاطمی کا دوسرا شان نزول

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ مُسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تنتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور تینتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) کہا پس یہ ننانوے ہوئے، اور: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' سے سو پورا کر لیا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 967)

تسبیح فاطمی کا دوسرا شان نزول

وَعَن زيد بن ثَابت قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم أَن تسبحوا فِي دبر كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَ كَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ

فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فافعلوا». رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ والدارمی

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ ((سبحان اللہ)) تینتیس دفعہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) کہیں، انصار کے ایک آدمی نے خواب میں کسی آدمی کو دیکھا تو اس نے اس (انصاری آدمی) سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اس قدر تسبیح کرو، انصاری شخص نے اپنے خواب میں کہا: ہاں! اس شخص نے کہا: اسے پچیس، پچیس مرتبہ کر لو اور اس میں ((لا الہ الا اللہ)) شامل کر لو، جب صبح ہوئی تو وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو خواب کا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے ہی کر لیا کرو۔'' صحیح، رواہ احمد والنسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 973)

تسبیح فاطمی

وَعَن عَلِيّ: أَن فَاطِمَة أَنت النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خير لَكُمَا من خَادِم»

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس تکلیف کی شکایت لے کر گئیں جو انہیں چکی پیسنے سے ہوئی تھی، اور انہیں پتہ چلا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، لیکن ان کی آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا، جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا، علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ایسے وقت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔'' پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس چیز سے، جس کا تم نے سوال کیا ہے، بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لئے، خادم کے مل جانے سے بہتر ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2387)

تسبیح فاطمی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم کا مطالبہ کرنے آپ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو کہ خادم سے بہتر ہے، کہ تم ہر نماز اور سوتے وقت تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' تینتیس مرتبہ ''الحمد للہ'' اور چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کریں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2388)

انبیائے کرامؑ

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل و فکر اور علم و بصیرت کی رُو سے کیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل و فکر کے چراغ گل کر کے ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾

تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سُور کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گھلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو یہ سب افعال فسق ہیں آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہٰذا تم اُن سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے (لہٰذا حرام و حلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں اُن کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر اُن میں سے کوئی چیز کھالے، بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

قرآن:

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَٰنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (90/5)

اے ایمان والو! بیشک شراب اور جُوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بُت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے (کلیتاً) پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ،

(سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90)

اللہ نے تو ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات، فال و رمال اور کہانت قسم کی چیزوں سے منع فرمایا ہے اور انہیں شیطانی کام قرار دیا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں حضور نبی کریم ﷺ سے منسوب کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک پیغمبر لکیریں (رمل) کیا کرتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے

عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ. فَقلت: وَا ثكل أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا

مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ: «إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِن كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ» أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قلت: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ. قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ». قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ». قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ. قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ: لَكِنِّي سَكَتُّ هَكَذَا وُجِدَتْ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي «جَامِعِ الْأُصُولِ» بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ: لكني

معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماردی، تو میں نے (دوران نماز) کہہ دیا: اللہ تم پر رحم کرے، لوگ مجھے آنکھوں کے اشارے سے روکنے لگے، میں نے کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیے، چنانچہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھ لی، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ جیسا بہترین معلم آپ سے پہلے کوئی دیکھا ہے نہ آپ کے بعد، اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی گالی دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جو نماز ہے اس میں لوگوں کا باتیں کرنا درست نہیں، یہ تو صرف تسبیح و تکبیر اور قراءت قرآن ہے۔'' یا اس سے ملتے جلتے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، اللہ نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے بے شک ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے پاس نہ جانا۔'' میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ فال لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں، (اس کی کوئی دلیل نہیں) پس یہ چیز انہیں روکنے نہ پائے۔'' میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، پس جس کا خط ان کے موافق ہو گا تو وہ درست ہے۔'' رواہ مسلم۔ (مؤلف فرماتے ہیں) کہ راوی کا یہ کہنا: ''لکنی سکت'' میں نے جملہ صحیح مسلم اور کتاب حمیدی میں اسی طرح دیکھا ہے، اور جامع الاصول میں اس کے ساتھ کزا کا لفظ تصحیح کے طور پر لایا گیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 978)

ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے

عَن مُعَاوِيَة بن الحكم قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ: «فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ» قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: «ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يصدَّنَّكم». قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاك». رَوَاهُ مُسلم

معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کچھ ایسے امور و معاملات ہیں جو ہم دور جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم پرندوں کے ذریعے فال لیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے وہ (فال لینا) تمہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جو لکیریں کھینچا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے، جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا تو وہ ٹھیک ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4592)

انبیا زندہ ہوتے ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أحدا لن يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا» قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ وہ مشہود ہے، اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اور وفات کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو کھانا زمین (مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ کے نبیؑ زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1366)

سچا امانت دار تاجر انبیا کے ساتھ ہو گا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سچا امانت دار تاجر انبیا علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔'' رواہ الترمذی والدارمی والدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2796)

نبیؑ اور ظلم؟ استغفر اللہ

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا من الأنبياء فأمر بقرية النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چیونٹی نے کسی نبیؑ کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے مسکن کو جلا دینے کا حکم فرمایا تو اسے جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور آپ نے ایک ایسی جماعت کو جلا دیا جو تسبیح کرتی تھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4122)

جہاد کا قصہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا

فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاؑ میں سے کسی ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے شادی کی اور وہ اسے اپنے گھر لانا چاہتا ہے مگر وہ اسے تاحال اپنے گھر نہیں لا سکا اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا اور اس نے اس کی چھتیں بلند نہیں کیں، اور نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہے اور وہ اس کے بچے کا منتظر ہے۔ انہوں نے جہاد کا ارادہ کیا، اور وہ نماز عصر یا اس کے قریب اس بستی کے قریب پہنچے (جس کے ساتھ جہاد کرنا تھا) اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے ٹھہرا دے، لہذا اسے ٹھہرا دیا گیا حتی کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی، انہوں نے مال غنیمت جمع کیا، آگ اسے جلانے کے لیے آئی مگر اس نے اسے نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی خائن ہے، ہر قبیلے سے ایک آدمی میری بیعت کرے، ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گیا، نبی نے فرمایا: تم میں خائن ہے۔ وہ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک سر لائے اور اسے مالِ غنیمت میں رکھا گیا، پھر آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ نقل کیا ہے: ''ہم سے پہلے مالِ غنیمت کسی کے لیے حلال نہیں تھا، پھر اللہ نے ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال فرما دیا، اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4033)

ایوب پر ٹڈیوں کی بارش

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایوبؑ عریاں حالت میں غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں تو ایوبؑ انہیں کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے انہیں آواز دی، ایوب! کیا میں نے تجھے مال عطا کر کے ان (ٹڈیوں) سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا، تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے کیسے بے نیاز رہ سکتا ہوں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5707)

کس کا فیصلہ درست تھا؟

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے، بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا، ایک نے اپنی ساتھ والی سے کہا: وہ تو تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، اور دوسری نے کہا:

(نہیں)وہ تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، چنانچہ وہ دونوں داؤدؑ کے پاس مقدمہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر وہ دونوں سلیمان بن داؤدؑ کے پاس سے گزریں اور انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے چھری دو میں اسے ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ایسے نہ کریں وہ اسی کا بیٹا ہے، انہوں نے اس کے متعلق چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5719)

صحابہ کرامؓ

قرآنِ مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں ہے :

قرآن:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (29/48)

''محمد،اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں،آپس میں رحم دل ہیں۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48آیت نمبر 29}

قرآن:

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ط اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (63/8)

ترجمہ:'' اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں،اگر تم سب کچھ خرچ کر دیتے جو زمین میں ہے ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی،بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔''

(سورۃ الانفال سورہ نمبر 8آیت نمبر 63)

قرآن:

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج (103/3)

ترجمہ:'' اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔''

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3آیت نمبر 103}

قرآن:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (10/49)

'' سب مومن بھائی بھائی ہیں۔''

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49آیت نمبر 10}

قرآن:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (96/19)

" بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، رحمٰن ان میں محبت پیدا کر دے گا۔"

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 96}

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ یہ آپس میں بڑے رحمدل تھے، ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ اس بات کی گواہی کون دے رہا ہے..... خود خُدا... لیکن یہ حدیث کیسے صحیح تسلیم کی جاسکتی ہے جس میں ثابت کیا جارہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں کدورت، بغض اور عناد رکھتے تھے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

صحابہؓ اختلاف کا شکار تھے

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ». قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. رَوَاهُ مُسلم

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں اپنے ہاتھ ہمارے کندھوں پر رکھتے اور فرماتے: "برابر ہو جاؤ، اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، اور تم میں سے صاحب عقل و دانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔" اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم آج سخت اختلاف کا شکار ہو۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1088)

صحابہؓ خالد بن ولید پر ظلم کرتے تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ. فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا. قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ. وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل رضی اللہ عنہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ نے زکوۃ روک لی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ابن جمیل تو اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ تنگ دست تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا، رہا خالد، تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو، اس نے تو اپنی زرہیں اور آلات جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، اور رہے عباس تو ان کی زکوۃ اور اس کے برابر وہ میرے ذمہ ہے۔" پھر فرمایا: "عمر! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔" متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1778)

حضور ﷺ کے دور میں ظلم کر کے صدقہ وصول کیا جاتا تھا

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ نَاسًا مِنَ المصدقين يَأْتُونَا فيظلمونا قَالَ: فَقَالَ: «أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: صدقہ وصول کرنے والے کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو۔'' انہوں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! خواہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1783)

حضور ﷺ کی موجودگی میں گالی گلوچ

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: لَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي لست بمجنون

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے جبکہ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک سخت غصے کی حالت میں دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہیں سن رہے؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں! متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2418)

ابوسفیان بخیل آدمی ہے (شیعہ روایت)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هند ابنت عتبة قَالَت: يَا رَسُول الله إِن أَبَا سُفْيَان رجل شحيح وَلَيْسَ يعطيني مَا «يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أخذت مِنْهُ وَهُوَ يعلم فَقَالَ: «خذي مَا يَكْفِيك وولدك بِالْمَعْرُوفِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، ہند بن عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اس قدر نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو، مگر میں اس سے اس طرح لے لیتی ہوں کہ اسے پتہ نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تیرے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3342)

حضور ﷺ نے صحابیؓ کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ» فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، صحابہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' یہ سن کر صحابہ کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔'' ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہود کا ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔ اسنادہ حسن، رواہ مالک وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4011)

بعض صحابہؓ کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا» ثُمَّ قَرَأَ: (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فاعلين) وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ: أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مرتدين على أَعْقَابِهِم مذْ فَارَقْتهمْ. فَأَقُول كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دمت فيهم) إِلَى قَوْله (الْعَزِيز الْحَكِيم) مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ہم ایسے ہی لوٹائیں جائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔'' اور روزِ قیامت سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا، اور میرے اصحاب سے بعض کو جہنم میں لے جانے کے لیے پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں! تو وہ کہے گا: آپ کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑھیوں کے بل پھر گئے تھے، تو میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰؑ نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں تھا تو میں ان پر نگران تھا..... العزیز الحکیم۔'' تک۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5535)

میرے بندے بھی جہنم میں

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ: سُحْقًا سحقاً لمن غير بعدِي. مُتَّفق عَلَيْهِ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا، وہ (اس سے) پیئے گا اور جس نے پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی، میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں، (میرے امتی ہیں)، مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے تھے، میں کہوں گا: اس شخص کے لیے (مجھ سے) دوری ہو جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5571)

قرآن کی آیت صحابہؓ پر گراں گزری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ قد كبر على أَصْحَابك هَذِه الْآيَة. فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لم يفْرض الزَّكَاة إِلَّا ليطيب بهَا مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ وَذكر كلمة لتَكون لمن بعدكم» قَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حفظته». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں،،،،،، '' نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر بہت گراں گزری، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو حل کرتا ہوں، وہ گئے اور عرض کیا، اللہ کے نبی! یہ آیت آپ کے صحابہ پر بہت گراں گزری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے زکوۃ اس لیے فرض کی ہے تاکہ وہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے، اور اس نے وراثت کو اس لیے فرض کیا۔'' راوی کہتے ہیں: آپ نے ایک کلمہ ذکر کیا: ''تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی کے ساتھ) نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا میں تمہیں آدمی کے بہترین خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ صالحہ بیوی ہے، جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس کے پاس نہ ہو تو وہ اس (کے تمام حقوق) کی حفاظت کرے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1781)

قرآن کی آیت صحابہؓ پر گراں گزری

عَن ابْنِ مَسْعُود قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانهم بِظُلْم) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا: يَا رَسُول اله: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: (يَا بنى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؟) فِي رِوَايَةٍ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔'' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ پر گراں گزری اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے یہ مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمانؑ کا قول نہیں سنا جو

انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: ''بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''ایسے نہیں جو تم گمان کرتے ہو، یہ تو وہ ہے جیسے لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5131)

جمعہ

اللہ کریم نے قرآنِ حکیم میں نرمی اور اندازِ گفتگو کے متعلق اس طرح رہنمائی فرمائی ہے:

قرآن:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیں اور ان سے اس طریقہ سے بحث کریں جو بہترین طریقہ ہے

(سورۃ النحل 16، آیت 125)

قرآن:

(فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۔(159/3

یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ اِن کیلئے نرم دِل ہیں، اگر آپؐ سخت دِل ہوتے تو یہ آپؐ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت 159)

قرآن:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

بے شک ابراہیمؑ نرم دِل بُردبار تھے۔

(سورۃ التوبۃ 9، آیت 114)

قرآن:

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ

بے شک ابراہیمؑ بردبار ، نرم دِل رُجوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃ الھود 11، آیت 75)

قرآن:

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۟ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

تم دونوں فرعون کے پاس جائو بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔تم اس کو نرم بات کہو شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

(سورۃ طٰہٰ 20، آیت 43تا44)

قرآن:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾

اور خبردار لوگوں کے سامنے اکڑ کر منہ نہ پھُلا لینا اور زمین میں غرور کے ساتھ نہ چلنا کہ خدا اکڑنے والے اور مغرور کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی سے کام لینا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا کہ سب سے بدتر آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے (جو بلا سبب بھونڈے انداز سے چیختا رہتا ہے۔

(سورۃ لقمان 31، آیت 18 تا 19)

لیکن مشکوۃ المصابیح میں ہے کہ حضور ﷺ غصے کی حالت میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے تھے:

حضور ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور شدید غصہ ہو جاتے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يقولك: «صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ» وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا، حتیٰ کہ یہ کیفیت ہو جاتی گویا آپ کسی حملہ آور لشکر سے آگاہ کرتے ہوئے فرما رہے ہوں: ''وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: ''مجھے (ایسے وقت میں) مبعوث کیا گیا ہے کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں۔'' آپ درمیانی انگی اور انگشت شہادت کو باہم ملاتے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1407)

یہود و نصاریٰ ہم سے پیچھے ہیں، کیونکہ جمعہ ہمارا ہے، یہ پہلے آتا ہے، ہفتہ یہودیوں کا اور اتوار عیسائیوں کا بعد میں آتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ من بعدهمْ ثمَّ هَذَا يومهم الَّذِي فرض عَلَيْهِم يَعْنِي يَوْم الْجُمُعَة فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللَّهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ» وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بيد أَنهم». وَذكر نَحوه إِلَى آخِره

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(ہم دنیا میں) سب سے آخر پر آئے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے آگے ہوں گے۔ تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہی یعنی جمعہ کا دن ان پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا، اور اللہ نے ہمیں اس کی راہنمائی فرما دی اسی لیے باقی لوگ ہم سے پیچھے ہو گئے۔ یہود کل (ہفتہ کے روز) اور عیسائی اس سے اگلے روز (اتوار کے روز عبادت کرتے ہیں)۔'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، فرمایا: (ہم دنیا میں) سب سے آخر پر ہیں لیکن روز قیامت سب سے پہلے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے۔'' باقی روایت انہوں نے آخر تک حدیث سابق کی طرح بیان کی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1354)

ہر جمعہ کو جن وانس کے علاوہ تمام جانور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے چیختے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مسيخة يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وفيها سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا. قَالَ كَعْبٌ: ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ. فَقلت: بل فِي كل جُمُعَة قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْب: ذَلِك كُلّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فقلت لَهُ: فَأَخْبِرنِي بِهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرَ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتلك السَّاعَة لَا يُصَلِّي فِيهَا؟» فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ؟» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقلت: بلَى. قَالَ: فَهُوَ ذَاك. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمد إِلَى قَوْله: صدق كَعْب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں طور کی طرف گیا تو میں کعب احبار سے ملا، میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے تورات کے بارے میں بتایا اور میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سنائیں، میں نے اسے جو کچھ بتایا وہ وہی کچھ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمام ایام سے بہتر دن، جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدمؑ کی تخلیق ہوئی، اسی روز زمین پر اتارے گئے اسی روز ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی روز فوت ہوئے، اسی روز قیامت قائم ہو گی، جن وانس کے سوا تمام جانور جمعہ کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے چیختے رہتے ہیں، اس میں ایک گھڑی ہے کہ جب مسلمان بندہ عین اس گھڑی میں دوران نماز اللہ سے جو مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' کعب نے کہا: پورے سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا، نہیں بلکہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔ کعب نے تورات پڑھی تو اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس کے بارے میں اور میں نے جمعہ کے متعلق جو اسے بتایا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا، کہ کعب نے کہا: وہ پورے سال میں ایک دن ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کعب نے جھوٹ بولا، میں نے انہیں بتایا کہ کعب نے پھر تورات پڑھی تو اس نے کہا: بلکہ وہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب نے سچ کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی گھڑی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا، مجھے اس کے متعلق خبر دینے میں بخل نہ کریں۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''کوئی مسلمان بندہ نماز میں اسے پاتا ہے۔'' تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز پڑھنے تک (حکماً) نماز ہی میں ہوتا ہے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا، بس! یہ وہی ہے۔ مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اور امام احمد نے ''کعب نے سچ کہا'' تک روایت کیا ہے۔ صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1359)

جو جمعہ کے دن فوت ہوتا ہے وہ فتنہ قبر سے بچا لیا جاتا ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اسے فتنہ قبر سے بچا لیتا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند متصل نہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1367)

باب نمبر۔55

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: " اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: " جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔"

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

شہید کون؟

«وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لكل مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "طاعون مسلمان کی شہادت ہے۔" متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1545)

شہید کون؟

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحب الْهدم والشهيد فِي سَبِيل الله

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "شہداء پانچ قسم کے ہیں، طاعون کے مرض سے، پیٹ کے مرض سے، ڈوب جانے سے فوت ہونے والا، کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مر جانے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والا۔" متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1546)

بیماری کی حالت میں فوت ہونے والا شہید، قبر کے فتنے سے محفوظ اور جنتی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا أَوْ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیماری کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے، اسے قبر کے فتنے سے بچالیا جاتا ہے، صبح وشام اسے جنت سے رزق پہنچادیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1595)

طاعون سے مرنے والا شہید

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ على فرشهم إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قتلوا كَمَا قتلنَا وَيَقُول: المتوفون على فرشهم إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا: انْظُرُوا إِلَى جراحهم فَإِن أشبهت جراحهم جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قد أشبهت جراحهم. رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شہداء اور اپنے بستروں پر وفات پانے والے، طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والوں کے بارے میں ہمارے رب عزوجل کے سامنے مقدمہ پیش کریں گے تو شہداء عرض کریں گے: ہمارے بھائی ہیں وہ ویسے ہی شہید کیے گئے جیسے ہم شہید کیے گئے، جبکہ فوت ہونے والے کہیں گے، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ویسے ہی اپنے بستروں پر فوت ہوئے جس طرح ہم فوت ہوئے، ہمارا رب فرمائے گا: ان کے زخم دیکھو، اگر تو ان کے زخم، مقتولین (شہداء) کے زخموں کی طرح ہیں تو پھر یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں، پس ان کے زخم انہی کے زخموں سے مشابہ تھے۔'' حسن، رواہ احمد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1596)

طاعون سے مرنے والا شہید

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ». رَوَاهُ أَحْمد

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون سے فرار ہونے والا میدان جہاد سے فرار ہونے والے کی طرح ہے، اور وہاں صبر کرنے (رک جانے) والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1597)

شہید کی نماز نہ پڑھی گئی اور نہ ہی اسے غسل دیا گیا

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَين الرجلَيْن فِي قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہدائے احد کے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے اور فرماتے ''ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پہلے لحد میں اتارتے، اور فرماتے: ''میں روز قیامت ان لوگوں کی گواہی دوں گا۔'' آپ نے انہیں اسی خون آلودہ حالت میں دفن کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی نہ انہیں غسل دیا گیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1665)

وصیت کرنے والا شہید

وصیت کرنے سے مغفرت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

جابر رضی اللہ ع❓❓ہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وصیت پر فوت ہوا تو وہ سیدھی راہ اور سنت پر فوت ہوا، وہ اطاعت گزاری اور شہادت پر فوت ہوا، اور وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3076)

مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا شہید

«وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3512)

مال کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا شہید

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: «فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: «قَاتِلْهُ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: «فَأَنْتَ شَهِيدٌ». قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: «هُوَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر کوئی آدمی (ناحق طور پر) میرا مال لینے کے ارا��ے سے آئے (تو میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنا مال اسے مت لینے دو۔'' اس نے عرض کیا، مجھے بتائیں اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم بھی اس سے جھگڑا کرو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم شہید ہو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر میں اسے قتل کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' (تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں)۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3513)

شہید

وَعَنْ سعيدِ بنِ زيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3529)

شہید کی روح سبز رنگ کے پرندے کے پیٹ میں ہوتی ہے

وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مسعودٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) الْآيَةَ قَالَ: إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا: يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تُرَدَّ أَرْوَاحُنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا. رَوَاهُ مُسْلِم

مسروق بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت: ''اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ تصور نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ان کے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔'' کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے متعلق (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں، وہ جنت (کے میووں) سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آجاتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر فرماتا ہے: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش رکھیں، ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے اور وہاں سے من پسند چیزیں کھاتے ہیں، رب تعالیٰ ان سے تین مرتبہ یہی سوال فرمائے گا جب وہ دیکھیں گے کہ ان سے پوچھے بغیر انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں حتی کہ ہم تیری راہ میں پھر شہید کر دیے جائیں، جب اس نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3804)

جو شخص طاعون یا پیٹ کی بیماری سے مر جائے وہ بھی شہید ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فهو شهيدٌ. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں کسے شہید شمار کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تب تو میری امت کے شہید قلیل ہوئے، جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص طاعون کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3811)

شہید اپنے ستر رشتہ داروں کی سفارش کرے گا جو قبول کی جائے گی

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دفعةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثنتينِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعامات ہیں: اسے پہلے قطرہ خون گرنے پر بخش دیا جاتا ہے، اس کا جنت میں ٹھکانا اسے دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے، وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا اس کا ایک یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کرائی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3834)

سمندر (کے سفر) میں چکرانے والے شخص کو قے آجائے تو وہ شہید

ڈوب جانے والا ڈبل شہید

وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ام حرام رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سمندر (کے سفر) میں چکرانے والے شخص کو قے آجائے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے، اور جو شخص ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3839)

شہید کون؟

وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ فِي فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اور وہ فوت ہو جائے یا اسے قتل کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ اسے گرا دے یا کوئی زہریلی چیز اسے ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی قسم کی موت سے اللہ کی مشیت سے فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔'' رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3840)

شہید کی روح سبز رنگ کے پرندے کے پیٹ میں ہوتی ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فلمَّا وجَدوا طِيبَ مأكَلِهِم ومشرَبِهِم ومَقِيلِهِم قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوانَنا عنَّا أَنَّنا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنكُلوا عندَ الحربِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنا أبلغكم عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ) إِلَى أخر الْآيَات) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں داخل کر دیں، وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، جنت کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں معلق سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ بہترین کھانا پینا اور آرام گاہ پاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو کون بتائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی رغبت رکھیں اور لڑائی (جہاد) کے وقت سستی نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے کہا: میں تمہاری بات ان تک پہنچاؤں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت گمان کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔'' آخر آیت تک۔ حسن، رواہ ابو داؤد (۲۵۲۰) وصححہ الحاکم (۲ / ۲۹۷،۵۸۸)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3853)

پردیس کی موت شہادت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ». رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پردیس کی موت شہادت ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1594)

قربانی

قربانی کے متعلق صرف ایک دو باتیں یہاں بیان کی جاتی ہیں، پہلی یہ کہ قرآن کے مطابق قربانی صرف کعبہ کے نزدیک ہے، ملک ملک شہر شہر قربانی کا تصور مذہبی پیشوائیت کا دیا ہوا غیر قرآنی تصور ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

قرآن:

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾

تمہارے لیے ان میں ایک وقت معین تک فائدے ہیں پھر اس کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر کے قریب ہے۔

(سورۃ الحج 22، آیت نمبر۔33)

دوسری بات یہ کہ اگر کوئی آدمی حج یا عمرہ کا ارادہ کرے لیکن کسی وہ سے روک دیا جائے تو وہ اپنی قربانی کعبہ کو بھیج دے اور جب تک قربانی اپنی جگہ یعنی کعبہ پہنچ نہ جائے تو وہ اپنی حجامت نہ بنوائے:

قرآن:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾

اور حج اور عمرہ (کے مناسک) اللہ کے لئے مکمل کرو، پھر اگر تم (راستے میں) روک لئے جاؤ تو جو قربانی بھی میسر آئے (کرنے کے لئے بھیج دو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی (کا جانور) اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، پھر تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (اس وجہ سے قبل از وقت سر منڈوالے) تو (اس کے) بدلے میں روزے (رکھے) یا صدقہ (دے) یا قربانی (کرے)، پھر جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا فائدہ اٹھائے تو جو بھی قربانی میّسر آئے (کر دے)، پھر جسے یہ بھی میّسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے (زمانۂ) حج میں رکھے اور سات جب تم حج سے واپس لوٹو، یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجدِ حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو)، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے،

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔196)

ان دو اہم باتوں کے بعد قربانی سے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

ہر اہل خانہ پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالْعَتِيرَةُ مَنْسُوخَةٌ

مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے، میں نے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال ایک قربانی کرنا اور ایک عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، اور امام ترمذیؒ نے فرمایا: یہ حدیث غریب، ضعیف الاسناد ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1478)

عباسؓ کے وسیلے سے بارش کی دعا

قرآن میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں لفظ اللہ فاعل کے طور پر آتا ہے لیکن وہاں اللہ سے مراد اللہ کا قانون ہوتا ہے مثلاً :

قرآن:

اللہ ماں کے پیٹ میں صورتیں بناتا ہے۔(سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 6)

اللہ لکھ لیتا ہے۔(سورۃ النساء آیت نمبر 81)

اللہ بارش برساتا ہے۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 6)

اللہ نہریں بناتا ہے۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 6)

اللہ باغات تیار کرتا ہے۔(سورۃ التوبہ آیت نمبر 89)

{مزید تفصیل کیلئے دیکھیے میری کتاب ''اللہ کیا کرتا ہے''}

اِسی طرح بارش کے بارے میں فرمایا کہ بارش اللہ کے قانون کے تحت ہوتی ہے {31/34-6/6} ۔آج کا معمولی پڑھا لکھا اِنسان بھی جانتا ہے کہ زمین سے پانی، بخارات کی صورت میں اُوپر فضا میں اُٹھتا ہے اور یہی بخارات {پانی سے لدی ہوئی ہوائیں} بارش کا باعث بنتی ہیں۔قرآن نے بارش کے اِس سائیکل کو سورۂ حجر میں اِس طرح بیان فرمایا ہے:

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾

اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو

(سورۃ الحجر 15، آیت نمبر۔22)

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ﴿٩﴾

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے

(سورۃ الفاطر 35، آیت نمبر۔9)

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾

اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں، اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں

(سورۃ الروم 30، آیت نمبر۔48)

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں، تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔57)

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾

اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔ تاکہ اس کے ذریعے سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔

(سورۃ الفرقان 25، آیت نمبر۔48تا49)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے، پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے، اس میں عقل مندوں کے لئے بہت زیادہ نصیحت ہے۔

(سورۃ الزمر 39، آیت نمبر۔21)

ثابت ہوا کہ بارش اللہ کے قانون کے تحت ہوتی ہے اور اللہ کا قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ جبکہ مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بارش کیلئے کسی قانون کی نہیں بلکہ کسی نیک آدمی کے وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے :

صحابہ کرامؓ حضرت عباسؓ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذْ قحطوا استسقى بالعباس بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط سالی کا شکار ہوتے تو عباس بن عبد المطلب کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے تو ہم پر بارش برساتا تھا، اور اب ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل فرما، چنانچہ بارش ہونے لگتی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1509)

حضور ﷺ بادل اور آندھی سے خوفزدہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ ایسا نہیں کہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ آپ ان کے درمیان موجود ہیں:

قرآن:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی موجودگی میں امت پر عذاب نہیں آسکتا لیکن گستاخانِ رسول نے آپ ﷺ سے یہ منسوب کر دیا ہے کہ حضور ﷺ آندھی، بدلی، سورج گرہن اور جانے کس کس چیز سے خوفزدہ ہو جاتے تھے کہ کہیں یہ اللہ کا عذاب ہی نہ ہو، ملاحظہ کیجئے مشکوٰۃ المصابیح کی چند احادیث:

حضور ﷺ بادل اور آندھی سے خوفزدہ ہو جایا کرتے تھے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يتبسم فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجهه

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے گلے کا کوّا نظر آجائے آپ تو بس تبسم فرمایا کرتے تھے، جب آپ بادیا آندھی دیکھتے تو اس کے (خوف کے) اثرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر نمایاں ہو جاتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1512)

حضور ﷺ بادلوں سے خوفزدہ ہو جایا کرتے تھے کہ کہیں ان سے پتھر نہ برس پڑیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَونه وحرج وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا «مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا: هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا) وَفِي رِوَايَةٍ: وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ «رَحْمَةً

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب تیز آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ میں اس کی خیر کا اس میں جو خیر ہے اس کا اور اس کے ساتھ جو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اس میں جو شر ہے اس کا اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے شر کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آسمان پر بارش کے آثار ظاہر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو جاتا، آپ کبھی گھر سے باہر آتے اور کبھی اندر جاتے، کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اور جب بارش ہو جاتی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوف زائل ہوتا، عائشہ رضی اللہ

عنہ نے ان کی یہ کیفیت پہچان کر آپ سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! شاید کہ یہ ایسے نہ ہو جیسے قوم عاد نے کہا تھا: جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے: جب آپ بادل دیکھتے تو فرماتے: ''اسے رحمت بنادے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1513)

باب نمبر۔59

نوحہ کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے

قرآن میں ہے کہ انسان صرف اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے:

قرآن:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣١﴾

وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر چکے اُن کی کمائی اُن کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے تم سے اُن کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا۔

(سورۃ البقرہ 2 آیت 141)

قرآن:

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ﴿٣٨﴾ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾

یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اُس نے سعی کی ہے"

(سورۃ النجم 53، آیت 38تا39)

نیز دیکھیے:

سورۃ الزمر 39، آیت 7

سورۃ الفاطر 35، آیت 18

سورۃ الاسرا 17، آیت 15

سورۃ الانعام 6، آیت 164

جبکہ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ لواحقین کے رونے سے مردے کو عذاب ہوگا:

میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ: (قَدْ قَضَى؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ ببكاء أَهله

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، جب آپ ان کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں بیہوشی کے عالم میں پایا تو فرمایا: ''کیا یہ فوت ہو چکے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، پس نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے، جب لوگوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ آنکھوں کے رونے اور دل کے غمگیں ہونے پر عذاب نہیں دیتا، لیکن وہ تو اس زبان کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے، اور بے شک میت کو، اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1724)

نوحہ کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: «من نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة»

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص پر نوحہ کیا جائے تو اس پر نوحہ کیے جانے کے باعث روز قیامت اسے عذاب دیا جائے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1740)

میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب بڑھا دیا جاتا ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بن عمر لعَمْرو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ. ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ؟ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ. قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يبكي يَقُول: وَا أَخَاهُ واصاحباه. فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِك لعَائِشَة فَقَالَت: يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ: إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) قَالَ ابْن عَبَّاس عِنْد ذَلِك: وَالله أضحك وأبكى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَمَا قَالَ ابْنُ عمر شَيْئا

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ میں وفات پا گئیں تو ہم اس کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے آئے جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے تھے، میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عثمان سے فرمایا: جبکہ وہ اس کے مقابل تھے، کیا تم رونے سے منع نہیں کرتے؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میت کو، اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے، عذاب دیا جاتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ اس کا بعض حصہ بیان کیا کرتے تھے، پھر انہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی تو فرمایا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آیا، حتیٰ کہ جب ہم بیداء کے قریب پہنچے تو انہوں نے کیکر کے سائے تلے ایک قافلہ دیکھا تو فرمایا: جاؤ دیکھو کہ یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں نے ان کو

بتایا، توانہوں نے فرمایا: اس (صہیب رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ، میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے کہا: یہاں سے کوچ کرو اور امیر المؤمنین کے پاس چلو، پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا، تو صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب! کیا تم مجھ پر روتے ہو؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ ''میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' بلکہ ''اللہ کافر شخص پر' اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب بڑھا دیتا ہے۔'' اور عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں قرآن کافی ہونا چاہیے: ''کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات نہ کی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1742)

جو میت پر روئے اس کے منہ میں مٹی ڈالو

حضور ﷺ نے میت پر رونے سے منع فرمایا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ: انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللَّهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابن حارثہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت پہنچی تو آپ (مسجد میں) بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے پر غم کے آثار واضح تھے، اور میں دروازے کی جھری سے دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کہ: ''انہیں منع کرو۔'' وہ چلا گیا (اور انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئیں) پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ وہ اس کی بات نہیں مانتیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں منع کر۔'' لیکن وہ تیسری مرتبہ پھر آیا اور عرض کیا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آگئیں ہیں، (عائشہ رضی اللہ عنہ) نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حکم دیا تو اسے بجا لایا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانا ترک کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1743)

گھر والوں کے رونے کی وجہ سے مردے کی فرشتوں کے ہاتھوں پٹائی

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا من ميت يَمُوت فَيقوم باكيهم فيقولك: واجبلاه واسيداه وَنَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ: أَهَكَذَا كُنْتَ؟. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ

ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اسے رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں: آہ پہاڑ! آہ سردار! اور اس طرح کی کوئی بات، تو اللہ اس (میت) پر دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اسے مارتے ہوئے دھکے دے کر کہتے ہیں: کیا تو ایسے ہی تھا؟'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1746)

حضور ﷺ نے میت پر رونے کی اجازت دی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُنَّ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ». رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل میں سے کوئی شخص فوت ہو گیا، تو عورتیں جمع ہو کر اس پر رونے لگیں، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکنے اور دور ہٹانے کے لیے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر انہیں چھوڑ دو، کیونکہ آنکھ اشکبار ہے اور دل غمناک ہے اور ابھی صدمہ تازہ ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1747)

میت پر رونا باعث رحمت ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاء فَجعل عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: «مهلا يَا عمر» ثُمَّ قَالَ: «إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ أَحْمد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہ وفات پا گئیں تو خواتین رونے لگیں، تو عمر رضی اللہ عنہ کوڑے کے ساتھ انہیں مارنے لگے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ساتھ انہیں پیچھے کر دیا اور فرمایا: ''عمر! کچھ مہلت دو۔'' پھر فرمایا: ''(خواتین کی جماعت) شیطانی آواز سے بچو۔'' پھر فرمایا: ''جہاں تک آنکھ (کے اشکبار ہونے) اور دل (کے غمگیں ہونے) کا تعلق ہے تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور رحمت ہے، اور جو ہاتھ اور زبان سے کوئی حرکت ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1748)

روزہ

اللہ تعالیٰ نے حالتِ روزہ میں اپنی بیوی سے وظیفۂ زوجیت کرنے سے منع فرمادیا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا :

قرآن:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿187/2﴾

ترجمہ:''تمہارے لئے حلال کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا،وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو،اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سواُس نے تمہیں معاف کردیا اور تم سے درگزر کی،پس اب تمہیں اُن سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اِجازت ہے،تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز ہوجائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو''۔

{سورۃ البقرۃ2آیت نمبر187}

لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اِلزام لگایا جارہا ہے کہ آپؐ(نعوذ باللہ)روزے کی حالت میں اپنی بیویوں کے بوسے لیا کرتے تھے اور زبان چوسا کرتے تھے ملاحظہ کیجیے :

حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسے دیا کرتے تھے اور گلے ملا کرتے تھے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لأربه

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور گلے مل لیا کرتے تھے اور آپ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح،حدیث نمبر:2000)

حضور ﷺ روزے کی حالت میں بوسے لیا کرتے تھے اور زبان چوس لیا کرتے تھے

عَن عَائِشَة: أَن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِم ويمص لسنانها. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں کبھی ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح،حدیث نمبر:2005)

حضرت عائشہؓ کے قضا روزے رکھنے میں تاخیر کی وجہ؟؟؟

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: تَعْنِي الشّغل من النَّبِي أَو بِالنَّبِيِّ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں صرف شعبان میں ان کی قضا دے سکتی تھی۔ یحیی بن سعید بیان کرتے ہیں، ان کی مراد یہ ہے کہ (قضا میں تاخیر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشغولیت کی وجہ سے تھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2030)

عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے، اپنے خاوند کے پاس ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2031)

رمضان میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِذا دخل شهر رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». وَفِي «رِوَايَةٍ: «فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1956)

دین غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ (افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔'' حسن، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1995)

حضور ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2002)

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمِلَازِمِ

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ پچھنے لگوا رہا تھا، آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ الشیخ الامام محی السنہ نے فرمایا: اور جن بعض حضرات نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے، انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پچھنے لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب پہنچ جاتا ہے، جب کہ پچھنے لگانے والا اس چوسنے کی وجہ سے پیٹ میں کوئی چیز پہنچنے سے بچ نہیں سکتا۔ صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2012)

پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِي يضعف فِي الحَدِيث

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنے، قے اور احتلام۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، عبدالرحمٰن بن زید روای، حدیث میں ضعیف ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2015)

سفر میں روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ». رَوَاهُ ابْن مَاجَه

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوران سفر رمضان کا روزہ رکھنے والا، حالتِ قیام میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2028)

فوت ہونے والے کے ذمے روزے ہوں تو اس کا وارث روزے رکھے

«وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وليه

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا وارث روزے رکھے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2033)

کوئی کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ نماز پڑھ سکتا ہے

عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أحد. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ

امام مالکؒ فرماتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا تھا، کیا کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا کوئی کسی دوسرے شخص کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2035)

بہترین روزہ داؤدی روزہ ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ». قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کر، روزہ رکھا کر اور کبھی نہ بھی رکھا کر، رات کو قیام بھی کیا کر اور سویا بھی کر، کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری اہلیہ کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے، مسلسل روزے رکھنے والے کا کوئی روزہ نہیں، ہر ماہ تین دن روزے رکھنا، زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے، ہر مہینے تین روزے رکھا کر اور ہر ماہ قرآن مجید مکمل کیا کر۔'' میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین روزے رکھ، داؤدؑ کے روزے، ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سات دن میں قرآن مجید مکمل کر، اور اس پر اضافہ نہ کر۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2054)

دعوت ملنے پر حضور ﷺ نے روزہ توڑ دیا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا قَالَ: «فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ». ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ: «أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا» فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں پھر روزہ سے ہوں۔'' پھر آپ کسی روز ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں حیس (کھجور، گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ) ہدیہ کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزہ رکھا ہوا تھا۔'' آپ نے (اسے) کھالیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2076)

حالت روزہ میں اگر کوئی کھانے کی دعوت دے تو روزہ مت توڑو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفطرا فيطعم». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے جبکہ وہ روزہ سے ہو تو وہ کہے: ''میں روزہ سے ہوں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، اگر وہ روزے سے ہو تو وہ دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھانا کھالے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2078)

نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: «الصَّائِمُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ

ام ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب فتح مکہ کا دن تھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں، جبکہ ام ہانی رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں جانب تھیں، پس لونڈی برتن میں مشروب لائی اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے نوش فرمایا، بعد ازاں آپ نے برتن ام ہانی کو دیا تو انہوں نے اس سے پیا پھر انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے تو روزہ توڑ لیا ہے، میں تو روزے سے تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا تم کوئی قضا دے رہی تھیں؟'' انہوں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نفلی تھا تو پھر تمہارے لیے مضر نہیں۔'' ابوداؤد، ترمذی، دارمی۔ احمد اور ترمذی کی ایک روایت اسی طرح ہے اور اس میں ہے: انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں تو روزہ سے تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، وہ اگر چاہے تو رکھے (یعنی پورا کرے) اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2079)

شب قدر کو تلاش کرو

قرآن:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزار ہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات درحقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہو گی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن و سلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخر الامر زمین اپنے نشو و نما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا ، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں (تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی احادیث قابل غور ہیں:

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔''

رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2083)

شب قدر کو تلاش کرو

وَعَنِ ابْنِ عمر قَالَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ کو شب قدر بحالت خواب رمضان کے آخری ہفتہ (سات ایام) میں دکھائی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری ہفتہ میں متفق و موافق ہیں، پس جو شخص اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے آخری ہفتے ہیں تلاش کرے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2084)

شب قدر کو تلاش کرو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ: فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس (شب قدر) کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر باقی رہنے والی نویں رات، ساتویں رات، پانچویں رات (یعنی اکیسویں، تئیسویں اور پچیسویں رات) میں ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2085)

شب قدر کو تلاش کرو

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأسه. فَقَالَ: «إِنِّي اعتكفت الْعشْر الأول ألتمس هَذِه اللَّيْلَة ثمَّ اعتكفت الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعشْر الْأَوَاخِر فَمن اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ». قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ وَالْمَاءِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ: فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعشْر الْأَوَاخِر. وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے درمیانے عشرے میں ایک چھوٹے سے خیمے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے اپنا سر باہر نکال کر فرمایا: ''میں نے پہلا عشرہ اعتکاف کیا، میں اس رات کو تلاش کرنا چاہتا

تھا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے کہا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے، جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو وہ آخری عشرہ اعتکاف کرے، مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی، پھر مجھے بھلا دی گئی، میں نے اس کی صبح خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اس رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت شاخوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی، میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا اور یہ اکیسویں کی رات (یعنی اکیسویں تاریخ) تھی۔ متفق علیہ۔ معنی کے لحاظ سے بخاری، مسلم، اس پر متفق اور ((فقیل لی انھا فی العشر الاواخر)) تک مسلم کے الفاظ ہیں، جب کہ باقی صحیح بخاری کے الفاظ ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2086)

شب قدر کو تلاش کرو

وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: «لَيْلَة ثَلَاث وَعشْرين». رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے، فرمایا: تیئسویں رات۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2087)

شب قدر کو تلاش کرو

C وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

زرّ بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورا سال تہجد پڑھے گا وہ شب قدر پالے گا، تو انہوں نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اس پر ہی اعتماد نہ کر لیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ (شب قدر) رمضان میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، پھر انہوں نے ان شاء اللہ کہے بغیر قسم اٹھا کر کہا وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا: ابو منذر! آپ یہ کیسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس کی علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی کہ اس روز سورج طلوع ہوگا تو اس کی شعائیں نہیں ہوں گی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2088)

شب قدر کو تلاش کرو

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقدر فِي تسع بَقين أَو فِي سبع بَقين أَو فِي خمس بَقين أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شب قدر کو اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2092)

شب قدر کو تلاش کرو

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب قدر کے متعلق ہمیں بتانے کیلئے تشریف لائے تو دو مسلمان باہم جھگڑ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں باہم جھگڑ پڑے تو وہ مجھ سے اٹھالی گئی اور ممکن ہے کہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہذا تم اسے اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2095)

اعتکاف

اعتکاف کا مادہ (ع۔ک۔ف) ہے اس کے لغوی معنی ہیں رکنا یا روکنا، کسی چیز کے ساتھ وابستہ رہنا، پریشان چیزوں کو سنوارنا، بکھرے ہوئے موتیوں کو لڑی میں پرو دینا، معاملات کو درست کرنا۔ قرآنی سسٹم میں مسجد محض نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہوتی بلکہ یہ قرآنی نظام کا مرکزی مقام ہوتا ہے جہاں مملکت کے مختلف امور انجام پاتے ہیں۔ بعض اوقات ہنگامی حالات میں مملکت کے خاص امور کی انجام دہی کیلئے بعض لوگوں کو مرکز میں رکنا پڑتا ہے، انہیں قرآن کی اصطلاح میں معتکف کہتے ہیں۔ معتکفین کو ہدایت کی گئی کہ اعتکاف کے دوران جنسی جذبات کے خیالات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو:

قرآن:

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا

جب تم مساجد میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو عورتوں سے مباشرت (میل جول یا جماع) نہ کرو، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت۔187)

حج کے عاکفین (سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔125) کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ وہاں عالمی مسائل کو زیر بحث لایا جاتا ہے اور پوری انسانیت کی فلاح کیلئے غور و فکر کیا جاتا ہے اور لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔

پھر جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اعتکاف کا مطلب دنیاوی معاملات سے قطع تعلق ہو کر مسجد میں ٹینٹ لگا کر دس دن تک زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنا لیا گیا۔ حالانکہ دنیا سے لاتعلق ہو کر محض ''عبادت'' کیلئے گوشہ نشینی اختیار رہبانیت کہلاتا ہے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے:

قرآن:

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ

اور رہبانیت (یعنی عبادتِ الٰہی کے لئے ترکِ دنیا اور لذّتوں سے کنارہ کشی) کی بدعت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، اسے ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا،

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔27)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ اسلام ہر زمانے کیلئے کتنا جدید ترین نظام تھا لیکن مذہبی پیشوائیت نے اسے کیا سے کیا بنا دیا، ملاحظہ فرمایئے:

اعتکاف نماز فجر سے شروع ہوتا ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے۔ صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2104)

حضور ﷺ اعتکاف کے دوران مریض کی عیادت کرتے تھے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت کر لیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حال میں چلتے جاتے اور رکے بغیر اس کا حال دریافت کر لیتے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2105)

دوران اعتکاف مریض کی عیادت کرنا درست نہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جِنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون یہی ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کرے نہ جنازے میں شرکت کرے، عورت سے جماع کرے نہ اسے گلے لگائے اور کسی بہت ہی ضروری کام کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ نکلے نیز روزے کے بغیر اعتکاف ہے نہ جامع مسجد کے بغیر۔"

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2106)

سونا، ریشم، سرخ زین پوش، قسی کے کپڑے اور چاندی کے برتن منع ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سونا یا ریشم کہیں حرام نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ زینت انسانوں کیلئے پیدا کی گئی ہے اور قیامت کے دن تو یہ بالخصوص مومنین کیلئے ہو گی:

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(32/7)

ترجمہ: " (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا:

قرآن:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ(31/7)

ترجمہ: " اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ(31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے :

سونا، ریشم، سرخ زین پوش، قسی کے کپڑے اور چاندہ کے برتن منع ہیں

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لم يشرب فِيهَا فِي الْآخِرَة

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے ہمیں منع فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مریض کی عیادت کرنے، جنازوں کے ساتھ شریک ہونے، چھینک مارنے والے کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی قسم پوری کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا ہمیں حکم فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، موٹے ریشم، باریک ریشم، سرخ زین پوش، قسی کپڑے سے اور چاندی کے برتن سے ہمیں منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے: چاندی کے برتن میں پینے سے (منع فرمایا) کیونکہ جس نے اس میں دنیا میں پیا وہ آخرت میں نہیں پیئے گا۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1526)

ریشم اور سونا چاندی کے برتن میں کھانا پینا منع ہے

یہ چیزیں کافروں کیلئے دنیا میں اور مومن کیلئے آخرت میں ہیں

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ»

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”باریک اور موٹا ریشمی کپڑا مت زیب تن کرو اور سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔“ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4272)

سونا اور ریشم مردوں پر حرام ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: هَذَا صَحِيح

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لیے حلال کیا گیا ہے اور اس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔'' ترمذی، نسائی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح، رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4341)

ریشم اور سونا مردوں کیلئے منع ہے

وعن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال: «إن ھذین حرام علی ذکور امتی». رواہ احمد وابو داود والنسائی

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر فرمایا: ''بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' صحیح، رواہ احمد وابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4394)

سونا اور چیتے کی کھال منع ہے

وعن معاویۃ إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن رکوب النمور وعن لبس الذھب إلا مقطعا. رواہ ابو داود والنسائی

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونا پہننے سے منع فرمایا، ہاں البتہ ٹکڑوں کی شکل میں پہننے کی رخصت فرمائی۔ صحیح، رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4395)

سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخلوق وتغييرَ الشيب وجر الأزرار وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس باتیں ناپسند فرماتے تھے۔ زعفران لگانا، بڑھاپے کو (کالا خضاب لگا کر) تبدیلی کرنا، تہبند گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، موقع محل کے بغیر بناؤ سنگار ظاہر کرنا، شطرنج کھیلنا، معوذات کے علاوہ کسی اور ورد سے دم کرنا، منکے باندھنا، پانی (یعنی منی) کا اس کی اصل جگہ (شرم گاہ) کے بغیر خارج کرنا اور بچے کے دودھ کو خراب کرنا (یعنی مدت رضاعت میں عورت سے جماع کرنا) لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا گیا۔ رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4397)

سونا منع ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فليسوره مِنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنادے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنادے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنادے، لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4401)

سونے کا زیور عورتوں کیلئے بھی منع ہے

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيّ

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت نے سونے کا ہار پہنا تو روزِ قیامت اس کی گردن میں آگ کا ہار ڈالا جائے گا، اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو اللہ روزِ قیامت اس کے کان میں اسی کی مثل آگ ڈال دے گا۔'' رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4402)

عورتوں کو سونے کے زیورات پہننے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا

وَعَنْ أُخْتِ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُحَلِّي ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيّ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خواتین کی جماعت! تمہیں کیا ہے کہ تم چاندی کا زیور نہیں بناتی ہو، تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بناتی ہے اور اسے ظاہر کرتی ہے تو اسے اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔'' رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4403)

زیورات اور ریشم منع ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ: «إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیورات اور ریشم زیب تن کرنے والوں کو منع کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتے ہو تو تم اسے دنیا میں مت پہنو۔'' رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4404)

جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ»

عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4316)

جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ»

عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4317)

جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ»

عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4318)

جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ»

عمر،انس،ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4319)

جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا

«وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں صرف وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4320)

سونے چاندی کے برتن اور ریشم دیباج منع ہے

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے، ریشم اور دیباج (ریشم کی ایک قسم) پہننے اور اس پر بیٹھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4321)

ریشم منع ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النساءِ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا، میں نے وہ پہن لیا، لیکن (بعد میں) میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو اسے تمہاری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر خواتین کی اوڑھنیاں بنالو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4322)

دو انگلیوں کے برابر پہننے کی اجازت ہے

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصبعيه: الْوُسْطَى والسبابة وضمهما

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، مگر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اجازت فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر انہیں بلند کر کے اس مقدار کی وضاحت فرمائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4323)

دو، تین یا چار انگلیوں کے برابر ریشم پہننے کی اجازت ہے

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاث أَو أَربع

اور مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شام کے شہر) جابیہ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4324)

حضور ﷺ کے لباس پر ریشم لگا ہوا تھا

وَعَن أسماءَ بنت أبي بكر: أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ ديباجٍ وفُرجَيْها مكفوفَين بالديباجِ وَقَالَت: هَذِه جبَّةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا للمَرضى نستشفى بهَا. رَوَاهُ مُسلم

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاکوں پر دیباج (ریشم) کا ٹکڑا لگا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ تھا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے، ہم مریضوں کے لیے اسے دھوتے ہیں اور اس کے (پانی کے) ساتھ شفا حاصل کرتے ہیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4325)

زرد رنگ کے کپڑے کفار کے کپڑے ہیں، انہیں جلا دو

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَأَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ من ثِيَاب الْكفَّار فَلَا تلبسها» وَفِي رِوَايَة: قلت: أغسلها؟ قَالَ: «بل احرقها». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، تم انہیں مت پہنا کرو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، میں نے عرض کیا، میں انہیں دھو ڈالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ انہیں جلا ڈالو۔'' رواہ مسلم۔ اور ہم عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے.....'' باب مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ذکر کریں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4327)

گلابی رنگ کا کپڑا پہننا مرد کیلئے منع ہے

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» قُلْتُ: أَحْرَقْتُهُ قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا، مجھ پر گلابی کُسم کا رنگا ہوا کپڑا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے آپ کی ناگواری کو جان لیا اور میں نے جا کر اس (کپڑے) کو جلا دیا، بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے جلا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟ کیونکہ اسے عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4362)

زرد رنگ کے کپڑے، سونے کی انگوٹھی منع ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. رَوَاهُ مُسلم

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قس کے اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4384)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلنا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جهنمَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں، یا کسی ایسے برتن میں، جس میں اس (سونے یا چاندی) میں سے کچھ ہو تو وہ شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی انڈیلتا ہے۔'' رواہ الدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4285)

بخار

میڈیکل سائنس میں بخار کی متعدد وجوہات بیان کی جاتی ہیں، راقم کے پاس ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی اور دیسی حکمت کی مستند کتب بطور ماخذات کے موجود ہیں لیکن ان کی تفصیل کا یہاں بیان کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ بخار کا تعلق انسان کے جسمانی وذہنی افعال سے ہے، اس سے پیٹ تو صاف ہو سکتا ہے لیکن گناہوں کا صاف ہونا قرآنی تعلیم کے خلاف ہے، گناہ صرف اعمال صالحہ سے صاف ہو سکتے ہیں قرآن میں ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ

کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں

(سورۃ ھود 11، آیت نمبر۔114)

اس کے برعکس مشکوۃ المصابیح کا بیان ملاحظہ کیجئے:

بخار کو برا مت کہو کیونکہ اس سے گناہ صاف ہوتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر کیا گیا تو کسی آدمی نے اسے برا بھلا کہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے برا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔'' صحیح، رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1583)

بخار کو برا مت کہو کیونکہ اس سے گناہ صاف ہوتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَان

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مریض کی عیادت کی تو فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہ (بخار) میری آگ ہے میں اسے دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ وہ اس کے لیے روز قیامت کی آگ کے حصہ کا (بدلہ) ہو جائے۔'' حسن، رواہ احمد وابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1584)

جو بیمار نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السقم ثُمَّ أَعْفَاهُ اللهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ. وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مرض ثُمَّ أعفى كَانَ كالبعير عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عقلوه وَلم يدر لم أَرْسَلُوهُ». فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ؟ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ: «قُمْ عَنَّا فلست منا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امراض (اور ان کے ثواب) کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جب مومن کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر اللہ عزوجل اسے اس سے عافیت وصحت عطا فرما دیتا ہے تو وہ (مرض) اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ اور مستقبل کے بارے میں وعظ و نصیحت بن جاتی ہے، اور جب منافق بیمار ہوتا ہے پھر اسے عافیت عطا کر دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ رکھا ہو اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑا ہے۔'' کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس سے چلے جاؤ، تم ہم میں سے نہیں ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1571)

دنیا

مشکوۃ المصابیح کی درج ذیل احادیث پہلے ملاحظہ فرمایئے، اس کے بعد قرآن کا موقف پیش کیا جارہا ہے:

دنیا میں اجنبی اور مسافر کی طرح رہو

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں کسی اجنبی شخص یا کسی راہ گزر کی طرح رہو۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح ہو جائے تو پھر شام کا انتظار نہ کرو، اور صحت میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لیے توشہ حاصل کرو۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1604)

جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا ترک کر دے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ» قَالُوا: إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ سے فرمایا: ''اللہ سے حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! الحمدللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے، بلکہ جو شخص اللہ سے ایسے حیا کرتا ہے جیسے حیا کرنے کا حق ہے تو وہ سر اور ان چیزوں کی جو سر میں ہیں (آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرے، اور وہ پیٹ اور اس کے متعلقات (شرم گاہ، ہاتھ، پاؤں اور دل وغیرہ) کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے، اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا ترک کر دے۔ جو شخص اس طرح کرے تو اس نے اللہ سے ایسے حیا کیا جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1608)

دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ». رَوَاهُ مُسْلِم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ جبکہ کافر کے لیے جنت ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5158)

دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہیں

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلا ذكر الله وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہیں، ہاں! البتہ اللہ کا ذکر، اللہ کے پسندیدہ اعمال اور عالم و متعلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5176)

دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السجن والسنة». رَوَاهُ فِي «شرح السّنة»

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے، جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور قحط سے جدا ہو جاتا ہے۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5249)

نیک لوگ غریب ہوتے ہیں

وَعَنْ قَتَادَةَ بن النُّعْمَان أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذا أحب الله عبدا حماه الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ

قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو پسند فرماتا ہے تو اسے دنیا (کے مال و منصب) سے بچا لیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔'' صحیح، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5250)

دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک پردیسی یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو اہل قبور (مردوں) میں سے شمار کرو

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وعُدَّ نفسك فِي أهل الْقُبُور». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک پردیسی یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو اہل قبور (مردوں) میں سے شمار کرو۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5274)

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے مختصر سے عرصے میں بہت بڑے علاقے پر اللہ کا نازل کردہ فلاحی نظام نافذ کر دیا تھا۔ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی اثر انگیزی کو روکنے کیلئے عالمِ کُفر نے اپنا پورا زور لگا دیا، جس کی ایک کڑی یہ تھی کہ مسلمانوں کے دلوں میں دنیا سے نفرت پیدا کر دی جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی روایتیں بآسانی مل جاتی ہیں جن میں کہا جاتا ہے کہ دنیا ایک مردار ہے اور اس کے طلب کرنے والے کتے ہیں وغیرہ۔ مذکورہ بالا روایتیں بھی ان کی ایک مثال ہے جن میں دنیا سے نفرت کا درس ملتا ہے جبکہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط (32/7)

ترجمہ: ''آپ فرمادیں کہ دنیاوی زینت کی چیزوں کو کون حرام قرار دے سکتا ہے۔ یہ یہاں بھی مومنوں کو ملیں گی اور آخرت میں تو صرف انہیں کیلئے مخصوص ہوں گی۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

قرآن:

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (64/10)

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور احکاماتِ خداوندی کی پیروی کی، ان کیلئے دنیا میں اور آخرت میں خوشگواریاں ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

{سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 64}

قرآن میں بہت سی آیات موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی خوشگواریاں مومنین کیلئے ہیں مثلاً :

قرآن:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201-200/2)

ترجمہ: ''بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 200 تا 201}

قرآن:

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۖ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ(156/7)

ترجمہ: ''اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے، بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا، اس نے فرمایا میں اپنا عذاب جس کو چاہوں دوں، اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے، سو میں وہ عنقریب لکھ دوں گا اُن کیلئے جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 156}

قرآن:

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ(30/16)

ترجمہ: ''اور پرہیزگاروں سے کہا گیا تمہارے ربّ نے کیا اُتارا وہ بولے بہترین (کلام) جن لوگوں نے بھلائی کی ان کیلئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر (سب سے) بہتر ہے، اور کیا خوب ہے پرہیزگاروں کا گھر۔'' (سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 30)

قرآن:

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ(51/40)

ترجمہ: ''بے شک ہم ضرور مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور (اس دن بھی) جس دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔''

{سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 51 }

قرآن:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ (30/41-32)

ترجمہ: ''بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ تم خوف کھاؤ اور نہ غمگیں ہو، اور تم اس جنت پر خوش ہو جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے رفیق تھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) جو تمہارے دل چاہیں، اور تمہارے لیے اس میں (موجود ہے) تم مانگو گے۔ یہ ضیافت ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔'' (سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 30 تا 32)

اسلام صرف اس صورت میں دنیا کو حقیر قرار دیتا ہے جب انسان حیاتِ اُخروی کو پسِ پشت ڈال کر دنیاوی مفاد کو اپنی زندگی کا مقصد بنالے چنانچہ قرآن میں ہے :

قرآن:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (86/2)

ترجمہ: ''یہی لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی، سوان کیلئے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 86)

قرآن:

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿ (74/4)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو دنیا کی زندگی بیچتے ہیں آخرت کے بدلے اور جو اللہ کے راستے میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے ہم عنقریب اسے بڑا اجر دیں گے۔'' {سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 74)

قرآن:

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ط أُولَٰئِكَ فِيْ ضَلٰلٍم بَعِيْدٍ (3/14)

ترجمہ: ''جو دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں آخرت پر، اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہیں یہی لوگ دُور کی گمراہی میں ہیں۔'' {سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 3)

قرآن:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ لا وَاَنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (107/16)

ترجمہ: ''یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر پسند کیا اور یہ کہ اللہ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 107}

قرآن:

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى (39-37/79)

ترجمہ: ''پس جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو یقیناً اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

{سورۃ النازعٰت سورہ نمبر 79 آیت نمبر 37 تا 39}

قرآن:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ ۙ وَّاَبْقٰى (17-16/87)

ترجمہ: ''بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور (جبکہ) آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔''

{سورۃ الاعلیٰ سورہ نمبر 87 آیت نمبر 16 تا 17}

ایصال ثواب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى(165/6)

ترجمہ:" کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام6آیت165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ(48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ2 آیت 254)

قرآن:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط (286/2)

”اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش(کے مطابق)اس کے لئے(اجر)ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب)ہے جو اس نے کمایا۔“(سورۃ البقرہ2آیت286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3آیت 90۔سورۃ آل عمران 3آیت 115۔سورۃ النساء 4 آیت 109۔سورۃ النساء 4آیت123۔سورۃ المائدہ 5آیت 36۔سورۃ الانعام 6آیت70۔سورۃ یونس 10 آیت 54۔سورۃ الرعد 13آیت 16۔سورۃ ابراہیم 14آیت 31۔سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔سورۃ لقمٰن 31آیت33۔سورۃ السبا 34آیت 42۔سورۃ الزمر 39 آیت 47۔سورۃ المومن 40آیت 18۔سورۃ الحدید 57آیت 15۔سورۃ البقرہ 2آیت 134۔سورۃ البقرہ 2آیت 139۔سورۃ البقرہ 2آیت 141۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ ھود 11 آیت35۔سورۃ البقرہ 2آیت 272۔سورۃ العنکبوت 29آیت6۔سورۃ الفاطر 35 آیت18۔حٰم السجدۃ 41آیت46۔سورۃ الانعام 6آیت52۔سورۃ یونس 10 آیت 41۔سورۃ النور 24آیت54۔سورۃ السبا 34آیت 25۔سورۃ الزمر 39آیت 39۔سورۃ الشوریٰ 42آیت15۔سورۃ الانعام 6آیت165۔سورۃ بنی اسرائیل 17آیت 15۔سورۃ الزمر 39آیت 7۔سورۃ النجم 53آیت38۔سورۃ العنکبوت 29آیت33۔سورۃ التحریم 66آیت 10۔سورۃ الاحزاب 33آیت30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

ایصال ثواب

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقت عَنْهَا؟ قَالَ: نعم

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں،اور میرا ان کے بارے میں خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں،تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو انہیں اجر ملے گا؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:1950)

ایصال ثواب،میت کی طرف سے روزے رکھنا اور حج کرنا درست ہے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَت يَا رَسُول الله إِنِّي كنت تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ». قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أفأصوم عَنْهَا قَالَ: «صومي عَنْهَا». قَالَت يَا رَسُول الله إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ: «نعم حجي عَنْهَا». رَوَاهُ مُسلم

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جب ایک خاتون آپ کے پاس آئی،اس نے عرض کیا،اللہ کے رسول!میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور وہ(یعنی والدہ)وفات پا گئی ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا اجر واجب ہو گیا اور وہ بطور میراث تمہارے پاس واپس آ گئی۔“ اس نے عرض کیا،اللہ کے رسول!اگر ایک ماہ کے روزے اس کے ذمے ہوں تو کیا میں اس کی طرف سے

روزے رکھوں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف سے روزے رکھو۔'' اس عورت نے عرض کیا:اس نے تو حج بھی نہیں کیا تھا،تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں،اس کی طرف سے حج کرو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:1955)

ایصال ثواب

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخمسين الْبَاقِيَة فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّه لَو كَانَ مُسلما فأعتقتم عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتَمْ عَنْهُ بلغه ذَلِك». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں،ان کے بیٹے ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے،اور ان کے بیٹے عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا: حتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرلوں،وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا،اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں،ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور باقی پچاس رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ مسلمان مرتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، یا تم اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا تم اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کا اسے ثواب پہنچتا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:3077)

جنت

فرمان خداوندی ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

اور یہ (کفّار) آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، فرما دیجئے: روح میرے رب کے اَمر سے ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے،

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔85)

اللہ کا فرمان ہے کہ تمہیں روح کے متعلق بہت قلیل علم دیا گیا ہے لیکن درج ذیل احادیث پڑھ کر حیرت ہوتی ہے:

مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں جنت کے درختوں سے کھاتی ہوں گی

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ. فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ؟» قَالَ: بَلَى. قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ والنشور

عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئیں، تو انہوں نے کہا: ابو عبدالرحمٰن! اگر تم فلاں (ان کے باپ براء کی روح) سے ملاقات کرو تو اسے میرا اسلام کہنا، انہوں نے کہا: ام بشیر! اللہ آپ کو معاف فرمائے، ہمیں اس کی فرصت کہاں ملے گی، ام بشیر نے فرمایا: ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''مومنوں کی روحیں سبز پرندوں (کے جسم میں) جنت کے درختوں سے کھاتی ہوں گی۔'' انہوں نے کہا: ہاں! سنا ہے۔ تو ام بشیر نے فرمایا: پس یہی وہ ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1631)

مومن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت سے کھاتی ہے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا نسمة الْمُؤْمن طير طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كتاب الْبَعْث والنشور

عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت سے کھاتی ہے حتیٰ کہ اللہ جس روز اسے اٹھائے گا تو اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔'' صحیح، رواہ مالک والنسائی والبیھقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1632)

مرنے والے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہونگے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنٌ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَطِيبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يلقى أحدهم أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسلم وَأحمد وَاللَّفْظ لَهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میں نے اس پر بہت غم کیا، کیا آپ نے اپنے خلیل صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے کوئی ایسی چیز سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارے میں اپنے دلوں کو خوش کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گے، ان میں سے ایک اپنے والد سے ملاقات کرے گا تو وہ اسے کپڑے کے کنارے سے پکڑ لے گا، پھر وہ اس سے الگ نہیں ہو گا حتیٰ کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' مسلم، احمد، اور الفاظ مسند احمد کے ہیں۔ رواہ مسلم واحمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1752)

دین اسلام کی عمارت قانون مکافات عمل پر کھڑی ہے، گزشتہ صفحات میں قانون مکافات عمل کے متعلق قرآن کی بیسیوں آیات لکھی جا چکی ہیں جن میں واضح کیا گیا ہے کہ اعمال صالحہ کا لازمی نتیجہ جنت ہے اور اعمال بد کے مرتکب کو دوزخ میں ڈالا جائے گا لیکن درج ذیل حدیث میں اس کے بالکل برعکس بیان کیا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

گنہگار جنت میں اور صالح اعمال والا جہنم میں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحدهما مُجْتَهِد لِلْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ: أَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي؟ فَقَالَ: لَا يَا رَبِّ قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے دو آدمی ایک دوسرے کے دوست تھے، ان میں سے ایک انتہائی عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا کہتا تھا: میں گناہ گار ہوں، یہ اسے کہتا: اپنی روش سے باز آجاؤ، تو وہ کہتا: میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو، حتیٰ کہ اس نے ایک روز اسے گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے اسے بہت برا سمجھتے ہوئے کہا: باز آجاؤ، اس نے کہا: مجھے میرے رب پر چھوڑ دو، کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تمہیں کبھی معاف کرے گا نہ کبھی تمہیں جنت میں داخل کرے گا، پس اللہ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا تو اس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں، اور وہ دونوں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار شخص سے فرمایا: میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے فرمایا: کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ تم میری رحمت کو میرے بندے سے روک دو؟ وہ عرض کرتا ہے، نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے جہنم میں لے جاؤ۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد (۲ / ۳۲۳ ح ۸۲۷۵، ۲ / ۳۶۲ ح ۸۷۳۴) وابوداؤد (۴۹۰۱) و تفسیر ابن کثیر (۲ / ۲۶۵)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2347)

قرآنِ کریم میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ · فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ · وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ · فَأُمُّهٗ هَاوِيَةٌ · وَمَآ أَدْرٰئكَ مَا هِيَهْ · نَارٌ حَامِيَةٌ(11-6/101)

ترجمہ: ”پس جس کے وزن بھاری ہوئے وہ پسندیدہ آرام میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے ہوئے اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تم کیا سمجھو وہ کیا ہے؟ وہ آگ ہے دہکتی ہوئی۔“

{سورۃ القارعہ سورہ نمبر 101 آیت نمبر 6 تا 11}

نیز ”جنّت کیسے ملتی ہے“ کے عنوان کے تحت دیکھیے چالیس سے زائد قرآنی آیات کے حوالہ جات۔

درج بالا آیات میں آپ نے غور فرمایا کہ اِنسان کے سارے کے سارے اَعمال کا حساب ہوگا اور جنّت یا جہنّم میں جانے کا فیصلہ اُن اَعمال کی بنیاد پر ہوگا نہ کہ کسی ایک عمل کی وجہ سے۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ساری عمر نیکیاں کرتا رہے لیکن اُسے جہنّم میں اِس لیے ڈال دیا جائے کہ اُس نے اپنی زندگی میں کسی پیاسے کتّے کو پانی نہیں پلایا تھا اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ساری عمر بدکاری کرتا رہے لیکن اُسے جنّت میں اِس لیے بھیج دیا جائے کہ اُس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلا دیا تھا۔ اللہ نے صاف اور واضح بات کی ہے کہ ترازو رکھا جائے گا، اگر نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جنّت، اور اگر بُرائیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو جہنّم۔ لیکن مشکوۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث میں اِس قرآنی نظریے کی نفی کی جا رہی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

جنت میں کون داخل نہ ہوگا؟

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «وَلَا وَلَدُ زِنْيَةٍ» بَدَلَ «قمار

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”والدین کا نافرمان، قمار، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ دارمی۔ اور انہی کی ایک روایت میں قمار کے بجائے ولد زنا ہے۔ حسن، رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3653)

جادو کا یقین کرنے والا بھی جنت میں نہیں جائے گا

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ السِّحْرِ رَوَاهُ أَحْمَد

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگ: ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کا یقین کرنے والا، جنت میں نہیں جائیں گے۔“ رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3656)

بال کالے کرنے والے جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہی سے کبوتروں کے سینوں کی طرح خضاب کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4452)

جنتی اور جہنمی کا معیار

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تؤذي جِيرَانَهَا. قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شعب الْإِيمَان»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، اور وہ پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور وہ اپنی زبان درازی کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جنتی ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4992)

جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، وہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی، البتہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی، جب آدمی کسی صورت و تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5646)

باب نمبر۔67

نذر

قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قرآن:

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (7/76)

ترجمہ: " (مومن وہ ہیں جو) اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہو گی۔"

{سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7}

حج کے سلسلے میں ایک جگہ فرمایا :

قرآن:

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (29/22)

ترجمہ: " پھر چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں، اور اپنی نذریں (منّتیں) پوری کریں، اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔"

{سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 29}

قرآن:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (270/2)

ترجمہ: " اور جو تم خرچ کرو گے کوئی خیرات، یا تم کوئی نذر مانو گے، تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مدد گار نہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 270}

قرآن:

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ج فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا لا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا (26/19)

ترجمہ: " تو کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دے کہ میں نے رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے، پس آج ہر گز کسی آدمی سے کلام نہ کروں گی۔"

{سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 26}

قرآن:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ج اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (35/3)

ترجمہ: ”جب عمران کی بی بی نے کہا اے میرے ربّ! جو میرے پیٹ میں ہے، میں نے تیری نذر کیا (سب سے) آزاد رکھ کر، سو تو مجھ سے قبول کرلے، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 35}

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ نذر یا منّت ماننا کوئی گناہ کی بات نہیں بلکہ فرمایا کہ مومن وہ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں قرآن کے موقف کو مسترد کیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجیے :

نذر کا کوئی فائدہ نہیں جو تقدیر میں لکھا ہے ویسا ہی ہونا ہے البتہ نذر سے بخیل کا مال نکل جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، البتہ اس کے ذریعے بخیل سے (اس کا مال) نکالا جاتا ہے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3426)

بہن کی نذر بھائی پورا کرے

وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَاقْضِ دَيْنَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو چکی ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو، وہ تو ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2512)

نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے

وَعَنْ عقبَة بن عَامر عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3429)

والدہ کی نذر بیٹا پوری کرے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ سَعْدَ بن عبادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نذر کے متعلق، جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئیں، مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ان (کی والدہ) کی طرف سے اسے ادا کرنے کا فتوی دیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3433)

نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''معصیت میں کوئی نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3435)

نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لم يسمه فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَوَقفه بَعضهم على ابْن عَبَّاس

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی چیز کا نام لیے بغیر نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے، جس نے معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے، جس نے کسی ایسی چیز کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت رکھتا ہے تو وہ اسے پورا کرے۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور بعض نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف قرار دیا ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3436)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3437)

برے لوگوں میں موٹاپا عام ہو جائے گا

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يفون وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَيَحْلِفُونَ وَلَا يستحلفون». مُتَّفق عَلَيْهِ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے، وہ خیانت کریں گے، اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ حلف طلب کیے بغیر حلف اٹھائیں گے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6010)

دعا

دعا کے معنی کسی کو پکارنا یا آواز دینا ہیں۔ پوری کائنات میں اللہ نے ہر چیز کیلئے قوانین مقرر کر رکھے ہیں، حضرتِ انسان کو ان قوانین کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے ،جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہیں وہ اس کے خوشگوار نتائج حاصل کر لیتے ہیں اور جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس کا نقصان انہی ہو ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان قوانین خداوندی کے خلاف کام کرنا شروع کر دے اور جلد ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اسے چاہیے کہ فوراً وہ غلط کام ترک کر کے اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرے اور اس سے مدد طلب کرے یعنی اللہ کے قانون کے مطابق عمل کرے۔ اللہ کے قانون کو اس طرح پکارنا یا مدد طلب کرنا دعا کہلاتا ہے۔ جب انسان ایسی دعا کرتا ہے جس کا ذکر سطورِ سابقہ میں کیا گیا ہے تو اسے اس کے خوشگوار نتائج حاصل ہوتے ہیں، اسے دعا کا قبول ہونا کہتے ہیں۔

جب انسان کسی کام کو سرانجام دینے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے تو انسانی جسم کے اندر زائد انرجی اور ہمت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی انسان کوئی کام کرنے سے پہلے اللہ کے قانون کا مطالعہ کر کے اچھی طرح اطمینان کر لے کہ جو کام وہ کرنے جا رہا ہے وہ قوانین خداوندی کے مطابق ہے تو اس سے اس کے خوابیدہ جذبات بیدار ہو جاتے ہیں اور اس کی قوتِ عمل میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہر لمحے ہر کام کو سرانجام دینے سے پہلے اللہ (کے قانون) کو پکارنا دعا کہلاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ " اپنے ہر ارادے اور عمل کو قانون خداوندی سے ہم آہنگ رکھنے کی شدتِ آرزو دعا کہلاتی ہے اور اس کے نتائج اس کی قبولیت۔"

اسی طرح کسی دوسرے انسان کے کسی کام میں اس کی تائید کرنا، اس کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کرنا دعا دینا کہلاتا ہے اور یہ گویا دوسرے انسان کی مدد کے مترادف ہوتا ہے، کیونکہ اس سے اسے اس بات کا اطمینان ہو جاتا ہے کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں معاشرے کی اخلاقی مدد میرے ساتھ ہے لہٰذا میں نے کسی غلط کام کا انتخاب نہیں کیا۔

قرآن میں بعض انبیا کی دعاؤں کا ذکر ہے، یہ ایک بالکل الگ معاملہ ہے، یہ اللہ اور انبیائے کرام کے درمیان تعلق اور رابطے کی بات تھی جسے نبی کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا اس لئے ہم نہیں جان سکتے کہ انبیا کے خدا کو پکارنے کی ماہیت کیا تھی اور خدا کی طرف سے اس کے جواب کی حقیقت کیا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد سلسلہ انبیا ختم ہو چکا ہے۔

قرآن سے کچھ حوالہ جات ملاحظہ کیجئے:

قران :

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔60)

قران :

فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

پس تم اسی کی محکومیت اختیار کرتے ہوئے اسے پکارو

(سورۃ الغافر 40، آیت نمبر۔65)

قران :

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وہ دعائیں قبول کرتا ہے اس کی جو ایمان لائیں اور اعمال صالحہ کریں

(سورۃ الشوریٰ 42، آیت نمبر۔26)

قران :

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔55)

قران :

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

(سورۃ الاعراف 7، آیت نمبر۔56)

قران :

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔186)

حضور ﷺ کو اپنی والدہ کیلئے مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت نہ ملی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ: «اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور اپنے آس پاس والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ''میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کے متعلق اپنے رب سے اجازت طلب کی تو مجھے اس کی اجازت نہ ملی، پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کے متعلق اس سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی، پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1763)

تین لوگوں کی دعا قبول

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔'' حسن، رواہ الترمذی (۱۹۰۵) وابوداؤد (۱۵۳۶) وابن ماجہ (۳۸۶۲) وصححہ ابن حبان (۲۴۰۶)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2250)

دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ»

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی اسی سے سوال کرنا چاہیے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۸ / ۲۰۴)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2251)

دوران دعا ہاتھوں کی پوزیشن

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوِهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: والابتهال هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُ

عکرمہؒ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، دعا (کا ادب) یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کندھوں یا تقریباً کندھوں کے برابر اٹھاؤ، طلبِ مغفرت (کا ادب) یہ ہے کہ تم ایک انگلی (انگشت شہادت) کے ساتھ اشارہ کرو اور تضرع عاجزی یہ ہے تم اپنے دونوں ہاتھ دراز کر دو۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: تضرع وعاجزی اس طرح ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے اور ہاتھوں کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف کیا۔ حسن، رواہ ابوداؤد (۱۴۸۹، ۱۴۹۰)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2256)

پانچ لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔۔۔۔۔ جھوٹ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ. ثُمَّ قَالَ: «وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتی کہ وہ انتقام لے لے، حاجی کی دعا حتی کہ وہ واپس آجائے، مجاہد کی دعا حتی کہ وہ (جہاد سے) فارغ ہو جائے۔ مریض کی دعا حتی کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بھائی کی دعا جو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ان دعاؤں میں بھائی کی غائبانہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔'' رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر (لم اجدہ ورواہ فی شعب الایمان: ۱۱۲۵، نسخۂ محققۃ: ۱۰۸۷)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2260)

دعا قبول

وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظالمين) لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا استجاب لَهُ. رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ

سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یونسؑ جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی تھی: (لَاإِلٰہَ اِلَّاأَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ) ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔'' کوئی مسلمان شخص کسی معاملے میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ احمد (۱ / ۱۷۰ ح ۱۴۶۲) والترمذی (۳۵۰۵)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2292)

حضور ﷺ کی دعا کہ ظالم کو بھی بخش دیا جائے اور مظلوم کو بھی۔۔۔دعا قبول

وَعَنْ عبَّاسِ بنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ: «إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ». قَالَ: «أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تبسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كتاب الْبَعْث والنشور نَحْوَه

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقوفِ عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی تو قبولیت کا جواب آیا کہ ''میں نے حقوق العباد کے سوا باقی سب گناہ معاف کر دیے، کیونکہ میں اس سے مظلوم کا حق لوں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا: ''رب جی! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت عطا کر دیں اور ظالم کو بخش دیں۔'' لیکن اس قیام میں آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، تو جب مزدلفہ میں صبح کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا دہرائی تو آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ تو ایسا وقت ہے کہ اس وقت آپ ہنسا نہیں کرتے تھے، آپ کو کس چیز نے ہنسایا، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور تباہی و ہلاکت کو پکارنے لگا، جب میں نے اس کی بے صبری دیکھی تو مجھے ہنسی آگئی۔'' رواہ ابن ماجہ والبیھقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2603)

حضرت عمرؓ کیلئے حضور ﷺ نے دعا کی تھی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ» فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسلام کو ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔'' صبح ہوئی تو عمر پہلے پہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اسلام قبول کیا، پھر آپ نے مسجد میں علانیہ نماز ادا فرمائی۔ رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6045)

باب نمبر۔69

حضرت عیسیٰؑ

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (34/21)

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں دی، پس اگر آپ انتقال کر گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

{سورۃ الانبیاء سورہ نمبر 21 آیت نمبر 34}

لیکن حدیث کی رُو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور دوبارہ نازل ہونگے۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

عیسیٰ دوبارہ آئیں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قسطنطينية فَبينا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جاؤوا الشام خرج فَبينا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فينزل عِيسَى بن مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فيريهم دَمه فِي حربته. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ رومی فوجیں اعماق (مدینہ کے قریب جگہ) یا دابق کے مقام پر پڑاؤ ڈالیں گی، تو مدینہ سے اس وقت روئے زمین کے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر ان کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے، تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان، جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا تھا، راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں، مسلمان کہیں گے، نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راہ خالی نہیں چھوڑیں گے، وہ ان سے قتال کریں گے، وہ تہائی شکست کھا جائیں گے، اللہ ان کی کبھی توبہ قبول نہیں فرمائے گا، ان میں سے تہائی قتل کر دیے جائیں گے وہ اللہ کے ہاں اعلیٰ درجے کے شہداء ہیں، اور تہائی فتح یاب ہوں گے وہ کبھی آزمائے نہیں جائیں گے وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا دی ہوں گی اسی دوران شیطان ان میں زوردار آواز سے کہے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے اہل وعیال میں آچکا ہے، وہ نکلیں گے اور یہ بات باطل ہو گی، جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نکل چکا ہو گا اس اثنا میں کہ وہ قتال کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریمؑ نزول فرمائیں گے، اور وہ ان کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل

جائے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ خود ہی گل سڑ کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ ان (عیسیٰؑ) کے ہاتھوں اسے قتل کرائے گا، وہ اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5421)

عیسیٰ دوبارہ آئیں گے

عَن حذيفةَ بن أسيد الْغِفَارِيّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ؟». قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: «نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ». وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ «وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسلم

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا باتیں کر رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوئیں، دجال، جانور کے نکلنے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریمؑ کے تشریف لانے، یاجوج ماجوج کے نکلنے، تین بار زمین کے دھنسنے: ایک بار مشرق میں ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرہ عرب میں دھنسنے کا ذکر فرمایا اور ان (دس) میں سے آخری نشانی کا ذکر فرمایا کہ آگ یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ان کے حشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''عدن کے آخری کنارے سے آگ ظاہر ہو گی، وہ لوگوں کو حشر کے میدان کی طرف ہانکے گی۔'' اور دوسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے: ''وہ ہوا ہو گی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5464)

عیسیٰ دوبارہ آئیں گے اور ان پر وحی بھی ہو گی

وَعَنِ النوَّاس بن سمْعَان قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ». وَفِي رِوَايَةٍ «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جوارُكم من فتنته إِنَّه خَارج خلة بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ. قَالَ: «لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ». قُلْنَا: يَا رسولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَه فَيَنْصَرِف عَنْهُم فيصبحون ممْلحين لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ

كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ المنارة الْبَيْضَاءِ شرقيّ دمشق بَيْنَ مهرودتين وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسه قطر وَإِذَا رَفعه تحدر منه مثل جُمان كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يحل لكافرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فيقتُلُه ثمَّ يَأْتِي عِيسَى إِلَى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيَ إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ (وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيمر آخِرهم وَيَقُول: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ «.وَفِي رِوَايَةٍ» تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مؤمنٍ وكلّ مسلمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ: تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلَى قَوْلِهِ: سبع سِنِين. رَوَاهَا التِّرْمِذِيّ

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جوان ہوگا، اس کے بال گھونگریالے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہوگا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہوگا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھرپور جوان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس

کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گا اور چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافر ان کے سانس کی ہوا پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰؑ) اسے تلاش کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے باب لد پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچا لیا ہو گا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرۂ طبریہ پر گزریں گے تو تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتیٰ کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ! اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتیٰ کہ اس روز بیل کا سر ان کے ہاں سو دینار سے بہتر ہو گا، اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) نیچے اتریں گے، وہ زمین پر بالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھرپور ہو گی، پھر اللہ کے نبیؑ اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ بختی اونٹ کی کوہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی، حتیٰ کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو! اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی، حتیٰ کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔'' مسلم۔ البتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: ''وہ ان کو نہبل میں پھینک دے گی۔'' سے لے کر ''سات سال تک۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5475)

عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيوشكَنَّ أَن ينزلَ فِيكُم ابنُ مَرْيَم حكَماً عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تكون السَّجْدَة الْوَاحِدَة خيرا من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فاقرؤا إِن شِئْتُم [وَإِنْ من أهل الْكتاب إِلَّا لَيُؤْمِنن بِهِ قبل مَوته] الْآيَة. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰؑ) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہو گی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتی کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔'' پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰؑ) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5505)

عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

وَعنهُ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يسْعَى عَلَيْهَا ولتذهبن الشحناء وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ». رَوَاهُ «مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰؑ) حکمِ عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت و رنجش اور باہمی بغض و حسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔'' رواہ مسلم۔ اور صحیحین کی روایت میں '' ہے، فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی جب ابن مریمؑ تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5506)

عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». قال: فَينزل عِيسَى بن مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ الله هَذِه الْأمة. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ (قرب) قیام قیامت تک غالب آتے رہیں گے۔'' فرمایا: ''ابن مریمؑ نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، وہ فرمائیں گے، نہیں، اللہ نے اس امت کو جو عزت بخشی ہے اس وجہ سے تم خود ہی ایک دوسرے کے امام ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5507)

عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

عَن عبد الله بن عَمْرو قال: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْزِلُ عِيسَى بن مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فأقوم أَنا وَعِيسَى بن مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ». رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہو گی، وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ انہیں میری قبر کے ساتھ ہی میرے قریب دفن کر دیا جائے گا۔ میں اور عیسیٰ بن مریم، ابو بکر و عمر کے درمیان سے ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔'' ابن جوزی نے اسے کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے۔ رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفاء۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5508)

عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ» لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا «فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ» قَالَ: فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ. فَيُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: «فَذَلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِي «بَابِ التَّوْبَةِ»

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ''پھر اللہ عیسی بن مریمؑ کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہو گی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہو گی، حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔'' فرمایا: ''بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہو گا، ان کی زندگی خوشگوار ہو گی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔'' فرمایا: ''سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہو گا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔'' فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا جائے گا۔'' رواہ مسلم۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ہجرت منقطع نہیں ہو گی'' باب التوبۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5520)

سفارش یا شفاعت

شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس} ۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہو گئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس} ۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قرآن:

وَجَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (21/50)

ترجمہ: ”اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہو گا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔“

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (255/2)

ترجمہ: ”کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

قرآن:

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ نبا 37تا38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔ جس دن جبریل کھڑا ہو گا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قرآن:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (86/43)

ترجمہ: ”جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔“ (سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (123/48,2/2)

ترجمہ: ”اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں ہے کہ سفارش یا شفاعت کے ذریعے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

سفارش سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا - وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ - وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ - وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ - وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عبدا غفر اللّٰهُ لَهُ ما تقدم مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ تَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ

تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: «فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثناء و تحميد يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (عَسى أَن يَبْعَثَكَ اللهُ مقاما مَحْمُودًا) قَالَ: «وَهَذَا الْمقَام المحمود الَّذِي وعده نَبِيكُم» مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں کو روزِ قیامت روک رکھا جائے گا حتی کہ اس وجہ سے وہ غمگیں ہو جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش کہ ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارشی تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم، تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں حتی کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کا ارتکاب اس درخت کے کھانے سے ہوا تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، بلکہ تم نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا تھا، وہ نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے لاعلمی میں اپنے رب سے سوال کرنے سے سرزد ہوئی تھی، بلکہ تم رحمن کے خلیل ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔'' فرمایا: ''وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے، تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے تین جھوٹوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے، بلکہ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی، ان سے کلام فرمایا اور سرگوشی کے لیے انہیں قریب کیا۔'' فرمایا: ''وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اس (قبطی) آدمی کو قتل کیا تھا، بلکہ تم اللہ کے بندے عیسیٰؑ کے پاس جاؤ جو کہ اس کے رسول ہیں، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔'' فرمایا: ''وہ عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، بلکہ تم اللہ کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔'' فرمایا: ''چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے، اس کے حضور آنے کی، اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد! اٹھو، بات کرو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں اپنے رب کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے تعداد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (دربار الٰہی سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا، اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، جس قدر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھاؤ، بات کرو، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد متعین کر دی جائے گی، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا، اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھائیں، بات کریں، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا، انہیں میں آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، حتی کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائے گا جسے قرآن نے روک رکھا ہو گا۔''

یعنی جس پر دائمی جہنمی ہونا واجب ہو چکا ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے۔'' فرمایا: ''اور یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5572)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدم فَيَقُولُونَ: اشفع لنا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونِّي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تشفع فَأَقُول يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثمَّ أَعُود فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ من خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثمَّ أَعُود الرَّابِعَة فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اضطراب کا شکار ہوں گے وہ مل کر آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سفارش کرو، وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، وہ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کے لیے تیار ہوں، میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، وہ مجھے حمد کے الفاظ الہام فرمائے گا تو میں ان (کلمات والفاظ) کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، ان کلمات کا اس وقت مجھے علم نہیں، میں ان حمدیہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، مجھے کہا جائے گا، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! چنانچہ کہا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے (دوزخ سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ (رب کے حضور) جاؤں گا اور انہی حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا، محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو، سنی جائے گی، سوال کرو اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا، رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے (جہنم سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں (تیسری مرتبہ) لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں، سنی جائے گی، سوال کریں اسے

پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنی ترین ایمان ہے اسے بھی جہنم کی آگ سے نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں سنی جائے گی، مانگیں عطا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دے دیں کہ جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو اور میں اسے جہنم سے نکال لاؤں، فرمایا: اس کا آپ کو حق حاصل نہیں، لیکن میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس شخص نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو گا میں اسے اس (جہنم) سے ضرور نکالوں گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5573)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومَ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وتدنو الشَّمْس فَيبلغ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاس أَلا تنْظرُون من يشفع لكم إِلَى ربكُم؟ فَيَأْتُونَ آدَمَ». وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: «فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يارب أمتِي يارب فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو اس سے ایک دستی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی، جبکہ دستی آپ کو پسند تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دانتوں سے ایک بار اسے نوچا، پھر فرمایا: ''روزِ قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگ غم و تکلیف کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، تمام لوگ کہیں گے، کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے، چنانچہ وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے، اور پھر آگے حدیث شفاعت بیان کی، اور فرمایا: ''میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے پہنچوں گا تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ اپنی حمد و ثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے ہوں گے، پھر وہ فرمائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، سوال کریں، آپ کا سوال پورا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور کہوں گا، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، کہا جائے گا: محمد! آپ اپنی امت کے ان افراد کو، جن پر کوئی حساب نہیں، ابواب جنت میں سے دائیں دروازے سے داخل کیجئے، حالانکہ انہیں اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے لوگوں کے ساتھ گزرنے کا بھی حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کی دہلیز کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5575)

سفارش

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ وَقَالَ عِيسَى: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ «اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي». وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ؟». فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ. رَوَاهُ مُسْلِم

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ ابراہیم میں موجود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''رب جی! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، جس نے میری اتباع کی تو وہ مجھ سے ہے۔'' اور عیسیٰؑ نے فرمایا: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! میری امت، میری امت!'' اور آپ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، اور تیرا رب زیادہ جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ انہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟'' جبریلؑ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہا تھا وہی انہیں بتا دیا، اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ سے فرمایا: ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو: ہم آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگیں نہیں کریں گے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5577)

سفارش

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: «أَنَا فَاعِلٌ». قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ. قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ» قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: «فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وقَالَ هَذَا حَدِيث غَرِيب

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی، روزِ قیامت وہ میری سفارش فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں کر دوں گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! (سفارش کے لیے) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ کروں (تو پھر)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا، اگر میں میزان کے پاس آپ کو نہ پاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حوض کے پاس تلاش کرنا، کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5595)

شفاعت

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت، میری امت کے ان افراد کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں۔'' صحیح، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5598)

شفاعت

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے آنے والا ایک میرے پاس آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ آپ اپنی نصف امت جنت میں داخل کر لیں یا شفاعت کا حق لے لیں، میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا، اور وہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔'' حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5600)

سفارش سے جنت

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے بعض ایک جماعت کی سفارش کریں گے، ان میں سے بعض قبیلے کی، ان میں سے بعض ایک خاندان کی اور ان میں سے کوئی کسی آدمی کی سفارش کرے گا حتی کہ (اس طرح سفارش کرتے کرتے) وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5602)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَفُّ أَهْلَ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی صف بنائی جائے گی تو جنت والوں میں سے آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا، اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں وہی ہوں جس نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، وہ اس کے لیے سفارش کرے گا تو وہ اسے جنت میں (اپنے ساتھ) داخل کرائے گا۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5604)

سفارش

مَوْضُوع وَعَن عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُشَفَّعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعلمَاء ثمَّ الشُّهَدَاء. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، انبیاؑ، پھر علما اور پھر شہدا۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5611)

جو مدینہ کی بھوک اور تکلیف پر صبر کرے گا حضور ﷺ اس کی سفارش کریں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے جو شخص مدینہ کی بھوک اور اس کی تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی سفارش کروں گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2730)

جو مدینہ میں فوت ہو گا حضور ﷺ اس کی سفارش کریں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوت بالمدية فليمت لَهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح غَرِيب إِسْنَادًا

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مدینہ میں فوت ہو سکتا ہو تو اسے اسی میں فوت ہونا چاہیے، کیونکہ جو شخص اسی ہی میں فوت ہو گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' احمد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2750)

مدینہ میں قیام سے حضور ﷺ کی سفارش

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَة»

آل خطاب میں سے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قصداً میری زیارت کے لیے آئے تو روز قیامت وہ میرے پڑوس میں ہوگا، جو شخص مدینہ میں سکونت اختیار کرے اور اس کی مشکلات پر صبر کرے تو روز قیامت میں اس کے لیے گواہ بنوں گا یا سفارشی ہوں گا، اور جو حرمین (مکہ، مدینہ) میں کسی جگہ فوت ہوا تو روز قیامت وہ امن والوں میں سے ہوگا۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2755)

باب نمبر۔71

عزل

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط (24/4)

ترجمہ: ”اوران کے سواسب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہواپنے مالوں سے قید نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔“(سورۃ النساء4آیت نمبر24)

قرآن:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ (223/2)

ترجمہ: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤجب چاہو۔“(سورۃ البقرۃ2آیت نمبر223)

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ اِن سے وظیفۂ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تواُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قرآن:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص {187/2}

ترجمہ: ”تمہارے لئے جائز کردیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو، اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سواُس نے تم کو معاف کردیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔“(سورۃ البقرۃ2آیت نمبر187)

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جارہا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ملاحظہ کیجیے :

عزل

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أعزل عَن امْرَأَتِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «لم تفعل ذَلِك؟» فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضارا أضرّ فَارس وَالروم». رَوَاهُ مُسلم

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کیا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا:''تم یہ کیوں کرتے ہو؟'' اس آدمی نے عرض کیا: مجھے اس کے بچے (حمل یا شیر خوار) کے متعلق اندیشہ ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ (جماع) مضر ہوتا تو یہ فارسیوں اور رومیوں کے لیے مضر ہوتا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3188)

عزل

وَعَن جذامة بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ: «لقد هَمَمْت أَن أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا». ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ الوأد الْخَفِي وَهِي (وَإِذا الموؤودة سُئِلت) رَوَاهُ مُسلم

جُذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے۔''''میں نے ''غیلہ''(حالت حمل میں دودھ پلانے) نے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر میں نے رومیوں اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کو حالت حمل میں دودھ پلاتے رہتے ہیں،اور یہ ان کی اولاد کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔'' پھر انہوں نے آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (عزل کرنا) انسان کو زندہ درگور کرنا ہے۔اور یہ (عزل کرنا) اللہ کے اس فرمان:''جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا۔'' کے زمرہ میں آتا ہے۔رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3189)

عزل

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يعْزل عَن الْحرَّة إِلَّا بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3197)

عزل جائز ہے

وَعنهُ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلم ينهنا

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔بخاری، مسلم۔اور امام مسلم نے مزید یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3184)

عزل

وَعَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِن لی جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: «اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِن الْجَارِيَة قد حبلت فَقَالَ: «قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں جبکہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو، کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔'' کچھ مدت گزری تو وہ آدمی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لونڈی تو حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اس کے مقدر میں جو کچھ ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3185)

رجم

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ”زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔ اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

رجم کی آیت بھی نازل ہوئی تھی

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا، اس میں آیت رجم بھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، اور جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کرے تو اسے رجم کرنا اللہ کی کتاب سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ گواہی ثابت ہو جائے یا حمل واضح ہو جائے یا اعتراف جرم ہو جائے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3557)

اللہ نے زنا کیلئے رجم کی سزا مقرر کی

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جلد مائة وتغريب عام وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جلد مائة وَالرَّجم

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”(حد زنا کے متعلق) مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو۔ مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حد) مقرر کر دی، کنوارا، کنواری کے ساتھ زنا کرے تو اس کی حد سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے، اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3558)

رجم

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، وارث کے لیے وصیت کرنے کا کوئی حق نہیں۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: ''بچہ بیوی کے مالک کا ہے جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3073)

رجم

عتبہ بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی سے زنا کا ارتکاب

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وليدة أبي وُلِدَ على فرَاشه فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ» ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «احْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس (بچے) کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی، اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو، جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس سے پردہ کیا کرو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تب فرمایا جب آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت دیکھی۔ اس کے بعد اس نے سودہ رضی اللہ عنہ کو تادم زیست نہیں دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! وہ تمہارا بھائی ہے، اس لیے کہ وہ اس کے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3312)

رجم

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے، میں نے دور جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں (بچے کا) دعوی نہیں، جاہلیت کا معاملہ ختم ہو گیا، بچہ صاحبِ بستر کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر (رجم یا محرومی) ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3320)

رجم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون (یعنی قتل کرنا) فقط تین صورتوں کی وجہ سے حلال ہے، جان کے بدلے جان (قاتل کو قتل کرنا) شادی شدہ زانی اور دین سے مرتد ہو کر جماعت چھوڑنے والا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3446)

رجم

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثلاثٍ: زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حق فَقتل بِهِ؟ فو الله مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وللدارمي لفظ الحَدِيث

ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ''یوم الدار'' (جن دنوں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا) لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے آگاہ نہیں ہو؟ کہ ''کسی مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ پر درست ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور وہ اس کے باعث قتل کیا جائے گا۔'' اللہ کی قسم! میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اس وقت سے آج تک کبھی مرتد نہیں ہوا، اور میں نے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کیا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، تو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں۔ صحیح، رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3466)

رجم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ زِنا بعدَ إِحصانٍ فإِنَّهُ يُرجَمُ ورجلٌ خرَجَ مُحارِباً للَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اسے صرف تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کرنا جائز ہے: شادی کے بعد زنا والے کو رجم کیا جائے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرے (یعنی ڈاکو) ہو، اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا جلاوطن کیا جائے گا۔ یا کوئی شخص کسی جان کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3544)

رجم کی سزا قرآن کے مطابق ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فاقْضِ بَيْنَنَا بكتابِ الله وائذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ: «تَكَلَّمْ» قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ على ابْنِي الرَّجْمَ فافتديت مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرفت فارجمها» فَاعْتَرفت فرجمها

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں، اور دوسرے نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بات کرو۔'' اس نے عرض کیا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی اہلیہ کے ساتھ زنا کر لیا تو انہوں (یعنی بعض لوگوں) نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا لاگو ہوتی) ہے، لیکن میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دے دی، پھر میں نے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی (کی سزا) ہے، اور اس کی اہلیہ پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، رہی تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تمہیں واپس مل جائیں گی، رہا تمہارا بیٹا تو اس پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے اور اُنیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ اعترافِ جرم کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3555)

تورات میں زنا کی سزا رجم ہے

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ الْيَهُودَ جاؤوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» قَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''تم رجم کے متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم انہیں ذلیل ورسوا کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس میں تو رجم (کا حکم) ہے۔ وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد والا حصہ پڑھ دیا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو اس میں آیت رجم تھی، انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اس (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا، اس میں آیت رجم ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اٹھالیا تو اس میں آیت رجم خوب واضح نظر آرہی تھی، اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس میں آیت رجم ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کیا گیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3559)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا فَقَالَ: «أُحْصِنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ» قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فرجمناه حَتَّى مَاتَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خيرا وَصلى عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، تو اس نے دوسری طرف سے ہو کر پھر عرض کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا، جب اس نے چار بار گواہی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''کیا تم دیوانے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' ابن شہاب نے کہا: مجھے اس

شخص نے بتایا جس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم نے اس شخص کو مدینہ میں رجم کیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا حتی کہ ہم نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلے علاقے میں اسے جالیا تو ہم نے اسے رجم کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی بخاری کی روایت میں، ''اس نے عرض کیا، جی ہاں'' کے بعد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے جنازگاہ میں رجم کیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا، اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق کلمہ خیر فرمایا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3560)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بن مَالك النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» لَا يُكَنِّي قَالَ: نَعَمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمر رجمه. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو، یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو۔'' اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس سے جماع کیا؟'' آپ نے کنایہ سے بات نہیں کی، اس نے عرض کیا: جی ہاں! تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3561)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ: «وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِر الله وَتب إِلَيْهِ». فَقَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي. فَقَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فِيمَ أُطَهِّرُكَ؟» قَالَ: مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبِهِ جُنُونٌ؟» فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ: «أَشَرِبَ خَمْرًا؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ: «أَزَنَيْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ» ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ: «وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ» فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ: إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ: «أَنْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ لَهَا: «حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ» قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ وَضَعَتِ الغامدية فَقَالَ: «إِذًا لَا نرجمها وندع وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ: فَرَجَمَهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: «اذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي» فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: «اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ» فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى

وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم: «مهلا يَا خَالِد فو الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ» ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فصلى عَلَيْهَا ودفنت. رَوَاهُ مُسلم

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، واپس جاؤ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا حتی کہ جب اس نے چوتھی مرتبہ وہی جملہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''میں کس چیز سے تمہیں پاک کر دوں؟'' اس نے عرض کیا: زنا (کے گناہ) سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اسے جنون ہے؟'' آپ کو بتایا گیا کہ اسے جنون نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے منہ سے شراب کی بُو سونگھی تو اس نے اس سے شراب کی بُو نہ پائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے زنا کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا، اس کے بعد صحابہ دو یا تین دن (اس معاملہ میں) خاموش رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک کے بارے میں مغفرت طلب کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک جماعت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔'' پھر قبیلہ غامد کی شاخ ازد سے ایک عورت آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے چلی جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اللہ کے حضور توبہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: آپ مجھے ویسے ہی واپس کرنا چاہتے ہیں، جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا: ''تو (حاملہ) ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''وضع حمل تک صبر کر۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی، حتی کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ (انصاری) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تب ہم اسے رجم نہیں کریں گے، اور ہم اس کے چھوٹے سے بچے کو چھوڑ دیں جبکہ اس کی رضاعت کا انتظام کرنے والا بھی کوئی نہیں؟'' پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رجم کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''تم جاؤ حتی کہ تم بچے کو جنم دو۔'' جب اس نے بچے کو جنم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چلی جاؤ اور اسے دودھ چھڑانے کی مدت تک اسے دودھ پلاؤ۔'' جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ دیکھیں میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچہ کسی مسلمان شخص کے حوالے کیا، پھر اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سینے کے برابر گڑھا کھودا گیا، اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا جس سے خون کا چھینٹا ان کے چہرے پر پڑا تو انہوں نے اسے بُرا بھلا کہا، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خالد! ٹھہرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے، کہ اگر محصول لینے والا ایسی توبہ کرے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا اور اس کی نمازِ جنازہ خود پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3562)

لونڈی زنا کرے تو دو دفعہ حد قائم کرو تیسری دفعہ کرے تو اسے بیچ دو

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے، پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے بیچ دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض بیچنا پڑے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3563)

حضور ﷺ نے رجم کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ. فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي رِوَايَةٍ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا، کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوسری جانب سے آگیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے، چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اور اسے حرہ (مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلی جگہ) کی طرف لے جایا گیا وہاں اسے پتھروں سے رجم کر دیا گیا، جب اس نے پتھر لگنے کی تکلیف محسوس کی تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑا ہوا حتی کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرا جس کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی تو اس نے وہ اسے دے ماری اور لوگ بھی اسے مارنے لگے حتی کہ وہ فوت ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا کہ جب اس نے پتھروں کی تکلیف اور موت محسوس کی تو وہ بھاگ اٹھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟'' اور ایک روایت میں ہے: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کے وہ توبہ کر لیتا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3565)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ» قَالَ: نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِم

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا: ''تمہارے متعلق جو بات مجھے پہنچی ہے کیا وہ درست ہے؟'' اس نے عرض کیا: آپ کو میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے۔'' اس نے چار بار اقرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3566)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ» قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيخبره. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

یزید بن نُعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ماعز رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں چار بار اقرار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزّال سے فرمایا: اگر تم اس کی پردہ پوشی کرتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔ ابن منکدر نے فرمایا کہ ہزال نے ماعز رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائے اور آپ کو (یہ واقعہ) بتائے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3567)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: «اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ» وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ» وَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایک عورت نماز پڑھنے کے لیے نکلی تو ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانپ لیا اور زبردستی اس سے زنا کر لیا، اس نے شور مچایا تو وہ چلا گیا، اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت گزری تو اس (عورت) نے کہا: فلاں شخص نے اس اس طرح میرے ساتھ کیا ہے، انہوں نے اس آدمی کو پکڑا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ''تم جاؤ اللہ نے تمہیں بخش دیا۔'' اور اس کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا: ''اسے رجم کر دو۔'' اور فرمایا: ''اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ اہل مدینہ کرتے تو وہ ان کی طرف سے قبول ہو جاتی۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3572)

حضور ﷺ نے رجم کیا

وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فرجم. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو شادی شدہ ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3573)

فاعل اور مفعول کو قتل کر دو

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «من وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جس شخص کو قوم لوط کا سا کام کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3575)

زانی اور جانور کو قتل کر دو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ». قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِن أرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس (چوپائے) کو بھی قتل کر دو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا، چوپائے کو کس لیے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ اٹھانے کو ناپسند فرمایا جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو۔ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3576)

حضور ﷺ نے رجم کیا۔ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زنيتُ فأقِمْ عليَّ كتابَ اللهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ؟ قَالَ: بِفُلَانَةَ. قَالَ: «هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ. فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

یزید بن نعیم بن ہزّال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ماعز بن مالک یتیم تھے اور میرے والد کی کفالت میں تھے، انہوں نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تو میرے والد نے انہیں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور اپنی حرکت کے متعلق انہیں بتاؤ شاید کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے لیے نجات کی کوئی سبیل نکل آئے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، (وہ کہتا رہا) حتی کہ اس نے چار مرتبہ ایسے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے چار مرتبہ یہ بات کی ہے، بتاؤ تم نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے)؟'' اس نے عرض کیا: فلاں عورت کے ساتھ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے ساتھ ملاپ کیا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اس سے جماع کیا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے، اسے حرّہ کی طرف لے جایا گیا، جب اس نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو وہ برداشت نہ کر سکا تو وہ (رجم کی جگہ سے) بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جالیا جبکہ اس کے دیگر رفقاء پیچھے رہ گئے انہوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی اسے ماری اور قتل کر دیا، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3581)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «أَنِكْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا؟» قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟» فَقَالَا: نَحْنُ ذَا نِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: «انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ» فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يُنْغَمَسُ فِيهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسلمی (ماعز رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام کام (زنا) کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے اعراض فرماتے رہے، پانچویں مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی تو پوچھا: ''کیا تم نے اس سے جماع کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ''حتی کہ تمہاری یہ چیز (شرم گاہ) اس عورت کی اس چیز (شرم گاہ) میں گم ہو گئی۔'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس طرح سلائی سرمے دانی میں اور رسی کنویں میں داخل ہو (کر غائب ہو) جاتی ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو آدمی حلال طور پر اپنی اہلیہ کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے اس قول واقرار سے کیا چاہتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیں، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے

رجم کر دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اس آدمی کو دیکھو جس کی اللہ نے ستر پوشی کی تھی، اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا حتی کہ وہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، پھر کچھ دیر چلے حتی کہ آپ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جس نے اپنی ٹانگ اٹھا رکھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟'' ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اسے کون کھائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ابھی جو اپنے بھائی کی عزت خراب کی وہ اسے کھانے سے بھی زیادہ سنگین ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب جنت کی نہروں میں غوطہ زنی کر رہا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3627)

جب کوئی مارے تو چہرے پر نہ مارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الوجهَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3631)

رجم

وَعَن أبي سعيدٍ وجابرٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يغفِرَها لَهُ صَاحبه»

ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غیبت زنا سے کیسے زیادہ سنگین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آدمی زنا کرتا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ جبکہ غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا حتی کہ وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے، وہ اسے معاف کر دے۔'' رواہ البیہقی فی شعب الایمان، ایضاً۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4874)

رجم

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوبُ وَصَاحِبُ الْغِيبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ''زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے جبکہ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں۔'' (کیونکہ وہ اسے اہمیت نہیں دیتا کہ یہ بھی گناہ ہے اور وہ توبہ نہیں کر پاتا)۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4876)

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زِنا کار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً زوَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔اوپر ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) مذکورہ بالا حدیث کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) مذکورہ بالا حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے؟۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔تو پھر ''لوگوں کا ڈر'' چہ معنی دارد۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

☆حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قرآن:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِہَتِیۡ یٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہِ لَاَرۡجُمَنَّکَ وَاہۡجُرۡنِیۡ مَلِیًّا (46/19)

ترجمہ: '' اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُوگردانی کر رہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کر دوں گا، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔'' (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَیَّرۡنَا بِکُمۡ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہُوۡا لَنَرۡجُمَنَّکُمۡ وَلَیَمَسَّنَّکُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (18/36)

ترجمہ: '' اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔''(سورۃ یاسین 36 آیت نمبر 18)

☆اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن:

وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۔ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا (20-19/18)

ترجمہ: ”اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہرگز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔“ (سورۃ الکہف 18 آیت نمبر 19 تا 20)

غلام لونڈیاں

عرب کے قبائل عموماً ایک دوسرے سے جنگیں لڑتے رہتے تھے،اِن جنگوں میں جو لوگ قید ہو جاتے ،اُنہیں غلام اور لونڈیاں بنالیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اعلانِ نبوّت کے وقت غلام لونڈیاں پورے عرب کی آبادی کا 75 فیصد تھے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے غلامی کا دروازہ بند کر دیا۔قرآن میں ہے کہ جنگی قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دو اور اگر وہ فدیہ نہ دے سکیں تو مفت ہی چھوڑ دو، مطلب یہ کہ اُنہیں اپنا غلام بنا کر نہ رکھو۔پوری آیت ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ

﴿47/4﴾

ترجمہ:" پھر جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔جب اُن کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اِختیار ہے) کہ خواہ اِحسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی اِن سے بدلہ لے لیتا لیکن (اُس کا منشا یہ ہے کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے کے ذریعے سے لے لے۔جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ اُن کے اعمال ہر گز ضائع نہ کرے گا۔"

{سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 4}

قرآن کا حکم آنے سے پہلے جن لوگوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا جا چکا تھا،اللہ تعالیٰ نے اُن کی آزادی کے سامان پیدا کر دیئے۔ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177

سورۃ البلد سورہ نمبر 90 آیت نمبر 13

سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 33

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 92

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 89

سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 3

اِس کے بعد آیئے اُس حدیث کی طرف جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اِس حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے (نعوذ باللہ)

لونڈیاں حلال ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) أَيْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسلم

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن اوطاس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا توان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا، انہوں نے ان سے قتال کیا اور وہ ان پر غالب آگئے اور انہوں نے کچھ خواتین گرفتار کر لیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ نے ان لونڈیوں سے ان کے مشرک خاوندوں کے موجود ہونے کی وجہ سے، جماع کرنے میں حرج محسوس کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''اور شادی شدہ عورتیں (تم پر حرام کی گئی ہیں) مگر تمہاری لونڈیاں۔'' یعنی جب ان کی عدت مکمل ہو جائے تو پھر وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3170)

لونڈی کو آزاد کرنے سے بہتر تھا کہ اسے اپنے ماموں کو دے دیا جائے

وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخوالك كَانَ أعظم لأجرك»

میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تمہارے لیے زیادہ باعث اجر ہوتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1935)

لونڈی کیلئے دو طلاقیں ہیں اور عدت دو حیض

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔'' رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3289)

لونڈی جہاں چاہتی لے جاتی

وَعَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینے والوں کی لونڈیوں میں کوئی بھی لونڈی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی اور وہ جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5809)

گلوکارہ کو نہ بیچو نہ خریدو، اس کی قیمت حرام ہے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا نَزَلَتْ: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعلى بن يزيد الرواى يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ أَهْرٍ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گانے والیوں کو بیچو نہ انہیں خریدو اور نہ ہی انہیں تربیت دو، اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ایسے مسائل کے متعلق یہ حکم نازل ہوا: ''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ باتیں خریدتے ہیں۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور علی بن یزید، راوی حدیث میں ضعیف ہے۔ اسنادہ ضعیف جذا، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔ اور ہم جابر سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کھانے سے منع فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ باب ما یحل اکلہ میں ذکر کریں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2780)

میک اپ

قرآن میں ہے :

قران :

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ‌ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ:" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے،اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

قران :

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ(31/7)

ترجمہ:" اے اولادِ آدم ! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو،اور کھاؤ اور پیو،اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران :

وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيۡنَ غَيۡرِ اُولِى الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ‌ۖ(31/24)

ترجمہ:" عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔"

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے :

جسم گودنے اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت

وَعَنْ أَبِي جحيفة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا، اور سود کھانے والے، کھلانے والے، جسم گوندنے والی اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت فرمائی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2765)

بال جوڑنے اور جڑوانے والی، گودنے والی اور گروانے والی پر لعنت

«وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ والواشمة والمستوشمة

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں میں بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4430)

بدن گودنا منع ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ» وَنَهَى عَنِ الوشم. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نظر کا لگ جانا ثابت ہے، اور آپ نے بدن گودنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4432)

روزانہ کنگھی کرنا منع ہے

وَعَنْ عبد الله بن مغفَّل قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزانہ بلاناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الترمذی وابو داؤد و النسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4448)

میک اپ کرنے والی عورت پر لعنت

وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ والمشتوشمة من غير دَاء. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بیماری کے بغیر بالوں میں بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، بال نوچنے والی اور اکھڑوانے والی، بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4468)

نحوست

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے :

قرآن:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ط اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (131/7)

ترجمہ: ”سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر اِن کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یاد رکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131}

اصحابِ قریہ یعنی ”بستی والوں“ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ج لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (18/36)

ترجمہ: ”وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

{سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18}

اِس پر رسولوں نے جواب دیا :

قرآن:

قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (19/36)

ترجمہ: ”اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔“

{سورۃ یٰس سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19}

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرمادیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا :

قرآن:

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (54/18-19)

ترجمہ: ”عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔“

{سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19}

نیز دیکھیے سورۃ حٰمٓ السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ :

عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ والمسكن وَالدَّابَّة

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست (یعنی بے برکتی) ہے۔“ بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ”تین چیزوں میں نحوست ہے عورت، گھر اور جانور۔“ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3087)

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، اگر نحوست ہوتی تو گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی

وَعَنْ سعدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفرس وَالْمَرْأَة». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نہ الو منحوس ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ ہی کوئی بدشگونی ہے۔ اور اگر بدشگونی (یعنی نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔“ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4586)

باب نمبر۔76

فال

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (90/5)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جُوا اور بُت اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90}

اس کے مقابل حدیث میں ہے کہ :

حضور ﷺ فال لیتے تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الِاسْمَ الْحَسَنَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنة

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فال لیتے تھے اور آپ بد شگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام پسند کرتے تھے۔ حسن، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4582)

فال لینا جادو کی اقسام میں سے ہے

وَعَن قَطن بن قَبيصةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

قطن بن قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پرندوں کے ذریعے فال لینا، لکیریں کھینچ کر فال لینا اور بد شگونی لینا جادو کی اقسام ہیں۔'' رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4583)

فال

عَنْ عُرْوَةَ بن عَامر قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عروہ بن عامر بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے بہتر چیز نیک فال لینا ہے، اور وہ (بدشگونی) کسی مسلمان کو کام سے مت منع کرے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے: اے اللہ! تمام بھلائیاں تو ہی لاتا ہے اور تمام برائیاں تو ہی دور کرتا ہے، ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری توفیق سے ممکن ہے۔'' ابوداؤد نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4591)

فال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ» قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کچھ بھی نہیں، اور اس کی بہتر صورت فال ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی بات جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4576)

باب نمبر۔77

وارث

اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مسلمان پر جس کے پاس مال ہو وصیت کرنا فرض کیا ہے:

قران :

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آپہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے،

(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر۔180)

وصیت کیلئے اللہ کریم نے کوئی شرط یا پابندی نہیں لگائی کہ اتنے حصے کی کی جاسکتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں، اور نہ ہی یہ قدغن ہے کہ فلاں کیلئے کر سکتا ہے اور فلاں کیلئے نہیں لیکن سنن ابن ماجہ نے قرآن کی مخالفت میں درج ذیل پابندیاں لگائی ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ»

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، وارث کے لیے وصیت کرنے کا کوئی حق نہیں۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: ''بچہ بیوی کے مالک کا ہے جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3073)

وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ» مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ. وَفِي رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ: قَالَ: «لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ»

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وارث کو وصیت کا حق نہیں اِلاّ یہ کہ وارث چاہیں۔'' یہ روایت منقطع ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، اور دار قطنی کی روایت میں ہے: ''وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں، مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔'' رواہ الدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3074)

جس کا کوئی وارث نہیں اس کا ماموں وارث ہے

وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيرثه». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر مومن سے خود اس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں، جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو ان کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جس کا کوئی مولیٰ (حمایتی و مددگار) نہ ہو۔ اس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے مال کا میں وارث بنوں گا، اس کے قیدی کو میں چھڑاؤں گا، جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے، وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو چھڑائے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، اس کی طرف سے دیت بھی دوں گا اور اس کا وارث بھی بنوں گا، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے، وہ اس کی طرف سے دیت دے گا اور اس کا وارث بنے گا۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3052)

باب نمبر۔78

قتل مرتد

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“ {سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108}

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآن:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ · كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ ·· وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ · اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ · خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ · اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (89-85/3)

ترجمہ: ” اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی

نشانیاں آگئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔قرآن کے اِن الفاظ " مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی" نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قرآن:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَلَا لِیَہۡدِیَہُمۡ سَبِیۡلًا (137/4)

ترجمہ:"بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو" ثُمَّ کَفَرُوۡا" کے بعد" ثُمَّ اٰمَنُوۡا" کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد" ثُمَّ اٰمَنُوۡا" اور پھر" ثُمَّ کَفَرُوۡا" کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلۡ ہٰذِہٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ ۟ قف عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ ط (108/12)

ترجمہ:" آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔چنانچہ فرمایا :

قرآن:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ ط (14/49)

ترجمہ:" دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قرآن:

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (124-123/7)

ترجمہ: ” فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر ایمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اِجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

قرآن:

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ هٰ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ (49/26)

ترجمہ: ” فرعون نے کہا کہ میری اِجازت سے پہلے تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔“

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

قرآن:

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَ ۬ اُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى (71/20)

ترجمہ: ” فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اِجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔“

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قرآن:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ (88/7)

ترجمہ: " ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

قرآن:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (13/14)

ترجمہ: " کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے۔"

{سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13 }

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُر امن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اِس کی سزا مقرر کی ہے ۔ قرآن میں ہے:

قرآن:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (33/5)

ترجمہ: " جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کر لیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا۔"

قرآن:

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (34/5)

" مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

قرآن کی وضاحت کے بعد ملاحظہ کیجئے مشکوٰۃ المصابیح کا موقف:

قتل مرتد

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون (یعنی قتل کرنا) فقط تین صورتوں کی وجہ سے حلال ہے، جان کے بدلے جان (قاتل کو قتل کرنا) شادی شدہ زانی اور دین سے مرتد ہو کر جماعت چھوڑنے والا۔" متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3446)

قتل مرتد

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثلاثٍ: زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حق فَقتل بِهِ؟ فو الله مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وللدارمی لفظ الحَدِيث

ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے "یوم الدار" (جن دنوں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا) لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے آگاہ نہیں ہو؟ کہ "کسی مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ پر درست ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور وہ اس کے باعث قتل کیا جائے گا۔" اللہ کی قسم! میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اس وقت سے آج تک کبھی مرتد نہیں ہوا، اور میں نے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کیا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، تو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں۔ صحیح، رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3466)

قتل مرتد

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ» وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عکرمہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں زندہ جلادیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں کبھی زندہ نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی ممانعت موجود ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا): ''اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔'' کی وجہ سے میں انہیں نہ جلاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان: ''جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے تو اسے قتل کر دو۔'' کے مطابق میں انہیں قتل کر دیتا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3533)

متعہ

متعہ !اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر،اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کرلینا متعہ کہلاتا ہے۔قرآن نے (24/4) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا،اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے،ملاحظہ کیجیے (2/24)۔اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے (25/4)۔قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہوگی۔درج ذیل احادیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے :

متعہ کی اجازت

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. رَوَاهُ مُسلم

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرمادیا۔رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:3148)

متعہ حلال ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں،ہم نے عرض کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا،پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں متعہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی،ہم میں سے کوئی شخص کپڑے کے عوض ایک مدت تک کسی عورت سے نکاح کرتا،پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے مومنو! پاکیزہ چیزوں کو،جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں،حرام قرار نہ دو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:3157)

متعہ پہلے حلال تھا(زنا اسلام میں کبھی بھی حلال نہیں رہا)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أول الْإِسْلَام كَانَ الرجل يقدم الْبَلدة لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يرى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ (إِلَّا عَلَى أَزْوَاجهم أَو مَا ملكت أَيْمَانهم) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حرَام. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، متعہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا وہ اس طرح کہ آدمی شہر میں جاتا، اس کی وہاں جان پہچان نہ ہوتی تو وہ وہاں اپنے قیام کے اندازے کے مطابق عورت سے شادی کر لیتا تو وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لیے کھانا تیار کرتی حتی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کی شرم گاہ کے سوا ہر شرم گاہ حرام ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3158)

گانا

قرآن موسیقی کے موضوع پر مکمل خاموش ہے ، جو لوگ لہو الحدیث کو موسیقی کی حرمت میں گھسیڑتے ہیں یہ ان کا ذاتی تقوی اور تاویل ہے جو شریعت نہیں ہو سکتی ،حقیقت یہ ھے کہ موجودہ اسلام میں مقدسوں اور قدسیوں کے ذاتی تقوے اور تاویلوں کی بھرمار ھے جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنے مزاج کے مطابق کی ہیں ،اور جن کو ماننا شریعت کا تقاضا نہیں " تقدس " کا تقاضا ہے، جو ان شخصیات کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے ،، پیر کرم شاہ الازھری صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس کو مباح ہی لکھا ھے اور تمام تاویلوں کو رد کر دیا ہے ،، اس کے ساتھ یہ وضاحت ضرور کی ہے کہ ہر وقت موسیقی کو وطیرہ بنا لینا بھی درست نہیں کیونکہ کسی بھی شغل کو غالب کر لینا اور اس میں افراط مناسب و معقول نہیں ،، ھم لوگ پہلے ایک عقیدہ بناتے ہیں پھر قرآن و حدیث جو کھینچ کھانچ کر اس پر چڑھاتے ہیں ، یعنی اصل میں اپنی ہی رائے کو قرآن و حدیث کا لباس پہنانے کی کوشش کرتے ہیں ،،،، لہو الحدیث گانا ہی کیوں ؟ پوری زندگی بھی لہو و لعب ہے ،، انما الحیوۃ الدنیا لھو ولعب، اولاد اور مال بھی لہو و لعب ہے ،، جو چیز اللہ کی یاد سے غافل اور اس کی حدیں توڑنے پر آمادہ کر دے وہ لہو و لعب ہی ہے ،، پھر اس لہو لعب میں سے گانا برآمد کر لینا بزرگوں کا ہی کمال ہے ، ویسے سچی بات بتاؤں یہ بزرگ اپنے زمانے میں انسان ہی ہوا کرتے تھے پھر ہم نے ان کو دیوتا بنا دیا ، ان کی نجات بھی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں تھی ، وہ کبھی بھی شریعت ساز نہیں تھے ،، ان کے اقوال کے متوازی انہی کے زمانے کے بزرگوں کے اقوال بھی پائے جاتے ہیں ، اس لئے شریعت تاویلوں کا نام نہیں یہ ایک روز روشن کی طرح کی چیز ہے ،جس کا تعارف اللہ کے رسول ﷺ نے ان لازوال الفاظ کے ساتھ فرمایا تھا " ترکتکم علی المحجۃ البیضاء لیلھا کنھارھا "میں تمہیں اس سفید چٹیل گزر گاہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی اتنی ھی روشن ہیں جتنا اس کا دن روشن ہے " یا جو رات میں بھی اتنی ہی روشن ہے جتنی دن میں روشن ہوتی ہے ،،

رہ گئ بیہودہ اور فحاشی پر مبنی موسیقی تو یہ ”ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشہ فی الذین امنوا ،، کے تحت حرام سے بھی آگے کی چیز ھے اور اس کی حمایت کوئی بھی ذی شعور اور صاحب ایمان نہیں کر سکتا۔موسیقی میں جائز اور ناجائز کا سوال ضرور ھے کہ کونسی جائز ھے اور کونسی ناجائز۔

حرام حرام کی رَٹ لگانے والوں سے گزارش ھے کہ قاسم بن محمد بن ابوبکر سے جب پوچھا گیا تھا کہ کیا موسیقی حرام ھے ، تو آپ نے تین بار سوال کرنے والے سے منہ موڑ لیا تھا اور چوتھی دفعہ سوال کرنے کے بعد انتہائی غصے سے فرمایا تھا کہ " حرام وھی ھے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کے لفظ کے ساتھ حرام کہا ھے " اس کے بعد جائز ، ناجائز ، مکروہ باقی رہ جاتا ھے ،،،،،

ھر بندہ اپنے اپنے تقوے کو دوسرے پر لادنے کے لئے تیار بیٹھا ھوتا ھے ،، نتیجہ یہ ھے کہ فاسقوں کی تعداد مساجد کی تعداد کی نسبت دگنی رفتار سے بڑھ رھی ھے ،، میں نے ریاض الجنہ میں لوگوں سے گانے کی ٹون سنی ھے ،، مسجدِ نبوی میں امام کے بالکل پیچھے کھڑے لوگوں کے موبائل پہ بج رھی ھوتی ھے ،، طواف اور سعی میں بج رھی ھوتی ھے ،، ایک وبا کی طرح پھیلی ھوئی چیز کو فتوؤں سے نہیں روکا جا سکتا ، پہلا اس کی کلاسیفیکیشن کرنی ھو گی ،، کیا بارش میں سڑکوں پر بہتا گٹر کا پانی بھی کپڑے پلید نہیں کرتا اور لوگوں کی بے بسی کے مدنظر اس چھوٹ کو اختیار کیا گیا ھے ،، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اب سڑکوں پر بہتا بارش کا پانی پینا بھی شروع کر دیا جائے ۔

کتاب الکبائر ،، علامہ دمشقی صاحب کی ایسی کتاب ھے جس میں ساٹھ سے اوپر کبائر گنوائے گئے ھیں ،، مگر عجیب بات یہ ھے کہ کبائر کی فہرست میں موسیقی کا ذکر نہیں ھے ،،،،،،، کوئی اس کو قرآن کی سورہ لقمان کی آیت سے نکال کر لے آتا ھے ،،

(وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ(6

حالانکہ اس میں موسیقی سرے سے زیرِ بحث نہیں ھے ،،مروجہ موسیقی کو بنیاد بنا کر تمام موسیقی کو ایک ھی لاٹھی سے ھانکنا اسی طرح ھے جس طرح موجودہ مسلمانوں کو دیکھ کر تمام مسلمانوں کے قتل کا فتوی دے دینا ،، جتنی احادیث موسیقی کی مخالفت میں پیش کی جاتی ھیں ، اس سے دگنی حدیثیں موسیقی کے جواز کی بھی موجود ھیں ،، جو چیز نبی ﷺ کی موجودگی میں بجائی گئ ، نبی ﷺ کے حجرے میں بجائی گئ ، نبئ کریم ﷺ نے سکون سے اسے سنا اور ابوبکر صدیقؓ کے منع کرنے پر ان کو شاباش نہیں دی کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا بلکہ فرمایا کہ ان کو گانے دو ان کی عید کا دن ھے ، فتوے لگانے والے پہلے اپنے فتوؤں کا رخ نبئ کریم ﷺ کے حجرے کی طرف کریں اور جواب دیں کہ وہ کونسا حرام ھے جو عید والے دن حلال ھو جاتا ھے , اُس زمانے کی موسیقی کو حلال کہہ کر موجودہ زمانے کی موسیقی کو حرام کہنا ایسا ھی ھے جیسے موجودہ زمانے میں جی ٹو اور جی تھری سے زیرِ ناف بال صاف کرنے کو حرام قرار دے دیا جائے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں یہ استعمال نہیں ھوتے تھے ، بلکہ صرف استرا استعمال ھوتا تھا ،،، اب رہ گئ بات احادیث کی تو منظور الحسن صاحب کا یہ مضمون ان احادیث کا احاطہ کرتا ھے کہ جن میں موسیقی زیرِ بحث آئی ھے ،،

احادیث اور موسیقی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیقی عرب معاشرت کا حصہ تھی۔عبادت، خوشی، غم ، جنگ اور تفریح جیسے مختلف مواقع پر موسیقی اور آلات موسیقی کا استعمال عام تھا۔حدیثوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف موسیقی کو پسند فرمایا، بلکہ بعض موقعوں پر اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی۔ثقہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گانا سنا؛ شادی کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی ترغیب دی؛ہجرت کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے توعورتوں نے دف بجا کر گیت گائے اور آپ نے انھیں پسند فرمایا؛ ماہر فن مغنیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپناگانا سنانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہ کو اس کا گانا سنوایا؛ سیدہ عائشہ حضور کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں؛ سفروں میں آپ نے صحرائی نغموں کی معروف قسم حدی خوانی کو نہ صرف پسند فرمایا، بلکہ اپنے اونٹوں کے لیے ایک خوش آواز حدی خوان بھی مقرر کیا اور اعلان نکاح کے لیے آپ نے آلۂ موسیقی دف بجانے کی تاکید فرمائی۔ان موضوعات پر متعدد روایتیں

:حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔چند نمائندہ روایتیں حسب ذیل ہیں

عید پر موسیقی

عن عائشة قالت: دخل علی رسول اللّٰھصلی اللہ علیہ وسلم و عندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحولوجھہ ودخل ابوبکر فانتھرنی وقال مزمارۃ الشیطان عند النبی فاقبل علیہ رسول اللّٰھعلیہ السلام فقال دعھما فلما غفل غمزتھما فخرجتا وکان یوم عید.(بخاری،رقم۹۰۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقع پر دو(مغنیہ) لونڈیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔آپ بسترپر دراز ہو گئے او ر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔(اسی اثنا میں) حضرت ابوبکر گھر میں داخل ہوئے۔(گانے والیوں کو دیکھ کر) انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: نبی صلیاللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شیطانی ساز(کیوں)؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھیں (گانا بجانا)کرنے دو۔پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام

میں مشغول ہو گئے تو میں نے ان(گانے والیوں کو چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔یہ عید کا دن تھا۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ عید کے روز گیت سن رہی تھیں۔o

یہ گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گائے جا رہے تھے۔o

گانے والیاں ماہر فن مغنیات تھیں۔(روایت میں ' جاریتان' (دولونڈیاں)کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس سے بعض لوگوں نے ''بچیاں'' مراد لیاہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ' جاریۃ' کا لفظ ''بچی '' کے معنی میں بھی آتا ہے، مگریہاں لازم ہے کہ اس سے ''لونڈیاں'' ہی مراد لیا جائے اور لونڈیاں بھی وہ جو ماہرفن مغنیات کی حیثیت سے معروف تھیں۔روایت کے اسلوب بیان کے علاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دوسرے طریق میں 'جاریتان' کے بجائے ' قینتان ' کے الفاظ نقل ہوئےہیں۔'قینۃ 'کامعلوم و معروف معنی :'' پیشہ ور مغنیہ'' ہے۔روایت یہ ہے

عن عائشة ان ابابکر دخل علیها والنبی صلی الله علیه وسلم عندها یوم فطر او اضحی وعندها قینتان تغنیان بما تقاذفتا الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم دعهما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا هذا الیوم. (بخاری، رقم ۳۷۱۶)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں : ابوبکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز ان کے پاس آئے نبی صلی اللہ وسلم بھی وہاں موجود تھے۔اس وقت دو مغنیہ لونڈیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔سیدنا ابوبکر نے دو مرتبہ کہا: یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ابوبکر سے فرمایا: انھیں گانے دو۔ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے ۔اور آج ہماری عید کا دن ہے۔)

گیت کے اشعار حمدیہ یا نعتیہ نہیں تھے۔انصار کی قبل از اسلام جنگ کا ایک قصہ تھاجسے گیت کی صورت میں گایا جا رہا تھا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بعد بھی سیدہ نے گیت سننے کاسلسلہ جاری رکھا۔o

آپ نے سیدہ عائشہ کو گانا سننے سے منع نہیں فرمایا۔o

آپ نے گانے والیوں کوگانا گانے سے نہیں روکا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گانے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ، تاہم جس طرح آپ نےسیدنا ابوبکر کی آواز سن لی، اس سے قیاس o کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو گانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

سیدنا ابوبکر نے اسے دیکھتے ہی 'مزمار الشیطان' یعنی شیطان کا سازکے الفاظ سے تعبیر کیا۔o

سیدنا ابوبکر نے جب گانے کوروک دیناچاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔o

بخاری کی اس روایت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر موسیقی کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے۔ام المومنین سیدہ عائشہ کاآپ کی موجودگی میں گانا سننا ، آپ کااس پرنہ پابندی عائد کرنا اور نہ کسی ناراضی کااظہار فرمانا، بلکہ سیدنا ابوبکر کو بھی مداخلت سے روک دینا، یہ سب باتیں موسیقی کے مباح ہونے ہی کو بیان کر رہی ہیں۔

:اسی موضوع کی ایک روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔وہ بیان فرماتی ہیں

دخلت علینا جاریۃ لحسان بن ثابت یوم فطر ناشرۃ شعرھا معھا دف تغنی فزجرتھا ام سلمۃ فقال النبی دعیھا یا ام سلمۃ (فان لکل قوم عیدا وھذا یوم عیدنا.(رقم ۵۵۸

عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس آئی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے ' ' پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔ "بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔

شادی بیاہ پر موسیقی

عن ابن عباس قال انکحت عائشۃ ذات قرابۃ لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من یغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الانصار قوم فیھم غزل فلو فحیاناوحیاکم. اتیناکم اتیناکم :بعثتم معھا من یقول

(ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۰)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔آپ نے (لوگوں سے)دریافت کیا : کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا : جی ہاں۔آپ نے پوچھا:کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہ نے کہا: جی نہیں۔آپ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔یہ بہتر ہوتا کہ تم اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا: (بخاری میں یہی روایت ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے

عن عائشۃ انھا زفت امراۃ الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ: یا عائشۃ ما کان معکم لھو، فان الانصار یعجبھم اللھو.(رقم ۴۸۶۷)

عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک خاتون کو ایک انصاری شخص سے بیاہ کر رخصت کر دیا۔(اس موقع پر) :نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عائشہ، (کیا وجہ ہے کہ)تم لوگوں کے ساتھ کچھ گانا بجانا نہیں تھا، (حالانکہ)انصار تو گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔"

ہم تمھارے پاس آئے ہیں،

ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔

ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔" (محدثین نے اس روایت کو 'حسن' قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بھیجنے کے بارے میں جس انداز سے دریافت فرمایا ، اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے o کہ اہل عرب رخصتی کے موقع پر دلہن کے ساتھ بالعموم کسی گانے والے کو بھیجا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ گانے والے کو دلہن کے ہم راہ نہیں بھیجا گیا، خوش گوار تاثر کا اظہار نہیں فرمایا۔o

آپ نے شادی کے موقع پر گانے والے کو دلہن کے ہم راہ بھیجنے کی ترغیب دی۔o

آپ نے گائے بغیر گیت کے بول بھی ادا فرمائے۔o

آپ نے انصارکے گانا پسندکرنے کو بیان فرمایااور اسے باطل قرار نہیں دیا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلمگیتوں کو پسند فرماتے تھے۔اس کے بعض دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہعلیہ وسلم نے یہ گفتگو اس بنا پر فرمائی کہ آپ کو شادی والے گھر میں گانے کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ابن حبان کی روایت ہے:

عن عائشة قالت كان فی حجری جارية من الانصار فزوجتها قالت فدخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم عرسها فلم يسمع غناء ولا لعبا فقال يا عائشة هل غنيتم عليها او لا تغنون عليها ثم قال ان هذا الحی من الانصار يحبون الغناء. (رقم ۵۸۷۵)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے زیر کفالت ایک انصاری لڑکی رہتی تھی۔میں نے اسکی شادی کر دی۔شادی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقعپر آپ نے نہ کوئی گیت سنا اور نہ کوئی کھیل دیکھا۔(یہ صورت حال دیکھ کر) آپ نے فرمایا: عائشہ، کیا تم لوگوں نے اسے گانا سنایا ہے یا نہیں؟ پھر فرمایا: یہانصارکا قبیلہ ہے جو گانا پسند کرتے ہیں۔"

جشن پر موسیقی

۱۔ عن ابن عائشة لما قدم رسول الله صلی الله عليه وسلم المدينه جعل النساء و الصبيان يقلن:

طلع البدر علينا

من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا

ما دعا لله داع

ايها المبعوث فينا

جئت بالامر المطاع

(السیرۃ الحلبیۃ۲/۲۳۵)

۲: عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم مر ببعض المدينة فاذا هو بجوار يضربن بدفهن و يتغنين و يقلن

نحن جوار من بنی النجار

يا حبذا محمد من جار

فقال النبی صلی الله عليه وسلم: الله يعلم انی لأحبكن.(ابن ماجه،رقم۱۸۹۹)

۱۔"ابن عائشہ سے روایت ہے :جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا

آج ہمارے گھرمیں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے۔

ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔

"اے نبی ، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے۔

۲۔"انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :(شہر میں داخل ہونے کے بعد جب)نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے توکچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گارہی تھیں:

ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں۔(یہاں 'جوار ' کا ترجمہ "بچیاں" کرنا درست نہیں ہے ، کیونکہ دوسرے طریق میں اس کے بجائے 'قینات'(مغنیات) آیا ہے: عن انس بن مالك قال النبی علی حی من بنی النجار فاذا جواری یضربن بالدف ویقلن نحن قینات من بنی النجار فحبذا محمد من جار فقال النبی اللہ یعلم ان قلبی یحبکم. (المعجم الصغیر، رقم ۸۷،

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاسسے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں ۔آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے۔")

خوشا نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

یہ سن کر)نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سےمحبت رکھتا ہوں۔"(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

یہ اس موقع کی روایات ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔ان سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقع پر جشن کا سا سماں تھا۔o

خوشی کے اظہار کے لیے گیت گائے گئے۔o

یہ گیت لونڈیوں نے گائے۔o

گانے کے ساتھ انھوں نے ایک آلۂ موسیقی دف بھی استعمال کیا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے گیت سنے اور ناپسندیدگی کا تاثر نہیں دیا۔o

گانے والی باندیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا۔o

یہ اور اس موضوع کی دوسری روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا۔مدینے میں جشن برپا تھا۔ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کی خوشی میں مسرور تھا۔اس موقع پر عام عورتوں اوربچوں اور مغنیات نے دف بجا کر استقبالیہ نغمے بھی گائے ، جنھیں نبی صلی اللہ علیہوسلم نے پسند فرمایا۔چنانچہ ان کی بنا پر یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہےکہ جشن یاخوشی کی تقریب کے موقع پر گیت گائے جا سکتے ہیں اور آلات موسیقی کواستعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفر میں موسیقی

عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر یا عامر الا تسمعنا من ھنیھاتك وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول:

اللهم لولا انت ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا

وثبت الاقدام ان لاقينا

والقين سكينة علينا

انا اذا صيح بنا ابينا

وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاكوع. قال: يرحمه الله.

(بخاری، رقم ۳۹۶۰)

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر سے کہا: تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ عامر جو حدی خوان شاعر تھے،(لوگوں کی فرمایش سن کر) : سواری سے اترے اور یہ (اشعار) گانے لگے

اے پروردگار ، اگر تیری ہدایت ہمیں میسر نہ ہوتی

تو ہم نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کر پاتے۔

ہمارے گناہوں کو بخش دے ، (جو ہم کر چکے ہیں اور) جو ہم سے سرزد ہوں گے ، ہم تیری راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہیں۔

جنگ میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

جب دشمن ہمیں للکارتا ہے تو ہم (خوف زدہ ہونے سے) انکار کر دیتے ہیں۔

وہ پکار پکار کر ہم سے نجات چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر بن الاکوع۔آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔‘‘ (محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے مقصد سے دوران سفر میں تھے۔o

ایک صحابی کی فرمایش پر دوسرے صحابی نے حدی خوانی شروع کی یعنی ا شعار گا کر پڑھنے لگے۔o

گانے والے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔o

آپ نے پسندیدگی کے ساتھ گانے والے کا نام معلوم کیا۔o

اس کے اچھے اشعار سن کر آپ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔o

حدی خوانی''صحرائی نغمے کی ایک صنف ہے۔قدیم عرب میں ساربان صحراؤں میں سفر کرتےہوئے حدی خوانی کرتے تھے۔اس کا '' اصل مقصد تو اونٹوں کو مست کر کے انھیں تیز رفتاری کی طرف مائل کرنا ہوتا تھا، مگر شتر سوار بھی اس سے پوری طرح حظ اٹھایا کرتے تھے۔اس کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں متعدد روایتیں موجود ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہےکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام بھی صحرائی سفروں کے دوران میں حدی خوانی سے محظوظ ہوتے تھے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوش آوازحدی خوان انجشہ کو اپنے سفروں کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ایک سفر کے دوران میں جب اس کے نغمات سے مسرور ہو کر اونٹ بہت تیز چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے محبت سے ڈانٹا کہ وہ اونٹوں پر سوار خواتین کا لحاظ کرے۔ایسا نہ ہو کہ وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے گر جائیں۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان للنبی حاد یقال له انجشة و كان حسن الصوت فقال له النبی رویدك یا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة یعنی ضعفة النساء. (بخاری، رقم ۵۸۵۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حدی خوان مقرر تھا۔اس کا نام انجشہ تھا۔وہ نہایت خوش آواز تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر کے دوران میں اسے)فرمایا: انجشہ آہستہ، کہیں نازک آبگینوں کو توڑ نہ ڈالنا۔قتادہ کہتے ہیں: اس سےنازک عورتیں مراد ہیں۔''

یہاں یہ واضح رہے کہ محققین کے نزدیک حدی خوانی عرب کی اصناف موسیقی ہی میں شامل ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام' 'میں اس کا ذکراسی پہلو سے کیا ہے:

والحدا، هو من اقدم انواع الغناء عند العرب، یغنی به فی الاسفار خاصة، ولا زال علی مكانته و مقامه فی البادیة حتی الیوم. و یتغنی به فی المناسبات المحزنة ایضاً لملاءمة نغمته مع الحزن. وقد كان للرسول حادی هو (البراء بن مالك بن النضر الانصاری) و كان حداءً للرجال. و كان له حداء آخر، یقال له (انجشة الحادی) و كان جمیل الصوت اسود. و كان یحدو للنساء، نساء النبی، و كان غلاماً للرسول. (۱۱۶/۵)

حدی خوانی عربوں کے گانے کی قدیم ترین قسموں میں سے ہے۔یہ صنف بالعموم سفروں کےساتھ مخصوص تھی۔موجودہ زمانے میں بھی صحراؤں میں اس کی یہی حیثیت ہے۔اس کے علاوہ چونکہ اس کے نغمے جذبات غم کے ساتھ کافی ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے غم کے مواقع پر بھی یہ صنف اختیار کی جاتی تھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدی خوان (البرابن مالک بن نضر) مقرر کر رکھا تھاجو مردوں کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔ایک اور نہایت خوش گلو حدی خوان(انجشہ) تھا۔یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام تھااور آپ کی ازواج مطہرات کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔''

مزید لکھتے ہیں:

والحدا هو فی الواقع غناء اهل البادیة،...هذا النوع من الغناء مما یتناسب مع لحن البوادی و نغمها الحزینة البسیطة التی تطرب بها طبیعة البداوة نفس الاعراب. (۱۱۷/۵)

حدی خوانی اصل میں اہل بادیہ کا گانا ہے ... گانے کی یہ صنف خانہ بدوشوں کے لحناور ان کے جذبات غم کی تعبیر کرنے والے سادہ اور فطری نغموں سے مناسبت رکھتی ہے جنسے ان خانہ بدوشوں کی بدوی طبیعت مسرور ہوتی ہے۔''

ابن خلدون نے اپنی کتاب ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ حدی خوانی کا مقصد محض قافلے کے شرکا کو محظوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ اسکے ساتھ اونٹوں کو نغموں سے سرشار کر کے ان کی رفتار کو تیز کرنا بھی ہوتا ہے:

مسرور ہونے کی) یہ کیفیت انسان تو انسان بے زبان جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔چنانچہ اونٹ ساربانوں کی حدی خوانی (' ' سے اور گھوڑے سیٹی اور چیخ سے متاثر ہو جاتےہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اگر نغمات متناسب اور فن موسیقی کے (موافق ہوں توان سے جانور مست ہو جاتے ہیں۔'' (۲/ ۸۰

آلات موسیقی

عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك منی وجویریاتی ضربن بالدف ویندبن من قتل من اباءھن یوم بدر حتی قالت جاریۃ وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ھکذا وقولی ما کنت تقولین. (بخاری، رقم ۳۷۷۹)

ربیع بنت معوذبیان کرتی ہیں: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔اس وقت ہماری (گانے والی) باندیاں دف پر بدر میں قتل ہونے والے اپنےآبا کا نوحہ (اشعار کی صورت میں) گا رہی تھیں۔ان میں سے ایک باندی نے (گاتے ہوئے)کہا : اس وقت ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہیں جنھیں آنے والے دنوں کی باتیں بھی معلوم ہیں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مصرع) نہ کہو ، وہی کہوجو پہلے کہہ رہی تھی۔''(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی کسی تقریب میں گئے تو باندیاں گیت گا رہی تھیں۔o

آپ کی آمد کے باوجود گانے کا سلسلہ جاری رہا۔o

گانے والیاں گانے میں دف استعمال کر رہی تھیں۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے گانا سن رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے انھیں بعض اشعارپڑھنے سے منع فرمایا۔o

چند اشعار سے منع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔o

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کثرت سے استعمال ہونے والے آلۂ موسیقی دف پر کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی تھی۔درج بالا دیگر روایتیں بھی اگر پیش نظر رہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خوشی کی تقریبات میں گیتوں کے ساتھ اس کا استعمال عام تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے مختلف موقعوں پربجایا گیا اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں :فرمائی۔بعض روایتیں اس کے جواز سے آگے بڑھ کرنکاح کے موقع پر اس کے لزوم کو بھی بیان کرتی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فصل بین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح. (ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(نکاح کے) حلال اور حرام میں فرق یہ ہےکہ دف بجایا جائے اور بلند آواز سے اعلان کیا جائے۔'' (شریعت کی رو سے خفیہ نکاح باطل قرار پاتا ہے۔چنانچہ نکاح کا اعلان شرائط نکاح میں شامل ہے۔اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کے موقع پر دف بجانے کو ضروری قرار دیا۔بیہقی سنن الکبریٰ کی ایک روایت میں یہی بات

تفصیل سے بیان ہوئی ہے: عن علی ابن ابی طالب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر ھو وأصحابہ ببنی زریق فسمعوا غناء ولعبا فقال ما ھذا قالوا نکاح فلان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل دینہ ھذا النکاح لا السفاح ولا النکاح السر حتی یسمع دف أو یری دخان قال حسین وحدثنی عمرو بن یحی المازنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ نکاح السر حتی یضرب بالدف. (بیہقی سنن الکبری، رقم ۱۴۴۷۷)"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہکے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے۔اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آواز سنی۔آپ نے پوچھا :یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا :یا رسول اللہ ، فلاں شخص کانکاح ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا : اس کا دین مکمل ہو گیا۔نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے۔نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح۔یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یادھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔ حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحییٰ المازنی نےبیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اسمیں دف بجایا جائے ۔"نکاح کے موقع پر موسیقی کے استعمال کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے اورتمدن کے لحاظ سے ضروری قرار دیا۔موجودہ زمانے میں عرف اور حالات کے مطابق کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔)

دف کے آلۂ موسیقی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔یہ ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز ہے جوقدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر جواد علی نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

والدف من آلات الطرب القدیمۃ المشھورۃ ویستعمل للتعبیر عن العواطف فی الفرح والسرور...وتنقر بہ النساء ایضاً. وقد کان شائعاً عند العرب، ینقرون بہ فی افراحھم. ولما وصل الرسول الی یثرب، استقبل بفرح عظیم وبالغناء وبنقر الدفوف. واکثر ما استعملہ العرب فی المناسبات المفرحۃ، کالنکاح، ورافقوا الضرب بہ اصوات الغناء.(تاریخ العرب م ۱۰۸)

دف موسیقی کے مشہور اور قدیم آلات میں سے ہے۔یہ سروراور خوشی کے جذبات کے اظہارکے لیے استعمال ہوتا ہے ... عورتیں بھی اسے بجاتی ہیں۔عربوں کے ہاں یہ بالکل عام تھا۔وہ اسے خوشی کے موقعوں پربجاتے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچےتو آپ کانہایت خوشی کے ساتھ گیت گاکر اور دف بجا کر استقبال کیا گیا۔اہل عرب بالعموم اس کا استعمال نکاح جیسے خوشی کے "مواقع پر کرتے تھے اور اس کو بجا کر اسکے ساتھ گیت گاتے تھے۔

بائیبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کاذکر آلۂ موسیقی کے طور پر ہوا ہے۔اردو زبان میں بائیبل کی قاموس میں" موسیقی :کےساز" کے زیر عنوان بیان ہوا ہے

یہ (دف) غالباً خنجری قسم کا سازتھا جو ہاتھ میں پکڑ کر بجایا جاتا تھا۔یہ گانے اور ناچنے میں تال دینے کے لیےاستعمال ہوتا ' ' (تھا۔جشن کی محفلوں اور جلوسوں میں یہ رونق پیدا کرتا تھا۔"(قاموس الکتاب، ۹۷۸

فن موسیقی

عن السائب بن یزید ان امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا عائشۃ تعرفین ھذہ؟ قالت: لا یا نبی اللہ. قال: ھذہ قینۃ بنی فلان تحبین ان تغنیک؟ فغنتھا. (سنن البیھقی الکبریٰ، رقم ۸۹۶۰)

سائب بن یزیدبیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی۔آپ نے(سیدہ عائشہ سے) فرمایا: عائشہ کیا تم اس عورت کوجانتی ہو؟ سیدہ نےکہا: جی نہیں، اے اللہ کے نبی۔آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گانے والی ہے۔کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی ؟ چنانچہ اس نے سیدہ کو گانا سنایا۔" (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے۔)

:اس روایت کے بنیادی نکات یہ ہیں

فن موسیقی سے وابستہ ایک عورت (یہاں ' قینۃ' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ماہر فن اور پیشہ ور مغنیہ کے ہیںo
۔)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

اس نے آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سیدہ عائشہ کو گانا سنانا چاہتی ہے۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ کراہت کا اظہار فرمایااور نہ اسے سرزنش فرمائی۔o

اس کے برعکس آپ نے سیدہ سے اسے متعارف کرایا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس مغنیہ نے سیدہ کو گانا سنایا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہو تی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فن موسیقی کو اصلاًباطل نہیں سمجھتے تھے۔اگر ایسا ہوتا تو آپ اس پیشہ ور مغنیہ کو ٹوک دیتے یا کم سے کم سیدہ کو اس کا گانا ہر گز نہ سننے دیتے۔بعض دوسری روایتوں سے بھی معلوم ہوتاہے کہ ماہر فن مغنی اور مغنیات اور رقاص اور رقاصائیں عرب میں موجود تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فن سے لطف اندوز ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

: ترمذی اور بیہقی کی حسب ذیل روایتوں سے یہی تاثر ملتاہے

عن عائشة قالت: كان رسول الله جالسا فسمعنا لغطا و صوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالى فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لى اما شبعت اما شبعت ؟ قالت فجعلت اقول لا لأنظر منزلتى عنده اذ طلع عمر قال فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لأنظر الى شياطين الانس والجن قد فروا من عمر. (ترمذی، رقم ۳۶۹۱)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم(ہمارے درمیان) تشریف فرما تھے۔یک بہ یک ہم نے بچوں کا شور سنا ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔پھر(ہم نے دیکھا کہ) ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی۔بچے اس کے ارد گرد موجود تھے۔آپ نے فرمایا : عائشہ ، آکر دیکھو۔(سیدہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور اپنی ٹھوڑی حضور کے شانے پر رکھ کرآپ کے کندھے اور سر کے مابین خلا میں سے اسے دیکھنے لگی۔حضور نے کئی بار پوچھا : کیا ابھی جی نہیں بھرا ؟ میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آپکو میری خاطر کس قدر مقصود ہے، ہر بار کہتی رہی کہ ابھی نہیں۔اسی اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے۔(انھیں دیکھتے ہی) لوگ منتشر ہو گئے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' (بعض لوگ اس روایت کو غنا کی شناعت میں استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں۔اس ضمن میں ان کی بنائے استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ ہے :''عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' اس جملے کی بنا پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےموسیقی کو شیطان سے منسوب کر کے اس کی شناعت کا اظہار فرمایا ہے۔ہمارے نزدیک سیاق کلام سے واضح ہے کہ یہ محض تفنن طبع کا جملہ ہے جو آپ نے سیدنا عمر کی طبیعت کی سختی کو بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا ہوگا۔اگر اس کے لفظی معنوں ہی کو حقیقی سمجھا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ ، سیدنا ابوبکر اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانا سننے کے عمل کو کیا معنی پہنائے جائیں گے ؟)

حدثنا عبدالله بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قدم من بعض مغازيه فأتته جارية سوداء فقالت يا رسول الله انى كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف فقال ان كنت نذرت فاضربى قال فجعلت تضرب فدخل

ابوبکر رضی اللہ عنہ وھی تضرب ثم دخل عمر رضی اللہ عنہ فالقت الدف تحتھا وقعدت علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الشیطان یخاف منك یا عمر. (بیہقی سنن الکبریٰ، رقم ۱۹۸۸)

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس نے کہا: یا رسول اللہ ، میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو سلامتی کے ساتھ واپس لایا تو میں آپکے سامنے دف بجاؤں گی۔آپ نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی ہے تو بجا لو۔اس نے دف بجانا شروع کیا۔(اسی دوران میں)ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔(انھیں دیکھ کر) اس نے دف کو اپنے نیچے چھپالیا۔ ''(یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: عمر تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے۔

ترمذی اور بیہقی کی ان روایتوں میں نوعیت واقعہ سے واضح ہے کہ 'حبشیہ' (حبشی عورت) اور 'جاریۃ سوداء' (سیاہ فام لونڈی) سے مراد 'قینۃ' (مغنیہ لونڈی)ہی ہے۔ظاہر ہے کہ گھریلو عورت کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اس طریقے سے لوگوں کے سامنے فن کا مظاہرہ کرے۔

درج بالا معجم الکبیر کی روایت میں 'قینۃ'سے مراد ماہر فن مغنیہ ہے۔یہ لفظ عربی زبان میں مغنیہ ہی کے لیے خاص ہے۔لسان ا لعرب میں ہے:'والقینۃ: الامۃ المغنیۃ'،''قینہ یعنی مغنیہ لونڈی''۔(اس لفظ کا یہ مصداق اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد ہر لحاظ سے :سے معلوم و معروف رہا ہے۔امرؤ القیس کے اشعار ہیں

فان امس مکروبا فیا رب قینۃ

منعمۃ اعملتھا بکران

لھا مزھر یعلوا الخمیس بصوتہ

جش اذا ما حرکتہ الیدان

اگرچہ کل غمگیں تھی تو کیا ہوا کتنی ہی نرم و نازک گانے والی لونڈیاں ہیں جن کو میں نے گانا گانے پر مامور کیا۔ان کے پاس ایسا ساز ہے جس کی آواز پورے لشکر پر چھا جاتی ہے اور جب ہاتھ اس کو حرکت دیتے ہیں تو اس سے ایک بھاری اور بھدی آواز نکلتی ہے۔'')

حبشہ کے غلام اور لونڈیاں رقص و موسیقی کے فنون میں مہارت رکھتے تھے۔روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی مردوں اور عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

رقص

عن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرقصون ویقولون: ''محمد عبد صالح''فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مایقولون؟ قالوا یقولون: ''محمد عبد صالح''. (احمد بن حنبل، رقم ۱۲۵۶۲)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے اور یہ گا رہے تھے : محمد صالح انسان ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ کہہ رہے ہیں: محمد صالح انسان ''ہیں۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

حبشہ کے رقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے۔o

ناچنے کے ساتھ وہ آپ کی مدح سرائی بھی کر رہے تھے۔o

آپ نے انھیں ناچنے اور گانے سے منع نہیں فرمایا۔o

اس بات سے آپ کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے گانے کے الفاظ کے بارے میں دریافت کیا۔o

روایات میں مذکور ہے کہ حبشہ کے ماہر فن رقاص اہل عرب کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔عرب کے شرفا کے نزدیک ان کے رقص سے محظوظ ہونا معیوب بات نہیں تھی۔چنانچہ وہ انھیں اپنی مختلف تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔''المفصل فی تاریخ العرب''میں ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

وقد عرف الحبش بحبهم للرقص. وكان اهل مكة وغيرهم من اهل الحجاز اذا ارادوا الاحتفال بعرس او ختان او اية مناسبة مفرحة اخرى احضروا الحبش للرقص والغناء على طريقتهم الخاصة. (۱۲۲/۵)

حبشہ کے لوگوں کی رقص سے محبت مشہور تھی۔اہل مکہ اور ان کے علاوہ اہل حجاز جب شادی، ختنہ یا کوئی اور خوشی کی محفل منعقد کرتے تو حبشہ کے لوگوں کو ان کے مخصوص ناچ گانے کے لیے بلاتے تھے۔''

روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حبشہ کے ان فن کاروں کا رقص دیکھا:

عن عائشة قالت جاء حبش يزفنون في يوم عيد في المسجد فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فوضعت راسي على منكبه فجعلت انظر الى لعبهم حتى كنت انا التي انصرف عن النظر اليهم. (مسلم، رقم ۸۹۲)

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ عید کے روز حبشی مسجد میں رقص کامظاہرہ کرنے لگے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا او ر ان کا کرتب دیکھنے لگی۔(کافی وقت گزرنے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہوسلم نے ''مجھے منع نہیں فرمایا)یہاں تک کہ میں خود ہی انھیں (مسلسل) دیکھ کر تھک گئی۔

خوش الحانی کی تحسین

عن ابي موسىٰ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ابا موسىٰ لقد اوتيت مزمارا من مزامير آل داؤد. (بخاری، رقم ۴۷۶۱)

ابو موسیٰ اشعری سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری تلاوت سنکر)فرمایا: اے ابو موسیٰ، تجھے تو قوم داؤد کے سازوں میں سے ایک ساز دیا گیا ہے۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتیہیں:

oنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت میں غنا کو پسند فرمایا۔o

آپ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا۔

آپ نے مثبت انداز سے قوم داؤد کے سازوں کا ذکر فرمایا۔o

اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی کو پسند فرماتے تھے۔روایت کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپ کے تحسین فرمانے کا سبب خوش الحانی ہے۔یہ چیز ظاہر ہے کہ تلاوت کے علاوہ بھی کہیں موجود ہو گی تو لائق تحسین ٹھہرے گی۔یعنی اللہ کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت یا دیگر اچھے مضامین کے اشعار کو اگر خوش الحانی سے پڑھا جائے تو ان سے محظوظ ہونا پسندیدہ ہی قرار پائے گا۔غنا اور موسیقی کا فن اسی خوش الحانی پر مبنی ہے۔تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے لحن کے جو قواعد مرتب کیے گئے ہیں، وہ فن موسیقی کے قواعد سے مختلف ہیں، لیکن یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ آواز کا زیر و بم اور لہجے کی شیرینی و لطافت جیسے غنا کے بنیادی لوازم دونوں فنون میں یکساں طور پر مطلوب ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دونوں فنون ایک نوعیت کا اشتراک بہرحال رکھتے ہیں۔

مزید براں اس روایت میں 'مزامیر آل داؤد' کے الفاظ مثبت انداز سے آئے ہیں۔ان کے استعمال سے آپ نے گویا سیدنا داؤد علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں بائیبل کی ان روایات کی تصدیق فرما دی ہے جن کے مطابق وہ اللہ کی حمد وثنا کے لیے آلات موسیقی استعمال کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ بعض جلیل القدر مفسرین نے قرآن کے ان مقامات کی تفسیر میں جہاں سیدنا داؤد علیہ السلام کی حمد و ثنا کا ذکر ہوا ہے، اسی روایت کو نقل کیا ہے۔ابن کثیر سورۂ انبیا کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وذلك لطيب صوته بتلاوة كتابه الزبور وكان إذا ترنم به تقف الطير في الهواء فتجاوبه وترد عليه الجبال تأويبا ولهذا لما مر النبي صلى الله عليه وسلم على أبي موسى الأشعري وهو يتلو القرآن من الليل وكان له صوت طيب جدا فوقف واستمع لقراءته وقال: لقد أوتي هذا مزمارا من مزامير آل داود قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت أنك تسمع لحبرتك تحبيرا. وقال أبو عثمان النهدي ما سمعت صوت صنج ولا بربط ولا مزمار مثل صوت أبي موسى رضي الله عنه. (۱۸۷/۳)

اور یہ ان کی اچھی آواز کے ساتھ زبور کی تلاوت کرنے کی وجہ سے تھا۔جب وہ اسے ترنم سے پڑھتے تو پرندے ہوا میں رک جاتے اور اس کا جواب دیتے اور پہاڑ اس تسبیح کا جواب دیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے گزرے ، جبکہ وہ تہجد کے وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رک گئے اور انکی قرأت سنی ، کیونکہ ان کی آواز بے حد خوب صورت تھی۔آپ نے فرمایا: بے شک، اسے آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا : اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں آپ کو اور خوش کرتا۔ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے : میں نے کسی ڈھول ، بانسری اور بربط کی ایسی آواز نہیں سنی جیسی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس روایت کی بنا پر یہ بات بھی بجاطور پر کہی جا سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی مسلم تھی۔

اس ساری بحث کے بعد اب ملاحظہ کیجیے مشکوۃ المصابیح کی حدیث:

شادی کے موقع پر گانے کی اجازت ہے

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ: أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک شادی کے موقع پر قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ چھوٹی بچیاں گا رہی تھیں، میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیو اور بدر کے غازیو! تمہارے پاس یہ ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمارے پاس بیٹھ کر سنو اور اگر تم چاہو تو جاؤ، کیونکہ شادی کے موقع پر گانے کے متعلق ہمیں اجازت دی گئی ہے۔ صحیح، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3159)

رضاعت

صحاح ستہ کی ایک اہم کتاب سنن ابوداؤد میں تو یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ رضاعت کے متعلق قرآن میں آیت نازل ہوئی تھی، تفصیل ملاحظہ کریں:

دس دفعہ اور پانچ دفعہ دودھ پلانا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ(9/15)

" بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"(سورۃ الحجر سورہ نمبر 15آیت نمبر9)

اللہ کا فرمان ہے کہ قرآن محفوظ ہے ، سنن ابو دائود کی درج ذیل روایت کے مطابق قرآن میں رضاعت کی آیت بھی موجود تھی(جو کہ اب موجود نہیں)اب قرآن کی بات مانیں تو بندہ منکر حدیث اور حدیث کی بات مانیں دین سے فارغ:

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ".

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے " حرمت ثابت ہو جاتی ہے پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔"

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب ا لنکاح حدیث نمبر 294صفحہ نمبر 116 ، انٹرنیشنل نمبر 2062}

مشکوۃ المصابیح میں ہے:

رضاعت

«وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الرضعة أَو الرضعتان

ام فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینا حرمت ثابت نہیں کرتا۔" رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3164)

رضاعت

«وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ والمصتان

اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3165)

رضاعت

وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الإملاجة والإملاجتان». هَذِهِ رِوَايَات لمُسلم

اور ام فضل رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث میں ہے: ''ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔'' تینوں روایات صحیح مسلم کی ہیں۔رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3166)

بیویوں کی مار کٹائی

قرآن میں ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات مودّت، مرحمت اور سکینت کے ہونے چاہییں۔(21/30)اور باہمی تعلقات اس قسم کے ہونے چاہییں کہ ان سے ہر ایک کی آنکھوں میں ٹھنڈک آجائے۔(74/25)اس کے مقابلے میں درج ذیل احادیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر الزام لگایا جارہا ہے کہ آپ نے عورتوں کو پیٹنے کی اجازت بھی دی اور فرمایا کہ اس مار پیٹ پر مردوں سے بازپرس بھی نہیں ہوگی ،دوسرا نکتہ سمجھنے سے پہلے قرآن کی یہ آیت ملاحظہ فرمایئے:

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (۳۴)

ترجمہ: مرد عورتوں کے نگران ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ چنانچہ نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، مرد کی غیر موجودگی میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت سے (اس کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ، اور (اگر اس سے کام نہ چلے تو) انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو) انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کاروائی کا کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کے اوپر، سب سے بڑا ہے۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔34)

درج بالا آیت کریمہ میں لفظ واضربوھن سے مراد انفرادی مار کٹائی لی جاتی ہے جبکہ یہاں سسٹم کی بات کی جارہی ہے کہ عدالتی نظام سزا دے گا جیسے قرآن کا فرمان ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا ۔ چور مرد ہو یا عورت اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ اس آیت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے لیکن انفرادی طور پر نہیں بلکہ عدالتی پروسیجر کے مطابق۔ قرآنی وضاحت کے بعد اب آیئے احادیث کی طرف:

حضور ﷺ نے بیویوں کو مارنے کی رخصت عنایت فرمائی

وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ» فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ الله فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بَآلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه والدارمی

ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی لونڈیوں (اپنی بیویوں) کو نہ مارو۔'' عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جرأت کرنے لگی ہیں، تب آپ نے انہیں مارنے کے متعلق رخصت عطا فرمائی تو بہت سی عورتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ازواج کے پاس آئیں ہیں، ایسے لوگ (جو اپنی ازواج کو مارتے ہیں) تم میں سے بہتر نہیں ہیں۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3261)

خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟'' حسن، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3268)

خاوند حکم کرے تو بیوی پہاڑ کو ادھر سے ادھر کرنے کی پابند ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: «اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین وانصار کی جماعت میں تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چوپائے اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، جبکہ ہم تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو، اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اور اگر وہ اسے حکم دے کہ وہ جبلِ اصفر (زرد پہاڑ) سے جبلِ اسود (کالے پہاڑ) کی طرف اور جبلِ اسود کو جبلِ ابیض کی طرف پتھر منتقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3270)

بتوں کو توڑ دو

فرمانِ خُداوندی ہے :

غیر مسلموں کے عبادت خانوں کی حفاظت کرنی چاہیے :

قرآن:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ط (40/22)

ترجمہ: " اگر اللہ دفع (منع) نہ کرتا لوگوں کو ایک دوسرے سے، تو صومعے (راہبوں کے خلوت خانے) اور (نصاریٰ کے) گرجے اور (یہود کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔"

{سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 40}

دشمن کے ساتھ بھی اِنصاف کرو :

قرآن:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز (8/5)

ترجمہ: " کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس پر نہ اُبھارے کہ اِنصاف نہ کرو، اِنصاف کرو، یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے۔"

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 8}

غیر مسلموں کے خُداؤں کو گالی بھی مت دو :

قرآن:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًام بِغَيْرِ عِلْمٍ ط (108/6)

ترجمہ: " غیر مسلموں کے خُدائوں کو گالی مت دو، وہ جہالت میں تمہارے خُدا کو گالی دیں گے۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 108}

غیر مسلم پناہ مانگیں تو اُنہیں پناہ دو :

قرآن:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط (6/9)

ترجمہ: ”اگر مشرکین میں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ سُن لے اللہ کا کلام (اور صرف یہی نہیں بلکہ) پھر اسے اس کی امن کی جگہ بھی پہنچا کر آئو۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 6}

اللہ، پُرامن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا

قرآن:

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (8/60)

ترجمہ: ”اللہ اُن کافروں سے دوستی کرنے سے تمہیں منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دِین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور نہ تمہیں گھروں سے نکالا ہے، اُن سے انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

{سورۃ الممتحنہ سورہ نمبر 60 آیت نمبر 8}

کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو :

قرآن:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط

نیز دیکھیے {33/17} {68/25} {6/151}

ترجمہ: ”کسی اِنسان کو ناحق قتل نہ کرو“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151}

ایک اِنسان کا قتل، پوری اِنسانیت کے قتل کے مترادف ہے :

قرآن:

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا م بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط (32/5)

ترجمہ: ”جس نے کسی ایک شخص کو بھی ناحق قتل کر دیا، اُس نے گویا تمام جہان کے لوگوں کو قتل کر دیا۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 32}

جو دِین غیر مسلموں کے خُدائوں کو گالی دینے سے بھی منع کرتا ہے، کیا اُس کی تعلیم یہ ہو سکتی ہے کہ اُن کے عبادت خانے مسمار کر دیئے جائیں۔ درج ذیل حدیث قابل غور ہے:

وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِن لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مشرفا إِلَّا سويته. رَوَاهُ مُسلم

ابوالہیاج اسدیؒ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مامور و مبعوث فرمایا تھا، کہ تم ہر مورتی کو مٹادو اور ہر اونچی قبر کو برابر کردو۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1696)

صدقہ میل کچیل ہے، یہ محمد وآل محمد کیلئے نہیں

اللہ نے قرآن میں زکوٰۃ، صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کا ذکر کر کے ضرورتمندوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے، ان ضرورتمندوں میں سے بعض کا ذکر خصوصی طور پر کیا جیسے:

رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، مدد مانگنے والے، غلاموں کی رہائی کیلئے۔(سورۃ البقرہ2۔177)

ماں باپ، رشتہ دار، یتیم، محتاج، مسافر۔(سورۃ البقرہ2۔215)

فقرا محتاج۔(سورۃ البقرہ2۔271)

فقرا، مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب کیلئے، غلام، قرض دار، مجاہدین، مسافر۔(سورۃ التوبہ 9آیت 60)

سائل اور محروم۔(سورۃ الذاریات 51، آیت۔19)(سورۃ المعارج 70، آیت۔25) وغیرہ

قرآن:

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ2، آیت 177)

قرآن:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرما دیں: جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ2، آیت 215)

قرآن:

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہو گی)، اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لئے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 271)

قرآن:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

بیشک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والوں پر) اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے،

(سورۃ التوبہ 9، آیت 60)

قرآن:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾

اور اُن کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجت مندوں) کا حق مقرر تھا،

(سورۃ الذاریات 51، آیت 19)

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾

اور وہ (ایثار کیش) لوگ جن کے اَموال میں حصہ مقرر ہے۔ مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محتاج کا۔

(سورۃ المعارج 70، آیت 24 تا 25)

قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی سید ضرورتمند ہو تو اس کی مدد مت کرو لیکن مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل روایات میں سید کی مدد کرنے سے منع کیا جا رہا ہے:

وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِن هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ مُسلم

عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ صدقات تو لوگوں (کے مال کا) میل کچیل ہے، اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1823)

حضور ﷺ کے دل پر پردہ آجاتا تھا تب آپ استغفار پڑھتے تھے

وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مائَة مرّة». رَوَاهُ مُسلم

اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2324)

باب نمبر۔86

قیافہ شناسی

قرآن، حقیقی علم ہے اور علم کے سامنے قیاس آرائیوں کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہوتی، ہاں جس وقت تک قرآن نازل نہیں ہوا تھا، مندروں اور ہیکلوں میں جوتشی، کاہن یا نجومی، خدا بنے ہوئے تھے جو مختلف قسم کی قیاس آرائیاں اور پیش گوئیاں کرتے رہتے تھے لیکن جب ''علم'' آگیا، حق آگیا تو اب جہالت اور باطل کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اللہ نے فرمایا :

قرآن:

اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيۡنٌ (18/15)

ترجمہ: '' اگر اب یہ لوگ کچھ دعاوی کریں گے تو علم کی بارگاہ سے آسمان سے انہیں آتشیں کوڑے پڑیں گے۔''

{سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 18}

نیز دیکھیے :

قرآن:

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 6تا9

سورۃ الملک سورہ نمبر 67 آیت نمبر 5

سورۃ الجن سورہ نمبر 72 آیت نمبر 8تا9

یہ کیسے ممکن ہے کہ حقیقی علم آجانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاہنوں، جوتشیوں، نجومیوں یا قیافہ شناسوں کو :

(1) قیافہ شناسی کیلئے گھر میں آنے کی اجازت دیتے تھے۔

(2) ان کی باتوں پر یقین کرتے تھے۔

(3) ان کی قیافہ شناسی پر خوشی محسوس کرتے تھے۔

(4) دوسروں کو بھی بتاتے (کہ قیافہ شناس ٹھیک کہتا ہے

آپ کو یقین نہیں آرہا تو درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمایئے :

قیافہ شناسی پر حضور ﷺ کا اظہار مسرت

وَعَنۡهَا قَالَتۡ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوۡمٍ وَهُوَ مَسۡرُورٌ فَقَالَ: أَيۡ عَائِشَةُ أَلَمۡ تَرَيۡ أَنَّ مُجَزِّزًا الۡمُدۡلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَأَى أُسَامَةَ وَزَيۡدًا وَعَلَيۡهِمَا قَطِيفَةٌ قَدۡ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتۡ أَقۡدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الۡأَقۡدَامَ بَعۡضُهَا مِنۡ بَعۡضٍ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے خوش خوش میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجز زمدلجی آیا ہوا ہے جب اس نے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان دونوں پر ایک چادر تھی اور انہوں نے اپنے سروں کو اس سے ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3313)

قسم

اللہ کریم نے قرآن میں فرمایا :

قرآن:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾

اللہ تمہیں تمہاری بی ہودہ قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن ان قسموں پر پکڑتا ہے جنہیں تم مستحکم کر دو سو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو دیتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا گردن آزاد کرنی پھر جو شخص یہ نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنے ہیں اسی طرح تمہای قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح تمہارے لیے اپنے حکم بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔89)

باپ کی قسم اٹھانا منع ہے، اللہ کی قسم اٹھاؤ

«وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تمہیں اپنے باپ دادا کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3407)

باپ کی قسم اٹھانا منع ہے، اللہ کی قسم اٹھاؤ

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ». رَوَاهُ مُسلم

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بتوں اور اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسمیں مت اٹھاؤ۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3408)

اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھانا شرک ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: ”جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔“

اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3419)

حضور ﷺ نے باپ کی قسم کھائی

عَن الفجيع العامری أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمِيتَةِ؟ قَالَ: «مَا طعامُكم؟» قُلنا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ: «ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الحالِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کھانا کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔'' آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔ رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4261)

صحیح مسلم میں ہے کہ:

تیرے باپ کی قسم

حدیث:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟، فَقَالَ: "أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ "، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ،

ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی۔'' باقی حدیث وہی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر 2383)

اگر ''انشاءاللہ'' کہہ دیا تو اب چاہے قسم پوری کرو یا نہ کرو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

حدیث:

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَ أَمْضَى، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور ''ان شاءاللہ'' کہا تو اب اسے اختیار ہے چاہے تو قسم پوری کرے اور چاہے تو نہ کرے''۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3861)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:3886)

جھوٹی قسم اور جھوٹ کے بعد صدقہ دیا کروتا کہ ان دو برائیوں کا اثر ختم ہو جائے (جھوٹی قسم اور جھوٹ مت چھوڑنا)

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ, عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ, عَنْ أَبِي وَائِلٍ, عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ, قَالَ: كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ, فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ, فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ اسْمِنَا, فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ, إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ, وَالْكَذِبُ, فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ".

قیس بن ابی غرزہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں «سماسر» (دلال) کہا جاتا تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خرید و فروخت کر رہے تھے تو آپ نے ہمیں ہمارے نام سے بہتر ایک نام دیا، آپ نے فرمایا: ''اے تاجروں کی جماعت! خرید و فروخت میں قسم اور جھوٹ بھی شامل ہو جاتی ہیں تو تم اپنی خرید و فروخت میں صدقہ ملا لیا کرو''۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3828)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3829)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3830)

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3831)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے باپ کی قسم کھائی۔

حدیث : '' سلیمان بن داؤد عتکی، اسمٰعیل بن جعفر مدنی، ابو سہیل نافع بن مالک، عامر، ان کے والد ماجد نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی یعنی اعرابی کے قصے والی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نجات پا گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے، جنت میں داخل ہو گیا اس کے باپ کی قسم اگر سچا ہے۔''

{سنن ابو داؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذور حدیث نمبر 1475 صفحہ نمبر 566}

باب نمبر۔88

قتل

قران :

مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔32)

درج بالا آیت میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام جس نے بھی کیا خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ جبکہ مندرجہ ذیل حدیث میں مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ کا فرمان ہے کہ " بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے "(القرآن)۔ غور کیجئے کہ یہ کیسا عدل ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا؟

مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کے خون (قصاص و دیت میں) مساوی ہیں، اور ان کے عام آدمی کی امان کا بھی لحاظ رکھا جائے گا اور ان سے دور دراز والا شخص مال غنیمت ان کے نزدیک والے پر لوٹائے گا اور وہ دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں، سن لو! کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہد (ذمی) کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے گا۔" صحیح، رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3475)

مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفتح ثمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عليهم أقصاهم يرد سرايا هم على قعيدتهم لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: "لوگو! اسلام میں کوئی نیا معاہدہ نہیں، اور دورِ جاہلیت میں جو معاہدہ تھا اسلام اس میں اضافہ نہیں کرتا البتہ اسے مضبوط کرتا ہے، مومن دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں ایک ادنی مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے اور ان میں سے جو دور دراز ہے وہ بھی ان تک پہنچاتا ہے، اور ان کے لشکر جہاد میں

شریک نہ ہونے والوں کو بھی مال غنیمت میں شریک کرتے ہیں۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت، مسلمان کی دیت سے نصف ہے، زکوۃ وصول کرنے والا نہ اپنے پاس زکوۃ منگائے اور نہ زکوۃ دینے والے اپنا مال دور لے جائیں اور ان کے صدقات ان کے گھروں ہی سے وصول کیے جائیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ذمی کی دیت، آزاد آدمی کی دیت کے نصف ہے۔'' حسن، رواہ احمد وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3496)

جو غلام کو قتل کرے گا اسے ہم قتل کریں گے

وَعَنِ الْحسن عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ». رَوَاهُ «التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: «وَمن خصى عَبده خصيناه

حسن بصریؒ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے غلام کو قتل کرے گا، ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کے اعضاء (ناک وغیرہ) کاٹے گا ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام نسائی نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''جو اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی و النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3473)

دیت بارہ ہزار

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3499)

دیت چار سو سے آٹھ سو درھم

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَأِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ» وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیہاتیوں پر دیت خطا چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اور اس میں اونٹوں کی قیمت کا لحاظ رکھتے تھے۔ جب (اونٹوں کی) قیمت بڑھ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (دیت) کی قیمت بڑھا دیتے تھے، اور جب ان کی قیمت کم ہو جاتی تو آپ اس دیت کی قیمت کم کر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی۔ اور چاندی سے اس کے مساوی آٹھ ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں دیت مقرر فرمائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہے، اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔ حسن، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3500)

قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا فیصلہ ہو گا

«وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاء

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3448)

اولاد کا والد سے قصاص نہیں لیا جائے گا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ والدارمی

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور نہ اولاد کا والد سے قصاص لیا جائے۔'' رواہ الترمذی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3470)

جہاں پاؤ قتل کر دو

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لمن قتلهم يوم الْقِيَامَة»

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جو نو عمر ضعیف العقل ہوں گے، وہ بظاہر نہایت معقول کام کریں گے، لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے میں روز قیامت ان کے قاتل کے لیے اجر ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3535)

ٹنڈ کرانے والی جماعت کو قتل کر دو

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يقرؤون الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ فِي الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قاتلهم كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: «التَّحْلِيقُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں عنقریب اختلاف وافتراق ہوگا۔ ایک گروہ باتیں اچھی اچھی لیکن کام برے کرے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے حتی کہ تیر اپنے سوفار (چٹکی جہاں کمان کا تانت ٹکتا ہے) پر واپس آجائے۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرتا ہے اور جسے وہ قتل کر دیں، وہ (بظاہر) اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ لیکن وہ کسی چیز میں بھی ہم میں سے نہیں ہوں گے، جس نے ان سے قتال کیا وہ ان (باقی امتیوں) سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سر منڈانا۔'' رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3543)

حضور ﷺ کو برا بھلا کہنے والی عورت کا قتل رائیگاں قرار

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہا کرتی تھی اور آپ کی مذمت کیا کرتی تھی، ایک آدمی نے اس کا گلا دبا دیا چنانچہ وہ مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3550)

ایک صحابی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں، دوسرے صحابی کا حضور ﷺ سے استفسار کہ میں اسے قتل نہ کر دوں؟

حَدِيثٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ: «أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيّ

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جارہا ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ اسنادہ صحیح، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3292)

کان کاٹ دینے والے نے کہا کہ ہم غریب ہیں تو دیت معاف

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس (کان کاٹنے والے غلام) کے گھر والے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا، ہم فقیر لوگ ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر (دیت میں سے) کچھ بھی مقرر نہ فرمایا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3505)

ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانے پر صحابہؓ کا استفسار کہ اسے قتل نہ کر دیں؟

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا بَالُ هَذَا؟» قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: «إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مخنث (ہجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، وہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4481)

باب نمبر۔89

کتے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور جو کچھ تم نے شکاری کتوں کو سکھار کھا ہے اور خدائی تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کر دیا ہے تو جو کچھ وہ پکڑ کے لائیں اسے کھالو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔4)

غور فرمایا آپ نے کہ شکاری کتوں کو سدھانے کے علم کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے، یعنی اللہ نے یہ علم انسان کو دیا جس سے وہ شکاری کتوں کو سدھاتا ہے، دوسری بات یہ کہ یہ کتے جس شکار کو پکڑ کر لاتے ہیں، اللہ نے اسے حلال قرار دیا ہے۔ اللہ نے کتا رکھنے، اسے سدھانے اور اس کے شکار کو کھانے کی مذمت کہیں نہیں کی۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا

اور تمہارا خیال ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ عالمِ خواب میں ہیں اور ہم انہیں داہنے بائیں کروٹ بھی بدلوا رہے ہیں اور ان کا کتا ڈیوڑھی پر دونوں ہاتھ پھیلائے ڈٹا ہوا ہے اگر تم ان کی کیفیت پر مطلع ہو جاتے تو اُلٹے پاؤں بھاگ نکلتے اور تمہارے دل میں دہشت سما جاتی۔

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔18)

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا

عنقریب یہ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور بعض کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور یہ سب صرف غیبی اندازے ہوں گے اور بعض تو یہ بھی کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ آپ کہہ دیجئے کہ خدا ان کی تعداد کو بہتر جانتا ہے اور چند افراد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے لہذا آپ ان سے ظاہری گفتگو کے علاوہ واقعا کوئی بحث نہ کریں اور ان کے بارے میں کسی سے دریافت بھی نہ کریں

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔22)

درج بالا آیات اصحاب کہف کے متعلق ہیں، اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کی گنتی میں کتے کو بھی شمار کیا ہے **ثلاثة رابعهم كلبهم خمسة سادسهم كلبهم، سبعة و ثامنهم كلبهم**۔ بلکہ کتے کی ادا کا خصوصی طور پر تذکرہ کیا گیا کہ وہ رکھوالی کے لئے غار کے اندر رستے پر اپنا منہ اپنی اگلی ٹانگوں پر

رکھے آرام کر رہا ہے۔ و کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید۔ حیرت ہے کہ نہ کتا رکھنے والوں کی مذمت کی گئی اور نہ کہا گیا کہ کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے غار میں داخل نہ ہو سکے۔

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (164/2)

ترجمہ: ”آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اُتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رُخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کیلئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 164}

قرآن:

الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (191/3)

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے اور غور کرتے ہیں آسمانوں کی اور زمین کی پیدائش میں، (وہ) کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! تُو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 191}

قرآن:

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (50-49/16)

ترجمہ: ”اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے جو بھی آسمانوں میں اور جو بھی جانداروں میں سے زمین میں ہے اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔“ (سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50)

ان آیات کو ذہن میں رکھیے اور مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث ملاحظہ کیجیے :

سیاہ کتوں کو قتل کر دو

عَنْ عبد الله بنِ مُغفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غنم»

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔'' ابوداؤد، دارمی۔ اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو گھر والے شکاری کتے، کھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتا پالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قراط کم کر دیا جاتا ہے۔'' رواہ ابوداؤد والدارمی والترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4102)

تمام کتوں کو قتل کر دو سوائے شکاری کتے اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صيدٍ أَو كلب غنم أَو مَاشِيَة

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے یا بکریوں یا ریوڑ کی حفاظت والے کتے کے سوا دیگر کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4101)

کتا رکھنے سے روزانہ دو قیراط کم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قراط کمی کی جاتی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4098)

کتا رکھنے سے روزانہ ایک قیراط کم

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: «من اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَو زرع انتقص من أجره كلّ يوم قِيرَاط»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے یا شکاری یا کھیتی کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ ایک قراط کم کیا جاتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4099)

تین سوال :

(1) تسخیرِ کائنات کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر قسم کے جانوروں میں صاحبانِ عقل و بصیرت کیلئے نشانیاں ہیں {164/2}۔ کیا کتّا جانوروں میں شامل نہیں؟

(2) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن یہ کہتے ہیں (یا مومن کو یہ کہنا چاہیے) کہ اے اللہ! تُو نے یہ کائنات باطل (بے فائدہ) پیدا نہیں کی {191/3}۔ کیا کتّا باطل (بے فائدہ) پیدا کیا گیا ہے کہ اسے مار دینے کا حکم دیا گیا؟

(3) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین کے تمام جاندار اللہ کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ کیا کتّا زمین کے جانداروں میں شامل نہیں؟

باب نمبر۔90

مکھی کا جوس

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قرآن:

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلٰلاً طَيِّبًا ص (88/5)

ترجمہ: ”اور جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ۔“

{سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 88}

نیز دیکھیے :

قرآن:

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 57

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 168

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 172

☆ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 114

☆ سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 81

قرآنِ حکیم نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال، لیکن حلال کے ساتھ قرآن نے طیّب کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ لغات القرآن میں طیّب کے معنی لکھے ہیں ” ہر وہ چیز جو دیکھنے، سُننے، سُونگھنے، کھانے میں پسندیدہ ہو اور اُس سے اِنسانی نفس بھی کیف اندوز ہو۔“ اللہ نے طیّب رزق کھانے کو کہا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے :

مکھی کا جوس

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُم فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح پانی میں غوطہ دے کر باہر پھینکے، کیونکہ اس کے دو میں سے ایک پر میں شفاء جبکہ دوسرے میں بیماری ہے۔“ رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4115)

مکھی کا جوس

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبودے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے، جبکہ دوسرے میں شفا ہے، وہ اپنے اس پر کے ذریعے (گرنے سے) بچتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے اسے مکمل طور پر ڈبودو۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4143)

مکھی کا جوس

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکھی کھانے میں گر جائے تو اسے ڈبودیں، کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہے جبکہ دوسرے میں شفا ہے، اور وہ زہر والے پر کو مقدم رکھتی ہے اور شفا والے پر کو مؤخر۔'' اسنادہ حسن، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4144)

قارئینِ کرام! سب جانتے ہیں کہ مکھی ہمیشہ گندی جگہ پر بیٹھتی ہے۔ ایک مکھی اِنسانی فضلے پر بیٹھنے اور ''مستفید'' ہونے کے بعد اگر آپ کی چائے میں گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ صحیح بخاری کے مطابق اُسے اچھی طرح چائے میں غوطہ دینا چاہیے تاکہ اس کی ٹانگوں اور جسم پر لگے ہوئے فضلے کے ذرّات اچھی طرح چائے میں حل ہو جائیں۔ اب آپ چائے پی سکتے ہیں۔ گھبرائیے نہیں، آپ کا یہ عمل مشکوۃ المصابیح کی حدیث کے مطابق ہے۔

تصویر

تصویر

وعنها أَنَّهَا كَانَت عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقتين فكانتا فِي الْبَيْت يجلسُ عَلَيْهِم

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر کے دریچے پر پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا، اور میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے جو کہ گھر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4493)

سب سے سخت عذاب مصوروں کو دیا جائے گا

«وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ المصوّرون

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کے ہاں مصوروں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4497)

مصور کو عذاب دیا جائے گا، درخت بے جان

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: «كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ». قَالَ ابْن عَبَّاس: فَإِن كنت لابد فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر مصور آگ میں (جانے والا) ہے، اس نے جو بھی تصویر بنائی ہو گی اسے صورت عطا کی جائے گی اور وہ اس (مصور) کو جہنم میں عذاب دے گی۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی تصویر بنانی ہے تو پھر درخت اور ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4498)

مصور کو عذاب دیا جائے گا، درخت بے جان

وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی ایسے خواب دیکھنے کا دعوی کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو اسے مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہر گز ایسا نہیں کر سکے گا، جو شخص کان لگا کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا وہ اس سے دور بھاگتے ہوں تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4499)

تصویر بنانے والے کو عذاب

جہنم سے ایک گردن نکلے گی

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ: إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخر وبالمصوّرين. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی، دو کان سننے والے ہوں گے اور ایک زبان بولتی ہو گی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں، ہر ظالم و متکبر شخص، اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے اور تصویر بنانے والوں، پر مامور کیا گیا ہے (کہ میں انہیں آگ میں داخل کروں)۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4502)

مصور کو عذاب دیا جائے گا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا». فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ روح. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے کہا: ابن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری معیشت کا انحصار دست کاری پر ہے، اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث ہی سنا دیتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا

حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔'' اس آدمی نے بڑا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اس پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر، اگر تم نے ضرور یہی کام کرنا ہے تو پھر درخت اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنالیا کر جس میں روح نہ ہو۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4507)

مصور کو عذاب دیا جائے گا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُونَ وعالم لم ينْتَفع بِعِلْمِهِ»

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ایسے شخص کو سب سے سخت عذاب ہو گا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی نبی نے اسے قتل کیا، یا کسی نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا، نیز مصور اور ایسا عالم جس نے اپنے علم سے (عمل کے ذریعے) فائدہ حاصل نہ کیا۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4509)

تصویر

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ حوّليه فإني إِذا رَأَيْته ذكرت الدُّنْيَا

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! اسے بدل ڈالو، کیونکہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو میں دنیا یاد کرتا ہوں (مجھے دنیا یاد آجاتی ہے)۔'' صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5225)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: " إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ ".

ترجمہ: '' حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وعدہ کیا لیکن اُن کے آنے میں دیر ہو گئی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر گراں گزری۔ چنانچہ آپؐ باہر تشریف لے آئے اور بوقت ملاقات اُن سے شکایت کی کہ وقت مقررہ پر کیوں نہ آئے، حضرت جبریل علیہ السلام، آپؐ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر اور کتّا ہو۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 902 صفحہ نمبر 361، انٹرنیشنل نمبر 5962)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13/34)

ترجمہ: ''وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ دائود! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔''

{سورۃ سبا34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اِعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اِس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوندکاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

علاوہ ازیں اُوپر بیان کی گئیں احادیث میں بے شمار قابلِ اعتراض نقاط موجود ہیں لیکن اِن سب کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے، بطور مثال ایک دو باتیں پیشِ خدمت ہیں :

ایک حدیث میں آپ نے پڑھا کہ '' حضرت جبریل علیہ اسلام نے کہا کہ میں کل شب بھی آیا تھا لیکن تصویروں کی وجہ سے واپس چلا گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ : لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ {6/66} '' اللہ اِن (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6} اِس آیت کی روشنی میں یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے کہ یہ پیغام لے جاؤ اور میرے نبی کو پہنچا دو لیکن فرشتہ تصویریں دیکھ کر واپس چلا جائے۔ کیا ایسی روایات میں اللہ تعالیٰ کے رُتبے کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ خدا کو نعوذ باللہ اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اُس کے فرشتے تصویروں والے گھر میں جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ '' درخت جیسی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو''... آج پرائمری کا ایک طالب علم بھی جانتا ہے کہ درخت بے جان نہیں ہوتے۔ وغیرہ

شاعری

قرآن میں ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شاعری کہا:

قرآن:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

قرآن:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

قرآن:

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر۔30)

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس الزام کا جواب ان الفاظ میں دیا:

قرآن:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو

(سورۃ الحاقہ 69، آیت نمبر۔42)

قرآن:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہی تھا یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

(سورۃ یٰس 36، آیت نمبر 69)

کفار کے الزام اور اللہ تعالیٰ کے جواب کی درج بالا آیات کے مطالعے سے کوئی عقل و فکر سے عاری شخص ہی ہوگا جو شاعری کو حرام قرار دے دے گا کیونکہ اللہ نے تو کافروں کے الزام کے جواب میں یہ فرمایا کہ قرآن شاعری نہیں بلکہ نصیحت ہے۔ایک آدمی موبائل فون کا استعمال کر کے بینک ڈکیتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موبائل فون کو بین (حرام) کر دیا جائے لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے موقف پر واضعین حدیث کے استنباط کو فوقیت دے کر شاعری کو ہی شجر ممنوعہ قرار دے دیا:

شاعری پیپ سے بھی بد تر ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِأَنَّ يمتلئ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يمتلئ شعرًا» مُتَّفق عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہو جانا، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (مذموم) اشعار سے بھر جائے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4794)

شاعری پیپ سے بد تر ہے

وَعَنْ أَبِي سعيدٍ الخدريّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالعرج إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لِأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (یمن کے علاقے) عرج میں سفر کر رہے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا اور وہ اشعار کہنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(اس) شیطان کو پکڑو۔'' یا فرمایا: ''(اس) شیطان کو (شعر کہنے سے) روکو، یہ کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھرنا اس کے لیے شعر کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4809)

بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4784)

شاعری کی تعریف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُصَدِّقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید شاعر کی یہ بات ہے: سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4786)

حضور ﷺ شاعری سنتے تھے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «هِيهِ» فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أَنشدته بَيْتا فَقَالَ: «هِيهِ» ثُمَّ أنشدته مائَة بَيت. رَوَاهُ مُسلم

عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کا کوئی شعر یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سناؤ!'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' پھر میں نے آپ کو ایک اور شعر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' حتی کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4787)

حضور ﷺ خود شعر پڑھتے تھے

وَعَنِ الْبَرَّاءِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقِينَا إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: «أَبَيْنَا أَبَيْنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق کے روز مٹی اٹھا رہے تھے حتی کہ ان کا پیٹ غبار آلود ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اشعار) کہہ رہے تھے: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، ہم پر سکینت نازل فرما جب ہم ان (دشمنان دین) سے ملیں تو ہمیں ثابت قوم رکھ کیونکہ انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب بھی انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔'' آپ لفظ ''ہم نے انکار کیا، ہم نے انکار کیا'' پر آواز بلند فرماتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4792)

حضور ﷺ شعر سنتے تھے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التراب وهم يَقُولُونَ: نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ: اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ والمهاجرة مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجر وانصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہ) خندق کھود رہے تھے، مٹی اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تاحیات جہاد کرنے پر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیعت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں فرما رہے تھے: ''اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4793)

بعض شعر حکمت ہوتے ہیں

وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتے ہیں، بعض علم جہالت ہوتے ہیں، بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض قول بوجھ ہوتے ہیں۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4804)

اچھا شعر اچھا کلام ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شعر ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک کلام ہے، اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔'' رواہ الدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4807)

قریش

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا کہ فضیلت کا معیار قوم قبیلے سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ تقویٰ ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

(سورۃ الحجرات 49،آیت نمبر۔13)

دورِ ملوکیّت میں اپنی حکومت کو دوام بخشنے کیلئے کیسی کیسی حدیثیں گھڑی گئیں،اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے :

لوگ قریش کے تابع ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مسلمهم تبع مسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس (دین یا خلافت) کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں،ان (لوگوں) کے مسلمان،قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں،اوران (عام لوگوں) کے کافر،ان (قریش کے) کافروں کے تابع ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:5979)

لوگ قریش کے تابع ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ خیر (اسلام) اور شر (کفر) میں قریش کے تابع ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:5980)

خلافت قریش میں رہے گی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ معاملہ (خلافت) قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5981)

خلافت قریش میں رہے گی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجهه مَا أَقَامُوا الدّين». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: ''یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے، اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اللہ اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے ذلیل کر دے گا۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5982)

بارہ خلیفے ہوں گے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». مُتَّفق عَلَيْهِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلیفوں تک اسلام غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''لوگوں کے معاملات صحیح اور درست چلتے رہیں گے جب تک بارہ آدمی ان کے حکمران رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''قیامت تک دین قائم رہے گا اور ان پر بارہ خلیفے ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5983)

جو قریش کی اہانت کرنا چاہے گا، اللہ اسے ذلیل کر دے گا

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ الله» رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قریش کی اہانت کرنا چاہے گا اللہ اس کی اہانت وتذلیل کرے گا۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5988)

خلافت قریش میں ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ» يَعْنِي الْيَمَنَ. وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: هَذَا أَصح

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت قریش میں ہے، قضاء انصار میں، اذان حبشیوں میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔'' یہ روایت موقوف ہے، امام ترمذی نے اسے روایت کیا، اور فرمایا: اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6001)

حضرت ابو بکرؓ

فرقہ بندی میں ایک مصیبت یہ بھی ہوتی ہے کہ ہر فرقہ اپنے اپنے لیڈر کو دوسروں کے لیڈر سے برتر ثابت کرنے پر تلا رہتا ہے اس کیلئے قبائلی و نسلی تفاخر سے لے کر جہاں تک ممکن ہو دلائل پیش کئے جاتے ہیں، قرآن کا فرمان ہے:

قران :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13/49)

ترجمہ: ”اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں بنایا ذاتیں اور قبیلے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔“ {سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 13)

قران :

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ج وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (19/46)

ترجمہ: ”اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔“ (سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 19)

قران :

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (70/17)

ترجمہ: ”اور ہم نے اولادِ آدم (تمام انسانوں) کو بڑی عزت دی ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 70}

قرآن کے مقابلے میں اپنے اپنے لیڈروں کو افضل ثابت کرنے کیلئے مختلف روایتیں وضع کی گئیں، ذیل میں ان کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبَابَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وقت اور مال صرف کرنے کے لحاظ سے ابو بکر کا مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے۔'' اور صحیح بخاری میں لفظ ''ابا بکر'' ہے۔'' اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں لازماً ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اخوتِ اسلامی اور اس کی مودت و محبت کافی ہے، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں البتہ ابو بکر کا دروازہ رہنے دو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6019)

ابو بکرؓ میرے بھائی اور ساتھی ہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا». رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ تمہارے ساتھی کو خلیل بنا چکا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6020)

خلیفہ اول ابو بکرؓ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: ادْعِي لِي أَبَابَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا وَلَا وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَابَكْرٍ «.رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي» كِتَابِ الْحُمَيْدِي: «أَنَا أولى» «بدل» أَنا وَلَا

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھے فرمایا: ''اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ حتیٰ کہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومن صرف ابو بکر کو ہی قبول کریں گے۔'' رواہ مسلم۔ اور کتاب الحمیدی میں ((أناولا)) کی جگہ: ((أنااولی)) کے الفاظ ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6021)

خلیفہ اول ابو بکرؓ

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ: «فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَابَكْرٍ». مُتَّفق عَلَيْهِ

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی تو اس نے کسی معاملہ میں آپ سے بات کی تو آپ نے اسے دوبارہ اپنی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، گویا اس سے مراد (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) وفات تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابو بکر کے پاس آنا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6022)

حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبت ابو بکرؓ سے تھی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «أَبُوهَا». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ». فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ سے۔'' میں نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے۔'' میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر سے۔'' آپ نے کئی آدمی گنے، (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں....) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، خاموش ہو گیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6023)

حضور ﷺ کے بعد سب سے بہتر ابو بکرؓ ہیں

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ. قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ قَالَ: «مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ من الْمُسلمين». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ کہہ دیں گے، میں نے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6024)

حضور ﷺ کے بعد ابو بکرؓ

وَعَنِ ابْنِ عمرٍ قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عمر ثمَّ عُثْمَان رَضِي الله عَنْهُم

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ (کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ اور ابو داؤد کی روایت ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ البخاری وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6025)

سب سے بہتر ابو بکرؓ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ جس شخص نے ہم پر کوئی احسان کیا تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، لیکن انہوں نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے، اس کی جزا روز قیامت اللہ ہی انہیں عطا فرمائے گا۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو خلیل (جگری دوست) بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا، سن لو! تمہارا صاحب، اللہ کا خلیل ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6026)

حضور ﷺ اور صحابہؓ کے سب سے پیارے ابو بکرؓ

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6027)

سب سے پہلے میں قبر سے اٹھایا جاؤں گا اور اس کے بعد ابو بکرؓ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، پھر ابو بکر کو، پھر عمر کو پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع کیے جائیں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتی کہ میں حرمین کے درمیان جمع کیا جاؤں گا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6032)

امت میں سب سے پہلے جنت میں ابو بکرؓ داخل ہوں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہو گی۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ لیتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! ابو بکر! میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تم ہی تو ہو۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6033)

فضیلت ابو بکرؓ بہ زبان عمرؓ

عَن عمر ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انتهينا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَهُ وسدها بِهِ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَتَانِ فألقمها رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ رَأْسُهُ فِي حجره وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ أَنْ ينتبه رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟» قَالَ: لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا: لَا نُؤَدِّي زَكَاةً. فَقَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ. فَقَالَ لِي: أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَيٌّ؟. رَوَاهُ رزين

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو وہ رو پڑے اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے عمل ان کے ایام میں سے ایک یوم اور ان کی راتوں میں سے ایک رات کی مثل ہو جائیں، رہی ان کی رات، تو وہ رات جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف سفر کیا تھا، جب وہ دونوں وہاں تک پہنچے تو ابو بکر نے عرض کیا، اللہ کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے داخل ہو جاؤں، تاکہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس کا نقصان مجھے پہنچے آپ اس سے محفوظ رہیں، وہ اس میں داخل ہوئے، اسے صاف کیا، اور انہوں نے اس کی ایک جانب سوراخ دیکھے، انہوں نے اپنا ازار پھاڑا اور اس سے سوراخوں کو بند کیا، مگر دو سوراخ باقی رہ گئے اور انہوں نے ان پر اپنے پاؤں رکھ دیے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، تشریف لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے آئے اور اپنا سر مبارک ان کی گود میں رکھ کر سو گئے، سوراخ سے ابو بکر کا پاؤں ڈس لیا گیا، لیکن انہوں نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ بیدار نہ ہو جائیں حرکت نہ کی، ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر! کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھے ڈس لیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب لگایا اور تکلیف جاتی رہی، اور بعد ازاں اس زہر کا اثر ان پر دوبارہ شروع ہو گیا

اور یہی ان کی وفات کا سبب بنا، رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی کچھ عرب مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا: ہم زکوۃ نہیں دیں گے، انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے ایک رسی بھی دینے سے انکار کیا تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا: رسول اللہ کے خلیفہ! لوگوں کو ملائیں اور نرمی کریں، انہوں نے مجھے فرمایا: کیا جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں بزدل ہو گئے ہو، وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، دین مکمل ہو چکا، تو کیا میرے جیتے ہوئے دین کم (ناقص) ہو جائے گا؟ رواہ رزین۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6034)

ابو بکرؓ سمع وبصر کی طرح ہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسلا

عبداللہ بن حنطبؒ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: ''یہ دونوں سمع وبصر (کی طرح) ہیں۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6064)

خلافت کا اشارہ

إن سلم من عنعنة الْحسن الْبَصْرِيّ) وَعَن أبي بكرَة أَن رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْت كَأَن مِيزَانًا نَزَلَ من السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اترا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وزن کیا گیا تو آپ بھاری رہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر ترازو اٹھالی گئی۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگیں ہوئے، یعنی اس (خواب) نے آپ کو غمگیں کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نبوت کا خلافت کی جانب اشارہ ہے، پھر اللہ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا۔'' رواہ الترمذی وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6066)

خلیفہ اول ابو بکرؓ

وَعَن ابْن أبي مليكَة قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَت: أَبُو بكر. فَقيل: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قِيلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ بن الْجراح. رَوَاهُ مُسلم

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو آپ کسے نامزد فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6116)

خلافت اول کی طرف اشارہ

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قيل لرَسُول اللَّهِ: مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: «إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَابَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا - وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ - تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ». رَوَاهُ أَحْمد

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کسے خلیفہ مقرر فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ابو بکر کو امیر بنالو تو تم انہیں امین، دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں قوی امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے، حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ تم انہیں بناؤ گے، تو تم انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6133)

خلافت ابو بکرؓ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَت: وَا رَأْسَاهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: بل أَنَا وَا رَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے سر پھٹا جارہا ہے (اور انہوں نے موت کی طرف اشارہ کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایسی صورت ہوئی (تمہاری موت واقع ہوگئی) اور میں زندہ ہوا تو میں تمہارے لیے مغفرت طلب کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! اللہ کی قسم! میں آپ کے متعلق یہ خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت پسند فرماتے ہیں، اگر ایسے ہو گیا تو آپ اگلے ہی روز کسی دوسری عورت سے شادی کرلیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں اپنے سر پھٹنے کا اظہار کرتا ہوں، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور ان (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کردوں، تاکہ کوئی دعویٰ کرنے والا اس کا دعویٰ نہ کرے یا کوئی خواہش رکھنے والا اس کی خواہش نہ رکھے، پھر میں نے کہا: اللہ خود ہی (کسی اور کی خلافت کا) انکار فرمادے گا اور مومن (کسی اور کو خلافت سے) دور کر دیں گے۔ یا اللہ (کسی اور کی خلافت) ہٹادے گا اور مومن انکار کردیں گے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5970)

میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ؟ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بكر وَعمر. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنی دیر باقی رہوں گا، میرے بعد تم ابو بکر اور عمر دونوں کی اقتدا کرنا۔'' حسن، راہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6061)

قیامت کے دن بھی ابو بکرؓ و عمرؓ حضور ﷺ کے دائیں بائیں ہوں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا. فَقَالَ: «هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (گھر سے) باہر نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور ایک آپ کے بائیں طرف تھا، آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6063)

حضور ﷺ کے دو وزیر تھے ابو بکرؓ و عمرؓ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے آسمان والوں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ہیں۔ آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبریلؑ اور میکائیلؑ ہیں، اور زمین والوں میں سے ابو بکر اور عمر ہیں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6065)

میرے بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرنا

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد میرے دو صحابہ ابو بکر و عمر کی اقتدا کرنا، عمار کی راہ پر چلنا، ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ابن مسعود جو

بات تم سے کہیں اس کی تصدیق کرنا۔'' اس میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔'' کے الفاظ کے بجائے مذکورہ بالا الفاظ ہیں۔اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6230)

ابو بکرؓ و عمرؓ اچھے اشخاص ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا شخص ہے ابو بکر، اچھا شخص ہے عمر، اچھا شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح، اچھا شخص ہے اسید بن حضیر، بہترین آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماس، بہترین آدمی ہے معاذ بن جبل اور اچھا شخص ہے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6233)

ابو بکرؓ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے تھے

وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا على أبي بكر الصِّدّيق رَضِيَ الله عَنْهُم وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ. فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ غَفَرَ الله لَك. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. رَوَاهُ مَالك

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے) تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔(یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے! اسے چھوڑ دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں تک پہنچایا ہے۔اسنادہ صحیح، رواہ مالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4869)

حضرت عمرؓ

اگر اس امت میں کوئی محدث ہوتا تو عمرؓ ہوتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّه عمر». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں محدث (جنہیں الہام ہوتا ہو) ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی شخص (محدث) ہوتا تو وہ عمر ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6035)

فضیلت عمرؓ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: دخلتُ الجَنَّةَ فإذا أنا بالرُميصاء امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقلت: لمن هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فذكرتُ غيرتك فَقَالَ عمر: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أغار؟. مُتَّفق عَلَيْهِ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رمیصاء کو دیکھا (نیز) میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ بلال ہیں، میں نے ایک محل دیکھا، اس کے صحن میں ایک لونڈی دیکھی، میں نے پوچھا: ''یہ (محل) کس کے لیے ہے؟'' انہوں نے بتایا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، میں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ میں اسے دیکھ سکوں، لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6037)

فضیلت عمرؓ

وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ» قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الدِّينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کیے گئے ہیں، ان پر قمیصیں تھیں، ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک پہنچتی تھی، کسی کی اس سے چھوٹی تھی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھ پر پیش کیے گئے، ان

پر جو قمیص تھی وہ (چلتے وقت) اسے گھسیٹتے تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(اس سے) دین مراد ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6038)

فضیلت عمرؓ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ» قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا تو میں نے پی لیا حتیٰ کہ سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا، پھر میں نے اپنے سے بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا: ''صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علم۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6039)

اللہ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر جاری فرما دیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر جاری فرما دیا ہے۔'' صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6042)

اللہ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھ دیا ہے جس کے ذریعے وہ بولتے ہیں

«وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عمر يَقُول بِهِ

اور ابوداؤد کی روایت میں جو کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ''اللہ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس کے ذریعے وہ بولتے ہیں۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6043)

عمرؓ سے بہتر شخص کوئی نہیں جس پر سورج طلوع ہوا ہو

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخصیت ہے! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! اگر آپ نے یہ بات کی ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عمر سے بہتر شخص کوئی نہیں جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6046)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لو كان بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔ ❓❓❓'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6047)

رب نے عمرؓ کی موافقت کی

عَن أنس وَابْن عمر أَن عمر قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ [وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى]. وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ [عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خيرا منكن] فَنزلت كَذَلِك

انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں اپنے رب سے موافقت کی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں؟ اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک و فاسق قسم کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم فرمادیں، تب اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، اور (ایک موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات قصہ غیرت (شہد پینے والے واقعہ) پر اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے کہا: ''قریب ہے کہ اس کا رب، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں، تم سے بہتر بیویاں انہیں عطا فرمادے۔'' اسی طرح آیت نازل ہو گئی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6050)

رب نے عمرؓ کی موافقت کی

وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ. مُتَّفق عَلَيْهِ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں، اپنے رب سے موافقت کی، مقام ابراہیم کے متعلق، پردے اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6051)

علیؓ کی عمرؓ کے متعلق مدح سرائی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قد وضع مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُو بكر وَعمر». فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اور ان کا جنازہ ان کی چارپائی پر رکھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھوں پر رکھ دی، اور وہ کہہ رہے تھے: اللہ آپ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا: ''میں، ابو بکر اور عمر تھے، میں، ابو بکر اور عمر نے کلام کیا، میں، ابو بکر اور عمر گئے، میں، ابو بکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابو بکر اور عمر باہر نکلے۔'' میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6057)

حضرت عثمانؓ

ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں، عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي -يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ- عُثْمَانُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں، عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6070)

عثمانؓ کی شہادت کی خبر حضور ﷺ نے پہلے ہی بتادی تھی

وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرُ بِئْرِ رُومَةَ؟ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟» فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نعم. فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نعم. قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ: «اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ». قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

ثمامہ بن حزن قشیریؒ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت گھر کے پاس تھا، جب عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنے گھر سے) جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے تشریف لائے تو رومہ کنویں کے علاوہ وہاں میٹھا پانی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رومہ کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کردے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو حتیٰ کہ میں سمندری پانی پی رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ مسجد اپنے نمازیوں کے لیے تنگ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آل فلاں سے زمین کا قطعہ خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کردے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو، انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تمہیں پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جیش العسرہ کو میں نے اپنے مال سے تیار کیا تھا؟ انہوں نے

کہا: ہاں! عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے پہاڑ پر تھے، اور اس وقت ابو بکر، عمر اور میں آپ کے ساتھ تھے، پہاڑ نے حرکت کی حتیٰ کہ زمین پر کچھ ٹکڑے گر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ''پہاڑ ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں؟'' انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے تین بار فرمایا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! انہوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔ حسن، رواہ الترمذی والنسائی والدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6075)

عثمانؓ مظلوم شہید کر دیے جائیں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا» لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: ''یہ یعنی عثمان اس میں مظلوم شہید کر دیے جائیں گے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اس کی سند غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6078)

عثمانؓ کی شہادت کی پیشگی خبر

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے، ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، اس نے حرکت کی تو آپ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: ''احد! ٹھہر جاؤ، تم پر ایک نبی ہے، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6083)

عثمان کی شہادت کی پیشگی خبر

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ حرا پر تھے کہ پتھر نے حرکت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔'' اور بعض راویوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اضافہ نقل کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6117)

میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ فیصلہ ؟

اللہ تعالیٰ نے زانی مرد و عورت کے متعلق فرمایا : اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص ''زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔(2/24)، ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی کے زانی ہونے کا اعتراف کر رہا ہے روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سزا دینے کی بجائے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو، عذر پیش کرنے پر فرمایا کہ تو پھر اس سے فائدہ حاصل کرو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے مطابق فیصلے کرتے تھے یا لوگوں کی خواہشات کے مطابق ؟ ملاحظہ فرمائیں :

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَلِّقْهَا» قَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ: «فَأَمْسِكْهَا إِذًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیوی ہے جو کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' اس نے عرض کیا: میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اسے اپنے نکاح میں رکھ۔'' اور امام نسائیؒ نے فرمایا: کسی راوی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے اور کسی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام نسائی کہتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں۔ اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3317)

حضرت علیؓ

علیؓ میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6087)

علیؓ سے محبت کرنے والا مومن اور دشمنی رکھنے والا منافق

وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مؤمنٌ وَلَا يبغضني إِلَّا مُنَافِق. رَوَاهُ مُسلم

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا! نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6088)

علیؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر مومن کے دوست ہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6090)

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؓ مولیٰ ہے

وَعَن زيد بن أَرقم أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيّ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔'' اسنادہ صحیح، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6091)

علیؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں

وَعَنْ حبشِي بن جُنَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عني إِلَّا أَنَا وَعلي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ أَحْمد عَن أبي جُنَادَة

حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور میری طرف سے کوئی ادائیگی نہ کرے سوائے میرے اور علی کے۔'' ترمذی، اور امام احمد نے اسے ابو جناوہ سے روایت کیا ہے۔ حسن، رواہ الترمذی واحمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6092)

علیؓ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ: آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أُحُدٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو علی رضی اللہ عنہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ آئے اور عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے، لیکن آپ نے میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6093)

اللہ کی مخلوق میں اللہ کا محبوب ترین شخص علیؓ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ» فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔'' علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے آپ کے ساتھ تناول فرمایا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6094)

میں دار حکمت ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ: رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں دار حکمت ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔'' امام ترمذیؒ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اور انہوں نے فرمایا: بعض راویوں نے اس حدیث کو شریک سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں عن الصنابحی کا ذکر نہیں کیا، اور ہم شریک کے علاوہ یہ حدیث کسی ثقہ راوی سے نہیں جانتے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6096)

اللہ نے علیؓ سے سرگوشی کی ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ انْتَجَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طائف کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا: آپ کی اپنے چچازاد کے ساتھ سرگوشی طویل ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6097)

صرف نبی ﷺ اور علیؓ حالت جنابت میں مسجد سے گزر سکتے ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرَكَ» قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرَكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد میں سے گزرے۔'' علی بن منذر بیان کرتے ہیں، میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا: اس حدیث کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے اور تیرے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں مسجد سے راستے کا کام لے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6098)

علیؓ سے محبت کرنے والا مومن اور دشمنی کرنے والا منافق

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''منافق شخص علی سے محبت کرے گا نہ مومن شخص ان سے دشمنی رکھے گا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔ رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6100)

جس نے علیؓ کو برا کہا اس نے نبی ﷺ کو برا کہا

وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي». رَوَاهُ أَحْمد

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علی کو برا بھلا کہا تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6101)

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؓ مولیٰ ہے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟» قَالُوا: بَلَى قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟» قَالُوا: بَلَى قَالَ: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ». فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ: هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ومؤمنة. رَوَاهُ أَحْمد

براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غدیر خم پر پڑاؤ ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میں جس شخص کا دوست ہوں علی اس کے دوست ہیں، اے اللہ! جو شخص اس کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا، اور جو شخص اس سے دشمنی رکھے تو انہیں دشمن بنا۔'' اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی سے ملے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو آپ صبح و شام (ہر وقت) ہر مومن اور ہر مومنہ کے دوست بن گئے۔ رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6103)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باب علیؓ کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باب علی کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6105)

علیؓ جتنا مقام مخلوق میں کسی کا نہیں تھا

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جو میرا مقام و مرتبہ تھا وہ مخلوق میں سے کسی اور کا نہیں تھا، میں سحری کے اول وقت (رات کے آخری چھٹے حصے) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تو میں کہتا، اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اگر آپ کھانس دیتے تو میں اہل خانہ کے پاس واپس چلا جاتا، ورنہ میں آپ کے ہاں داخل ہو جاتا۔ اسنادہ حسن، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6106)

حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبت علیؓ اور فاطمہؓ سے تھی

وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ انہوں نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہ سے، پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر (علی رضی اللہ عنہ) سے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6155)

اللہ کا حکم ہے کہ میں چالو گوں سے محبت کروان میں علیؓ بھی شامل ہیں

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ: «عَلِيٌّ مِنْهُمْ» يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا «وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے نام بتادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی ان میں سے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ان کا نام لیا، ''(باقی) ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6258)

مجھے حکم دیا گیا کہ میں چار لوگوں سے محبت کروں اور اس میں علیؓ بھی شامل ہے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ: «عَلِيٌّ مِنْهُمْ» يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا «وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے نام بتادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی ان میں سے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ان کا نام لیا، ''(باقی) ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6258)

علیؓ نے شام پر لعنت بھیجنے سے انکار کر دیا

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الأعداءِ وَيصرف عَن أهل الشَّام بهم الْعَذَاب»

شریح بن عبیدؒ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برستی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6277)

کوئی بیماری متعدی (چھوت کی) نہیں

بیکٹیریا، وائرس، اور جراثیم وغیرہ کی حیثیت آج کی جدید میڈیکل سائنس میں تسلیم شدہ ہے اور ان کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا ایک انسان یا جانور سے دوسرے انسان یا جانور کو لگ جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے، قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (80/26)

ترجمہ: ''مرض سے شفا، خدا کے قانون کے مطابق عمل (علاج) کرنے سے ملتی ہے۔''

(مفہوم سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 26 آیت نمبر 80)

اس لحاظ سے چھوت کی کسی بیماری میں مبتلا انسان یا جانور سے الگ رہنا، بیماری سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو کہ قرآن کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن صحیح بخاری میں لکھا ہے :

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صفر وفر الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ کوئی بدشگونی ہے۔ اور الو منحوس ہے اور نہ ماہ صفر، اور مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4577)

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صفر». فَقَالَ أَعْرَابِي: يَا رَسُول فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَلَّهَا الظباء فيخالها الْبَعِير الأجرب فيجر بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمن أعدى الأول». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الو منحوس ہے اور نہ ہی ماہ صفر۔'' (یہ سن کر) ایک دیہاتی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ریگستان میں رہتے ہیں اور وہ ہرن معلوم ہوتے ہیں، اس میں ایک خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش لگا دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر پہلے (اونٹ) کو کس نے خارش زدہ کیا؟'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4578)

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صفر». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الو منحوس ہے اور نہ کوئی ستارہ منحوس ہے اور نہ صفر منحوس ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4579)

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بیماری متعدی ہے نہ ماہ صفر منحوس ہے نہ کوئی بھوت ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4580)

چوری

قرآن نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے لیکن سنن مشکوٰۃ المصابیح کا موقف قرآن سے ہٹ کر ہے، ملاحظہ کیجئے:

قران :

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا۔ عذاب، اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ قوت و حکمت والا ہے

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔38)

درخت پر لگے پھلوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ» رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''درخت پر لگے ہوئے پھل اور شگوفے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔'' اسنادہ صحیح، رواہ مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3593)

پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانور کی چوری پر کوئی حد نہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بلغ ثمن الْمِجَنِّ». رَوَاهُ مَالك

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین المکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لٹکے ہوئے پھلوں (کی چوری) میں قطع ہے نہ پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانور (کی چوری) میں، جب وہ (جانور) باڑے میں پناہ گزیں ہوں اور پھل گودام میں محفوظ ہو تو پھر اس کی چوری پر قطع ہے جب وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔'' حسن، رواہ مالک۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3595)

ڈاکو پر حد نہیں، ہاتھ کاٹنا نہیں

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ڈاکو پر قطع (ہاتھ کاٹنا) نہیں (اس کی سزا الگ ہے)، اور جو شخص بڑے بڑے ڈاکے ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔'' صحیح، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3596)

ڈاکو پر حد نہیں، ہاتھ کاٹنا نہیں

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ والدارمی

جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے، ڈاکہ ڈالنے والے اور جھپٹ کر مال حاصل کرنے والے پر ''قطع'' نہیں۔'' صحیح، رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3597)

چوری کرنے والے کے پہلے ہاتھ پھر پیر کاٹے جائیں اور پھر بھی چوری کرے تو قتل کیا جائے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ» فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ» فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الحجارة. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹ دو۔'' اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے (دوسری چوری میں) دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹ دو۔'' اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پاؤں کاٹ دو۔'' اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر چوتھی مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پاؤں کاٹ دو۔'' اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اسے گھسیٹ کر کنویں میں پھینک دیا اور اس پر پتھر ڈال دیے۔ حسن، رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3603)

گرگٹ کو مار دو

قرآن سے ثابت ہے کہ ایک مجرم کی سزا کسی دوسرے بے گناہ کو نہیں دی جاسکتی کیونکہ یہ ظلم ہے۔قرآن میں ہے :

قرآن:

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنۡ نَّاۡخُذَ اِلَّا مَنۡ وَّجَدۡنَا مَتَاعَنَا عِنۡدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوۡنَ (79/12)

ترجمہ:" یوسف علیہ السلام نے کہا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں،ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ظلم کرنے والے ہو جائیں گے۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 79}

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا گیا :

قرآن:

وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ (42/5)

ترجمہ: " اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں،بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 42}

سورۃ الشوریٰ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا :

قرآن:

وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ (15/42)

ترجمہ: " اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 15}

ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ آپ سے پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک کبھی آئے گا لیکن مشکوٰۃ المصابیح کی درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عدل نہ کرنے کا الزام لگایا جارہا ہے۔ملاحظہ کیجیے :

گرگٹ کو مار دو، یہ ابراہیمؑ کی آگ کو بھڑکانے کیلئے پھونکیں مارتا تھا

«وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: «كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

ام شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا،اور فرمایا: ''وہ ابراہیمؑ کے لیے جلائی گئی آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4119)

گرگٹ کو مار دو

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق رکھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4120)

جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار دیا اسے سو نیکیاں ملیں گی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كتبت لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دون ذَلِك». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ مار دیا تو اس کے لیے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے،اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کے لیے اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم (نیکی لکھی جاتی ہے)۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4121)

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گرگٹ واقعی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا تو کیا انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کے تمام گرگٹوں کو مار دیا جائے۔ابو جہل،ابو لہب اور دیگر مخالفینِ اسلام، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، یہ لوگ انسان تھے، مذکورہ بالا حدیث میں بیان کیے گئے فارمولے کے تحت کیا دنیا کے تمام انسانوں کو قتل کر دینا چاہیے؟ کیا یہی انصاف ہو گا؟

جھوٹ کی اجازت

جھوٹ کے متعلق قرآن مجید میں بیسیوں آیات موجود ہیں، ہم ان میں سے دو ایک یہاں پیش کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ (39/3)

ترجمہ: یقیناً اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں فرماتا جو جھوٹا ہے، بڑا ناشکر گزار ہے۔(سورۃ الزمر 39 آیت نمبر 3)

قرآن:

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ(16/116)

ترجمہ: ''اور وہ جھوٹ مت کہا کرو جو تمہاری زبانیں بیان کرتی رہتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح کہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھو، بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ (کبھی) فلاح نہیں پائیں گے۔''(سورۃ النحل 16 آیت نمبر 116)

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

(سورۃ آل عمران 3، آیت 61)

(سورۃ النور 24، آیت 7)

قرآن:

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾

ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور زیادہ بڑھا دیا، اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں، اس کی پاداش میں ان کے لیے درد ناک عذاب ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔10)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے بارے میں اِرشاد فرمایا :

قرآن:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿41/19﴾

''اور کتاب میں اِبراہیمؑ کو یاد کرو، بے شک وہ سچّے نبی تھے۔''

﴿سورۃ مریم 19 آیت نمبر 41﴾

اللہ تعالیٰ نے تو حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے سچّا ہونے کی گواہی قرآنِ کریم میں دی ہے لیکن مشکوۃ المصابیح میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو "کاذب" قرار دینے کی سر توڑ کوشش کی جارہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :

ابراہیمؑ اور جھوٹ

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا فِي ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ قولُه (إِنِّي سَقِيمٌ) وقولُه (بَلْ فعلَه كبيرُهم هَذَا) وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سألكِ فأخبريه أَنَّكِ أُختي فإنكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ. فَأُخِذَ-وَيُرْوَى فَغُطَّ-حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصلي فأومأ بيدِه مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ابراہیمؑ نے صرف تین جھوٹ بولے، اس میں سے دو اللہ کی خاطر تھے، انہوں نے کہا: "میں بیمار ہوں۔" اور یہ کہنا: "بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہے۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک روز وہ (ابراہیمؑ) اور (ان کی اہلیہ) سارہ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے تو اس (بادشاہ) کو بتایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت عورت ہے، اس (بادشاہ) نے ابراہیمؑ کو بلا بھیجا اور ان سے سارہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میری بہن ہے، پھر ابراہیمؑ سارہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ ظالم بادشاہ ہے اگر اسے پتہ چل جائے کہ تو میری اہلیہ ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آجائے گا، اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہی کہنا کہ تو میری بہن ہے، کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے، روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی اور مومن نہیں، اس (بادشاہ) نے سارہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا تو ابراہیمؑ نماز پڑھنے لگے جب وہ ان کے پاس گئیں اور اس نے دست درازی کی کوشش کی تو اسے پکڑ لیا گیا۔" اور اس طرح بھی مروی ہے کہ "اس کا گلا گھونٹ دیا گیا حتیٰ کہ اس نے زمین پر اپنا پاؤں مارا اور کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے دوسری مرتبہ دست درازی کی کوشش کی تو اسے اسی طرح یا اس سے بھی سختی کے ساتھ پکڑ لیا گیا، اس نے کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو، میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے اپنے کسی دربان کو بلایا اور کہا: تو نے میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی شیطان کو بھیجا ہے، اس نے سارہ کی خدمت کے لیے انہیں ہاجر عطا کی، وہ ابراہیمؑ کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا: اللہ نے کافر کی تدبیر کو اسی پر الٹ دیا ہے، اور اس نے خدمت کے لیے ہاجر دی ہے۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اہل عرب (بارش پر گزارہ کرنے والو) یہ ہاجر تمہاری والدہ ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5704)

جھوٹ کی اجازت

وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَعِيطٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ - تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

اُم کلثوم بن عقبہ بن ابی مقیط رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ (دونوں سے) خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے اور (دونوں کو) خیر و بھلائی کی بات پہنچاتا ہے۔'' امام مسلم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین امور کے علاوہ کسی معاملے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا: لڑائی (جنگ) میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور میاں بیوی کی باہم گفتگو کرنے میں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5031)

جھوٹ کی اجازت

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صرف تین مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے، آدمی کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا، لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔'' صحیح، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5033)

باب نمبر۔103

چہرے پر مت مارو کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی۔

(سورۃ الانفال 8، آیت نمبر۔46)

اللہ نے لڑنے جھگڑنے سے منع فرمایا ہے جبکہ درج ذیل روایت میں لڑنے کے طریقے سمجھائے جا رہے ہیں:

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3525)

طعنے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے وہی عورتیں اُن (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں، اور نہ آپس میں طعنہ زنی اور الزام تراشی کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو، کسی کے ایمان (لانے) کے بعد اسے فاسق و بدکردار کہنا بہت ہی برا نام ہے، اور جس نے توبہ نہیں کی سو وہی لوگ ظالم ہیں،

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔11)

اس کے برعکس درج ذیل روایتوں میں امہات المومنینؓ پر طعنے دینے کا الزام لگایا جارہا ہے:

زینبؓ نے صفیہؓ کو یہودن کہا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ: «أَعْطِيهَا بَعِيرًا» . فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ: «مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا» فِي «بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ»

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہ کا اونٹ بیمار ہو گیا جبکہ زینب رضی اللہ عنہ کے پاس زائد سواری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس (صفیہ رضی اللہ عنہ) کو اونٹ دے دو۔'' انہوں نے کہا: میں اس یہودن کو دوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے چند ایام تک ان سے صحبت ترک کر دی۔ اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔ اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جو شخص کسی مومن کی عزت بچاتا ہے۔'' باب الشفقۃ والرحمۃ میں گزر چکی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5049)

ایک زوجہ نے دوسری زوجہ کو طعنہ دیا کہ تم یہودی کی بیٹی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «إِنَّكِ ابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟» ثُمَّ قَالَ: «اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ حفصہ رضی اللہ عنہ نے (انہیں) کہا ہے: یہودی کی بیٹی، وہ رونے لگیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، حفصہ رضی

اللہ عنہ نے مجھے کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم ایک نبی کی بیٹی ہو، تمہارا چچا بھی نبی اور تم نبی کی اہلیہ بھی ہو۔ وہ کس بارے میں تم سے فخر کرتی ہیں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حفصہ! اللہ سے ڈرتی رہو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی والنسائی فی الکبریٰ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6192)

جب کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارو، ہیجڑا کہے تو بھی اسے بیس کوڑے مارو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی (مسلمان) آدمی سے کہے: اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو، اور جب کہے: اے ہجڑے! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو شخص کسی محرم خاتون سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3632)

زمین کرائے پر دینا جائز ہے

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظامِ سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آ رہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ " تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2}۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو { 100} روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے" {275/2}۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ انویسٹ کر کے بلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

قرآن کی اِن واضح ہدایات کی روشنی میں ایک مسلمان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سُودی کاروبار کرتے ہوں گے لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ :

وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میرے دو چچا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، لیکن وہ برساتی نالے کے آس پاس اگنے والی کھیتی یا کوئی اور چیز مستثنیٰ کر لیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ درہم و دینار کے بدلے دینے میں کیا حکم رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس وجہ سے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اگر حلال و حرام کے متعلق جاننے والا صاحب فہم و فراست اس کا جائزہ لے تو وہ بھی اس میں موجود دھوکے کے پیش نظر اسے جائز قرار نہ دے۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2974)

جس گھر میں زرعی آلات ہوں اللہ انہیں ذلت دیتا ہے

مسلمانوں کو ہر شعبہ زندگی میں پسماندہ رکھنے کیلئے اس قسم کی روایتیں گھڑی گئیں، ملاحظہ کیجئے:

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قوم إِلَّا أدخلهُ الذل». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ہل یا کوئی آلہ زراعت دیکھا تو کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی قوم کے جس گھر میں یہ چیزیں گھس آتی ہیں، تو اللہ انہیں ذلت سے دوچار کر دیتا ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2978)

معزز لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو

انسان کا جذبات کے ہاتھوں مغلوب ہو جانا فطری سی بات ہے اس کیفیت میں انسان اکثر غلط نتیجے پر پہنچتا ہے۔ بعض لوگ ٹی وی ڈرامہ یا فلم دیکھنے کے دوران رونے لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ حقیقت نہیں بلکہ اداکاری ہے اسی لئے جب اللہ نے زانی مرد و عورت کیلئے کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی تو اللہ کو پتا تھا کہ خصوصاً عورت کو سزا دینے کے دوران انسان اپنے فطری جذبات کے تحت مغلوب ہو سکتا ہے لہٰذا ساتھ ہی فرما دیا۔ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ۔ ''اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھانا۔'' لہٰذا عدل کا تقاضا ہے کہ جو بھی جرم کرے اسے اس کی سزا ضرور ملنی چاہیے خواہ وہ عزت دار ہو یا عام آدمی لیکن درج ذیل احادیث پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ انہیں صاحب اقتدار اور معاشرے کے صاحب حیثیت لوگوں نے آڈر پر وضع کروایا ہے:

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أقيلوا ذوى الهيآت عثراتهم إِلَّا الْحُدُود». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی صفات سے متصف لوگوں سے حدود کے علاوہ ان کی لغزشوں سے در گزر کیا کرو۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3569)

باب نمبر۔108

سفر سے واپس آکر فوراً گھر مت جاؤ، وجہ؟

قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ :

قرآن:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (222/2)

ترجمہ: ”بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے“۔

{سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 222}

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

اور اللہ طہارت شعار لوگوں سے محبت فرماتا ہے،

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔108)

مومن مرد ہو یا عورت قرآن نے اس کی ایک خوبی یہ بتائی ہے کہ وہ ہر وقت صاف ستھرا اور پاکیزہ رہتا ہے لیکن درج ذیل روایت سے صحابہ کرامؓ کی ازواج کے متعلق شک کا اظہار کیا جارہا ہے کہ صحابہؓ کے اسفار کے دوران وہ صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتیں تھیں اور موئے زیر ناف کی صفائی نہیں کرتی تھیں لہٰذا صحابہؓ کو ہدایت کی گئی کہ جب وہ سفر سے واپس آئیں تو سیدھے گھر میں داخل نہ ہو جائیں بلکہ مسجد وغیرہ میں انتظار کریں تاکہ ان کی ازواج ان کی آمد کی اطلاع پاکر اپنے موئے زیر ناف کی صفائی کر سکیں:

«وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهلك حَتَّى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم رات کے وقت (شہر میں) داخل ہو تو اپنی اہلیہ کے پاس نہ جاؤ حتی کہ جس کا خاوند غائب رہا ہے وہ غیر ضروری بالوں کی صفائی کر لے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے۔“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3904)

سفر سے واپس آؤ تو رات کے وقت گھر میں داخل ہو

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سفرٍ أَوَّلُ الليلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کا اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے۔“ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3921)

کب مردار کھانے کی اجازت ہے؟

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص سخت مجبور ہو جائے نہ تو نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر (زندگی بچانے کی حد تک کھا لینے میں) کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے،

(سورۃ البقرہ 2، آیت نمبر۔173)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تم پر مردار (یعنی بغیر شرعی ذبح کے مرنے والا جانور) حرام کر دیا گیا ہے اور (بہایا ہوا) خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور گلا گھٹ کر مرا ہوا (جانور) اور (دھار دار آلے کے بغیر کسی چیز کی) ضرب سے مرا ہوا اور اوپر سے گر کر مرا ہوا اور (کسی جانور کے) سینگ مارنے سے مرا ہوا اور وہ (جانور) جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو سوائے اس کے جسے (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا، اور (وہ جانور بھی حرام ہے) جو باطل معبودوں کے تھانوں (یعنی بتوں کے لئے مخصوص کی گئی قربان گاہوں) پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ (بھی حرام ہے) کہ تم پانسوں (یعنی فال کے تیروں) کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرو (یا حصے تقسیم کرو)، یہ سب کام گناہ ہیں۔ آج کافر لوگ تمہارے دین (کے غالب آ جانے کے باعث اپنے ناپاک ارادوں) سے مایوس ہو گئے، سو (اے مسلمانو!) تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔ پھر اگر کوئی شخص بھوک (اور پیاس) کی شدت میں اضطراری (یعنی انتہائی مجبوری کی) حالت کو پہنچ جائے (اس شرط کے ساتھ) کہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو (یعنی حرام چیز گناہ کی رغبت کے باعث نہ کھائے) تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔3)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ

اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) سے نہیں کھاتے جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہے (تم ان حلال جانوروں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہو)؟ حالانکہ اس نے تمہارے لئے ان (تمام) چیزوں کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، سوائے اس (صورت) کے کہ تم (محض جان بچانے کے لئے) ان (کے بقدرِ حاجت کھانے) کی طرف انتہائی مجبور ہو جاؤ (سو اب تم اپنی طرف سے اور چیزوں کو مزید حرام نہ ٹھہرایا کرو)۔ بیشک بہت سے لوگ بغیر

(پختہ) علم کے اپنی خواہشات (اور من گھڑت تصورات) کے ذریعے (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں، اور یقیناً آپ کا ربّ حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہے،

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔119)

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

آپ فرمادیں کہ میری طرف جو وحی بھیجی گئی ہے اس میں تو میں کسی (بھی) کھانے والے پر (ایسی چیز کو) جسے وہ کھاتا ہو حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سؤر کا گوشت ہو کیونکہ یہ ناپاک ہے یا نافرمانی کا جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (بھوک کے باعث) سخت لاچار ہو جائے نہ تو نافرمانی کر رہا ہو اور نہ حد سے تجاوز کر رہا ہو تو بیشک آپ کا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے،

(سورۃ الانعام 6، آیت نمبر۔145)

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا ہے، پھر جو شخص حالتِ اضطرار (یعنی انتہائی مجبوری کی حالت) میں ہو، نہ (طلبِ لذت میں احکامِ الٰہی سے) سرکشی کرنے والا ہو اور نہ (مجبوری کی حد سے) تجاوز کرنے والا ہو، تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے،

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔115)

اللہ نے اضطراری حالت میں مردار کھانے کی اجازت دی لیکن درج ذیل روایتوں میں اس کے برعکس بات کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

عَن الفجيع العامری أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيتَةِ؟ قَالَ: «مَا طعامُكم؟» قُلنا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ: «ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الحالِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کھانا کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔'' آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4261)

کب مردار کھانے کی اجازت ہے؟

وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا المخصمة فَمَتَى يحلُّ لنا الميتةُ؟ قَالَ: «مَالم تصطبحوا وتغتبقوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنَكُمْ بِهَا». مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین پر ہوتے ہیں جہاں ہم بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہمارے لیے مردار کھانا کب حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم صبح یا شام کھانے کے لیے کوئی ترکاری نہ پاؤ، تب اس حالت میں تم مردار کھا سکتے ہو۔'' رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4262)

حضرت ابو سفیانؓ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں عیب چینی کرنے والے کے بارے میں فرمایا :

قرآن: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ(1/104)

ترجمہ : ''عیب جُو کیلئے بڑی خرابی ہے۔''

{سورۃ الھمزۃ سورہ نمبر 104 آیت نمبر 1}

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا :

قرآن: وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۔هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (11-10/68)

ترجمہ : '' اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بڑی قسمیں کھانے والے، عیب نکالنے والے اور چغلیاں لگانے والے کا کہنا نہ مانیں۔''

{سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 10 تا 11}

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے وہی عورتیں اُن (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں، اور نہ آپس میں طعنہ زنی اور الزام تراشی کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو، کسی کے ایمان (لانے) کے بعد اسے فاسق و بدکردار کہنا بہت ہی برا نام ہے، اور جس نے توبہ نہیں کی سو وہی لوگ ظالم ہیں،

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔11)

اس کے برعکس صحابہ کرامؓ پر الزام لگایا جارہا ہے کہ :

صحابہ کرام کے ایک صحابی کو طعنے۔ابو سفیانؓ

وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا: مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي. رَوَاهُ مُسلم

عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابو سفیان سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اس وقت اور صحابہ کرام بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن سے اپنا حق وصول ن��یں کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسی بات قریش کے معتبر اور سردار شخص کے بارے میں کہتے ہو؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور انہیں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ابو بکر! شاید کہ تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔'' وہ ان کے پاس آئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6214)

والدین

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا،ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

قرآن:

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی نصیحت کی

(سورۃ الاحقاف 46،آیت نمبر۔15)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

قرآن:

(سورۃ الانعام 6،آیت نمبر۔152)

(سورۃ لقمٰن 31،آیت نمبر۔14)

(سورۃ بنی اسرائیل 17،آیت نمبر۔23)

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔83)

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔180)

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔83)

(سورۃ العنکبوت 29،آیت نمبر۔8)

(سورۃ النسا 4،آیت نمبر۔36)

حضرت یحیٰؑ اپنے والدین سے حسن سلوک کرتے تھے۔

(سورۃ مریم 19،آیت نمبر۔12تا14)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان کہ مجھے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا۔

(سورۃ مریم 19،آیت نمبر۔30تا32)

حضرت ابراہیم کی اپنے والدین کیلئے دعا۔

(سورۃ ابراہیم 14،آیت نمبر۔41)

حضرت نوح کی اپنے والدین کیلئے دعا۔

(سورۃ الاعراف 7۔آیت نمبر۔128)

اللہ کا حکم کہ والدین کیلئے ان الفاظ سے دعا کیا کرو۔

(سورۃ بنی اسرائیل 17،آیت نمبر۔24)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر والدین شرک کا حکم دیں تو خبردار ان کا یہ حکم مت ماننا:

قرآن:

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

اور اگر تمہارے ماں باپ اس بات پر زور دیں کہ کسی ایسی چیز کو میرا شریک بناؤ جس کا تمہیں علم نہیں ہے تو خبردار ان کی اطاعت نہ کرنا لیکن دنیا میں ان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنا اور اس کے راستے کو اختیار کرنا جو میری طرف متوجہ ہو پھر اس کے بعد تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے اور اس وقت میں بتاؤں گا کہ تم لوگ کیا کررہے تھے۔

(سورۃ لقمٰن 31،آیت نمبر۔14)

آپ نے غور کیا کہ قرآن نے ایک اصول بیان کردیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے نہ کہ ان کی اطاعت، جبکہ درج ذیل حدیث میں کہا جارہا ہے کہ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر والد کی رضا شرک میں ہو تو کیا پھر بھی رب کی رضا والد کی رضا میں ہوگی؟

والد راضی تو رب راضی، والد ناراض تو رب ناراض

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسُخْطُ الرَّبِّ فِي سُخْطِ الْوَالِدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''والد راضی تو رب راضی، والد ناراض تو رب ناراض۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4927)

والدین یا بیوی

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ لِي أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے، جبکہ میری والدہ اسے طلاق دینے کا مجھے حکم دیتی ہے، (یہ سن کر) ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''والد جنت کا بہترین دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو دروازے کی حفاظت کرلو، اور چاہو تو ضائع کرلو۔'' حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4928)

والدین کے حکم پر بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے

وَعَنِ ابنِ عمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ. فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَلِّقْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری ایک بیوی تھی جسے میں پسند کرتا تھا، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے، انہوں نے مجھے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو، میں نے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4940)

تسبیح و تہلیل یا جہاد

قرآن کی ان چند آیات کو ذرا غور سے پڑھیے گا، پھر بات آپ کی سمجھ میں آئے گی :

قرآن:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ(216/2)

ترجمہ:" تم پر جنگ فرض کی گئی ہے۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 216}

قرآن:

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ج وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلاً

(77/4)

ترجمہ:" پھر جب ان پر جنگ فرض ہوئی تو ان میں سے ایک فریق لوگوں سے ڈرتا ہے جیسے اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ۔اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! تُو نے ہم پر جنگ کیوں فرض کر دی، ہمیں اور تھوڑی مدت کیوں نہ مہلت دی۔(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کہہ دیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیز گار کیلئے اور تم پر ظلم نہ ہو گا دھاگے کے برابر بھی۔"(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 77)

قرآن:

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(244/2)

ترجمہ:"اور اللہ کے راستہ میں لڑو۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 244}

قرآن:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(75/4)

ترجمہ:" تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں نہیں لڑتے۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 75}

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (38/9)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو تم گرے جاتے ہو زمین پر، کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے۔“

{سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38}

قرآن:

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ط (95/4)

ترجمہ: ”اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے اور بغیر عذر بیٹھ رہنے والے مسلمان برابر نہیں۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 95}

قرآن:

وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (16/8)

ترجمہ: ” جو میدانِ جنگ سے پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ بُرا ٹھکانہ ہے۔“

{سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 16}

قرآن:

فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ط فَأَوْلَىٰ لَهُمْ (20/47)

ترجمہ: ” جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ جب جنگ کا نام سنتے ہیں تو وہ آپ کی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے ان پر موت کی بے ہوشی طاری ہو گئی ہو۔ سو خرابی ہے ان کیلئے۔“

{سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 20}

قرآن:

وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۖ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ط قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ط هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ج (167/3)

ترجمہ: ”کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دفاع کرو تو منافق بولے اگر ہم جنگ جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے، وہ اس دن کفر سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے۔“

جہاد کی اہمیت کے متعلق چند آیات آپ نے ملاحظہ کیں،اب دیکھیے کہ جہاد کی حوصلہ شکنی کرنے کیلئے کیسی کیسی روایتیں گھڑی گئیں:

تسبیح و تہلیل کرنے والا جہاد والے سے بہتر ہے

وَعَنْ عبدِ اللهِ بنِ شدَّادٍ قَالَ إِنَّ نَفرا من بنی عذرۃ ثلاثۃ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَكْفِينِيهِمْ؟» قَالَ طَلْحَةُ: أَنَا. فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ. قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا يَلِيهِ وَأَوَّلَهُمْ يَلِيهِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم فَقَالَ: «وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذَلِكَ؟ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لتسبيحه وتكبيره وتهليله

عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،بنو عذرہ کے تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو ان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اٹھالے؟''طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کہ پاس تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ ہو گیا اور وہ شہید ہو گیا، پھر آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہو گیا، پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہو گیا، راوی بیان کرتے ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا، جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا، چنانچہ اس سے مجھے اشکال پیدا ہوا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ کے ہاں اس مومن سے افضل کوئی شخص نہیں جسے اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنے کے لیے طویل عمر دی جائے۔ رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5293)

گھنٹی کی آواز کی صورت وحی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نزولِ وحی کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں،اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (51/42)

ترجمہ:''کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجزِ اِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول بھیجے اور اس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کر دے،یقیناوہ بلند حکمت والا ہے۔''

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر42آیت نمبر51}

اِس آیت میں یہ بتایا گیاہے کہ خُدا کا کلام اِنسان تک تین طریقوں سے پہنچتا ہے :

وحی کے ذریعے :

جو کہ فرشتہ لے کر آتا تھا۔قرآن میں ہے :

قرآن:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (97/2)

ترجمہ:''کہہ دیں جو جبریل کا دُشمن ہو تو بیشک اُس نے یہ (قرآن) آپؐ کے دِل پر نازل کیا ہے اللہ کے حکم سے،اُس کی تصدیق کرنے والا جو اِس سے پہلے ہے اور ہدایت اور خوشخبری اِیمان والوں کیلئے۔''

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر97}

قرآن:

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (2/16)

ترجمہ:''وہ (اللہ)،فرشتے اپنے حکم سے وحی کے ساتھ نازل کرتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے کہ تم ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر16آیت نمبر2}

قرآن:

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (102/16)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیں کہ اِسے جبریلِ امین نے تمہارے ربّ کی طرف سے اُتارا ہے حق کے ساتھ تاکہ مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔''

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 102}

قرآن:

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۔ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ (26/192-194)

ترجمہ: ''اور بیشک یہ (قرآن) سارے جہانوں کے ربّ کا اُتارا ہوا ہے۔ اِس کو لے کر اُترا ہے جبریلِ امین، تمہارے دِل پر، تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو۔''

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 192 تا 194}

پردے کے پیچھے سے :

یعنی بغیر فرشتے کے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف۔ قرآن میں ہے :

قرآن:

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۔ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۔ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى (20/11-13)

ترجمہ: ''پس جب وہ وہاں آئے تو آواز آئی اے موسیٰ! بیشک میں ہی تمہارا ربّ ہوں، سو اپنی جوتیاں اُتار لو، بیشک تم طویٰ کے پاک میدان میں ہو اور میں نے تمہیں پسند کیا، پس جو وحی کی جائے، اُس کی طرف کان لگا کر سنو۔''

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 11 تا 13}

عام انسانوں کی طرف :

تیسرے طریقے کے تحت خُدا نے عام اِنسانوں سے کلام کیا یعنی اُن کی طرف اپنے رسول بھیجے اور اُن رسولوں کی وساطت سے اپنا کلام اُن تک پہنچایا، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (42/51)

ترجمہ: ''کسی اِنسان کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اُس کے ساتھ کلام کرے بجز اِس کے کہ اُس کی طرف وحی بھیجے یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی رسول بھیجے اور اِس طرح اپنے قانونِ مشیت کے مطابق وحی کر دے، یقیناً وہ بلند حکمت والا ہے۔''

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 51}

قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا آیات میں آپ نے پڑھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دِل پر نازل کرتے تھے لیکن مشکوۃ المصابیح میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی، گھنٹیوں کی آواز کی طرح آتی تھی اور آپ ٹن ٹن کی آواز سن کر ان سیکرٹ کوڈ ورڈز کو سمجھ جاتے تھے کہ کیا نازل ہوا ہے، دوسری بات یہ کہ فرشتہ انسانی شکل میں آکر آپ سے گفتگو کرتا تھا کہ اللہ نے آپ کیلئے یہ یہ آیات بھیجی ہیں۔ حدیث ملاحظہ کیجئے :

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ». قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. مُتَّفق عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کبھی وہ میرے پاس گھنٹی کی سی آواز کی صورت میں آتی ہے، اور وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے، اور اس سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے، اور جو وہ کہتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں، اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ سے پسینے چھوٹ پڑتے اور آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5844)

قرعہ اندازی

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل و فکر اور علم و بصیرت کی رُو سے کیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل و فکر کے چراغ گل کر کے ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط (3/5)

" تم پر حرام کیا گیا قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرنا، یہ سب بدترین گناہ ہیں۔"(سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (90/5)

ترجمہ:" اے ایمان والو! اِس کے سوا نہیں کہ شراب، جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی ناپاک ہیں، شیطانی کام ہیں، سو اِن سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔" {سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90)

لیکن مشکوٰۃ المصابیح میں قرعہ اندازی کو جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی قرعہ اندازی کیا کرتے تھے۔ کیا یہ بات تسلیم کی جاسکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کیا کرتے تھے؟ ملاحظہ کیجیے:

وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فأيهن خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے، جس کے نام قرعہ نکلتا تو وہ آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوتی تھیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3232)

باب نمبر۔115

باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ (19/24)

ترجمہ:" جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کیلئے دُنیا و آخرت میں دَردناک عذاب ہے۔"

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 19}

قرآن:

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ (33/7)

ترجمہ:" اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپؐ فرمادیں کہ اللہ نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 33}

قرآن:

وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ (151/6)

ترجمہ:" اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ یہ کھلی ہو یا چھپی ہو۔"

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 151}

قرآن:

وَ الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ (37/42)

ترجمہ:" ایمان والے کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 37}

مزید حوالہ جات:(72/55,25/3,28/135,23/3)

جنّت میں بھی لغویت نہ ہوگی۔(35/25,78/23,56/62,52/19)

اِن آیات میں آپ نے ایک خاص بات نوٹ کی ہوگی کہ بے حیائی کا کام کرنا تو بڑی دُور کی بات ہے، اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی بات سننے سے بھی منع فرمایا ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح کی مندرجہ ذیل روایت دیکھ کر سخت حیرانگی ہوتی ہے کہ حدیث کی کتاب میں اِس قسم کے واقعات داخل کرنے کا آخر کیا مقصد تھا :

وَعَن أُبيّ بن كعبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا «تُكَنُّوا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السّنة

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہو اپنے باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایہ سے مت کہو۔'' رواہ فی شرح السنہ واحمد والبخاری فی الادب المفرد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4902)

عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا

قرآن کریم نے متعدد مقامات پر قانون مکافات عمل کا ذکر کیا ہے جس کے مطابق ایمان اور اعمالِ صالحہ کا بدلہ جنت قرار دیا گیا جبکہ کفر اور اعمال سیئہ کا بدلہ جہنم۔ قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت یا جہنم میں داخلے کا سبب بنیں گے، المختصر **بدلہ اعمال کا دیا جائے گا**۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

كُلُّ نَفْسٍ مِ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ: " ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔"

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: "نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: "جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔"

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ”سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃالمومنون سورہ نمبر23آیت 1تا11

سورۃالفرقان سورہ نمبر25آیت 70تا76

یہ توقرآنی تعلیم تھی کہ جنّت یا جہنم ایمان واعمال کا بدلہ ہے جبکہ مشکوۃالمصابیح کی درج ذیل روایتوں میں کہاجارہاہے کہ مسلمان خواہ اپنی پوری زندگی اعمالِ صالحہ کرتارہے لیکن اسے اس کی عقل کے مطابق اس کا اجر دیاجائے گا،ملاحظہ کیجیے :

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لِيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ». حَتَّى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا: «وَمَا يُجْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلا بقدرِ عقله

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ ایک شخص نماز پڑھنے والوں،روزہ رکھنے والوں،زکوۃ دینے والوں،حج اور عمرہ کرنے والوں میں ہوگا۔'' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا۔''لیکن اس شخص کو ثواب اس کی عقل کے تناسب سے دیاجائے گا۔''رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃالمصابیح،حدیث نمبر:5065)

فرشتے

سعدؓ نے فرشتوں کو دیکھا

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رأيتهما قبلُ وَلَا بعدي يَعْنِي جِبْرِيل وَمِيكَائِيل. مُتَّفق عَلَيْهِ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمی دیکھے ان پر سفید کپڑے تھے اور وہ بڑی شدت کے ساتھ لڑ رہے تھے، میں نے ان دونوں کو اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبریل اور میکائیلؑ تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5875)

جہاں تک اِنسان کا فرشتوں کو دیکھنے کا تعلق ہے جس کا اِن احادیث میں ذِکر کیا گیا ہے تو قرآن نے اِس کی نفی کی ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللّٰهِ (40/9)

”تو اُس نے اُن پر اپنی تسکین نازل کی اور ایسے لشکروں سے اُن کی مدد کی جو تم نے نہیں دیکھے اور کافروں کی بات پست کر دی۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 40}

قرآن:

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (26/9)

ترجمہ: ”پھر اللہ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر اپنی تسکین نازل کی اور لشکر اُتارے جو تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا، اور یہی سزا ہے کافروں کی۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 26}

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (9/33)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اپنے اُوپر اللہ کی نعمت (اس کا احسان) یاد کرو جب تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (ایسے) لشکر جنہیں تم نے نہ دیکھا اور اللہ اُسے دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔“

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 9}

ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رسول اللَّهِ إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَأَنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا (فَيَخْبُثُ عَلَيْنَا) فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الجرو الْأَسود يسْعَى. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے، اور اسے صبح وشام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی تو اس نے ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا۔ رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5923)

انصار

اسلام کی مجموعی تعلیم کے مطابق مسلمان اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے محبت کرتے ہیں،اس سلسلے میں کسی خاص گروہ کاذکر تعصب کا غماز ہے،لہٰذا یہ نبی کریم ﷺ کا قول مبارک ہر گز نہیں ہو سکتا۔ذیل میں قرآن کی مذکورہ آیات پیش کی جارہی ہیں اور اس کے بعد متعلقہ روایات ملاحظہ کیجئے:

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

وہ مومنوں پر نرم (اور) کافروں پر سخت ہوں گے۔

(سورۃ المائدہ 5،آیت نمبر۔54)

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں،اور جو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔

(سورۃ الفتح 48،آیت نمبر۔29)

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور (اسی نے) ان (مسلمانوں) کے دلوں میں باہمی الفت پیدا فرمادی۔اگر آپ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے خرچ کر ڈالتے تو (ان تمام مادی وسائل سے) بھی آپ ان کے دلوں میں (یہ) الفت پیدا نہ کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے درمیان (ایک روحانی رشتے سے) محبت پیدا فرمادی۔بیشک وہ بڑے غلبہ والا حکمت والا ہے،

(سورۃ الانفال 8،آیت نمبر۔63)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمان ان کے لئے (لوگوں کے) دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا،

(سورۃ مریم 19،آیت نمبر۔96)

انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انصار سے محبت علامت ایمان ہے،اور عداوت انصار علامت نفاق ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6215)

جس نے انصار سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ». مُتَّفق عَلَيْهِ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مومن شخص ہی محبت کرتا ہے جبکہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عداوت رکھتا ہے، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عداوت کی تو اللہ اس سے عداوت کرے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6216)

اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے دشمنی نہیں رکھے گا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے دشمنی نہیں رکھے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6250)

باب نمبر۔120

خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ (19/24)

ترجمہ:" جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے،اُن کیلئے دُنیاوآخرت میں دَردناک عذاب ہے۔"

{سورۃالنور سورہ نمبر24آیت نمبر19}

قرآن:

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ (33/7)

ترجمہ:" اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !آپؐ فرمادیں کہ اللہ نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔"

{سورۃالاعراف سورہ نمبر7آیت نمبر33}

قرآن:

وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ (151/6)

ترجمہ:" اور بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤخواہ یہ کھلی ہو یا چھپی ہو۔"

{سورۃالانعام سورہ نمبر6آیت نمبر151}

قرآن:

وَ الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ (37/42)

ترجمہ:" اِیمان والے کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔"

{سورۃالشوریٰ سورہ نمبر42آیت نمبر37}

مزید حوالہ جات:(72/55,25/3,28/135,23/3)

جنّت میں بھی لغویت نہ ہو گی۔(35/25,78/23,56/62,52/19)

اِن آیات میں آپ نے ایک خاص بات نوٹ کی ہو گی کہ بے حیائی کا کام کرنا تو بڑی دُور کی بات ہے،اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی بات سننے سے بھی منع فرمایا ہے لیکن مشکوٰۃالمصابیح کی مندرجہ ذیل روایت دیکھ کر سخت حیرانگی ہوتی ہے کہ حدیث کی کتاب میں اِس قسم کے واقعات داخل کرنے کا آخر کیا مقصد تھا :

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ والمقداد-وَفِي رِوَايَة: أَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ- فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا» فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ قُلْنَا لَهَا: أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ. فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ من الْمُهَاجِرين من لَهُم قَرَابَات يحْمُونَ بهَا أَمْوَالهم وأهليهم بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كفرا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رضى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فقد وَجَبت لكم الْجنَّة» وَفِي رِوَايَة فقد غَفَرْت لَكُمْ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ]. مُتَّفق عَلَيْهِ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ کو، ایک دوسری روایت میں مقداد کے بجائے ابو مرثد رضی اللہ عنہ کا نام ہے، کسی کام پر روانہ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم چلتے جانا حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ، وہاں ایک عورت ہو گی اس کے پاس ایک خط ہو گا تم وہ اس سے لے لینا۔'' ہم روانہ ہوئے، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے رہے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے، اور وہاں ہمیں وہ عورت مل گئی۔ ہم نے کہا: خط نکالو، اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکال دو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، چنانچہ اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال دیا، ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں لکھا ہوا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے چند مشرکین کے نام، انہوں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض امور کے متعلق انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حاطب یہ کیا (ماجرا) ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے متعلق جلدی نہ فرمانا، میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میں قریش کا حلیف ہوں، میں ان کے خاندان میں سے نہیں ہوں، اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی تو (ان سے) قرابت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں ان کے اموال اور اہل وعیال کی حفاظت کر رہے ہیں، میں نے ان سے نسبی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پسند کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کروں، جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کر کے کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تم سے سچی بات کی ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت فرمائیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہے، اور تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اہل بدر کے احوال پہلے سے جان لیے تھے، اس لیے اس نے فرمایا: ''جو چاہو سو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں تمہیں معاف کر چکا۔'' تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6225)

جبریلؑ نے حضور ﷺ کو مسواک کا حکم دیا

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدِّمَ فِيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تو آپ مجھے مسواک کرنے کا حکم فرماتے، مجھے تو اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اپنے منہ کا سامنا حصہ نہ چھیل دوں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:386)

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہوا ہے کہ: لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ {6/66} '' اللہ ان (فرشتوں) کو جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا جاتا ہے۔'' {سورۃ التحریم 66 آیت نمبر 6} اِس آیت کی روشنی میں یہ ممکن نہیں کہ جبریلؑ اپنے پاس سے کچھ حکم صادر فرماتے ہوں گے، بصورت دیگر اگر مسواک کا حکم اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ قرآن میں درج ہوتا۔

لمبے لباس والے کو کپڑے دھونے کی ضرورت نہیں، ایک جگہ سے پلید ہوتا ہے تو دوسری جگہ سے پاک ہو جاتا ہے

اگر لباس کا کوئی حصہ گندی جگہ لگ کر ناپاک ہو جائے تو اسے دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ انتظار کرو، کہیں نہ کہیں پاک پانی میں بھیگ کر خود بخود پاک ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (4/74)

ترجمہ : ''اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔''

{سورۃ المدثر 74 آیت 4}

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا: الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں کہا: میں اپنے کپڑے کا دامن لمبا رکھتی ہوں، جبکہ میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں، انہوں نے بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس (ناپاک جگہ) کے بعد ہے وہ اسے پاک کر دے گی۔'' مالک، احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی۔ امام ابوداؤد اور امام دارمی نے بتایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد تھیں۔ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:504)

لٹکتا ہوا لباس اگر گندگی سے پلید ہو جائے تو دھونے کی ضرورت نہیں، جب صاف پانی میں گیلا ہو گا تو پاک ہو جائے گا

وَعَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ: «أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

بع عبدلاشہل کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! مسجد کی طرف ہمارا جو راستہ ہے وہ انتہائی گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے تو پھر ہم کیا کریں؟ وہ بیان کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کے بعد اس سے کوئی زیادہ بہتر اور پاکیزہ راستہ نہیں؟'' میں نے عرض کیا جی ہاں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی نجاست اس سے دور ہو جاتی ہے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:512)

القابات

قرآن میں ہے کہ کسی کو برے ناموں سے مت پکارو لیکن درج ذیل روایات میں قرآن کی اس آیت کی مخالفت کی جارہی ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔

(سورۃ الحجرات 49، آیت 11)

سر منڈی، بے اولاد

وَعَنْ عائشةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَقْرَى حَلْقَى «أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قيل: نعم. قَالَ: «فانفري

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، کوچ (کے دن) کی رات صفیہ رضی اللہ عنہ کو حیض آگیا، تو انہوں نے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ (طوافِ وداع کی وجہ سے) میں نے تمہیں روک دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(عرب کے محاورے کے مطابق) بے اولاد، سر منڈی یا حلق میں بیماری والی، (اس سے بددعا مراد نہیں، بلکہ جیسے کہا جاتا ہے: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ویسے ہی یہ الفاظ ہیں) کیا اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا؟'' آپ کو بتایا گیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر (مدینہ کی طرف) کوچ کرو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2669)

اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں

عَنِ المغيرةِ بن شعبةَ قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ: «مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ؟» قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِي: «أُقْصُصْهُ عَلَى سِوَاكٍ؟ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں مہمان تھا آپ نے ایک پہلو (ران) کے متعلق حکم فرمایا تو اسے بھونا گیا، پھر آپ نے چھری لی اور اس کے ساتھ اس سے میرے لیے کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے اطلاع دینے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھری پھینک دی اور فرمایا: ''اسے کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔'' مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری

مونچھیں لمبی تھیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسواک پر رکھ کرانہیں کاٹ دوں۔'' یافرمایا: ''تم خود مسواک پر رکھ کرانہیں کاٹ لو۔'' سندہ صحیح،رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:4236)

او موٹے!

وَعَن الطفيلِ بن أُبي بن كعبٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ. قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السّلع وتسوم بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هَهُنَا نتحدث. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ - قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ «السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ. رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ فِي «شعب الْإِيمَان

طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ صبح کے وقت بازار جاتے،راوی بیان کرتے ہیں،جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں معمولی کاروبار کرنے والے، بڑے سرمایہ دار، مسکین اور جس کسی شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے، طفیل بیان کرتے ہیں، میں ایک روز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے بازار جانے کے لیے کہا، میں نے انہیں کہا: آپ بازار میں کیا کریں گے ؟ جبکہ آپ کسی بیع پر رکتے نہیں، نہ سودے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، نہ اس کی قیمت پوچھتے ہیں اور نہ آپ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں، لہذا آپ یہاں ہی تشریف رکھیں اور ہم بات چیت کرتے ہیں،راوی بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: پیٹ والے !راوی بیان کرتے ہیں، طفیل کا پیٹ بڑا تھا، ہم سلام کی غرض سے جاتے ہیں، ہم ہر ملنے والے کو سلام کرتے ہیں۔اسنادہ صحیح،رواہ مالک و البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:4664)

نام عبداللہ لقب حمار

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رجلا اسْمُه عبدُ اللَّهِ يُلَقَّبُ حمارا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تلعنوه فو الله مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب نوشی کے جرم میں اس پر حد نافذ کی تھی،ایک روز اسے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کوڑے مارنے کا حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے،لوگوں میں سے کسی نے کہہ دیا،اے اللہ اس پر لعنت فرما، کتنی ہی بار اسے (شراب نوشی کے جرم میں) لایا جاچکا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ بھیجو،اللہ کی قسم ! میں جو جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت کرتا ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر:3625)

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ انسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“ (سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کروں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

''لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔''

{سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 3 4 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8تا9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30تا31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60تا61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن مشکوٰۃ المصابیح کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

توحید کا اقرار کرنے والا جنتی ہے خواہ وہ چوری کرے اور زنا کرے

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ:

«مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى

وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَر». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے۔ میں پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر وہ اسی پر فوت ہو گیا۔ تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔'' میں نے پھر عرض کیا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔'' میں نے عرض کیا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ خواہ ابوذر کو ناگوار ہو۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ بھی بیان کرتے تھے۔ اگرچہ ابوذر کو ناگوار گزرے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔26، صفحہ نمبر۔39، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

جو گواہی دے کہ اللہ ہمارا معبود ہے اور محمد ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں، وہ جنتی ہے

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ من الْعَمَل». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ عیسیٰؑ اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف ایک روح ہیں۔ جنت اور جہنم حق ہیں۔ اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے بھی ہوں۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔27، صفحہ نمبر۔40، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ قَالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقلت ابْسُطْ يَمِينك فلأبايعك -[16]- فَبسط يَمِينه قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قلت أردْت أَن أشْتَرط قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أما علمت أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يهدم مَا كَانَ قبله» ؟ وَالْحَدِيثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ». والاخر: «الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي» سَنَذْكُرُهُمَا فِي بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ إِنْ شَاءَ الله تَعَالَى.

رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے

عرض کیا، میں شرط قائم کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بتاؤ! کیا شرط قائم کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: یہ کہ مجھے بخش دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے (حالت کفر والے) گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہجرت اپنے سے پہلے کیے ہوئے گناہ مٹا دیتی ہے اور بیشک حج بھی ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اس سے پہلے کیے ہوتے ہیں۔'' اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں۔'' اور دوسری حدیث: ''کبر میری چادر ہے۔'' میں ان دونوں حدیثوں کو ان شاءاللہ تعالیٰ ''باب الریاء'' اور ''باب الکبر'' میں بیان کروں گا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔28، صفحہ نمبر۔40، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

جو گواہی دے کہ اللہ ہمارا معبود ہے اور محمد ﷺ نبی ہیں، وہ جنتی ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کر دیا ہے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔36، صفحہ نمبر۔43، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

جسے اس حالت میں موت آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جنتی ہے

وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔37، صفحہ نمبر۔43، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

جس نے شرک نہ کیا وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثِنْتَانِ مُوجِبَتَانِ. -[18]- قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دخل الْجَنَّة. رَوَاهُ مُسلم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں باعث موجب ہیں۔'' کسی شخص نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! وہ دو موجب کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا فوت ہو جائے، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔38، صفحہ نمبر۔43، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

ابوہریرہؓ نے حدیث سنائی ''جو اللہ کو معبود مان لے وہ جنتی'' عمرؓ نے ابوہریرہؓ کی پٹائی کر دی،

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعنا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ فاحتفزت كَمَا يحتفز الثَّعْلَب فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ ورائي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ بنعلي هَاتين فَمن لقِيت من وَرَاء هَذَا الْحَائِط يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فقلت هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشرته بِالْجَنَّةِ فَضرب عمر بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأجهشت بكاء وركبني عمر فَإِذَا هُوَ على أثري فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -[19]- مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قلت لقِيت عمر فَأَخْبَرته بِالَّذِي بعثتني بِهِ فَضرب بَين ثديي فَخَرَرْت لاستي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ لَهُ رَسُول الله يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فخلهم يعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فخلهم". رَوَاهُ مُسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، آپ نے ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم (آپ کی تلاش میں) اٹھ کھڑے ہوئے، تو سب سے پہلا شخص میں تھا جو پریشان ہوا تو میں وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا، حتیٰ کہ میں انصار قبیلے کے ایک خاندان بنو نجار کے ایک باغ کے پاس آیا تو میں نے اس کا چکر لگایا تاکہ مجھے اس کا کوئی دروازہ مل جائے لیکن میں نے کوئی دروازہ نہ پایا، لیکن وہاں ایک بیرونی کنواں تھا جس سے ایک نالی باغ کی دیوار سے اندر جاتی تھی، پس میں سمٹ کر اس راستے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ''ابوہریرہ!'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا (کہ یہاں چلے آئے)؟'' میں نے عرض کیا: آپ ہمارے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ اٹھ کر آ گئے اور ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم گھبرا گئے، میں پہلا شخص تھا جو پریشانی کا شکار ہوا، پس میں اس باغ کے پاس پہنچا تو میں سکڑ کر اس نالے کے ذریعے اندر آ گیا جس طرح لومڑ سکڑ اور سمٹ جاتا ہے، اور وہ لوگ میرے پیچھے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نعلین مبارک مجھے دیکر فرمایا: ''اے ابوہریرہ! میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس دیوار کے باہر ایسا جو شخص تمہیں ملے جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔'' تو سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا: ابوہریرہ! یہ دونوں جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ دونوں جوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ آپ نے یہ دے کر مجھے بھیجا ہے کہ میں ایسے جس شخص سے ملوں جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اسے جنت کی بشارت دوں، (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا تو میں سرین کے بل گر پڑا، انہوں نے کہا: ابوہریرہ واپس چلے جاؤ۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ بھی

میرے پیچھے پیچھے چلے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے میرے سینے پر اس زور سے مارا کہ میں سرین کے بل گر پڑا۔ اور کہا کہ واپس چلے جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے اپنے جوتے دے کر ابوہریرہ کو بھیجا تھا کہ تم جس ایسے شخص کو ملو، جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' انہوں نے عرض کیا: آپ ایسے نہ کریں، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس بات پر توکل کر لیں گے آپ انہیں چھوڑ دیں تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دو (تاکہ عمل کرتے رہیں)۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔39، صفحہ نمبر۔43، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

اللہ کو معبود مان لینا جنت کی چابی ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: «قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ». رَوَاهُ أَحْمد

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جنت کی چابی ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔40، صفحہ نمبر۔45، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

کلمے کا اقرار کرنے سے جنت

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَان وَ كنت مِنْهُم فَبينا أَنا جَالس فِي ظلّ أَطم من الْآطَام مر عَليّ عمر رَضِي الله عَنهُ فَسلم عَليّ فَلم أشعر أَنه مر وَلَا سلم فَانْطلق عمر حَتَّى دخل على أبي بكر رَضِي الله عَنهُ فَقَالَ لَهُ مَا يُعْجِبك أَنِّي مَرَرْت على عُثْمَان فَسلمت عَلَيْهِ فَلم يرد عَليّ السَّلَام وَأَقبل هُوَ وَأَبُو بكر فِي وِلَايَة أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى سلما عَليّ جَمِيعًا ثمَّ قَالَ أَبُو بكر جَاءَنِي أَخُوك عمر فَذكر أَنه مر عَلَيْك فَسلم فَلم ترد عَلَيْهِ السَّلَام فَمَا الَّذِي حملك على ذَلِك قَالَ قُلْت مَا فَعَلْت فَقَالَ عُمَرُ بَلَى وَاللَّهِ لقد فعلت وَلكنهَا عبيتكم يَا بني أُمَيَّة قَالَ قُلْت وَاللَّهِ مَا شَعَرْت أَنَّك مَرَرْت وَلَا سَلَّمْت قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ وَقد شغلك عَن ذَلِك أَمْرٌ فَقُلْت أَجَلْ قَالَ مَا هُوَ فَقَالَ عُثْمَان رَضِي الله عَنهُ تُوفي الله عز وَجل نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو بكر قد سَأَلته عَن ذَلِك قَالَ فَقُمْت إِلَيْهِ فَقلت لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -[20]- مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نجاة. رَوَاهُ أَحْمد

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے صحابہ کرام آپ کی وفات پر غم زدہ ہو گئے، حتیٰ کہ قریب تھا ان میں سے بعض وسوسہ کا شکار ہو جاتے، عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور میں بھی انہی میں سے تھا، پس میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اس اثنا میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن (شدت غم کی وجہ سے) مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا، پس عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر

رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، پھر وہ دونوں آئے حتیٰ کہ ان دونوں نے ایک ساتھ مجھے سلام کیا، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے کس وجہ سے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے کہا، میں نے تو ایسے نہیں کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے ایسے کیا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے آپ کے گزرنے کا پتہ ہے نہ سلام کرنے کا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان نے سچ فرمایا، کسی اہم کام نے آپ کو اس سے غافل رکھا ہو گا؟ تو میں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا، انہوں نے پوچھا: وہ کون سا اہم کام ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی اس سے پہلے کہ ہم آپ سے اس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کر لیتے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھ لیا تھا، میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں کہا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ ہی اس کے زیادہ حق دار تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس معاملے کا حل کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، قبول کر لیا تو وہی اس کے لیے نجات ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔41، صفحہ نمبر۔45، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

یہ حدیث کسی کو مت بتانا

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوا». رَوَاهُ أَحْمد

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اس حالت میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پانچوں نمازیں پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اسے بخش دیا جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انہیں بشارت نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ ''انہیں چھوڑ دو تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔'' اس حدیث کو احمد نے روایت کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔47، صفحہ نمبر۔48، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

علم حاصل کرنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ -[77]- الْإِسْنَادِ وَأَبُو دَاوُدَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ

سیدنا سخرہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس روایت میں ابو داود راوی ضعیف ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 221)

نماز پڑھنے سے تمام خطائیں معاف اور درجات بلند

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فذلكم الرِّبَاط»

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں جس کے ذریعے اللہ خطائیں معاف کر دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ناگواری کے باوجود مکمل طور پر وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی سرحدی چھاؤنی کی حفاظت ہے۔''

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 282)

وضو کرنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خرجت من يَدَيْهِ كل خَطِيئَة بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوب) (رَوَاهُ مُسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں کے دیکھنے سے ہونے والی تمام خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے، تو اس کے ہاتھوں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں، وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے پاؤں سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 285)

نماز پڑھنے سے سابقہ صغیرہ گناہ معاف

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت ہونے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اس کے خشوع و رکوع کا اچھی طرح اہتمام کرتا ہے تو وہ اس (نماز) سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ ہو، اور یہ (فرض نماز سے صغیرہ گناہوں کا معاف ہو جانا) ہمیشہ کے لیے ہے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:286)

دو رکعات سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفسه فيهمَا بِشَيْء إِلَّا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه». وَلَفظه للْبُخَارِيّ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو تین مرتبہ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا، پھر کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ کو دیکھا، آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم، حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:287)

دو رکعات سے جنت واجب

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مقبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مُسلم

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اپنا وضو اچھی طرح کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر مکمل توجہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:288)

وضو کرنے سے جنت

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ". هَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِي أَفْرَادِ مُسلم وَكَذَا ابْن الْأَثِير فِي جَامع الْأُصُول وَذكر الشَّيْخ مُحي الدّين النَّوَوِيّ فِي آخر حَدِيث مُسْلِمٍ عَلَى مَا رويناهُ وَزَاد التِّرْمِذِيّ: «اللهم اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ» -[96]- وَالْحَدِيث الَّذِي رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي الصِّحَاح: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ» إِلَى آخِره رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ «أَشْهَدُ» قَبْلَ «أَن مُحَمَّدًا»

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔'' امام مسلم نے اسے اس طرح اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حمیدی نے ''افراد مسلم'' میں اور اسی طرح ابن اثیر نے ''جامع الاصول'' میں روایت کیا ہے۔ الشیخ محی الدین النووی نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے، اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔'' وہ حدیث جسے محی السنہ ''الصحاح'' میں روایت کیا ہے ''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔'' آخر تک، امام ترمذی نے اسے بالکل اسی طرح اپنی جامع میں روایت کیا ہے، لیکن «ان محمد» سے پہلے «اشھد» کا ذکر نہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 289)

نماز روزہ سے صغیرہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لَمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے تو پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ہونے والے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 564)

نماز پڑھنے سے خطائیں معاف

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے گھر کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟'' صحابہ نے عرض کیا، اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی، آپ نے فرمایا: ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعے خطائیں مٹا دیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 565)

نمازیں پڑھنے سے تمام گناہ معاف

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ خُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا، انہیں ان کے وقت پر ادا کیا، اور ان کے رکوع و خشوع کو مکمل کیا تو اللہ کا اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے معاف فرمادے گا اور جس نے ایسے نہ کیا تو اس سے اللہ کا کوئی عہد نہیں، اگر وہ چاہے تو اسے معاف فرمادے، اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' احمد، ابوداؤد۔ جبکہ مالک اور امام نسائی نے بھی اس کی مانند روایت کیا ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 570)

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور اطاعت امیر سے جنت

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيّ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی پانچ (فرض) نمازیں پڑھو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو، اور امیر کی اطاعت کرو تو اس طرح تم اپنے رب کی جت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 571)

نماز پڑھنے سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسلم ليصل الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجه الله فتهافت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتهافت هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسم خزاں میں باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شاخوں کو پکڑا، راوی نے بیان کیا کہ پتے گرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 576)

دو رکعات سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حضور قلب سے دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:577)

نماز پڑھنے سے جنت

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمن لم يحافظ عَلَيْهَا لم يكن لَهُ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جس نے نماز کی حفاظت و پابندی کی تو وہ اس شخص کے لیے روز قیامت نور، دلیل اور نجات ہو گی، اور جس نے اس کی حفاظت و پابندی نہ کی تو روز قیامت اس کے لیے نور، دلیل اور نجات نہیں ہو گی اور وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔'' حسن، رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:578)

جو نماز فجر و عصر بالترتیب طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے پڑھے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا

عَن عمَارَة بن رويبة قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ (غُرُوبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعصر. (رَوَاهُ مُسلم

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے یعنی فجر اور نماز عصر پڑھے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:624)

جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر و عصر) پڑھے گا وہ جنت میں جائے گا

«وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «من صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر و عصر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:625)

اذان کا جواب دینے سے جنت

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ

قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دخل الْجَنَّة». رَوَاهُ مُسلم

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مؤذن کہتا ہے، اللہ اکبر ''اللہ سب سے بڑا ہے''، اور تم میں سے بھی کوئی خلوص قلب سے اللہ اکبر کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: نماز کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لاحول ولا قوۃ الا باللہ)) ''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے''۔ پھر وہ کہتا ہے: کامیابی کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لاحول ولا قوۃ الا باللہ))، پھر وہ کہتا ہے، اللہ اکبر، تو وہ شخص بھی اللہ اکبر کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: لاالہ الااللہ، تو وہ شخص بھی کہتا ہے: ((لاالہ الااللہ)) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں''۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 658)

اذان کا ایک جملہ کہنے سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى الْفِطْرَةِ» ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَرَجْتَ من النَّار» فنظروا فَإِذا هُوَ راعي معزى. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب فجر طلوع ہو جاتی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے، اور آپ بڑے غور سے اذان سننے کی کوشش کرتے، اگر آپ اذان سن لیتے تو حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کر دیتے، ایک مرتبہ آپ نے کسی شخص کو ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، کہتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص فطرت (دین) پر ہے۔'' پھر اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جہنم سے آزاد ہو گئے۔'' پس صحابہ نے اسے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 660)

اذان کا جواب دینے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنبه». رَوَاهُ مُسلم

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 661)

سات برس اذان دینے سے جنت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «من أذن سبع سِنِين محتسبا كتبت لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه.

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ثواب کی نیت سے سات برس اذان دیتا ہے تو اس کے لیے جہنم سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:664)

پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہنے اور نماز پڑھنے سے جنت

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا رب پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چرانے والے اس شخص سے خوش ہوتا ہے جو نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو، وہ اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل فرمادیا۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:665)

روزانہ پانچ وقت اذان دینے سے جنت

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین اشخاص روز قیامت کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ غلام جس نے اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا، وہ امام جس سے اس کے مقتدی خوش ہوں اور وہ شخص جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:666)

موذن کی آواز کے مطابق مغفرت

دو نمازوں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مد صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يكْتب لَهُ خمس وَعِشْرُونَ حَسَنَة وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ». وَقَالَ: «وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ من صلى

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''موذن کو اس کی آواز کے مطابق مغفرت سے نوازا جاتا ہے، ہر خشک و تر اس کے حق میں گواہی دیتی ہے، اور نماز کے لیے آنے والے شخص کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور اس سے دو نمازوں کے مابین ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اسنادہ حسن۔ امام نسائی نے ''ہر خشک و تر'' کے الفاظ تک روایت کیا ہے، اور فرمایا: ''نماز '' پڑھنے والے کی مثل اسے بھی اجر ملتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 667)

اذان کا جواب دینے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينا دخل الْجنَّة». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے، چنانچہ جب وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص خلوص دل سے یہ کلمات کہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 676)

بارہ سال اذان دینے سے جنت، اذان دینے پر ساٹھ نیکیاں، اقامت کہنے پر تیس

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَة ثَلَاثُونَ حَسَنَة». رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بارہ سال اذان دے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کی اذان کی وجہ سے اس کے حق میں یومیہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 678)

مسجد بنانے سے جنت

«وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بناتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:697)

مسجد جانے سے جنت میں ضیافت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ «كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح وشام جتنی مرتبہ مسجد میں جاتا ہے، اللہ اس کے لیے اتنی مرتبہ ہی جنت میں ضیافت کا اہتمام فرماتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:698)

ہر قدم پر ایک گناہ معاف

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللهم ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ». وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ. مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جو نماز باجماعت ادا کرتا ہے، اس کی وہ نماز اس کے گھر یا بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے، پچیس گنا زیادہ اجر وثواب رکھتی ہے، وہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وہ محض نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، پس جب وہ نماز پڑھ کر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور جب کوئی شخص نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ (حکم وثواب کے لحاظ سے) نماز میں ہوتا ہے۔'' متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''جب وہ مسجد میں آئے اور نماز اسے (مسجد میں) روکے رکھے۔'' امام مسلمؒ نے فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، اور جب تک وہ کسی کو تکلیف پہنچائے نہ اس کا وضو ٹوٹے تو فرشتوں کی دعا کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:702)

جس کی آمین فرشتوں سے ہم آہنگ ہو گئی اس کے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تقدم من ذَنبه) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: (غَيْرِ المغضوب عَلَيْهِم وَلَا الضَّالّين) فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق (ساتھ) ہو گئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''جب امام (غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ متفق علیہ۔ اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین '' کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 825)

جس کا اللھم ربنا لک الحمد فرشتوں کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم کہو: ''اللھم ربنا لک الحمد'' کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 874)

ہر سجدے کے عوض ایک گناہ ختم

وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقلت: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً». قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسلم

معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، وہ خاموش رہے، پھر میں نے ان سے سوال کیا، تو وہ خاموش رہے، پھر میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تم اللہ کی رضا کی خاطر کثرت سے سجدے کرو، کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے تو اللہ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بڑھا دے گا اور اس کے ذریعے تمہارا ایک گناہ مٹا

دے گا۔'' معدان بیان کرتے ہیں، پھر میں ابودرداء سے ملا تو میں نے ان سے بھی دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ویسے ہی بتایا جیسے ثوبان نے مجھے بتایا تھا۔

رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:897)

درود پڑھنے سے دس گناہ معاف

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔'' صحیح، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:922)

درود پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ» قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذا يكفى همك وَيكفر لَك ذَنْبك». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درود وسلام کے لیے وقف کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے عرض کیا: چوتھائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، نصف، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنی پوری دعا آپ (پر درود وسلام) کے لیے وقف کر دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو تمہاری ساری مرادیں پوری ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:929)

درود پڑھنے سے سمندر کی جھاگ جتنے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تنتیس مرتبہ ((الحمدللہ)) اور تینتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) کہا پس یہ ننانوے ہوئے، اور: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' سے سو پورا کر لیا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 967)

آیت الکرسی پڑھنے سے جنت

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دبر كل صَلَاة لم يمنعهُ من دُخُول الْجنَّة إِلَّا الْمَوْت وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ آمَنَهُ اللَّهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب الْإِيمَان وَقَالَ إِسْنَاده ضَعِيف

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کو دخول جنت سے صرف موت روکے ہوئے ہے اور جو شخص سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹتے وقت اسے پڑھتا ہے تو اللہ اس کے گھر کو، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے گھر والوں کو امن عطا کر دیتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 974)

یہ کلمہ پڑھنے سے دس گناہ معاف

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يحل لذنب يُدْرِكُهُ إِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُولُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَحْمد

عبدالرحمٰن بن غنم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز مغرب اور نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی اسی جگہ اور اسی کیفیت (تشہد) میں بیٹھے ہوئے یہ دعا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد ہے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔'' دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں، اور ہر ناگوار چیز سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، اور مردود شیطان سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکتا اور وہ سب سے بہترین عمل کرنے والا ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی شخص اس سے بہتر کلام سے دعا کرے۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 975)

ہر قدم پر ایک گناہ معاف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فليحافظ على هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شرع لنبيكم صلى الله عَلَيْهِ وسلم سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً ويحط عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جانتے تھے کہ باجماعت نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم تھا، یا پھر کوئی مریض رہ جاتا تھا، اگر مریض دو آدمیوں کے سہارے چل سکتا تو وہ باجماعت نماز کے لیے حاضر ہوتا، اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہدایت کی راہیں سکھائیں، اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو اس میں نماز پڑھنا ہدایت کی راہوں میں سے ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: جس شخص کو پسند ہو کہ وہ کل مسلمان کی حیثیت سے اللہ سے ملاقات کرے تو پھر اسے پانچوں نمازوں کی باجماعت پابندی کرنی چاہیے، بے شک اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کی راہیں مقرر فرمادی ہیں، اور بے شک وہ (پانچوں نمازیں) ہدایت کی سنن میں سے ہیں، اگر تم نے نماز سے پیچھے رہ جانے والے اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھی تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے ذریعے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک گناہ معاف فرمادیتا ہے، اور ہم جانتے تھے کہ نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کے نفاق کے بارے میں معلوم ہوتا تھا، اور ایسے بھی ہوتا تھا کہ کسی آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1072)

چالیس روز نماز پڑھنے سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر چالیس روز تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے دو چیزوں: جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔“

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1144)

نماز پڑھنے سے جنت

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْفَجْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي لا جنة أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ»

ام حبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں (فرض نماز کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے: ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔'' ترمذی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان آدمی ہر روز فرائض کے علاوہ اللہ کی رضا کی خاطر بارہ رکعتیں نفل ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے، یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' صحیح، رواہ مسلم والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1159)

آٹھ رکعات پڑھنے سے جنت

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

ام حبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں پر دوام اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔'' صحیح، رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1167)

مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھنے سے جنت

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1174)

رمضان میں قیام کرنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمر عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عمر على ذَلِك». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی قطعی حکم دیے بغیر قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو معاملہ اسی طرح تھا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں معاملہ اسی طرح تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1296)

نماز چاشت پڑھنے سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تیار کر دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1316)

نماز چاشت پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَن معَاذ بن أنس الْجُهَنِيّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد چاشت کی دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران خیر کے سوا کوئی بات نہیں کرتا، تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ کے بھی برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1317)

نماز چاشت پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذنُوبه وَإِن كَانَت مثلا زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرتا ہے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1318)

نماز پڑھنے سے گناہ معاف

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآية: (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَهْ لم يذكر الْآيَة

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا، انہوں نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (والذین اذا فعلوا،،، فاستغفروا لذنوبھم) ''اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، البتہ ابن ماجہ نے آیت ذکر نہیں کی۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1324)

صلاۃ التسبیح پڑھنے سے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أحبوك؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تصليها فِي كل يَوْم فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا جان عباس! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس خصلتیں عطا نہ کروں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم وجدید، سہواً کیے گئے یا عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف فرما دے، وہ یہ کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں، جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور ابھی قیام میں ہوں تو آپ پندرہ مرتبہ ''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھیں، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع میں یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں، پھر

رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں اور پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ کلمات ہوں گے، آپ یہ عمل چار رکعتوں میں دہرائیں، اگر آپ ہر روز اسے پڑھ سکیں تو پڑھیں، اگر ایسے نہ ہو سکے تو پھر ہر جمعہ (یعنی ہفتہ میں ایک بار) پڑھیں، اگر ایسے نہ کر سکیں تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں، اگر ایسے بھی نہ کر سکیں تو پھر اپنی زندگی میں ایک بار ہی پڑھ لیں۔'' حسن، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والبیھقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1328)

صلاۃ التسبیح پڑھنے سے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف

وروی التِّرْمِذِيّ عَن أبي رَافع نَحوه

امام ترمذی نے ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1329)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح مقدور بھر صفائی کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے، پھر اپنے گھر سے (جمعہ کے لیے) روانہ ہو، اور (مسجد میں آکر) دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کو (ان کی جگہ سے) نہ ہٹائے، پھر جس قدر مقدور ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو پھر خاموش ہو جائے تو اس کے اس حاضر اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1381)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ دس دن کے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لیے آئے اور جتنی مقدر میں ہو نماز پڑھے۔ پھر خطبہ مکمل ہونے تک خاموش رہے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے اس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1382)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ دس دن کے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فقد لَغَا». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لیے آئے اور خاموشی سے غور کے ساتھ خطبہ سنے تو اس کے اس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہے تو اس نے لغو کام کیا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1383)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ جمعہ تک کے گناہ معاف

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «من اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خرج إِمَامه حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے، اچھا لباس پہن کر اور اگر خوشبو ہو تو اسے لگا کر جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جس قدر اللہ نے اس کے مقدر میں کیا ہے نماز پڑھے۔ اور پھر جب امام (منبر پر) آجائے تو نماز مکمل ہو جانے تک خاموشی اختیار کرے تو یہ (سارا اہتمام) اس کے اس اور سابقہ جمعہ کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1387)

جمعہ پڑھنے سے سابقہ دس دن کے گناہ معاف

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ. وَرَجل حَضَرَه بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا..) رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ جمعہ کے لیے آتے ہیں: ایک تو وہ جس نے وہاں پہنچ کر لغو حرکت کی تو اسے اس سے بس یہی کچھ ملتا ہے۔ دوسرا شخص دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے اگر وہ چاہے تو اسے عطا کرے اور اگر چاہے تو منع فرمادے۔ جبکہ تیسرا شخص غور سے خطبہ سنتا ہے اور لغو حرکات سے بچتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا پہنچاتا

ہے۔ تو وہ اس کے لیے سابقہ جمعہ اور مزید تین دن (کل دس دن) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1396)

پریشانی، غم، رنج، تکلیف اور دکھ سے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا من خطاياه»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو جو پریشانی، غم، رنج، تکلیف اور دکھ پہن[illegible]تا ہے حتیٰ کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس (تکلیف) کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1537)

مرض یا تکلیف سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ». قَالَ: فَقُلْتُ: ذَلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ: «أَجَلْ». ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا»

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بخار میں مبتلا تھے، میں نے آپ کو اپنا ہاتھ لگایا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ تو بہت سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، مجھے تمہارے دو آدمیوں جیسا بخار ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا، یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کو کسی مرض یا کسی اور وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس وجہ سے اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح (موسم خزاں میں) درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1538)

بخار گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: «مَالَكِ تُزَفْزِفِينَ؟». قَالَتِ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». رَوَاهُ مُسلم

جابر بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سائب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: ''آپ کیوں کانپ رہی ہیں؟'' انہوں نے بتایا: بخار ہے، اللہ اسے برکت نہ دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1543)

آنکھوں سے محروم ہونے سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو چیزوں یعنی دونوں آنکھوں سے محروم کر کے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان کے عوض اسے جنت عطا کرتا ہوں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1549)

عیادت سے جنت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فر[illegible]اتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1550)

عیادت سے جہنم سے دوری

وَعَنْ أَنَسٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اسے ساٹھ سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1552)

بیماری سے سابقہ گناہ معاف

جو بیمار نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السقم ثمَّ أَعْفَاهُ الله مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ. وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مرض ثمَّ أعفى كَانَ كالبعير عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عقلوه وَلم يدر لم أَرْسَلُوهُ». فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ؟ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ: «قُمْ عَنَّا فلست منا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امراض (اور ان کے ثواب) کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جب مومن کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر اللہ عزوجل اسے اس سے عافیت وصحت عطا فرما دیتا ہے تو وہ (مرض) اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ اور مستقبل کے بارے میں وعظ و نصیحت بن جاتی ہے، اور جب منافق بیمار ہوتا ہے پھر اسے عافیت عطا کر دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ رکھا ہو اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑا ہے۔'' کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس سے چلے جاؤ، تم ہم میں سے نہیں ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1571)

عیادت سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا اور آپ نے جنت میں ایک گھر بنا لیا۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1575)

بیمار ہونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل: هيئا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْحَكَ وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ من سيئاته». رَوَاهُ مَالك مُرْسلا

یحیی بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں موت آئی تو کسی آدمی نے کہا، اس کی خوش نصیبی ہے کہ وہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! تمہیں کیا معلوم؟ کہ اگر اللہ اسے کسی مرض میں مبتلا کرتا تو وہ اس کے گناہ مٹا دیتا۔'' امام مالکؒ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1578)

بیمار ہونے سے سابقہ تمام گناہ معاف

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ فَقَالَا لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ. فَقَالَ لَهُ شَدَّادٌ: أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا. وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ. رَوَاهُ أَحْمَد

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور صنابحیؒ سے روایت ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کے لیے گئے تو انہوں نے اس سے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھ پر نعمت و فضل ہے، اس پر شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گناہوں اور خطاؤں کے معاف ہو جانے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں تو وہ میرے اس آزمانے پر میری حمد اور شکر بجالاتا ہے تو وہ اپنے اس بستر سے اس روز کی طرح گناہوں سے پاک صاف اٹھتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا، اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو روکے رکھا اور اسے آزمائش میں ڈالا، تم اسے ویسے ہی اجر عطا کرو جس طرح تم اسے اس کے صحت مند ہونے کی صورت میں اجر دیا کرتے تھے۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1579)

مرض گناہوں کا کفارہ ہے

وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَعُوتِبَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ» وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنه أَصَابَنِي عَلَى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْجِدِّ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. رَوَاهُ رَزِينٌ

شقیقؒ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو وہ رونے لگے، پس اس پر ان کو ملامت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: میں مرض کی وجہ سے نہیں روتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مرض (گناہوں کا) کفارہ ہوتا ہے۔'' میں تو اس لیے روتا ہوں کہ یہ (مرض) مجھے بڑھاپے کی عمر میں لاحق ہوا ہے، اور محنت و مشقت کرنے کے دور میں لاحق نہیں ہوا، کیونکہ جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لیے وہی اجر لکھ دیا جاتا ہے جو اس کے بیمار ہونے سے پہلے لکھا جاتا تھا، اور اب صرف مرض نے اسے (وہ اعمال بجالانے سے) روک رکھا ہے۔ لا اصل لہ، رواہ رزین (لم اجدہ)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1586)

اپنی جائے پیدائش سے دور فوت ہونے پر جنت

وَعَنْ عبد الله بن عَمْرو قَالَ كُتُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ». قَالُوا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں پیدا ہونے والا ایک شخص فوت ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا: ''کاش کہ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوتا۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جب کوئی آدمی اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلے کے برابر اسے جنت عطا کر دی جاتی ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ النسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1593)

خدا سے مکالمے سے جنت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ شِئْتُم أنبأتكم مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ؟» قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُول لِلْمُؤْمِنِينَ هَل أَحْبَبْتُم لقائي؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ: لِمَ؟ فَيَقُولُونَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُولُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَة

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ روز قیامت سب سے پہلے اللہ مومنوں سے کیا فرمائے گا اور وہ سب سے پہلے اس سے کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ مومنوں سے فرمائے گا: کیا تم مجھے ملنا پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، ہمارے پروردگار! وہ پوچھے گا: کس لیے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں آپ کے عفو و درگزر اور مغفرت کی امید تھی، وہ فرمائے گا پس میری مغفرت تمہارے لیے واجب ہو گئی۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1606)

جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گا وہ جنتی ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا آخری کلام ''لا الہ الا اللہ'' ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1621)

جس جنازے میں چالیس آدمی شریک ہو جائیں اس کے متعلق شفاعت قبول ہو گی یعنی وہ جنتی ہے

وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُولُ: هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ». رَوَاهُ مُسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں قدید یا عسفان کے مقام پر ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: کریب! دیکھو، اس کے (جنازے) کے لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، میں باہر آیا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہو چکے تھے، میں نے آپ کو بتایا تو انہوں نے پوچھا: وہ چالیس ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے لے چلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان فوت ہو جائے اور پھر چالیس موحّد (جو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے) اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں تو اللہ اس شخص کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1660)

جس جنازے میں سو مسلمان شریک ہوں اس مردے کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ: إِلَّا شفعوا فِيهِ. رَوَاهُ مُسلم

عائشہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس میت پر سو مسلمان جنازہ پڑھیں اور وہ تمام اس کے حق میں سفارش کریں تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1661)

لوگوں کے کمنٹس پر جنت جہنم کے فیصلے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ: «وَجَبَتْ» فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: «هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی اچھائی بیان کی، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' پھر وہ دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کی اچھائی بیان کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔'' بخاری، مسلم اور ایک روایت میں ہے ''مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1662)

کسی شخص کے متعلق چار لوگ گواہی دے دیں کہ یہ اچھا آدمی تھا تو وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ» قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ». قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ» ثُمَّ لم نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی گواہی دے دیں کہ وہ اچھا ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ہم نے عرض کیا: اور تین آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی۔'' ہم نے عرض کیا: دو آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمی۔'' پھر ہم نے ایک کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1663)

جس کے جنازے میں تین صفیں ہو جائیں وہ جنتی ہے

وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ». فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى الْجِنَازَةَ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ أَوْجَبَ». وروى ابْن مَاجَه نَحوه

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھ دیں تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔'' جب مالک رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ جنازہ پڑھنے والے کم ہیں تو آپ اس حدیث کی بنیاد پر انہیں تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ ابو داؤد۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کوئی نماز جنازہ پڑھتے اور جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو وہ انہیں تین حصوں میں تقسیم فرما دیتے، پھر بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اس پر (جنت) واجب ہو گئی۔'' اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1687)

جس کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ. فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا» فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا من وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ اثْنَيْنِ؟ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کی حدیث کے معاملے میں مرد حضرات سبقت لے گئے، آپ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمادیں، جس روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ہمیں وہ تعلیم دیں جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی ہے، آپ نے فرمایا: ''آپ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں۔'' پس وہ اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اللہ کی تعلیمات میں سے انہیں کچھ تعلیمات دیں، پھر فرمایا: ''تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گے'' ان میں سے کسی عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر دو ہوں؟ اس نے دو مرتبہ یہ بات کہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں، اگر دو ہوں، اگر دو ہوں۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1753)

جس کا ایک، دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَو اثْنَان؟ قَالَ: «أو اثنان». قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: «أَوْ وَاحِدٌ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان والدین کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں'' انہوں نے پھر عرض کیا، اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایک ہو تب بھی۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم: جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نامکمل بچہ اپنی ماں کو اپنی آنول (ناف) سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا، بشرطیکہ وہ اس (کی وفات) پر صبر کرے۔'' احمد، ابن ماجہ نے ((والذی نفسی بیدہ)) سے آخر تک حدیث روایت کی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1754)

جس کا ایک، دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم: من قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ: كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: «وَاثْنَيْنِ». قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قدمت وَاحِد. قَالَ: «وَوَاحِد». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے مضبوط حصار بن جائیں گے۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دو بچے فوت ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو بھی۔'' سید القراء ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرا ایک بچہ فوت ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بھی۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1755)

بیٹے سے محبت کرنے سے جنت

وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتُحِبُّهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ. فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا تحب أَلا تَأْتِي بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: «بَلْ لِكُلِّكُمْ». رَوَاهُ أَحْمد

قرۃ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں ویسے اللہ آپ سے محبت کرے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہ پایا تو پوچھا: ''ابن فلاں کو کیا ہوا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ تو تم اسے وہاں اپنا منتظر پاؤ؟'' کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ اس شخص کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ تم سب کے لیے ہے۔'' صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1756)

نامکمل بچہ اپنے جہنمی والد کو آنول سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب نامکمل پیدا ہونے والے بچے کے والدین کو جہنم میں داخل کیے جانے کا ارادہ کیا جائے گا تو وہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا، تو اسے کہا جائے گا: اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے نامکمل بچے! اپنے والدین کو جنت میں لے جا، وہ اپنے آنول سے انہیں کھینچے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1757)

صدمے پر صبر کرنے پر جنت

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو نے صدمے کی ابتدا پر ہی صبر کیا اور ثواب کی امید کی تو میں تیرے لیے جنت سے کم تر ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1758)

جو ہر جمعے کو اپنے والدین کی قبر کی زیارت کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يُرْفَعُ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب الْإِيمَان مُرْسلا

محمد بن نعمان، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوع روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر جمعے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے (والدین کا) اطاعت گزار لکھا جاتا ہے۔'' بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1768)

جو لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے وہ جنت میں جائے گا

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟» فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں'' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں (ضمانت دیتا ہوں) اور آپ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔ صحیح، رواہ ابوداؤد و النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1857)

راستے سے شاخ ہٹا دینے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: لِأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسلمين لَا يؤذيهم فَأدْخل الْجنَّة

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی ایک درخت کی شاخ کے پاس سے گزرا جو کہ راہ گزر پر تھی، اس نے کہا: میں اسے مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیتا ہوں تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے، اسے (اس بنا پر) جنت میں داخل کر دیا گیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1904)

راستے سے شاخ ہٹا دینے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاس». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک آدمی کو، ایک درخت کی وجہ سے، جنت میں ادھر ادھر پھرتے دیکھا کہ اس نے راہ گزر سے اسے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث تھا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1905)

روزے رکھنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے (نماز تراویح کا اہتمام کرے) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1958)

رمضان کی آخری رات تمام مسلمانوں کو بخش دیا جاتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: «لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمَد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی آخری رات ان کی (یعنی میری) امت کو بخش دیا جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: ''نہیں، لیکن جب کام کرنے والا اپنا کام مکمل کر لیتا ہے تو اسے پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1968)

یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال آگے کے اور ایک سال گزشتہ کے گناہ معاف

یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے سے سابقہ ایک سال کے گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ. فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ». أَوْ قَالَ: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ». قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ: «وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ». قَالَ

كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ» قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ». رَوَاهُ مُسلم

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دریافت کیا: آپ روزہ کیسے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات سے ناراض ہوئے: جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضی دیکھی تو کہا: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ بات دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ جاتا رہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس شخص کی کیا حالت ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو داؤد کا روزہ ہے۔'' اور پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن نہیں رکھتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت مل جائے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر ماہ (ایام بیض کے) تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے جبکہ یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے بارے میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ اور آئندہ سال کے گناہ مٹا دے گا اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ سال کے گناہ مٹا دے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2044)

پیر اور جمعرات کو سب مسلمان بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قطع تعلق کرنے والوں کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. فَقَالَ: إِنَّ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُولُ: دَعْهُمَا حَتَّى يصطلحا. رَوَاهُ أَحْمد وَابْن مَاجَه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک پیر اور جمعرات کے روز اللہ باہم قطع تعلق کرنے والے دو آدمیوں کے سوا ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے اور وہ فرماتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2073)

کوے کی مسافت جتنی جہنم سے دوری

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بَعَّدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فرخ حَتَّى مَاتَ هرما». رَوَاهُ أَحْمد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اسے جہنم سے اس قدر دور فرما دیتا ہے جیسے ایک اڑنے والا کوا بچپن کی عمر سے اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہونے تک اڑتا رہے حتیٰ کہ وہ فوت ہو جائے۔'' (وہ ساری زندگی میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے اللہ اس شخص کو اتنی مسافت جہنم سے دور کر دیتا ہے)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2074)

شب قدر میں عبادت کرنے والوں کی بخشش کر دی جاتی ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نزل جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام فِي كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَّى عَمَلَهُ؟ قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرَهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي عَبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعُجُّونَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لأجيبنهم. فَيَقُول: ارْجِعُوا فقد غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریلؑ فرشتوں کی جماعت میں تشریف لاتے ہیں تو وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مصروف ہر کھڑے بیٹھے شخص پر رحمت بھیجتے ہیں، جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کرتا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے میری طرف سے ان پر عائد فریضے کو پورا کر دیا پھر وہ دعائیں پکارتے ہوئے نکلے ہیں، مجھے میری عزت وجلال، میرے کرم وعلو اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ان کی دعائیں قبول کروں گا، وہ فرماتا ہے: واپس چلے جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس حال میں واپس آتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2096)

شب جمعہ سورۃ الدخان کی تلاوت کرنے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَرَأَ (حم) الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهِشَام أَبُو الْمِقْدَام الرَّاوِي يضعف

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ کو سورۂ دخان کی تلاوت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، نیز ہشام ابوالمقدام راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2150)

ہر روز دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے سے پچاس سال کے گناہ معاف

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا «أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ «خَمْسِينَ مَرَّةٍ» وَلَمْ يَذْكُرْ «إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دين

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ترمذی، دارمی اور ان کی روایت میں پچاس مرتبہ کا ذکر ہے، اور انہوں نے ((الا ان یکون علیہ دین)) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2158)

سورۃ اخلاص پڑھنے سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ (قل هُوَ الله أحد) إِذا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سو جائے تو روز قیامت رب اسے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2159)

سورۃ اخلاص پڑھنے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَقَالَ: «وَجَبَتْ» قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «الْجَنَّة». رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' میں نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت۔'' اسنادہ حسن، رواہ مالک والترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2160)

سورۃ السجدہ پڑھنے سے ہر گناہ کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے

سورۃ السجدہ کثرت سے پڑھنے پر جنت

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: اقْرَؤُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ (الم تَنْزِيل) فَإِن بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ: رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ: اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ

خَطِيئَةٍ حَسَنَةٍ وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً. وَقَالَ أَيْضًا: إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي (تبارك) مثله. وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا. وَقَالَ طَاوُوسُ: فُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

خالد بن معدانؒ بیان کرتے ہیں، منجیہ، (عذاب قبر وحشر سے بچانے والی سورت) جو کہ سورۃ السجدہ ہے، پڑھا کرو، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ ایک آدمی صرف اسے ہی پڑھا کرتا تھا جبکہ وہ بہت گناہ گار تھا، پس اس (سورت) نے اس پر اپنے پَر بچھا دیے اور عرض کیا، رب جی! اسے بخش دو، کیونکہ وہ مجھے کثرت سے پڑھا کرتا تھا، رب تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائی، اور فرمایا: ''اس کی ہر غلطی کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ بلند کر دو۔'' اسنادہ ضعیف۔ اور انہوں (خالد بن معدان) نے یہ بھی کہا: ''وہ اپنے پڑھنے والے کے متعلق قبر میں جھگڑا کرے گی اور کہے گی: اے اللہ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو پھر اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو پھر مجھے اس سے ختم فرما دے، اور وہ پرندے کی طرح ہو گی اور اس پر اپنے پر پھیلا دے گی، وہ اس کی سفارش کرے گی اور اسے عذاب قبر سے بچا لے گی۔'' اور انہوں (خالد بن معدان) نے سورۃ الملک کے متعلق بھی اسی طرح بیان کیا ہے، اور وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے ب[illegible] یر نہیں سویا کرتے تھے، اور طاؤسؒ بیان کرتے ہیں ان دونوں سورتوں کو قرآن کی ہر سورت پر ساٹھ نیکیوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2176)

سورۃ یاسین پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنْ معقل بن يسار الْمُزَنِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ (يس) ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فاقرؤوها عِنْدَ مَوْتَاكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اسے اپنے قریب المرگ افراد کے پاس پڑھا کرو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2178)

سورۃ اخلاص پڑھنے سے جنت

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ (قل هُوَ الله أحد) عشر مَرَّات بنى لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا لَنُكَثِّرَنَّ قُصُورَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُ أَوْسَعُ من ذَلِك». رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

سعید بن مسیبؒ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے، جو شخص بیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں دو محل بنا دیے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے اس کے بدلہ میں جنت میں تین محل بنا دیے جاتے ہیں۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے

رسول! تب تو ہم اپنے محل زیادہ کر لیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس سے بھی زیادہ کشائش و فراخی والا ہے۔'' رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2185)

اللہ کے نام یاد کرنے سے جنت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَهُوَ وتر يحب الْوتر

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔'' متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۱۰، ۷۳۹۲) و مسلم

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2287)

اللہ کے نام یاد کرنے سے جنت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الواجِدُ الماجِدُ الواحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ والبيهقيُّ فِي الدَّعواتِ الْكَبِير. وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہو گا: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ بادشاہ ہے، وہ پاک و منزّہ، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، جبار و متکبر، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، تصویر کشی کرنے والا، بخشنے والا، تمام مخلوق پر غالب، عطا کرنے والا، رزق دینے والا، فیصلہ کرنے والا، جاننے والا، تنگی دور کرنے والا، فراخی کرنے والا، اوپر کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، دیکھنے والا، حکم دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، خبر رکھنے والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدر دان، بلند، بڑا، حفاظت کرنے والا، نگرانی کرنے والا، کفایت کرنے والا، شان و بزرگی والا، سخی داتا، حفاظت کرنے والا، دعائیں قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت رکھنے والا، شان و شوکت والا، مردوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنے والا، حاضر، ثابت، کارساز، قوی، طاقت والا، مددگار، قابل ستائش، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، مارنے والا، زندگی بخشنے والا، قائم رہنے اور قائم رکھنے والا، پالنے والا، بزرگی والا، یکتا، تنہا، بے نیاز، قادر و مقتدر، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، اول، آخر، ظاہر،

باطن، تمام اشیاء کا مالک، بلند تر، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، در گزر کرنے والا، شفقت کرنے والا، شہنشاہ، عظمت واکرام والا، روز قیامت جمع کرنے والا، غنی بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، مجسّم نور، راہ دکھانے والا، بے مثال، پیدا کرنے والا، باقی رکھنے والا، وارث، راہنمائی کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا۔'' ترمذی، بیہقی فی الداعات الکبیر، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی (۳۵۰۷) والبیھقی فی الدعوات الکبیر (۲ / ۳۰، ۳۱ح ۲۶۲)۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2288)

تمام گناہ معاف

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ)) پڑھتا ہے تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۰۵) و مسلم

(مشکوٰۃ المصابیح۔ حدیث نمبر: 2296)

ہزار گناہ معاف

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خطيئةٍ». رَوَاهُ مُسلم وَفِي كِتَابه: فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ: «أَوْ يُحَطُّ» قَالَ أَبُو بكر البرقانى وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّان عَن مُوسَى فَقَالُوا: «ويحُطُّ» بِغَيْر ألف هَكَذَا فِي كتاب الْحميدِي

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟'' تو آپ کی مجلس میں شریک کسی نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰہِ)) کہنے سے اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔'' مسلم۔ اور انہی کی کتاب میں موسیٰ الجہنی کی تمام روایات میں ((اَوْیُحَطُّ)) ''یا مٹا دیے جاتے ہیں'' کے الفاظ ہیں، ابو بکر برقانی نے فرمایا: اور اس حدیث کو شعبہ، ابو عوانہ اور یحیی بن سعید قطان نے موسیٰ سے روایت کیا تو انہوں نے ((وَیُحَطُّ)) کے الفاظ روایت کیے ہیں یعنی الف کے بغیر ''اور مٹا دیے جاتے ہیں۔'' کتاب الحمیدی میں بھی اسی طرح ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2299)

ثوابوں کا مقابلہ

وَعَن جوَيْرِية أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ: «مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ

كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاته. رَوَاهُ مُسلم

جویریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر پڑھنے کے لئے صبح کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے جبکہ وہ اپنی جائے نماز پر تھیں، پھر آپ چاشت کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آپ اسی حالت میں رہیں جس پر میں نے آپ کو چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے آپ کے (پاس سے جانے کے) بعد تین کلمے چار مرتبہ پڑھے ہیں، اگر ان کا، آپ کے دن بھر کے کہے ہوئے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے: ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)) پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا، اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2301)

یہ کلمہ پڑھنے سے سو گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، وہ پورا دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔'' متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۰۳) و مسلم

(مشکوۃ المصابیح۔ حدیث نمبر: 2302)

سبحان اللہ کہنے سے جنت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ((سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔'' رواہ الترمذی (۳۴۶۴)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2304)

سو غلام آزاد کرنے کا ثواب

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کیا ہو، جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام الحمد للہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے فراہم کیے ہوں، جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) پڑھتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیلؑ کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہتا ہے تو روز قیامت اس سے بڑھ کر کوئی افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے اس کے مثل یا اس سے زیادہ (یہ وظیفہ) کیا ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی (۳۴۷۱)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2312)

یہ پڑھنے سے جنت میں درخت لگ جاتا ہے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شب معراج ابراہیمؑ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے لیکن وہ ایک صاف میدان ہے، اور ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر)) کہنا اس میں درخت لگانا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی (۳۴۶۲) واحمد (۵ / ۴۱۸ ح ۲۳۹۴۸)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2315)

الحمد للہ پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حديثٌ غَرِيب

انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو پتے گر پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) بندے کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۳۳) واحمد (۳ / ۱۵۲) والبخاری فی الادب المفرد (۶۳۴)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2318)

سو انسانوں کا قاتل جنت میں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: أَلَهُ تَوْبَةٌ قَالَ: لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے انسان قتل کر چکا تھا پھر وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا تو وہ کسی راہب کے پاس آیا اور اس سے مسئلہ دریافت کیا تو اسے کہا: کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا، اور پھر مسئلہ پوچھنے لگا تو کسی آدمی نے اسے بتایا کے فلاں فلاں بستی چلے جاؤ، (وہ اس طرف چل دیا) لیکن اسے راستے ہی میں موت آگئی تو اس نے اس وقت اپنا سینہ آگے (بستی) کی طرف بڑھایا، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے متعلق جھگڑنے لگے تو اللہ نے اس (بستی) کو حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا، اور اس (بستی کو جدھر سے آرہا تھا) کو حکم دیا کہ دور ہو جا، پھر فرمایا: ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو، پس (پیمائش کرنے پر) وہ ایک بالشت برابر اس (بستی) کے قریب پایا گیا (جہاں جارہا تھا) تو اسے بخش دیا گیا۔'' متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۴۷۰) و مسلم

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2327)

یہ پڑھنے سے جنت

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سید الاستغفار یوں ہے کہ تم کہو: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو انعامات مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، کیونکہ صرف تو ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت انہیں

پڑھے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت انہیں پڑھے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔'' رواہ البخاری (۲۳۰۶)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2335)

دعا پڑھنے سے بخشش

وَعَنْ بِلَالِ بن يسار بن زيدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ لَكِنَّهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ کے پوتے بلال بن یسار بیان کرتے ہیں، میرے والد (یسار رضی اللہ عنہ) نے میرے دادا (زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کو فرماتے ہوئے سنا!''جو شخص یہ دعا پڑھے: ((استغفر اللہ..... واتوب الیہ)) ''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں'' تو اسے بخش دیا جاتا ہے خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ لیکن ابوداؤد کی روایت میں ہلال بن یسار ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2353)

شرک کے سوا تمام گناہ معاف ہو جائیں گے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوبٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي كتاب الْبَعْث والنشور

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں اللہ کے ساتھ ملاقات کرے کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ کے برابر قرار نہ دیتا ہو، پھر اس پر پہاڑوں جتنے بھی گناہ ہوں تو اللہ اس کو معاف فرمادے گا۔'' اسنادہ صحیح، رواہ البیھقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2362)

ہندو وانہ تدفین سے بخشش

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فو الله لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی نے، جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے اہل خانہ سے کہا، جبکہ دوسری روایت میں ہے: کسی آدمی نے بہت گناہ کیے تھے، پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس (راکھ) کے نصف حصے کو خشکی میں اور اس کے نصف کو سمندر میں بہا دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس (مجھ) پر تنگی کی تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا کہ اس نے تمام جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہو گا، پس جب وہ فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، پس اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس حصے کو جو کہ اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، اور خشکی (زمین) کو حکم دیا تو اس نے بھی اس حصے کو جو اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آدمی) سے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: رب جی! تیرے ڈر کی وجہ سے، جبکہ تو جانتا ہے، پس اس نے اسے معاف کر دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2369)

زانی اور چور جنت میں

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُول: (وَلِمَنْ خَافَ مقامَ رَبِّهِ جنَّتانِ) قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ: (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جنَّتان) فقلتُ الثانيةَ: وإِنْ زنى وسرق؟ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ: (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ) فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَإِنْ زَنَى وسرق؟ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ». رَوَاهُ أَحْمد

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے دوسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' تو میں نے بھی تیسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2376)

سب جنتی ہیں

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سابقٌ بالخيرات) قَالَ: كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور کوئی میانہ رو ہے اور کوئی نیکیوں میں بڑھنے والا ہے۔'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سب جنتی ہیں۔'' رواہ البیہقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2380)

یہ دعا پڑھنے سے دس گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي عَيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرفع عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مثلُ ذَلِك حَتَّى يُصبح. قَالَ حَمَّاد بن سَلمَة: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ: «صَدَقَ أَبُو عَيَّاشٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اس کے لئے اولاد اسماعیلؑ سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور پورا دن شام ہونے تک اس کے لئے شیطان سے بچاؤ اور تحفظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ انہیں شام کے وقت پڑھے تو بھی اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔'' کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابو عیاش نے سچ کہا۔'' صحیح، رواہ ابو داؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2395)

یہ کلمہ پڑھنے سے آگ سے خلاصی

وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستگی سے ان سے فرمایا: ''جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! مجھے آگ سے بچا لے۔'' اگر تم نے یہ دعا پڑھ لی اور اسی رات فوت ہو جاؤ تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔ اور جب تم نماز صبح پڑھو تو اسی طرح کہو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔'' حسن، رواہ ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2396)

یہ کلمہ پڑھنے سے اس دن کے تمام گناہ معاف

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم تجھے، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں، تیرے باقی فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔'' تو اس روز اس سے جو گناہ سرزد ہو گا تو اللہ اسے معاف فرمادے گا، اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھے گا تو اس رات اس سے جو گناہ سرزد ہو گا، اللہ اسے معاف فرمادے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2398)

یہ کلمہ پڑھنے سے تمام گناہ معاف

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيب

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا وادی عالج کی ریت کے ذرات کی تعداد یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے ایام کے برابر ہوں۔'' ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2404)

سبحان اللہ کہنے سے بخشش

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا» قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: «فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةٌ فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ». وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ» قَالَ: «وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ» وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ: عبد الله بن عمر

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا، سن لو! وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن انہیں بجالانے والے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، دس

مرتبہ الحمدللہ کہنااور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے ان کی گرہ لگا رہے تھے، فرمایا: ''یہ (پانچوں نمازوں میں) زبان پر ایک سو پچاس ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ اور جب وہ لیٹتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ کی سو مرتبہ گنتی کرے تو یہ زبان پر سو ہے جبکہ ترازو میں ہزار، تم میں سے روزانہ اڑھائی ہزار گناہ کون کرتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، ہم ان (دو خصلتوں) کی کیسے حفاظت نہیں کریں گے؟ فرمایا: ''تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے۔ شیطان اس کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو حتیٰ کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو جاتا ہے، شاید کہ وہ ایسے نہ کر سکے اور وہ اس کے لیٹنے کے وقت بھی اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی مسلمان بندہ حفاظت نہیں کرتا۔'' اور اسی طرح اس کی روایت میں ہے: ''میزان میں پندرہ سو ہے۔'' کہنے کے بعد فرمایا: جب وہ اپنے بستر پر آئے تو وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے، تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہتا ہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے۔'' اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2406)

یہ دعا پڑھنے سے دس لاکھ خطائیں معاف اور جنت

وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ: «مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ جَامِعٍ يباع فِيهِ» بدل «من دخل السُّوق

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ لیتا ہے، اس کی دس لاکھ خطائیں معاف کر دیتا ہے، اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنہ میں ''جو شخص بازار میں جائے'' کے الفاظ کے بجائے ''جس نے کسی بڑے تجارتی مرکز میں یہ دعا پڑھی۔'' کے الفاظ ہیں۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ وشرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2431)

یہ پڑھنے سے خطائیں معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اسکی بے مقصد اور بے ہودہ باتیں زیادہ ہو جائیں اور پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا: ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' پڑھتا ہے تو اس کی اس مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی والبیھقی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2433)

حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «مِنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أمه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لئے حج کرے، پھر وہ گناہ کا کام کرے نہ فحش گوئی کرے تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس روز کی طرح لوٹتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2507)

عمرہ کرنے سے سابقہ عمرہ تک کے گناہ معاف

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلا الْجَنَّةُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مقبول کی جزا جنت ہی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2508)

مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کیلئے آنے والوں کے تمام گناہ معاف

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' رواہ ابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2532)

حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمد

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کے وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کرے، کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے (اور ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے)۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2538)

یہ کلمہ پڑھنے سے دس گناہ معاف

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الماءِ برجليه. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سبحان اللہ..... الا باللہ ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیک عمل کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہے۔'' کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرے اور اس دوران باتیں کرے تو وہ اس حال میں ایسے ہے کہ اس کے پاؤں تو رحمت میں ہیں (لیکن اوپر کا حصہ رحمت میں نہیں) جیسے کسی نے اپنے پاؤں پانی میں ڈبو رکھے ہوں۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2591)

حج کرنے سے کبیرہ گناہ معاف

لإرساله وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ». فَقِيلَ: مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ

طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان عرفہ کے دن سب سے زیادہ حقیر، سب سے زیادہ راندہ ہوا، سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غصے میں ہوتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس لیے ہوتا ہے کہ وہ نزولِ رحمت اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے، البتہ غزوہ بدر کے موقع پر بھی اسے اس کیفیت میں دیکھا گیا۔'' کہا گیا بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ اس نے جبریلؑ کو فرشتوں کی صف بندی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ میں مروی ہے۔ رواہ مالک و شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2600)

قرض میں مالدار کو مہلت دینے اور غریب کو معاف کر دینے سے جنت

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ: هَلْ علمت مَنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ. قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اسے کہا گیا: دیکھ لو اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا، اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگدست کو ویسے ہی معاف کر دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2791)

مسلمان کی بیع واپس کرنے پر لغزشیں معاف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أقاله اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِي مُرْسلا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر دے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ جبکہ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ شریح شامیؒ سے مرسل روایت ہے۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وفی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2881)

قرض معاف کرنے سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رجل يداين النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا تجاوز عَنْهُ لَعَلَّ الله أَن يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا: جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس کو (قرض) معاف کر دیا کرو، شاید کہ اللہ ہمیں معاف فرما دے۔ فرمایا: اس نے اللہ سے ملاقات کی تو اس نے اسے معاف فرما دیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2901)

کبر وخیانت اور قرض سے بری جنت میں جائے گا

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه والدارمی

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کبر وخیانت اور قرض سے بَری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' صحیح، رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2921)

جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3256)

جو شخص اللہ کے ڈر سے روئے وہ جہنم میں نہیں جائے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى: «فِي مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا» وَفِي أُخْرَى: «فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ڈر سے روئے وہ جہنم میں نہیں جائے گا حتی کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے، کسی بندے پر اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔'' امام نسائی نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''مسلمان کے نتھنے میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''بندے کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے، اور بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔'' صحیح، رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3828)

جو آنکھ اللہ کے ڈر سے روئی ہو وہ جہنم میں نہیں جائے گی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3829)

کھانا کھا کر یہ دعا پڑھنے سے سابقہ تمام گناہ معاف

وَعَنْ معاذِبن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' اور ابو داؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو شخص لباس پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' تو اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' حسن، رواہ الترمذی وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4343)

مصافحہ کرنے سے بخشش

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غفر لَهما»

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے الگ ہونے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔'' رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4679)

مصافحہ کرنے سے سابقہ گناہ معاف

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نصف النہار سے پہلے چار رکعت (نماز چاشت) پڑھی گویا اس نے وہ رکعات شب قدر میں ادا کیں، اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4694)

والدین سے حسن سلوک سے جنت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا. وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا» «قَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَإِنْ ظلماهُ وإن ظلماهُ وإن ظلماهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی اطاعت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو (دروازہ بھی) ایک، اور جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اگر وہ ایک ہو تو (جہنم کا دروازہ بھی) ایک۔'' ایک آدمی نے عرض کیا، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں اور اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4943)

اللہ والدین کی نافرمانی کے علاوہ جتنے چاہے گناہ معاف فرما دیتا ہے

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ الذنوبِ يغفرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الحياةِ قبلَ المماتِ»

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کے علاوہ اللہ جتنے چاہے گناہ معاف کر دیتا ہے، کیونکہ وہ اس (گناہ) کے مرتکب کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتا ہے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4945)

دو بیٹیوں کی پرورش کرنے والا جنتی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا» وضمَّ أصابعَه. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی حتی کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4950)

یتیم کی کفالت کرنے پر جنت

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا» وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وفرَّجَ بَينهمَا شَيْئا. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اور پھر ان دونوں (انگلیوں) کے درمیان کچھ فرق کیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4952)

یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے پر جنت

بِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يمسحه إِلا لله كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ» وَقرن بِي أُصْبُعَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملتی ہے، اور جو شخص اپنے زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4974)

تمام نابینا جنت میں۔ دو یا تین بہنوں یا بیٹیوں کی کفالت کرنے والا جنت میں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ آوَى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ أَلْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ واثنتين؟ قَالَ: «واثنتين» حَتَّى قَالُوا: أَوْ وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: وَاحِدَةً «وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ؟ قَالَ: «عَيْنَاهُ». رَوَاهُ فِي «شرح السّنة

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے (دستر خوان) میں شریک کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس نے کوئی ناقابل معافی گناہ نہ کیا ہو، اور جو شخص تین بیٹیوں یا اتنی ہی بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کی اچھی تربیت کرتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے حتی کہ وہ ان کی تمام ضرورتیں پوری کر دیتا ہے تو اللہ اس شخص کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا دو (کی کفالت کرنے والا) بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں وہ بھی۔'' حتی کہ اگر

وہ کہتے، کیاایک بھی؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیتے: ایک بھی۔ ''اور اللہ جس شخص کی دو عمدہ چیزیں سلب کرلے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ '' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! دو عمدہ چیزوں سے کیا مراد ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی دو آنکھیں۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4975)

بیٹی کی پرورش کرنے والا جنت میں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا - يَعْنِي الذُّكُورَ - أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ ہی وہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4979)

کسی مسلمان کی غیبت نہ ہونے دینے والا جنتی

وَعَنْ أسماء بنت يزيد قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي «شعب الْإِيمَان

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت نہ ہونے دی تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کردے۔'' اسنادہ حسن، رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4981)

جو کسی مسلمان کی عزت کا دفاع کرے وہ جنتی

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نصر الْمُؤمنِينَ) رَوَاهُ فِي «شرح السّنة

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4982)

مومن کی عزت بچانے والا جنتی

وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی عزت کسی منافق سے بچاتا ہے تو اللہ ایک فرشتہ بھیجے گا جو روز قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا، اور جس نے کسی مسلمان شخص پر اس کو بدنام کرنے کے لیے کوئی تہمت لگائی تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ وہ (سزا بھگت کر) اپنی کہی ہوئی بات سے پاک ہو جائے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4986)

عیادت سے جنت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری حیات اخروی اچھی ہو گئی ہے، تیرا چلنا اچھا ہو گیا اور تم نے جنت میں جگہ بنالی ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5015)

پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور شرک کرنے والے کے سوا سب کو بخش دیا جاتا ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رجلا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يصطلحا. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، شرک سے بیزار ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش وعداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ وہ صلح کر لیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5029)

پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور شرک کرنے والے کے سوا سب کو بخش دیا جاتا ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا عبدا بَينه وَبَين أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر جمعے (سات دنوں میں) لوگوں کے اعمال دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز پیش کیے جاتے ہیں، ہر بندہ مومن کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش وعداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ (عداوت سے) رجوع کر لیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5030)

جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أحد فِي قلبه مِثْقَال حَبَّة خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كبر». رَوَاهُ مُسلم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5107)

مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے

عَن أبي عبد الرَّحْمَن الْحُبُلِيّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ. قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا. قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ. قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ. فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنا والله مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةَ وَلَا دَابَّةَ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا». قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسلم

ابو عبدالرحمن حبلی بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، ایک آدمی نے ان سے سوال پوچھا: کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رات بسر کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تیرے رہنے کے لیے گھر ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم تو مال داروں میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے، انہوں نے فرمایا: تم تو بادشاہ ہو، عبدالرحمن نے کہا، تین آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں اس وقت ان کے پاس تھا، انہوں نے کہا: ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، کوئی خرچہ ہے نہ سواری اور نہ ہی ساز وسامان، انہوں نے انہیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہو تو تم ہمارے پاس آنا، اللہ نے تمہارے لیے جو میسر فرمایا وہ ہم تمہیں عطا کریں گے، اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کریں گے؟ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: ہم صبر کرتے ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5257)

مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے

وَعَن عبد الله بن عَمْرٍو قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ فقرامہاجرین کا بھی ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ ان کے حلقے میں شامل ہو گئے، میں بھی اٹھ کر ان کی طرف چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فقرامہاجرین کو اس بات کی بشارت دی جائے جس سے ان کے چہرے خوش ہو جائیں، کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے چمکنے لگے، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔ صحیح، رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5258)

بغیر حساب جنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بد شگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5295)

بغیر حساب جنت

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ ولا يسترقون وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رجل فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: ''مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ ایک نبی گزرے ان کے ساتھ ایک آدمی تھا، ایک اور نبی تھے اور ان کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک اور نبی تھے ان کے ساتھ چند آدمی تھے، جبکہ کسی نبی کے ساتھ

کوئی ایک بھی نہیں تھا، میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہو گی لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰؑ اپنی قوم کے ساتھ ہیں، پھر مجھے کہا گیا، دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، مجھے کہا گیا: اس طرف (دائیں، بائیں) دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق پر پھیلا ہوا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت، اور ان کے ساتھ ان کے آگے ستر ہزار ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو کہ بدشگونی لیتے تھے نہ دم جھاڑ کراتے تھے اور نہ ہی داغتے تھے اور وہ صرف اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔'' اتنے میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔'' پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5296)

آنسو بہنے سے جنت

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس مومن بندے کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے پیش نظر آنسو نکل آئیں، خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ اس کے چہرے پر آجائیں تو اللہ اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5359)

ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار افراد حساب وعذاب کے بغیر جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور مزید یہ کہ میرے رب کی طرف سے تین چلو ہوں گے۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5556)

ایک کارڈ کا کرشمہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ سيخلِّص رجلا من أُمَّتِي على رُؤُوس الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلَ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الحافظون؟ فَيَقُول: لَا يارب فَيَقُول: أَفَلَك عذر؟ قَالَ لَا يارب فَيَقُولُ بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ

هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اس کے ننانوے رجسٹر کھولے گا، اور ہر رجسٹر کی لمبائی حد نظر تک ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو (کہ تم نے نہ کی ہو)؟ یا میرے لکھنے والوں نے، حفاظت کرنے والوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! نہیں، اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: رب جی؟ نہیں، اللہ فرمائے گا: ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، کیونکہ آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا، ایک کارڈ نکالا جائے گا، اس پر درج ہو گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ فرمائے گا: وزن پر حاضر ہو، وہ عرض کرے گا: رب جی! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کارڈ کی کیا حیثیت ہے؟ چنانچہ اللہ وہ فرمائے گا: آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، فرمایا: ایک پلڑے میں وہ دفاتر رکھے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں وہ کارڈ رکھا جائے گا تو وہ دفاتر ہلکے پڑ جائیں گے اور وہ کارڈ بھاری ہو جائے گا، اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5559)

سفارش سے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا - وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ - وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ - وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ - وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عبدا غفر اللهُ لَهُ ما تقدم مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فأثني على رَبِّي بثناء تحميد يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فيؤذى لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. قَالَ: «فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بثناء وتحميد يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (عَسى أَن يبْعَثك الله مقَاما محمودًا) قَالَ: «وَهَذَا الْمقَام المحمود الَّذِي وعده نَبِيكُم» مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں کو روزِ قیامت روک رکھا جائے گا حتی کہ اس وجہ سے وہ غمگیں ہو جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش کہ ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارشی تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم، تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں حتی کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کا ارتکاب اس درخت کے کھانے سے ہوا تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، بلکہ تم نوحؑ کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا تھا، وہ نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے لاعلمی میں اپنے رب سے سوال کرنے سے سرزد ہوئی تھی، بلکہ تم رحمن کے خلیل ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔'' فرمایا: ''وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے، تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے تین جھوٹوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے، بلکہ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی، ان سے کلام فرمایا اور سرغوشی کے لیے انہیں قریب کیا۔'' فرمایا: ''وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اس (قبطی) آدمی کو قتل کیا تھا، بلکہ تم اللہ کے بندے عیسیٰؑ کے پاس جاؤ جو کہ اس کے رسول ہیں، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔'' فرمایا: ''وہ عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، بلکہ تم اللہ کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔'' فرمایا: ''چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے، اس کے حضور آنے کی، اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد! اٹھو، بات کرو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں اپنے رب کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے تعداد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (دربار الٰہی سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا، اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، جس قدر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھاؤ، بات کرو، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد متعین کر دی جائے گی، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا، اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھائیں، بات کریں، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا، انہیں میں آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، حتی کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائے گا جسے قرآن نے روک رکھا ہو گا۔'' یعنی جس پر دائمی جہنمی ہونا واجب ہو چکا ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔'' قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے۔'' فرمایا: ''اور یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5572)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آم فَيَقُولُونَ: اشفع لنا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُونِّي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تشفع فَأَقُول يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثمَّ أَعُود فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ من خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثمَّ أَعُود الرَّابِعَة فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يارب ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ كِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا الله. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اضطراب کا شکار ہوں گے وہ مل کر آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سفارش کرو، وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، وہ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کے لیے تیار ہوں، میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، وہ مجھے حمد کے الفاظ الہام فرمائے گا تو میں ان (کلمات والفاظ) کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، ان کلمات کا اس وقت مجھے علم نہیں، میں ان حمدیہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، مجھے کہا جائے گا، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! چنانچہ کہا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے (دوزخ سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ (رب کے حضور) جاؤں گا اور انہی حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا، محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو، سنی جائے گی، سوال کرو اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا، رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے (جہنم سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں (تیسری مرتبہ) لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں، سنی جائے گی، سوال کریں اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنی ترین ایمان ہے اسے بھی جہنم کی آگ سے نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا، اور ان حمدیہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں سنی جائے گی، مانگیں عطا کیا جائے

گا،اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دے دیں کہ جس نے ''لاالہ الااللہ'' کہاہواور میں اسے جہنم سے نکال لاؤں، فرمایا: اس کا آپ کو حق حاصل نہیں، لیکن میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس شخص نے ''لاالہ الااللہ'' کہاہو گا میں اسے اس (جہنم) سے ضرور نکالوں گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5573)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُومَ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وتدنو الشَّمْس فَيبلغ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاس أَلَا تنْظرُون من يشفع لكم إِلَى ربكُم؟ فَيَأْتُونَ آدَمَ». وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: «فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يارب أمتِي يارب فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو اس سے ایک دستی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی، جبکہ دستی آپ کو پسند تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دانتوں سے ایک بار اسے نوچا، پھر فرمایا: ''روزِ قیامت میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگ غم وتکلیف کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، تمام لوگ کہیں گے، کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے، چنانچہ وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے، اور پھر آگے حدیث شفاعت بیان کی، اور فرمایا: ''میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے پہنچوں گا تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ اپنی حمد وثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے ہوں گے، پھر وہ فرمائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، سوال کریں، آپ کا سوال پورا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور کہوں گا، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، کہا جائے گا: محمد! آپ اپنی امت کے ان افراد کو، جن پر کوئی حساب نہیں، ابواب جنت میں سے دائیں دروازے سے داخل کیجئے، حالانکہ انہیں اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے لوگوں کے ساتھ گزرنے کا بھی حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کی دہلیز کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5575)

سفارش سے جنت

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے بعض ایک جماعت کی سفارش کریں گے، ان میں سے بعض قبیلے کی، ان میں سے بعض ایک خاندان کی اور ان میں سے کوئی کسی آدمی کی سفارش کرے گا حتی کہ (اس طرح سفارش کرتے کرتے) وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5602)

بغیر حساب کے جنت

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وعَدَنِي أَن يدْخل الْجنَّة من أُمتِي أَربعمائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَكر. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ عُمَرُ» رَوَاهُ فِي شرح السّنة

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اضافہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور اس طرح، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں بھی اضافہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اور اس طرح۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر! ہمیں چھوڑ دو، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ ہم سب کو جنت میں داخل فرمادے تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل چاہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ایک چلو کے ذریعے جنت میں داخل فرما دے تو وہ کر سکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر نے ٹھیک کہا ہے۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5603)

سفارش سے جنت

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی صف بنائی جائے گی تو جنت والوں میں سے آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا، اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں وہی ہوں جس نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، وہ اس کے لیے سفارش کرے گا تو وہ اسے جنت میں (اپنے ساتھ) داخل کرائے گا۔'' رواہ ابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5604)

جو شرک نہ کرے گا جنت میں جائے گا

وَعَنْ عبدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ: إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى. قَالَ: فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. رَوَاهُ مُسْلِم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو انہیں سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، زمین سے اوپر جانے والی ہر چیز کی حد یہاں تک ہے، اسی مقام سے احکامات لئے جاتے ہیں اور اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ یہیں آکر رکتا ہے، اور پھر یہاں سے احکام لیے جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز نے سدرہ کو ڈھانپنا تھا اس نے اسے ڈھانپ رکھا تھا۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سونے کے پروانے اور پتنگے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت میں سے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے جیسے کبیرہ گناہ نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5865)

روز قیامت چھوٹے بچے والد کا کپڑا پکڑ کر اسے جنت میں لے جائیں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنٌ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَطِيبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدهم أَبَاهُ فَيَأْخُذ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِم وَأَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میں نے اس پر بہت غم کیا، کیا آپ نے اپنے خلیل صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے کوئی ایسی چیز سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارے میں اپنے دلوں کو خوش کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گے، ان میں سے ایک اپنے والد سے ملاقات کرے گا تو وہ اسے کپڑے کے کنارے سے پکڑ لے گا، پھر وہ اس سے الگ نہیں ہو گا حتیٰ کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' مسلم، احمد، اور الفاظ مسند احمد کے ہیں۔ رواہ مسلم واحمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1752)

کتے کو پانی پلانے سے زانیہ کی بخشش

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ». قِيلَ: إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ «قَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كبد رطبَة أجر

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا کہ وہ کنویں کے کنارے ایک کتے کے پاس سے گزری جو کہ اپنی زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ شدت پیاس اسے ہلاک کر ڈالے، اس نے اپنا جوتا اتارا اور اسے اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لیے پانی نکالا تو اسے اس وجہ سے بخش دیا گیا۔'' عرض کیا گیا، کیا حیوانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر جان دار چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں اجر ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1902)

جس کے جتنے بال سفید ہوں اس کی اتنی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سفید بال ختم نہ کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جس کا حالتِ اسلام میں بال سفید ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے بدلہ میں اس کی ایک غلطی ختم کر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4458)

جس شخص کے حالت اسلام میں بال سفید ہوں تو روز قیامت اس کے لیے نور ہو گا

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے حالت اسلام میں بال سفید ہوں تو روز قیامت اس کے لیے نور ہو گا۔'' رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4459)

مسلمانوں کے گناہ چھپا لئے جائیں گے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: إِن الله يدنى الْمُؤمن فَيَضَع عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُول: نعم يَا رب حَتَّى قَرَّرَهُ ذنُوبه وَرَأى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رؤوس الْخَلَائِقِ: (هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لعنةُ اللَّهِ على الظالمين) مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ مومن کو قریب کرلے گا، اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا کر فرمائے گا: کیا تم فلاں گناہ پہچانتے ہو؟ کیا تم کو فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! جی ہاں، حتی کہ جب وہ اسے اس کے گناہوں کا

اعتراف واقرار کرالے گا تو وہ شخص اپنے دل میں سوچے گا کہ وہ تو مارا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں، اسے اس کی نیکیوں کی کتاب (اعمال نامہ) دے دی جائے گی، البتہ کفار اور منافقین تو انہیں ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5551)

ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا جس کے بدلے مسلمان جنت میں چلا جائے گا

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ: هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسلم

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک عیسائی دے گا اور فرمائے گا: اس کے بدلے میں (جہنم کی) آگ سے تیری آزادی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5552)

نامہ اعمال دیکھ کر اللہ در گزر فرمائے گا

وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: «أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فيتجاوز عَنْهُ إِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هلك». رَوَاهُ أَحْمد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی کسی نماز میں یہ دعا ((اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا)) ''اے اللہ! میرا آسان حساب لینا۔'' کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(اس سے مراد یہ ہے کہ) (اللہ تعالیٰ) اس کے نامہ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے در گزر فرمائے گا، کیونکہ عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5562)

تہجد گزاروں کا حساب کتاب نہیں ہو گا

وَعَنْ أَسْمَاءَ بنت يزِيد عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فينادي منادٍ فَيَقُول: أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمر لسَائِر النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ «. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي» شُعَبِ الْإِيمَان

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: وہ تہجد گزار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے اور وہ قلیل ہوں گے، اور وہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے، پھر باقی لوگوں کے حساب کے متعلق حکم فرمایا جائے گا۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5565)

میری امت پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری یہ امت، امت مرحومہ (جس پر رحم کیا گیا) ہے، اس پر آخرت میں (شدید) عذاب نہیں، دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہوگا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5374)

جس نے حضور ﷺ کو دیکھا یا تابعی کو دیکھا وہ جنتی ہے

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس مسلمان کو، جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا، جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6013)

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ یہ احادیث حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے غلط منسوب کر دی گئیں ہیں یا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ کچھ فرمایا تھا جو قرآن کے خلاف تھا۔ یقیناً آپ مجھ سے اِتفاق کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرآن کے خلاف کچھ نہیں فرمایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اہل بیت

اہل بیت کی بے حرمتی کرنے والے پر لعنت

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللَّهِ-[39]-وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللَّهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي". رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْمَدْخل ورزين فِي كِتَابه

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چھ قسم کے لوگوں پر میں نے لعنت کی اور اللہ نے بھی ان پر لعنت کی، اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے، اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا شخص تاکہ وہ کسی ایسے شخص کو معزز بنائے جسے اللہ نے ذلیل بنایا ہو، اور کسی ایسے شخص کو ذلیل بنادے جسے اللہ نے معزز بنایا ہو، اللہ کے حرم کی بے حرمتی کرنے والا، میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔'' اس حدیث کو بیہقی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:109)

قضائے حاجت

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا :هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحْرَاءِ وَأَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْس لما رُوِيَ :Cوَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا» قَالَ الشَّيْخ الإِمَام محيي السّنة

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔'' متفق علیہ۔ الشیخ الامام محی السنہؒ نے فرمایا: یہ حدیث صحراء کے بارے میں ہے، رہا عمارت وغیرہ میں قضائے حاجت کرنا تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:334)

حضور ﷺ قبلہ کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کرتے تھے

عَن عبد الله بن عمر قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقْضِي حَاجته مستدبر الْقبْلَة مُسْتَقْبل الشَّام

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی کسی ضرورت کے تحت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:335)

قبلہ کی طرف منہ کرکے بول و براز کرنا منع ہے

وَعَن سلمَان قَالَ: نَهَانَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَو أَن نستنجي بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسلم

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بول و براز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے یا لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:336)

قضائے حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کرنا منع ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے بچے کے لیے ہوتا ہے، میں تمہیں سکھا سکتا ہوں، جب تم بول و براز کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، آپ نے (استنجا کے لیے) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے لید اور ہڈی سے (استنجا کرنے سے) منع فرمایا اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔'' حسن، رواہ ابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 347)

بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

وَعَنْ سلمان قَالَ قَالَ لَهُ بعض الْمُشْرِكين وَهُوَ يستهزئ بِهِ إِنِّي لأرى صَاحِبُكُم يعلمكم كل شَيْء حَتَّى الخراءة قَالَ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأحمد وَاللَّفْظ لَهُ

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مشرک نے از راہ مذاق کہا: میرا خیال ہے تمہارا ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہیں بول و براز کے آداب بھی سکھاتا ہے، میں نے کہا: ہاں بالکل ٹھیک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ ہم بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور ہم (استنجا کے لیے) تین ڈھیلوں سے کم استعمال نہ کریں، اور ان میں لید اور ہڈی نہ ہو۔'' اسے مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔ رواہ مسلم واحمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 370)

اگر قبلہ سامنے نظر نہ آرہا ہو تو قبلہ رخ بیٹھ کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں

عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ: «رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

مروان اصفرؒ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ پھر اس کے رخ بیٹھ کر پیشاب کیا، میں نے عرض کیا: ابوعبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: (نہیں) بلکہ صرف کھلی فضا میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تمہارے اور قبلہ کے مابین کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے لیے پردہ ہو تو پھر (قبلہ رخ پیشاب کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 373)

حضور ﷺ کی چارپائی کے نیچے لکڑی کا پیالہ ہوتا تھا جس میں آپ پیشاب کرتے تھے

وَعَنْ أُمَيْمَةَ بنت رقيقة قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

میمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چارپائی کے نیچے لکڑی کا ایک پیالہ ہوتا تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔ حسن، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:362)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے

وَعَنْ عمر قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ: «يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا» فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ :قد صَحَّ :C وَابْنُ مَاجَهْ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السّنة

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا، جبکہ میں کھڑا پیشاب کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔'' پس اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ ضعیف۔ الشیخ الامام محی السنہؒ نے فرمایا: یہ حدیث ثابت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:363)

حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سباطة قوم فَبَالَ قَائِمًا.. قيل: كَانَ ذَلِكَ لعذر

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ (کھڑے ہو کر پیشاب کرنا) کسی عذر کی وجہ سے تھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:364)

حضور ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدا». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو، آپ تو صرف بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ حسن، رواہ احمد والترمذی والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:365)

حضرت علیؓ کو کثرت سے مذی آتی تھی

صحابہ کرامؓ کے متعلق نفرت پیدا کرنے کیلئے اس طرح کی روایتیں گڑھی گئیں:

علیؓ کو کثرت سے مذی آتی تھی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ»

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کثرت مذی آتی تھی، لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ میرے سسر تھے، پس میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شرم گاہ دھوئے اور وضو کرے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:302)

نماز

نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت اور پیشاب دھونا سات مرتبہ تھا

وَعَنْ عبد الله بن عمر قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سبع مرار وَغسل الْبَوْل من الثَّوْب سبع مرار فَلَمْ يَزَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ حَتَّى جعلت الصَّلَاة خمْسا وَالْغسْل من الْجَنَابَة مرّة وَغسل الْبَوْل من الثَّوْب مرّة. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت سات مرتبہ تھا، کپڑے سے پیشاب دھونا بھی سات مرتبہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل (تخفیف کے لیے اپنے رب سے) سوال کرتے رہے حتیٰ کہ نمازیں پانچ، غسل جنابت ایک مرتبہ اور پیشاب کی وجہ سے کپڑے کا دھونا ایک مرتبہ کر دیا گیا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:450)

تہبند لٹکا کر نماز نہیں ہوتی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مسبلا إِزَارِهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ» فَذهب وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''جاؤ وضو کرو۔'' وہ گیا اور وضو کر کے پھر حاضر ہوا تو کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنا تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ اللہ تہبند لٹکا کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:761)

جوتے پہن کر نماز پڑھو

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔'' صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:765)

صاف جوتے پہن کر نماز پڑھو

وَعَنْ أَبِي سعيد الْخُدْرِيّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خلع نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ على إلقائكم نعالكم؟» قَالُوا: رَأَيْنَاك ألقيت نعليك فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فيهمَا قذرا إِذا جَاءَ أحدكُم إِلَى الْمَسْجِد فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَو أَذَى فَلْيَمْسَحْهُ وَلِيُصَلِّ فِيهِمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالدَّارِمِيّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچانک اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ دیے، جب صحابہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے جوتے اتارنے پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست ہے، جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ دیکھے اگر وہ اپنے جوتوں میں نجاست دیکھے تو وہ اسے صاف کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد والدارمی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 766)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے، اس سے لڑو

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسلم مَعْنَاهُ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے چھپا رہی ہو (یعنی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے) اور پھر بھی کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روکے، لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو پھر وہ اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم کے الفاظ بھی اسی معنی میں ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 777)

نماز ٹوٹ جاتی ہے، عورت، گدھے اور کتے سے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ. وَيَقِي ذَلِك مثل مؤخرة الرحل». رَوَاهُ مُسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، گدھا اور کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز توڑ دیتے ہیں، جبکہ پالان کی آخری لکڑی کی مثل کوئی چیز اس سے بچاتی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 778)

نمازی کے آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ الصَّفِّ فَنزلت فَأَرْسلت الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أحد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، جبکہ رسول اللہ اس وقت کسی دیوار کی اوٹ لیے بغیر منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے، پس میں ایک صف کے آگے سے گزرا، پھر میں گدھی سے اترا اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا، اور خود صف میں شامل ہو گیا، اور کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:780)

شیطان نماز قطع کرتا ہے

وَعَن سهل بن أبي حثْمَة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو وہ اس کے قریب ہو جائے، تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کر سکے۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:782)

گدھی اور کتیا نمازی کے آگے سے گزریں لیکن صحابہؓ کی نماز نہ ٹوٹی

وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تعبثان بَين يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِك. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وللنسائي نَحوه

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جنگل میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہمارے پاس تش[illegible]یف لائے آپ نے سترہ کے بغیر صحرا میں نماز ادا کی، جبکہ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے آگے کھیل رہی تھیں، آپ نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ ابوداؤد، نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:784)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وادرؤوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی، پس مقدور بھر اسے روکو، کیونکہ وہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:785)

نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت کے آگے سے گزرنے سے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزِءُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کے بغیر نماز پڑھے تو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت گزر کر اس کی نماز توڑ دیتے ہیں، اور اگر وہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے برابر اس کے آگے سے گزر جائیں تو پھر اس کی نماز ہو جائے گی۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:789)

مختلف تشہد

وَعَن عبد الله بن عَبَّاس أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ: «التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ أَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ: «سَلَام عَلَيْك» و «سَلَام عَلَيْنَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ وَلَامٍ وَلَكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تشہد (اس اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''(میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔'' رواہ مسلم۔ اور میں نے صحیحین میں اور حمیدی میں الف لام کے بغیر ((سلام علیک)) اور ((سلام علینا)) نہیں پایا، لیکن صاحب الجامع (ابن اثیر) نے امام ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:910)

مختلف تشہد

عَن جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ من الْقُرْآن: «بِسم الله وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس اہتمام سے) ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے: اللہ کے نام اور اللہ کی توفیق کے ساتھ، (میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور آگ (جہنم) سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:916)

اللہ کی توجہ دوسری طرف ہو جاتی ہے

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے تو اللہ عزوجل اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے، جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پھر وہ اس سے رخ موڑ لیتا ہے۔" اسنادہ حسن، رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:995)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا باعث ہلاکت ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ. فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: "بیٹا! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتیاط کرو، کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا باعث ہلاکت ہے، پس اگر ضرور ہی دیکھنا ہو تو پھر نفل میں ہے لیکن فرض میں نہیں۔"

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:997)

حضور ﷺ نماز میں ادھر ادھر دیکھ لیا کرتے تھے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوران نماز گردن موڑے بغیر دائیں بائیں دیکھ لیا کرتے تھے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:998)

نماز کے دوران چھینک، حیض، قے یا نکسیر آنا شیطان کی طرف سے ہے

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ: «الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے مرفوع روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''دوران نماز چھینکیں، اونگھ، جمائی، حیض، قے کا آنا نیز نکسیر کا پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 999)

نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے پہلے اگر وضو ٹوٹ جائے تو نماز درست ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أحدث أحدكم وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِه

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے جبکہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے، نماز کے آخر میں بیٹھا ہو، تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں، انہوں (یعنی محدثین) نے اس کی اسناد کو مضطرب قرار دیا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1008)

حضور ﷺ نے نماز شروع کی تو آپ کو یاد آیا کہ میں تو جنبی ہوں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ كَمَا كُنْتُمْ. ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فنسيت أَنْ أَغْتَسِل». رَوَاهُ أَحْمد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے، چنانچہ آپ نے جب اللہ اکبر کہا تو پھر واپس چلے گئے اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اسی حالت میں رہیں، پھر آپ گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''میں جنبی تھا، اور میں غسل کرنا بھول گیا تھا۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1009)

غلطی بتانے پر حضور ﷺ غصے میں آ گئے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعه فخرج غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: «أَصَدَقَ هَذَا؟». قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسلم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے تو خرباق نامی شخص جس کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے گھر کے راستے میں کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول! پھر اس نے آپ سے تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینے کے متعلق ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ لوگوں کے پاس آکر فرمایا: ''کیا یہ صحیح کہہ رہا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت اور پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1021)

عصر کے بعد کوئی نماز درست نہیں

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ». رَوَاهُ أَحْمد ورزين

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی سیڑھی پر چڑھ کر فرمایا: جو مجھے پہچانتا ہے تو پس وہ مجھے پہچانتا ہے، اور جو مجھے نہیں پہچانتا تو میں جندب ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مکہ کے سوا (تین مرتبہ فرمایا) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز (پڑھنا درست) نہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1051)

پہلے کھانا پھر نماز

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فابدؤوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لِيَسْمَعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے شام کا کھانا کھالو، اور کوئی شخص جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا لگا دیا جاتا اور نماز کھڑی کر دی جاتی تو آپ اس سے فارغ ہو کر ہی نماز کے لیے آیا کرتے تھے، حالانکہ وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المسابیح، حدیث نمبر: 1056)

پہلے کھانا یا رفع حاجت پھر نماز

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ طَعَام وَلَا هُوَ يدافعه الأخبثان»

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کھانے کے (سامنے) ہوتے ہوئے نماز ہوتی ہے نہ اس وقت کہ جب دو خبیث چیزیں (بول و براز) اسے روک رہی ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1057)

کھانے یا کسی دوسرے کام کی خاطر نماز کو موخر نہ کرو

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَلَا لغيره». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے اور کسی اور کام کی خاطر نماز کو مؤخر نہ کرو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1071)

جس عورت کا خاوند ناراض ہو اس کی نماز قبول نہیں

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی، مفرور غلام حتیٰ کہ وہ واپس آجائے، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو، اور لوگوں کا امام جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1122)

شرابی، زانی اور چور کی امامت میں بھی نماز درست ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: «الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا تم پر فرض ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو، اور ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا تم پر واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور ہر مسلمان پر نماز پڑھنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1125)

جس عورت کا خاوند ناراض ہو اس کی نماز قبول نہیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُم صلَاتهم فَوق رؤوسهم شِبْرًا: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ. رَوَاهُ ابْن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں، جن کی نمازیں ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتیں: وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور باہم قطع تعلق کر لینے والے دو بھائی۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1128)

امام سے پہلے سر اٹھا لینے والے کا سر گدھے کا ہو سکتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَار»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ کہیں اس کے سر کو گدھے کا سر نہ بنا دے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1141)

جو امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے

وَعنهُ قَالَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا ناصيته بيد الشَّيْطَان. رَوَاهُ مَالك

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اور اس سے پہلے جھکا دیتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1149)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قومه فَيصَلي بهم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1150)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ. أخرجه الشَّافِعِي فِي مُسْنده والطَّحَاوِي وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز عشاء پڑھاتے، اور یہ (بعد والی نماز) ان کے لیے نفل ہوتی تھی۔ صحیح، رواہ الدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1151)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ: «عَلَيَّ بِهِمَا» فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟». فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ

یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا، میں نے نماز فجر آپ کے ساتھ مسجد خیف میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھ چکے اور پیچھے مڑے تو وہاں آخر پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں میرے پاس لاؤ۔'' انہیں لایا گیا تو وہ گھبراہٹ سے کانپ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکو اور پھر تمہیں مسجد میں جماعت مل جائے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہو گی۔''

صحیح، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1152)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنْ بسر بن محجن عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟» فَقَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ». رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ

بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی مجلس میں موجود تھے، اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ کر واپس تشریف لے آئے جبکہ محجن اپنی جگہ پر ہی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پوچھا: ''تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی، کیا تم مسلمان نہیں ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول!

کیوں نہیں، ضرور مسلمان ہیں، لیکن میں اپنے گھر نماز پڑھ چکا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کے بعد مسجد میں آؤ، اور نماز ہو رہی ہو تو تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو خواہ تم نماز پڑھ ہی چکے ہو۔'' اسنادہ حسن، رواہ مالک والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1153)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا من ذَلِك فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَذَلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُد

اسد بن خزیمہ کے قبیلے کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا، ہم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور نماز ہو رہی ہو تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں؟ اس پر میرا دل مطمئن نہیں ہوتا، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے جماعت کا ثواب ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1154)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآنِي جَالِسا فَقَالَ: «ألم تسلم يا زيد؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: «وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ؟» قَالَ: إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ. فَقَالَ: «إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذِهِ مَكْتُوبَةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ''یزید! کیا تم مسلمان نہیں؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! میں تو مسلمان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا، میں سمجھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہوں گے لہذا میں نے گھر میں پڑھ لی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو پاؤ تو پھر تم ان کے ساتھ نماز پڑھو اور اگر تم پڑھ چکے ہو تو پھر وہ تمہارے لیے نفل ہو گی اور یہ فرض۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1155)

ایک نماز دو دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُصَلِّي فِي بَيْتِي ثُمَّ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ أَفَأُصَلِّي مَعَهُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ قَالَ الرجل: أَيَّتهمَا أجعل صَلَاتي؟ قَالَ عُمَرَ: وَذَلِكَ إِلَيْكَ؟ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے دریافت کیا اس نے کہا: میں گھر میں نماز پڑھ لوں اور پھر مسجد میں باجماعت نماز پالوں تو پھر کیا میں جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤں؟ انہوں نے اسے بتایا، ہاں، اس آدمی نے کہا: میں ان میں سے کس کو اپنی (فر��) نماز قرار دوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تجھے اس کا اختیار ہے؟ اس کا اختیار تو اللہ عزوجل کو حاصل ہے کہ وہ ان میں سے جسے چاہے (فرض) بنائے۔ صحیح، رواہ مالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1156)

ایک نماز کو دو دفعہ مت پڑھو

وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ: أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ. فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

میمونہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سلیمان بیان کرتے ہیں، ہم مقام بلاط پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں پڑھ چکا ہوں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک نماز کو ایک ہی دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔'' صحیح، رواہ احمد وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1157)

ایک نماز کو دو دفعہ مت پڑھو

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهما. رَوَاهُ مَالك

نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص نماز مغرب یا نماز فجر پڑھ لے، پھر وہ انہیں امام کے ساتھ پالے تو وہ انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔ صحیح، رواہ مالک۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1158)

جو جمعہ پڑھے اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». «رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبعا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعت پڑھے۔'' مسلم اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1166)

حضور ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرب فرشتوں، اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فرق کیا کرتے تھے۔ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1171)

حضور ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قبل الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1172)

حضور ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت کبھی ترک نہیں کیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قطّ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰه

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں میرے ہاں کبھی ترک نہیں کیں۔ بخاری۔ مسلم، اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی! آپ نے زندگی بھر یہ دو رکعتیں نہیں چھوڑیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1178)

عصر کے بعد نماز کا رولا

وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قبل صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسلم

مختار بن فلفلؒ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارا کرتے تھے، اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں پڑھا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں انہیں پڑھتے دیکھا کرتے تھے لیکن آپ نے ہمیں حکم فرمایا نہ منع فرمایا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1179)

کان سے پکڑ کر صف میں دائیں جانب کھڑا کیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا» وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «وَفِي لِسَانِي نُورًا» وَذُكِرَ: وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي «وبشري) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا» وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ: «اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نورا

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک رات بسر کی، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ دیر بات چیت کی اور پھر سو گئے، جب آخری تہائی رات یا کچھ رات باقی رہ گئی تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے، اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک زمین وآسمان کی تخلیق میں اور شب وروز کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' حتیٰ کہ آپ نے سورت مکمل فرمائی، پھر آپ مشکیزے کی طرف گئے، پھر اس کا منہ کھول کر ٹب میں پانی لیا اور افراط و تفریط کے بغیر خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر گھما کر اپنے دائیں جانب کر لیا، آپ نے تیرہ رکعت نماز مکمل کی، پھر آپ لیٹ گئے، اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے بھرنے لگے، اور جب آپ سو جاتے تو خراٹے بھرتے، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، پس آپ نے اور وضو نہ کیا اور آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں، میری آنکھوں میں، میرے کانوں میں، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے لیے نور کر دے۔'' اور ان میں سے بعض نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''میری زبان میں نور کر دے۔'' اور یہ بھی ذکر کیا ہے: ''میرے پٹھے، گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا بدن نورانی بنا دے۔'' متفق علیہ۔ اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''اور میرے نفس میں نور اور بہت ہی نور بخش۔'' '' اور ایک دوسری روایت میں جو مسلم میں ہے: ''اے اللہ! تو مجھے نور عطا فرما۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1195)

اللہ کو داؤد کا نماز روزہ پسند تھا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا»

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''داؤدؑ کی نماز اور داؤدؑ کا روزہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے، آپ نصف شب سوتے اور تہائی رات قیام کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی چھوڑتے) تھے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1225)

میں تمہاری طرح نہیں ہوں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: «مَالَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو؟» قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى نِصْفِ الصَّلَاةِ» وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ: «أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ». رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے کسی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے۔'' جب کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1252)

حضور ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم دیا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ من كل شهر وركعتي الضُّحَى وَأَن أوتر قبل أَن أَنَام

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تین کاموں کا حکم فرمایا، ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1262)

چھٹی نماز

وَعَنْ خَارِجَةَ بن حذافة قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: الْوَتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اور وہ نماز وتر ہے جسے اللہ نے نماز عشاء اور طلوع فجر کے مابین پڑھنا مقرر کیا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1267)

جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''وتر حق (واجب) ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے، پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1278)

حضور ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَذَلِكَ ضُحًى

ام ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز ان کے گھر تشریف لائے تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع و سجود مکمل فرماتے تھے، اور انہوں نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: اور وہ نماز چاشت تھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1309)

حضور ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسلم

معاذہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار رکعتیں، اور جس قدر اللہ چاہتا بڑھا دیتے تھے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1310)

چاشت کی نماز پڑھو

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِءُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى». رَوَاهُ مُسلم

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک پر اس کے تمام جوڑوں کا صدقہ کرنا ضروری ہے، ہر قسم کی تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر قسم کی حمد صدقہ ہے، ہر مرتبہ لاالہ الااللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور جو شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1311)

لوگ نماز چاشت پڑھتے تھے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: انہیں علم ہے کہ اس وقت کے علاوہ نماز (چاشت) پڑھنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچے کے پاؤں (شدت حرارت سے ریت گرم ہو جانے کی وجہ سے) گرمی محسوس کریں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1312)

نماز چاشت کی ترغیب

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ» قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: «النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا اس پر لازم ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد سے بلغم کو صاف کر دینا، راستہ سے کسی تکلیف کو دور کر دینا (صدقہ ہے)، پس اگر تو نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1315)

حضرت عائشہؓ نماز چاشت پڑھتی تھیں

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: «لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تركتهَا». رَوَاهُ مَالك

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، پھر وہ فرماتی ہیں، اگر میرے والدین بھی زندہ کر دیے جائیں تو میں (ان کی خاطر) اس (نماز چاشت) کو ترک نہیں کروں گی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1319)

حضور ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ: لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ: لَا يُصليهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں چھوڑیں گے، اور (کبھی) اسے چھوڑ دیتے تو ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں پڑھیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1320)

حضور ﷺ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی عمرؓ، ابو بکرؓ، ابن عمرؓ

وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا إِخَاله. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

موّرق عجلیؒ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے)؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: ابو بکر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے) انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پڑھتے تھے)؟ انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے نہیں پڑھتے تھے۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1321)

حضور ﷺ سے پہلے بلالؓ جنت میں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عمل عملته فِي الْإِسْلَام فَإِنِّي سَمِعت دق نعليك بَين يَدى الْجَنَّة». قَالَ: مَا عَمِلْت عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لم أتطهر طهُورا من سَاعَة من لَيْل وَلَا نَهَار إِلَّا صَلَّيْت بِذَلِك الطُّهُور مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! مجھے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اور جس پر تمہیں ثواب کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے جس عمل پر ثواب کی بہت زیادہ امید ہے (وہ یہ ہے) کہ میں رات یا دن میں جس وقت بھی وضو کرتا ہوں تو میں اس وضو کے بعد جس قدر مقدر ہو نفل نماز پڑھتا ہوں۔ متفق علیہ

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1322)

حضور ﷺ سے پہلے بلالؓ جنت میں

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: «بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کس عمل کی وجہ تم مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے میں جب بھی جنت میں گیا تو میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے سنی، '' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جب بھی اذان کہتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں، اور جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں فوراً وضو کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے دو رکعتیں پڑھنا مجھ پر لازم ہیں (لہذا میں دو رکعتیں پڑھتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انہی دو کی وجہ سے (تم اس مقام کو پہنچے ہو)۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1326)

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عمله صلَاته فَإِن صلحت فقد أَفْلح وأنجح وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: نظرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: «ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِك ثمَّ تُؤْخَذ الْأَعْمَال حسب ذَلِك». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بندے سے روز قیامت اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح و درست ہوئی تو وہ فلاح و نجات پا گیا اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہوگا، اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو رب تبارک و تعالی فرمائے گا: دیکھو، کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں، تو اس طرح فرائض کی کمی کو ان (نوافل) سے پورا کر دیا جائے گا، پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر زکوۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا اور پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی (مذکور مثال کی) طرح ہوگا۔'' حسن واللفظ مرکب، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1330)

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا

وَرَوَاهُ أَحْمد عَن رجل

امام احمد نے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے) کسی ایک سے روایت کیا ہے۔ صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1331)

جمعہ چھوڑنے کی سزا ایک دینار۔ اگر غریب ہے تو آدھا دینار

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلا عذر جمعہ چھوڑ دے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ نہ پائے تو نصف دینار۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1374)

جس نے ایک جمعہ ترک کیا وہ پکا منافق ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحَى وَلَا يُبَدَّلُ». وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الشَّافِعِي

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کر دے تو اسے ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو مٹائی جا سکتی ہے نہ تبدیل کی جا سکتی ہے۔'' اور بعض روایات میں تین جمعوں کا ذکر ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1379)

عثمانؓ نے جمعہ میں تیسری اذان کا اضافہ کیا

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کے روز جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تب پہلی اذان کہی جاتی تھی، پس جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے مقام زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1404)

جس عورت کا خاوند ناراض ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يصحو». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي شعب الْإِيمَان

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے: مفرور غلام حتی کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آجائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، اور نشے والا حتی کہ وہ ہوش میں آجائے۔'' رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3271)

شراب پینے سے چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی، چوتھی دفعہ پینے سے توبہ بھی قبول نہیں ہوتی اور انسان جہنمی ہو جاتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. فَإِنْ عَادَ لم يقبل الله لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لم يقبل الله لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صباحا فَإِنْ تَابَ لم يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیتا ہے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، اگر وہ دوبارہ پی لے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، اگر وہ سہ بارہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا، اور وہ اسے جہنمیوں کے پیپ کی نہر سے پلائے گا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3643)

جو خلوق خوشبو لگائے اس کی نماز قبول نہیں

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی، جس کے جسم پر خلوق (خوشبو کی ایک قسم) کا اثر ہو، نماز قبول نہیں کرتا۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4441)

نماز پڑھنے والا غلام

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأبي الهيثم بن التَّيِّهان: «هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟» فَقَالَ: لَا. قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأُتِينَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْتَرْ مِنْهُمَا». فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ. خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالہیثم بن التیہان سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو پھر تم ہمارے پاس آنا۔'' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو غلام لائے گئے تو ابوالہیثم بھی آپ کے پاس گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے کوئی ایک پسند کرلو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آپ ہی پسند فرمادیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ امین ہوتا ہے، اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5062)

موسیٰ کی مدد سے نمازیں کم ہوگئیں

وَعَنْ ثابتٍ الْبُنانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُتيتُ بالبُراق وَهُوَ دابَّة أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ». قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خرجتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لبن فاخترتُ اللَّبن فَقَالَ جِبْرِيل: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ. وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فرحَّب بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ: «فَإِذا أَنا بِيُوسُف إِذا أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذهب بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذا وَرقهَا كآذان الفيلة وَإِذا ثمارها كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِّيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أوحى فَفرض عَليّ خمسين صَلَاة كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ. قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ: يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتَّى انتهيتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرته فَقَالَ: ارجعْ إِلى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى استحييت مِنْهُ. رَوَاهُ مُسلم

ثابت بنانیؒ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس براق لائی گئی، وہ سفید لمبا چوپایہ تھا، جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی، میں اس پر سوار ہوا، اور بیت المقدس پہنچا وہاں میں نے اسے اس حلقے (کنڈے) کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاؑ اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔'' فرمایا: ''پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہاں سے نکلا تو جبریلؑ میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کا لائے تو میں نے دودھ کا برتن منتخب کیا، اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا: آپ نے فطرت کا انتخاب فرمایا ہے، پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔'' اس کے بعد راوی نے حدیث سابق کے ہم معنی روایت بیان کی، فرمایا: ''میں آدمؑ سے ملا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔'' اور فرمایا: ''تیسرے آسمان پر یوسفؑ سے ملاقات ہوئی، ان کی شان یہ ہے کہ انہیں نصف حسن عطا کیا گیا ہے، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا، اور دعائے خیر فرمائی۔'' اس روایت میں راوی نے موسیٰؑ کے رونے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''ساتویں آسمان پر ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی، آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، جبکہ اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو اس کی حالت بدل گئی، اللہ کی مخلوق میں سے اس کے حسن کی کوئی تعریف بیان نہیں کر سکتا، چنانچہ اس نے میری طرف جو وحی کرنی تھی، وہ کر دی، اور دن رات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کر دی گئیں، میں (یہ حکم لے کر) موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا تجربہ کر چکا ہوں۔'' فرمایا: ''میں اپنے رب کے پاس گیا، تو عرض کیا، رب جی! میری امت پر تخفیف فرمائیں، مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں، میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا تو انہیں بتایا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں ہیں، انہوں نے فرمایا: آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے رب اور موسیٰؑ کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد! ہر روز یہ پانچ نمازیں ہیں، اور ہر نماز کے لیے دس گنا اجر ہے، اس طرح یہ پچاس نمازیں ہوئیں، جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور اگر وہ اس نیکی کو کر لے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ اس برائی کا ارتکاب نہیں کرتا تو اس کے لیے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا، اور اگر وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کے لیے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نیچے آیا حتیٰ کہ موسیٰؑ کے پاس آ کر انہیں بتایا تو انہوں نے پھر بھی یہی فرمایا: اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے کہا: میں اتنی بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں لہذا اب مجھے (اس تخفیف کی درخواست کرتے ہوئے) حیا آتی ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5863)

موسیٰ کی وجہ سے نمازیں کم ہو گئیں

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فعرج بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أحد؟ قَالَ: نعم مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ

الصَّالِحِ. قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «ثُمَّ عرج بِي حَتَّى وصلت لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ» وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى. فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تطيق فراجعت فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطُلِقَ بِي حَتَّى انْتُهِيَ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی تو جبریلؑ نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ دھویا، پھر وہ حکمت وایمان سے بھری ہوئی سونے کی طشت لائے، اسے میرے سینے میں ڈال دیا، پھر اسے جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے، جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے محافظ سے کہا، دروازہ کھولو، اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا، جبریل، اس نے پوچھا: آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کی طرف بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چلے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ اس کے دائیں طرف تھے اور کچھ اس کے بائیں طرف، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو رونا شروع کر دیتے، انہوں نے کہا: خوش آمدید نبی صالح اور بیٹے صالح، میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ آدمؑ ہیں، اور ان کے دائیں اور بائیں جانب جو گروہ ہیں، یہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، ان کے دائیں طرف والا گروہ اہل جنت کا ہے، اور ان کے بائیں طرف والا گروہ جہنمیوں کا ہے، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں، اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں، پھر مجھے دوسرے آسمان تک لے جایا گیا، جبریلؑ نے اس کے محافظ سے کہا: دروازہ کھولو، اس کے محافظ نے بھی انہیں ویسے ہی کہا جیسا پہلے آسمان والے محافظ نے کہا تھا۔'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیمؑ سے ملاقات کی، اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ ان کی منازل کیسی ہیں، البتہ انہوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمؑ کو آسمان دنیا پر اور ابراہیمؑ کو چھٹے آسمان پر پایا، ابن شہاب نے بیان کیا، ابن حزم نے مجھے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہ دونوں بیان کیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں اس قدر بلند جگہ پر پہنچ گیا کہ میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔'' ابن حزم اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا، اور میرا گزر موسیٰؑ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت طاقت نہیں رکھے گی، انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان (نمازوں) کا کچھ حصہ کم کر دیا، میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا تو میں نے بتایا کہ اس نے ان میں سے کچھ کم کر دی ہیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس

واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی، میں واپس گیااور اپنی بات دہرائی تواس نے ان میں سے کچھ اور کم کر دیں، میں پھران کے پاس واپس آیا، توانہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، میں نے پھراس سے درخواست کی تواس نے فرمایا: وہ (ادائیگی میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) وہ پچاس ہیں میرے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی، میں موسیٰؑ کے پاس آیاتوانہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس پھر جائیں، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے (پاس بار بار جانے) سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، کئی رنگوں نے اسے ڈھانپ رکھا تھا، میں نہیں جانتاوہ کیاہیں؟ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، وہاں موتیوں کے گنبد تھے اوراس کی مٹی کستوری کی تھی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5864)

پیشاب

عَن لبَابَة بنت الْحَارِث قَالَت: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم فَبَال عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ: «إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْن مَاجَه

لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، حسین بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں تھے، انہوں نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا، آپ دوسرا کپڑا پہن لیں، اور اپنا ازار مجھے دے دیں تاکہ میں اسے دھو دوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''صرف لڑکی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے، اور لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔'' صحیح، رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:501)

لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں فرق

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ: يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ من بَوْل الْغُلَام

ابوداؤد اور نسائی میں ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بچی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے جبکہ لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔'' صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:502)

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں

«وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:: «لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:515)

جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ: «مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْس ببوله». رَوَاهُ أَحْمد وَالدَّارَقُطْنِيّ

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:516)

مردار کا چمڑا

مردار کے چمڑے سے فائدہ مت اٹھاؤ(نوٹ: بعض روایتوں میں مردہ بکری کا چمڑہ استعمال کرنے کی رغبت دی گئی ہے)

وَعَنْ عبد الله بن عكيم قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

عبداللہ بن عکیمؒ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط موصول ہوا کہ ''مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ نہ اس کے اعصاب (پٹھوں) سے۔'' حسن، رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:508)

مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا درست ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ''جب مردار کا چمڑا رنگا جائے تب اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔'' حسن، رواہ مالک وابو داؤد۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:509)

مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا درست ہے

وَعَنْ مَيْمُونَةَ مر على النَّبِي الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا» قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ والقرظ». رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد

میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں قریش کے کچھ افراد اپنی (مردار) بکری کو گد��ے کی مثل گھسیٹتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''تم اس کا چمڑا ہی اتار لیتے۔'' انہوں نے عرض کیا: یہ مردار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانی اور قرظ (کیکر کے مشابہ درخت اور اس کے پتے) اسے پاک کر دیتے۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد وابو داؤد۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:510)

مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا درست ہے

وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ: «فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُورُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد

سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گھرانے کے پاس تشریف لائے تو وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، آپ نے پانی طلب کیا، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے رنگ دینا ہی اس کی طہارت ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 511)

جبریل امام، حضور ﷺ مقتدی

جبریل امام، حضور ﷺ مقتدی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریلؑ نے بیت اللہ کے قریب مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی (ایک مرتبہ) جب سورج تسمہ کے برابر ڈھل گیا تو انہوں نے مجھے ظہر پڑھائی، اور جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا تو انہوں نے مجھے عصر پڑھائی، جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور شفق ختم ہو جانے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اس وقت مجھے فجر پڑھائی۔ پس اگلا روز ہوا تو انہوں نے مجھے ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا، اور جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تو مجھے عصر پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور تہائی رات گزرنے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور صبح روشن ہو جانے پر نماز فجر پڑھائی، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ سے پہلے انبیا علیہم السلام کا وقت ہے اور نمازوں کا وقت انہی دو اوقات کے مابین ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 583)

جبریل امام، حضور ﷺ مقتدی

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ» يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ابن شہاب (زہریؒ) سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے نماز عصر میں کچھ تاخیر کی تو عروہ (بن زبیرؒ) نے انہیں کہا: آگاہ رہو کہ جبریلؑ تشریف لائے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے نماز پڑھی، تو عمرؒ نے فرمایا: عروہ! تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ تم کیا کر رہے ہو، انہوں نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعودؒ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا میں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جبریلؑ تشریف لائے تو انہوں نے میری امامت کرائی، تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے

ساتھ (دوسری) نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔'' یوں پانچ دفعہ اپنی انگلیوں پر شمار کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:584)

درمیان والی نماز

حضرت عائشہؓ کا بیان کہ درمیان والی نماز ظہر والی نماز ہے

عَن زید بن ثَابت وَعَائِشَة قَالَا: الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَن زید وَالتِّرْمِذِيّ عَنْهُمَا تَعْلِيقا

زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، درمیان والی نماز سے مراد نماز ظہر ہے۔امام مالکؒ نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذیؒ نے ان دونوں سے معلق روایت کیا ہے۔ صحیح۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:636)

درمیان والی نماز فجر کی نماز ہے

وَعَن مَالك بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُولَانِ: الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاة الصُّبْح. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ

امام مالکؒ سے روایت ہے کہ انہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق پتہ چلا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ درمیان والی نماز سے مراد نماز فجر ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:638)

اذان

مذہبی پیشوائیت کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا جس کی مدد سے آپ قرآن کی تشریح فرماتے تھے، جیسے نماز کی رکعتیں وغیرہ، درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے کہ اذان کا اجرا صحابہؓ کے مشوروں پر کیا گیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وحی میں مشورے کی گنجائش موجود ہوتی ہے؟:

اذان کا ماخذ، ایک صحابی کا خواب

وَعَن عبد الله بن زيد بن عبد ربه قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقلت نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِلَى آخِرِهِ وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ: «إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ» فَقُمْت مَعَ بِلَال فَجعلت ألقيه عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلِلَّهِ الْحَمْدُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَكِنَّهُ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوسِ

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بیچتے ہو؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: تم اللہ اکبر سے آخر اذان تک کہو، اور اسی طرح اقامت، پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنا خواب سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے، آپ بلال کے ساتھ کھڑے ہوں اور آپ نے جو دیکھا ہے وہ بلال کو سکھا دو، وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دے، کیونکہ اس کی آواز آپ سے زیادہ بلند ہے۔'' چنانچہ میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں اذان کے کلمات سکھاتا رہا اور وہ ان کے ساتھ اذان دیتے رہے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، جو کچھ انہیں دکھایا گیا ہے بالکل وہی کچھ میں نے دیکھا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے۔'' حسن۔ ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ، البتہ انہوں نے اقامت کا ذکر نہیں کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، لیکن انہوں نے واقعہ ناقوس کی صراحت نہیں کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 650)

نماز کی دعوت بذریعہ پاؤں کی ٹھوکر

وَعَن أَبِي بكرَة قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز فجر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوا تو آپ جس آدمی کے پاس سے گزرتے تو اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا اپنے پاؤں کے ساتھ اسے ہلا دیتے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 651)

الصلوٰۃ خیر من النوم کے الفاظ حضرت عمرؓ نے اذان میں شامل کروائے

وَعَنْ مَالِك بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ

مالکؒ سے روایت ہے کہ انہیں پتہ چلا کہ مؤذن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کی اطلاع ❓❓ رنے آیا تو اس نے انہیں سویا ہوا دیکھ کر کہا: ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم فرمایا کہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کر لو۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 652)

اذان دینے سے شیطان کی ہوا خارج ہو جاتی ہے

شیطان کی آنیاں جانیاں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: «إِذا نُودِي للصَّلَاة أدبر الشَّيْطَان وَله ضُرَاط حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرجل لَا يدْرِي كم صلى»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا، پس جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے، اور پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، اور پھر جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے، اور وہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، ایسی باتیں یاد کراتا ہے جو اسے یاد نہیں تھیں حتیٰ کہ آدمی کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 655)

جس نے حضور ﷺ کیلئے وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے شفاعت واجب ہو گئی

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے صرف ایک بندے کے شایان شان ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 657)

اذان کے بعد دعائے وسیلہ پڑھنے سے شفاعت واجب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ وفضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر فائز فرمایا، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 659)

اذان واقامت کے درمیان کوئی دعا رد نہیں کی جاتی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اذان واقامت کے مابین دعا رد نہیں کی جاتی۔'' صحیح، رواہ ابوداؤد و النسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 671)

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی یا نہیں

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: «هَذِهِ الْقِبْلَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کے تمام اطراف میں دعا فرمائی لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ آپ وہاں سے باہر تشریف لے آئے، پس جب باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ''یہ (کعبہ) قبلہ ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:689)

حضور ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةَ بن زيد وبلال وَعُثْمَان بن طَلْحَة الحَجبي فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جعل عمودا عَن يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صلى

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو عثمان نے بیت اللہ کا دروازہ بند کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہرے، اور جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک ستون اپنے بائیں، دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کر لیے، ان دنوں بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:691)

باب نمبر۔135

بازار

مسلمانوں کو معیشت کے میدان میں مات دینے کیلئے اس طرح کی روایتیں گھڑی گئیں:

اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مقامات مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:696)

بازار بدترین مقامات ہیں

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: إِنَّ حَبْرًا مِنَ الْيَهُودِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ: «أَسْكُتُ حَتَّى يَجِيءَ جِبْرِيلُ» فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى. ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دَنَوْتُ مِنَ اللَّهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ. قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُورٍ. فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: کون سا قطعہ زمین بہتر ہے؟ آپ خاموش ہو گئے اور فرمایا: ''میں جبریلؑ کے آنے تک خاموش رہوں گا۔'' آپ خاموش رہے اور جبریلؑ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: اس بارے میں مسئول، سائل سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے دریافت کروں گا، پھر جبریلؑ نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ کے اتنا قریب ہوا کہ میں اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ''جبریل! وہ (قریب ہونا) کیسے تھا؟'' انہوں نے فرمایا: میرے اور اس کے مابین نور کے ستر ہزار پردے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بدترین مقامات بازار اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔'' لا اصل لہ بھذا اللفظ، لم اجدہ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:741)

معیشت کے میدان میں مسلمانوں کا بیڑا غرق کرنے کا تیر بہدف نسخہ ملاحظہ کیجئے:

بازاروں کے شور سے بچو

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وهيشات الْأَسْوَاق. رَوَاهُ مُسلم

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے صاحب عقل ودانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جوان سے قریب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ایسے فرمایااور بازاروں کے شور (مسائل) سے بچو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1089)

سرخ

آپ نے اکثر مولویوں سے سنا ہو گا کہ حضور ﷺ کو سبز اور سفید رنگ پسند تھا اور سرخ اور سیاہ رنگ ناپسند تھا جبکہ درج ذیل حدیث میں کچھ اور ہی بیان کیا جارہا ہے:

سرخ جوڑا، سرخ خیمہ

وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يبتدرون ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمن لم يصب مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْت النَّاس وَالدَّوَاب يمرون من بَين يَدى العنزة

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں دیکھا، جبکہ آپ وادی بطحاء میں چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں تھے، اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا پانی لیے کھڑے ہیں، اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے اس پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ جسے تو اس میں سے کچھ مل جاتا ہے اسے اپنے جسم پر مل لیتا ہے، اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی نمی حاصل کر لیتا، پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے چھوٹا نیزہ لے کر گاڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تیزی سے تشریف لائے، آپ نے چھوٹے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں اور چوپاؤں کو آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 773)

حضور ﷺ کی قبر میں سرخ چادر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاء. رَوَاهُ مُسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1694)

حضور ﷺ نے سرخ زین پوش سے منع کیا

وَعَن عَلِيّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَن خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَن لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيَاثِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي رِوَايَة لأبي دَاوُد قَالَ: نهى عَن مياثر الأرجوان

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قس کا ریشم پہننے اور زین پوش سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4356)

حضور ﷺ نے سرخ زین پوش سے منع کیا

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِي شرح السّنة

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔ صحیح، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4358)

حضور ﷺ نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھی تھی

وَعَن هلالِ بن عَامر عَن أَبِيه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خچر پر سوار ہو کر منی میں خطاب کرتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ پر سرخ چادر تھی جبکہ علی رضی اللہ عنہ، آپ کے آگے تھے اور وہ آپ کی بات آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4363)

حضور ﷺ سرخ جوڑا پہنتے تھے

وَعَنِ الْبَرَّاءِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد کے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے، میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا، میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، میں نے کانوں کی لو تک بالوں والے اور سرخ جوڑے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، اور آپ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5783)

حسنؓ و حسینؓ نے سرخ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں، وہ چلتے اور گر پڑتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترے، انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر فرمایا: ''اللہ نے سچ فرمایا: ''تمہارے اموال و اولاد باعث فتنہ ہیں۔'' میں نے ان دو بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6168)

میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ» وَقَالَ: «أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں نہ کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ہی میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو۔'' اور فرمایا: ''سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک ہو مگر رنگ نمایاں نہ ہو۔ جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک نہ ہو اور رنگ ہو۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4354)

ذکر

مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے

پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

مسلمانوں کو عملی زندگی سے دور کرنے کیلئے درج ذیل قسم کی روایتیں وضع کی گئیں:

ذکر کرنے والے جہاد کرنے والوں سے بہتر ہیں

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً؟ قَوْمًا شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يذكرون الله حَتَّى طلعت عَلَيْهِم الشَّمْس أُولَئِكَ أسْرع رَجْعَة وَأَفْضَلَ غَنِيمَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادبن أبي حميد هُوَ الضَّعِيف فِي الحَدِيث

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، انہوں نے بہت سامال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد (مدینہ) واپس آگئے تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ مال غنیمت لے کر اور اتنی جلدی واپس آتے ہوئے کوئی لشکر نہیں دیکھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں زیادہ مال غنیمت کے ساتھ زیادہ جلدی واپس آنے والے لشکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ ایسے لوگ ہیں جو باجماعت فجر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، پس یہ وہ لوگ ہیں جو بہترین مال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آنے والے ہیں۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، حماد بن ابی حمید راوی حدیث کے بارے میں ضعیف ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 977)

ذکر کرنے والا جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَة». رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: هَذَا حَدِيث حسن غَرِيب

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا روز قیامت کون لوگ اللہ کے ہاں فضیلت و رفعت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ وہ کفار و مشرکین سے اس قدر تلوار

کے ساتھ لڑائی کرے کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں افضل ہے۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔اسنادہ حسن، رواہ احمد (۳ / ۷۵ ح ۱۱۷۴۳) والترمذی (۳۳۷۶)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2280)

ذکر کرنے والا جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ» قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''ہر چیز کے لئے ایک صفائی کرنے والی چیز ہوتی ہے، جبکہ دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کے ذکر سے بڑھ کر، اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، اگرچہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔'' رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر (۱ / ۱۵ ح ۱۹) وشعب الایمان (۵۲۲، ۵۱۹)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2286)

کوئی سمجھ آئی؟

وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: «ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّينَ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغُصْنٍ أَخْضَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ»

امام مالکؒ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''غفلت کے شکار لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کے بعد قتال کرنے والے کی طرح ہے، اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز شاخ کی طرح ہے۔'' رواہ مالک (وقال المنذری فی الترغیب والترھیب ۲ / ۵۳۲ ح ۲۵۲۶)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2282)

سجدہ

سورۃ نجم میں سجدہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن وانس نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1023)

سورۃ نجم میں سجدہ نہیں ہے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (والنجم) فَلم يسْجد فِيهَا

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورۂ نجم سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1026)

قرآن میں کل پندرہ سجدے ہیں

عَن عَمْرو بن الْعَاصِ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قرآن کے پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں، جبکہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1029)

سورۃ نجم میں سجدہ ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ: وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خلف

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ نے اور جو آپ کے ساتھ تھے سب نے سجدہ کیا، لیکن ایک بوڑھے قریشی نے کنکریوں یا مٹی کی مٹھی بھری اور اسے اپنی پیشانی تک لایا اور کہنے لگا: میرے لیے بس یہی کافی ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔ بخاری، مسلم۔ امام بخاریؒ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1037)

زنا

ہر آنکھ زانیہ ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» . يَعْنِي زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِأَبِي دَاوُد وَالنَّسَائِيِّ نَحوه

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہر آنکھ زانیہ ہے، اور بے شک عورت جب عطر لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد اور نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ اسنادہ حسن۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1065)

عید

عید کے دن موسیقی حلال ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَابَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ: يَا أَبَابَكْرٍ إِن لكل قوم عيدا وَهَذَا عيدنا

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے پاس آئے تو ان کے ہاں دو بچیاں دف بجا رہی تھیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے: وہ جنگ بعاث میں انصار کے کارناموں کے بارے میں گیت گا رہی تھیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر فرمایا: ''ابو بکر! انہیں چھوڑ دو یہ تو ایام عید ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1432)

عید کی نماز کی بارہ تکبیریں

وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه والدارمی

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ (کثیر) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عیدین میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1441)

عید کی نماز کی بارہ تکبیریں

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قبل الْخُطْبَة وجهروا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِي

جعفر بن محمدؒ مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے نماز عیدین اور نماز استسقاء میں سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہیں، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور بلند آواز سے قراءت کی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1442)

عید کی نماز کی چار تکبیریں

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَازَةِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1443)

جنازہ

جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ

«وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، اور جو شخص اس کے ساتھ جائے تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1648)

حضور ﷺ یہودی کا جنازہ دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا»

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت گھبراہٹ والی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1649)

حضور ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ: قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ اور امام مالک اور ابو داؤد کی روایت میں ہے: آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ رواہ مسلم و مالک و ابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1650)

حضور ﷺ ،ابو بکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرْوُنَهُ مُرْسَلًا

زہری، سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: اور محدثین اسے مرسل سمجھتے ہیں۔ صحیح۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1668)

حضور ﷺ کا فرمان کہ جنازے کے پیچھے چلو، جو آگے چلتا ہے وہ جنازے کے ساتھ نہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجِدٍ الرَّاوِي رَجُلٌ مَجْهُولٌ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے، اس کے آگے نہیں چلنا چاہیے اور جو شخص اس کے آگے چلتا ہے تو وہ (شرعی لحاظ سے) اس کے ساتھ نہیں۔“ ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1669)

حضور ﷺ یہودی کے جنازے کیلئے بھی کھڑے ہو جاتے تھے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ ابْنُ حنيف وَقيس ابْن سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقيل لَهما: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَة «يَهُودِيّ. فَقَالَ: «أليست نفسا؟

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں، سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے، انہیں بتایا گیا کہ یہ ذمی شخص کا جنازہ ہے، ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ کو بتایا گیا کہ یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا وہ جان نہیں؟“ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1680)

یہودی کے جنازے کیلئے کھڑے ہونے کی وجہ؟

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسا وَكره أَن تعلوا رَأسه جَنَازَة يَهُودِيّ فَقَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيّ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے راستے پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کسی یہودی شخص کا جنازہ آپ کے سر مبارک سے بلند ہو جائے لہذا آپ کھڑے ہو گئے۔ صحیح، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1684)

کھڑے ہونے کی دوسری وجہ

وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا من الْمَلَائِكَة». رَوَاهُ أَحْمد

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس سے کسی یہودی یا کسی نصرانی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ، تم اس کے لیے نہیں کھڑے ہو رہے بلکہ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہو جو اس (جنازے) کے ساتھ ہیں۔“

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1685)

کھڑے ہونے کی دوسری وجہ

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ فَقَامَ فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ: «إِنَّمَا قُمْت لِلْمَلَائِكَة». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو کسی یہودی کا جنازہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میں تو صرف فرشتوں کی خاطر کھڑا ہوا ہوں۔“

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1686)

پہلی صف

جو پہلی صف سے ہٹے گا وہ جہنم کے آخری طبقے میں ڈالا جائے گا

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں جہنم میں سب سے آخری طبقے میں ڈال دے گا۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1104)

صحابیؓ نے پہلی صف والے نمازی کو زور سے کھینچ کر باہر نکال دیا۔ دعویٰ کہ یہ حضور ﷺ کا حکم ہے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي. فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ إِنَّ هَذَا عُهِدَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا. قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ العقد؟ قَالَ: الْأُمَرَاء. رَوَاهُ النَّسَائِيّ

قیس بن عباد بیان کرتے ہیں، اسی اثنا میں کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا کہ کسی آدمی نے مجھے زور سے پیچھے کھینچا، وہ مجھے وہاں سے ہٹا کر خود وہاں کھڑا ہو گیا، اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز کے بارے میں کچھ یاد نہ رہا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: نوجوان! اللہ تمہیں کسی تکلیف سے دوچار نہ کرے، بے شک یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہمارے لیے حکم ہے کہ ہم امام کے پاس کھڑے ہوں، پھر انہوں نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر فرمایا: ''اہل عقد'' ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں، لیکن مجھے افسوس تو ان پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا، میں نے کہا: ابو یعقوب! ''اہل عقد'' سے کون مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔ صحیح، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1116)

عیادت

عیادت کا دورانیہ

«وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم: «العيادة فواق ناقة

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عیادت (اتنے وقت کے لیے کرنی چاہیے) جتنا وقت دودھ کی دو دھاریں نکالنے کے درمیان ہوتا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1590)

عیادت کا دورانیہ

وَفِي رِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَان

اور سعید بن مسیّب ؒ کی مرسل روایت میں ہے: ''بہترین عیادت وہ جس میں (عیادت کر کے) جلدی اٹھا جائے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1591)

مریض کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھے بغیر عیادت مکمل نہیں ہوتی

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلَهُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ. رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَضَعفه

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت اس طرح پوری ہوتی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر رکھ کر اس سے دریافت کرے: ''کیا حال ہے؟'' اور تمہارا آپس میں پورا اسلام دعا، مصافحہ کرنا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی ؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4681)

گنجا سانپ

گنجا سانپ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ-يَعْنِي بشدقيه-يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ. ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ من فَضله) إِلَى آخر الْآيَة. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس شخص کو مال عطا فرمائے اور پھر وہ شخص اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اس کے مال کو گنجے اژدھا کی صورت میں بنا دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے، اس کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا، پھر وہ اسے جبڑوں سے پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں،،،،، '' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1774)

گنجا سانپ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أَصَابِعه». رَوَاهُ أَحْمد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا خزانہ روز قیامت گنجا اژدھا بن جائے گا، اس (خزانے) کا مالک اس سے فرار اختیار کرے گا جبکہ وہ اسے چھوڑے گا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کی انگلیوں سمیت اسے کھا جائے گا۔'' صحیح، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1791)

ثواب

گھوڑے کی لید کی مقدار کے مطابق ثواب

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وجبينه وظهره كلما بردت أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يفقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أولاها رد عَلَيْهِ أخراها فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» قيل: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فالخيل؟ قَالَ: الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ. فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ. وَأَمَّا الَّتِي لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ. وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لأهل الْإِسْلَامِ فِي مرج أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وأوراثها حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) الزلزلة. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو سونے چاندی کا مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، اور پھر ان کے ساتھ اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں گرم کرنے کے لیے دوبارہ جہنم میں لوٹایا جائے گا۔ اور یہ عمل اس روز مسلسل جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پس وہ اپنا راستہ، جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو اونٹ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹوں کا جو مالک ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا، اور ان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری والے دن ان کا دودھ (پانی کے گھاٹ پر موجود ضرورت مندوں کے لیے) دوہا جائے، (اور وہ یہ بھی نہ کرے) تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے چہرے یا پشت کے بل گرا دیا جائے گا، اور یہ اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے، وہ ان میں سے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور اپنے مونہوں سے اسے کاٹیں گے، جب ان کا پہلا اونٹ گزر جائے گا تو اس پر ان کا آخری اونٹ پھر لوٹا دیا جائے گا، اور یہ سلسلہ اس دن، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، جاری رہے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پس وہ اپنی راہ دیکھ لے گا، جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو گائے اور بکری؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گائے اور

بکریوں کا جو مالک ان کا حق (یعنی زکوۃ) ادا نہیں کرتا، تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اسے ایک چٹیل میدان میں چہرے کے بل گرا دیا جائے گا، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہیں پائے گا، اور ان میں سے کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی ہو گی نہ سینگ کے بغیر اور نہ ہی کسی کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں گے، یہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی۔ جب ان میں سے پہلی اس پر گزر جائے گی تو ان کی آخری پھر اس پر لوٹا دی جائے گی، اور یہ سلسلہ اس دن، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی، چلتا رہے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، وہ اپنا راستہ، جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں، ایک وہ جو آدمی کے لیے پردہ ہیں اور ایک وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر ہیں، رہا وہ جو اس کے لیے گناہ ہے، وہ آدمی جس نے ریا، فخر اور اہل اسلام کی دشمنی کی خاطر اسے باندھا تو اس قسم کا گھوڑا اس شخص کے لیے گناہ ہے، رہا وہ جو اس کے لیے پردہ ہے، یہ وہ جسے کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (نیک نیتی کے ساتھ) باندھے، پھر وہ ان کی پشتوں اور ان کی گردنوں کے بارے میں اللہ کا حق نہ بھولے تو یہ اس کے لیے پردہ (سفید پوشی کا باعث) ہیں، اور رہا وہ گھوڑا، جو اس شخص کے لیے باعث اجر ہے، تو یہ وہ ہے جسے آدمی نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اہل اسلام کی خاطر کسی چراہ گاہ یا کسی باغ میں باندھا، یہ گھوڑا اس چراہ گاہ یا اس باغ سے جو کچھ کھائے گا تو اس کی کھائی گئی چیز کی مقدار کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اگر وہ رسی تڑوا کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا ہے اور وہ اس دوران جتنے قدم چلتا ہے اور جس قدر لید کرتا ہے تو ان کی تعداد کے مطابق اس شخص کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اگر اس کا مالک اسے کسی نہر سے لے کر گزرے اور وہ اس سے پانی پی لے، حالانکہ وہ اسے پانی پلانا نہیں چاہتا تھا، تو وہ جس قدر پانی پیئے گا تو اللہ اسی قدر اس کے لیے نیکیاں لکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو گدھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گدھوں کے بارے میں اس نادر اور جامع آیت کے علاوہ مجھ پر اور کچھ نازل نہیں کیا گیا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1773)

حج

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوه.رَوَاهُ مُسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے، حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (پھر ہر سال) واجب ہو جاتا، اور تم استطاعت نہ رکھتے۔'' پھر فرمایا: ''جب تک میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ بتاؤں تو مجھے چھوڑے رکھو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب میں کسی چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھر اس پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے تمہیں منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2505)

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ». فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ قُلْتُهَا: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ.رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيّ والدارمی

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! اللہ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔'' تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم عمل کرتے نہ تم استطاعت رکھتے، اور حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے، اور جو شخص زیادہ مرتبہ کرے تو وہ نفلی ہے۔''

صحیح، رواہ احمد والنسائی والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2520)

حج بدل جائز ہے

وَعَنْهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نعم» ذَلِكَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کا اپنے بندوں پر جو حج کا فریضہ ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو اس حال میں پایا کہ وہ سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2511)

حج بدل جائز ہے

وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ حج وعمرے کی استطاعت رکھتے ہیں نہ سواری کر سکتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج وعمرہ کر۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2528)

حج بدل جائز ہے

مَرْفُوعٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ: «مَنْ شُبْرُمَةُ» قَالَ: أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ: «أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟» قَالَ: لَا قَالَ: «حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وابن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو شُبرمہ کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے کہا: میرا بھائی ہے یا میرا کوئی قریبی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے خود حج کیا ہوا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔'' حسن، رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2529)

حالت احرام میں خوشبو لگانا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے، خوشبو لگایا کرتی تھی، اور اسی طرح جب طواف (افاضہ) سے پہلے احرام کھول دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کستوری کی خوشبو لگایا کرتی تھی گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ میں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے، خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2540)

مختلف تلبیہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَل». مُتَّفق عَلَيْهِ وَلَفظه لمُسلم

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالحلیفہ کے مقام پر دو رکعتیں پڑھتے، پھر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ پکارتے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تمام سعادتیں اور بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، میں حاضر ہوں، رغبت اور طلب خیر تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2551)

سبز رنگ کا احرام

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَجِعا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز رنگ کی چادر سے اضطباع (یعنی دایاں کندھا ننگا) کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2584)

اسم اعظم

اسم اعظم

وَعَنْ بُرَيْدَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ: «دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا، بے نیاز ہے، جس کی اولاد ہے نہ والدین، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے توسل سے دعا کی ہے، جب اس سے اس (یعنی اسم اعظم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' صحیح، رواہ الترمذی (۳۴۷۵) وابوداؤد (۱۴۹۳)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2289)

اسم اعظم

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (بندوں پر) رحم کرنے والا، نعمتیں عطا کرنے والا، زمین وآسمان کو عدم سے وجود بخشنے والا، اے عزت واکرام والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس (بندے) نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔'' صحیح، رواہ الترمذی (۳۵۴۴) وابوداؤد (۱۴۹۵) والنسائی (۳ / ۵۲ ح ۱۳۰۱) وابن ماجہ (۳۸۵۸)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2290)

اسم اعظم

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: (وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) وفاتحة (آل عمران): (الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

اسماءبنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے،(وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ)اور سورہ آل عمران کے آغاز کی آیت (الٓمّٓ 0 اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)۔''اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۳۴۷۸) و ابوداؤد(۱۴۹۶) وابن ماجہ(۳۸۵۵) والدارمی (۲ / ۴۵۰ح۲۳۹۲)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2291)

اسم اعظم

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقُولُ: هَذَا مُرَاءٍ؟ قَالَ: «بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ» قَالَ: وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرُهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيقٌ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ رزين

بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عشا کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو ایک آدمی بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (آدمی) ریاکار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ وہ تو (غفلت سے ذکر کی طرف) رجوع کرنے والا مومن شخص ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غور سے ان کی قراءت سننے لگے۔ پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ کر دعا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے جنم دیا گیا، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس (اسم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آپ سے جو سنا ہے اس کے متعلق اسے بتا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات اسے بتا دی تو انہوں (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے مجھے فرمایا: آج سے تم میرے بھائی اور دوست ہو، تم نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات بتائی۔ صحیح، رواہ رزین (لم اجدہ) واحمد (۵ / ۳۴۹ ح۲۳۳۴۰) وابوداؤد (۱۴۹۳، ۱۴۹۴) وابن ماجہ (۳۸۵۷) والترمذی (۳۴۷۵)۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2293)

حجر اسود

لگتا ہے درج ذیل روایت گھڑنے والا کوئی بڑا بیوقوف آدمی تھا، کیونکہ حجر اسود کی تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ شروع سے اس کا نام حجر اسود ہی تھا یعنی کالا پتھر، اگر یہ پتھر پہلے سفید تھا تو اس کا نام حجر ابیض ہونا چاہیے تھا، کیا پہلے زمانے کے لوگ اتنے اندھے تھے کہ سفید پتھر کو حجر اسود یعنی کالا پتھر کہتے تھے، روایت ملاحظہ کیجئے:

حجر اسود جنت سے نازل ہوا۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن اولادِ آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔'' احمد، ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2577)

حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے دو یاقوت ہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَاءَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حجر اسود اور مقام ابراہیم (وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم کر دیا، اور اگر وہ ان کے نور کو ختم نہ کرتا تو وہ دونوں مشرق و مغرب کے مابین کو روشن کر دیتے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2579)

حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے

وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا» وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود اور رکن یمانی پر بہت زیادہ غلبہ (رش) کرتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ایک صحابی کو ان پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: میں اس لیے ایسے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا: ''ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہر ہفتے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کی حفاظت کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا ہو۔'' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب وہ (طواف میں) ایک قدم رکھتا ہے اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔''

حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2580)

حالت احرام میں نکاح

محرم اپنا نکاح نہ کرے نہ کسی کا کرائے اور نہ پیغام نکاح بھیجے

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ». رَوَاهُ مُسلم

عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی پیغام نکاح بھیجے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2681)

نبی ﷺ نے حالت احرام میں میمونہؓ سے نکاح کیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ محرم

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2682)

میمونہؓ سے نکاح کے وقت حضور ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشيخُ الإِمَام محيي السّنة: وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَال بسرف فِي طَرِيق مَكَّة

میمونہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے یزید بن الاصم، میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے۔ الشیخ الامام محی السنہؒ بیان کرتے ہیں، اکثر محدثین کا یہ موقف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے جبکہ آپ نے حالت احرام میں اس معاملے کو ظاہر فرمایا۔ پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر ان سے خلوت اختیار کی، جبکہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2683)

میمونہؓ سے نکاح کے وقت حضور ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

وَعَن أَبِي رَافِعٍ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَ كُنْتُ أَنَا الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہ سے شادی کی توآپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تب بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد وواسطہ تھا۔ احمد، ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح، رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2695)

جنگلی گدھا اور بجو حلال

جنگلی گدھا حلال ہے

عَنِ الصعب بن جثامة أَنه أهْدى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رأى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ»

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام ابواء یا مقام ودان پر ایک جنگلی گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے قبول نہ فرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ''ہم نے اس لیے تمہیں واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2696)

جنگلی گدھا حلال ہے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ. قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلم فَأَكلهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا؟ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا»

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حدیبیہ کے سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، وہ حالت احرام میں تھے جبکہ وہ خود حالت احرام میں نہیں تھے، انہوں نے میرے دیکھنے سے پہلے ایک جنگلی گدھا دیکھا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ ابو قتادہ نے اسے دیکھ لیا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان (اپنے ساتھیوں) سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوڑا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے خود اسے لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اسے کھایا، لیکن انہیں ندامت و پریشانی ہوئی، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کا کوئی حصہ تمہارے پاس ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اس کا ایک پاؤں ہمارے پاس ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لیا اور اسے کھایا۔ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے: جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اسے کہا تھا کہ اس پر حملہ کرو؟ یا اس کی طرف اشارہ کیا ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا جو گوشت باقی بچا ہے اسے کھاؤ۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2697)

بجو حلال ہے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلت جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ أَصَيْدٌ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقُلْتُ: أَيُؤْكَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حديثٌ حسنٌ صَحِيح

عبدالرحمٰن بن ابی عمار بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ترمذی، نسائی، شافعی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح، رواہ الترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2703)

بجو حلال ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ؟ قَالَ: «هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن مَاجَه والدارمی

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شکار ہے، اور جب مُحرِم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے اس پر ایک مینڈھا ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2704)

بجو کھانا منع ہے

وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ. قَالَ: أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟. وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ. قَالَ: «أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی بجو بھی کھاتا ہے؟'' میں نے آپ سے بھیڑیا کھانے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی صاحب ایمان بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟'' ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2705)

جنگلی گدھا حلال ہے۔ حضور ﷺ نے بھی تناول فرمایا

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اسے شکار کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ ٹانگ لے کر اسے تناول فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4108)

گھوڑا، گدھا اور خچر کا گوشت کھانا منع ہے

وَعَنْ خالدِ بْنِ الْوَلِيدِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ والبِغالِ والحميرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4130)

سانپ

اگر گھر میں سانپ نکل آئے۔۔۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِينَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں، ابولیلی رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اسے کہو: ہم تجھے نوح اور سلیمان بن داؤدؑ کے عہد کا حوالہ دیتے ہیں کہ تو ہمیں ایذا نہ پہنچا۔ اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسے قتل کر دو۔'' رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4137)

جس نے سانپ کو زندہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ عكرمة عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ: أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ: «مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السّنة

عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، عکرمہ نے کہا: میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سانپ کے انتقام کے خوف سے انہیں چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4138)

جس نے سانپ کو زندہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب سے ہماری ان (سانپوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی، اور جس نے ڈر کے پیشِ نظر ان میں سے کسی (سانپ) کو (مارے بغیر) چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4139)

جس نے سانپ کو زندہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو، اور جو شخص ان کے انتقام سے ڈر گیا وہ مجھ سے نہیں۔'' رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4140)

سانپوں کو مار دو

وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم چاہ زم زم کی صفائی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4141)

سفید سانپوں کے علاوہ تمام سانپوں کو مار دو

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قضيب فضَّة». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چاندی کی سلاخ کی مثل سفید سانپوں کے علاوہ تمام سانپوں کو مار ڈالو۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4142)

کچھ کتے اور سانپ جن ہوتے ہیں

وَعَنْ أَبِي ثعلبةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ: «الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يُحِلُّونَ ويظعنون». رَوَاهُ فِي شرح السنَّة

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: ''جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم یہ ہے کہ اس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، ایک قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ وہ پڑاؤ ڈالتے ہیں، اور کوچ کرتے ہیں۔'' حسن، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4148)

گھریلو سانپوں کو مت مارو کیونکہ وہ گھر کو آباد کرنے والے ہیں

وَعَنِ ابْنِ عمر أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِنَ العوامر

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سانپوں کو قتل کرو اور خاص کر دو لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو، کیونکہ وہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور حمل گرا دیتے ہیں۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اثنا میں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑا تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: اسے مت مارو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ کیونکہ وہ ان (گھروں) کو آباد رکھنے والے ہیں۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4117)

سانپ مارنے کی کہانی

وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جلوسٌ إِذ سمعنَا تَحت سَرِيره فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقلت: نعم فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ». فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا: ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ». وَقَالَ لَهُمْ: «اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ» وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ مُسلم

ابو سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے کوئی آہٹ سنی، ہم نے دیکھا کہ وہ سانپ تھا، میں اسے قتل کرنے کے لیے جلدی سے اٹھا جبکہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، میں بیٹھ گیا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: اس کمرے میں ہمارا ایک نو بیاہتا نوجوان تھا، انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف نکلے، وہ نوجوان نصف النہار کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت حاصل کر کے اپنی اہلیہ کے پاس آجایا کرتا تھا، چنانچہ ایک روز اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اپنا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے متعلق بنو

قریظہ کا خطرہ ہے۔'' اس نے اپنا اسلحہ لیا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا (جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو) اس نے دیکھا کہ اس کی اہلیہ دروازے پر ہے، اس نے غیرت میں آکر اس کی طرف نیزہ بڑھایا تاکہ وہ اسے مارے، اس نے اسے کہا اپنا نیزہ روکیں اور کمرے میں جا کر دیکھیں کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑے اژدھے کو کنڈل مارے زمین پر دیکھا تو اس نے نیزہ اس میں گھونپ دیا، پھر وہ باہر آگیا اور اسے گھر میں گاڑ دیا سانپ اس (نیزے) پر تڑپنے لگا، معلوم نہیں ہو سکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان؟ راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا اور ہم نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہمارے لیے زندہ فرمادے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے مغفرت طلب کرو۔'' پھر فرمایا: ''ان گھروں کے کچھ مکین ہیں، جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اسے تین بار گھر سے نکلنے پر مجبور کرو اگر وہ چلا جائے (تو ٹھیک) ورنہ اسے مار دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ میں جن ہیں، جو اسلام قبول کر چکے ہیں، جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اسے تین روز خبردار کرو، پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4118)

پچھنے

حضور ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ محرم

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2685)

حالت احرام میں پچھنے لگوانا سنت ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بن بُحَيْنَةَ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طريقِ مكةَ فِي وسط رَأسه

عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں لحی جمل کے مقام (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2693)

کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ». رَوَاهُ مُسلم

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2763)

حضور ﷺ نے پچھنے لگوانے کی قیمت ادا کی

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خراجه

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجوریں دینے اور اس کے مالکوں کو اس کے خراج میں تخفیف کرنے کا حکم فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2769)

حضور ﷺ نے پچھنے لگوانے کی اجرت دی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَأَعْطَى الْحَجَّامَ أجره واستعط

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے تو پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2982)

سفر معراج میں فرشتوں نے کہا پچھنے لگوایا کریں

وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ: وَقَالَ: «إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَإِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ» وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اصفہانی سرمہ لگایا کرتے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دوائی جس کے ذریعے تم علاج کرتے ہو وہ دوائی ہے، جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے، اور وہ دوائی جو ناک کے ذریعے ٹپکائی جائے اور پچھنے لگوانا اور جلاب لینا ہے اور بہترین سرمہ اصفہانی ہے کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے، اور سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوانا سب سے بہتر ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے سفر میں جس بھی جماعت ملائکہ کے پاس سے گزرتے تو انہوں نے یہی کہا: آپ پچھنے لگوانے کا التزام کریں۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4473)

فرشتوں کا اصرار کہ سب پچھنے لگوائیں

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ: «مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث حسن غَرِيب

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرے تو وہ یہی کہتے کہ ''اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4544)

منگل کا دن خون کا دن ہے، خون تھمتا نہیں

وَعَن كبشة بنت أبي بكرة: أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يُنْهِي أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اس کے والد منگل کے روز پچھنے لگوانے سے اپنے اہل خانہ کو منع کیا کرتے تھے، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ''منگل کا دن (غلبہ) خون کا دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ہے کہ اس میں خون تھمتا نہیں۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4549)

جو چاند کی سترہ، انیس اور اکیس کو پچھنے لگوائے، ہر بیماری سے محفوظ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً لَهُ مِنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے وہ ہر بیماری سے محفوظ رہے گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4548)

بدھ یا ہفتہ کے دن پچھنے لگوانے سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ

زہریؒ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں، ''جو شخص بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے اور وہ برص کا شکار ہو جائے تو وہ اس صورت میں خود کو ہی ملامت کرے۔'' احمد، ابوداؤد، اور ابوداؤدؒ نے کہا: یہ مشہور ہے کہ یہ روایت مسند ہے، لیکن یہ صحیح نہیں۔ رواہ احمد وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4550)

ہفتے یا بدھ کے روز پچھنے سے برص

وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلَى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

امام زہریؒ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہفتے یا بدھ کے روز پچھنے لگوائے یا کوئی دوائی لیپ کرے تو وہ برص کا شکار ہونے کی صورت میں صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4551)

فلاں تاریخ کو پچھنے لگوانے سے پورا سال کوئی بیماری نہیں ہوتی

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ». رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قمری مہینے کی سترہ تاریخ کو منگل کے دن پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماریوں کے لیے دوائی ہے۔'' امام احمد کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے اسے روایت کیا ہے، اور اس کی سند قوی نہیں، اور منتقیٰ میں اسی طرح ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4574)

دجال

کیادجال آچکا؟

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی بربادی کے وقت ہوگی، اور یثرب کی خرابی بڑی جنگ کے وقت ہوگی، اور بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ کے وقت ہوگی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کے وقت ہوگی۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5424)

کیادجال آچکا؟

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «الملحمة الْعُظْمَى وَفتح القسطنطينة وَخُرُوج الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال سات ماہ میں ہوگا۔'' رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5425)

کیادجال آچکا؟

وَعَن عبد الله بن بُسر أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا أصح

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ عظیم اور شہر کی فتح کے مابین چھ سال کا وقفہ ہوگا جبکہ دجال کا ظہور ساتویں سال ہوگا۔'' ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5426)

دجال کی کہانی

وَعَنْ فَاطِمَةَ بنت قيس قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: «لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ سفينة فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ قَالُوا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أعظمُ إِنسان مَا رَأَيْنَاهُ قطُّ خَلْقاً وأشدُّهُ وَثَاقاً مجموعةٌ يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ. قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحن أُناس من العرب ركبنَا فِي سفينةٍ بحريّة فلعِبَ بِنَا الْبَحْر شهرا فَدَخَلْنَا الجزيرة فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ. قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ. قَالُوا: وَعَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نعم هِيَ كَثِيرَة الْمَاء وَأَهله يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وأطاعوهُ. قَالَ لَهُم: قد كَانَ ذلك؟ قُلْنَا: نعم. قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي: إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا استقبلني ملكٌ بيدِهِ السيفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ-: «هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ. أَلَا إِنه فِي بَحر الشَّأْمِ أَو بحرِ اليمنِ لَا بل من قبل الْمشرق مَا هُوَ من قبل الْمشرق مَا هُوَ من قبل الْمشرق مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمشرق.

رَوَاهُ مُسلم

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے، میں مسجد کی طرف گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو منبر پر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے، فرمایا: ''تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کس لیے جمع کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی رغبت (مال غنیم ❓❓ وغیرہ دینے) کے لیے جمع نہیں کیا ہے نہ کسی خوف کی وجہ سے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی شخص تھا، وہ آیا اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اس نے مجھے وہ بات بیان کی اور وہ اسی بات کے موافق تھی جو میں تمہیں مسیح دجال کے متعلق بیان کرتا ہوں، اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم و

جذام قبیلے کے تیس افراد کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، موجیں ایک ماہ تک انہیں سمندر میں لیے پھریں (باہر کنارے پر پہنچنے کا موقع نہ ملا) وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے کے قریب پہنچ گئے، وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک حیوان انہیں ملا، بالوں کی کثرت کی وجہ سے وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا اگلا حصہ کون سا ہے اور پچھلا حصہ کون سا ہے؟ انہوں نے کہا تیری تباہی ہو، تو کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں، ہم نے کہا جاسوس سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، تم گرجا میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہیں ملنے کا مشتاق ہے، انہوں نے (تمیم داری) نے فرمایا: جب اس نے اس آدمی کے متعلق ہمیں بتایا تو ہم اس (حیوان) سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو، ہم جلدی جلدی چلے حتی کہ ہم گرجے میں داخل ہو گئے، تو وہاں ایک عظیم جثے والا انسان تھا، ہم نے تخلیق و مضبوطی کے لحاظ سے اس جیسا انسان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے مابین لوہے کی زنجیریں تھیں، ہم نے کہا: تیری تباہی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: تم میری خبر (معلوم کرنے) پر تو قدرت پا چکے ہو، مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر کی موجیں ایک ماہ تک ہمیں ادھر ادھر پھیراتی رہیں، ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک جانور ہمیں ملا تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم گرجے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، لہذا ہم جلدی جلدی تیرے پاس پہنچ گئے ہیں، لیکن اس جاسوس سے ہم خوفزدہ ہوئے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو، اس نے کہا: تم مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، سنو! قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دے گا، اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کے متعلق مجھے بتاؤ؟ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا، اس نے کہا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ کیا چشمے میں پانی ہے، اور کیا وہاں رہنے والے چشمے کے پانی سے زراعت کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں اس میں پانی بھی بہت ہے، اور وہاں کے رہنے والے اس پانی سے زراعت بھی کرتے ہیں، اس نے کہا: مجھے ان پڑھوں (عربوں) کے نبی کے متعلق بتاؤ اس نے کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے ہیں؟ اس نے کہا: کیا عربوں نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: ان کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب آچکے ہیں، اور انہوں (عربوں) نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس نے کہا: سنو! اگر وہ ان کی اطاعت کریں تو ان کے حق میں یہی بہتر ہے اور میں اب تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، بے شک قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکل آؤں گا، میں زمین پر چلوں گا، اور میں چالیس روز میں زمین پر مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے علاوہ ہر بستی میں اتروں گا، وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ میں جب بھی ان دونوں میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونتے ہوئے میرے سامنے آجائے گا، اور وہ اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا، اور اس کے ہر راستے اور دروازے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ نے منبر پر چھڑی ماری: یہ (یعنی مدینہ) طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔ سنو! کیا میں نے تمہیں حدیث سنادی تھی؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں (فرمایا) ''سنو! وہ شام کے سمندر میں ہے یا وہ یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اشارہ فرمایا تھا وہ مشرق کی طرف تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5482)

دجال کی کہانی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ: قَالَتْ: قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعَرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعَرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے، تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق بیان کیا کہ انہوں (تمیم داری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''میں اچانک ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، اس محل کی طرف جاؤ، میں وہاں گیا تو وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ساتھ طوق بھی ہیں، اور وہ زمین وآسمان کے درمیان کود رہا ہے، میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5484)

صحابہؓ نے دجال کو دیکھا تھا

وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدجال قومه وإني أُنذركموه» فرصفه لَنَا قَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «مِثْلُهَا» يَعْنِي الْيَوْمَ «أو خير». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نوحؑ کے بعد ہر نبیؑ نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس کا تعارف کرایا، فرمایا: ''عنقریب کوئی جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے، اسے پالے گا۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جیسے آج ہیں یا (اس سے) بہتر۔'' حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5486)

دجال خراسان سے نکلے گا (ایرانی قلم کار)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصّديق قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المجانّ المطرقة. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمرو بن حریث نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''دجال مشرقی سرزمین سے نکلے گا، جسے خراسان کہا جاتا ہے، جو لوگ اس کی اتباع کریں گے ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5487)

دجال کے ماننے والوں سے سروں پر سبز کپڑے ہونگے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ». رَوَاهُ فِي شرح السّنة

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار افراد دجال کی اتباع کریں گے، ان کے سروں پر سبز سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5490)

دجال کی صلاحیت

وَعَن أسماءَ بنتِ يزيدَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاث سِنِين سنة تمسك السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا. وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا. وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ. فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً. قَالَ: وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ: «مَهْيَمْ أَسْمَاءُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خليفتي على كل مُؤْمِنٍ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ أَهْلَ السماءِ من التسبيحِ والتقديسِ». رَوَاهُ أَحْمد

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے، آپ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اس سے پہلے تین قسم کے قحط ہوں گے، ایک قحط یہ ہوگا کہ اس میں آسمان تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی تہائی نباتات روک لے گی، دوسرے میں یہ ہوگا کہ آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی دو تہائی نباتات روک لے گی، اور تیسرے میں آسمان اپنی ساری بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تمام نباتات روک لے گی چوپاؤں میں سے کوئی کھر والا باقی بچے گا نہ کوئی کچلی والا، سب ہلاک ہو جائیں گے، اس کا سب سے شدید فتنہ یہ ہوگا کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا تو کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے اونٹ کو زندہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کر لے گا، تو اس کے تھن بہترین ہو جائیں گے اور اس کی کوہان بہت بڑی ہو جائے گی۔'' فرمایا: ''وہ (دجال) دوسرے آدمی کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور والد وفات پا چکے ہوں گے، تو وہ (اسے) کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لیے تمہارے والد اور تمہارے بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے والد اور اس کے بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔''

اسماء رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی ضرورت کی خاطر تشریف لے گئے، پھر واپس آ گئے، اور لوگ آپ کے بیان کردہ فرمان میں فکر و غم کی کیفیت میں تھے، بیان کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: ''اسماء کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دل نکال کر رکھ دیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنا آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکا کر ابھی فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ پھر بھوک لگ جاتی ہے، تو اس روز مومنوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: ''تسبیح و تقدیس جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لیے کافی ہوگی۔'' حسن، رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5491)

دجال کا گدھا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دجال ایک نہایت سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا، اس کے دونوں کانوں کے مابین ستر باع (ایک باع دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہے) فاصلہ ہوگا۔'' رواہ البیھقی فی البعث والنشور۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5493)

ابن صیاد کی کہانی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بن الخطاب انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ الصياد حَتَّى وجدوهُ يلعبُ مَعَ الصّبيانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: «أتشهدُ أَنِّي رسولُ الله؟» فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ. ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَصَّهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «آمنت بِاللَّهِ وبرسله» ثمَّ قَالَ لِابْنِ صيَّاد: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا» وَخَبَّأَ لَه: (يوم تَأْتِي السَّماءُ بِدُخانٍ مُبِينٍ) فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: «اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خير لَك فِي قَتْلِهِ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يسمعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ: أَيْ صَافُ-وَهُوَ اسْمُهُ-هَذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے اسے بنو مغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، ابن صیاد ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا) پتہ اس وقت چلا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف (غصہ سے) دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے زور سے دبایا اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: ''تم کیا دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: میرے پاس سچا اور

جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہارے لیے اپنے دل میں ایک چیز چھپائی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) آپ نے یہ بات چھپائی تھی: ''جس دن آسمان ظاہر دھوئیں کے ساتھ آئے گا۔'' اس نے کہا: وہ دخ (دھواں) ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دور ہو جا، تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ اس کے متعلق مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جس میں ابن صیاد تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے تنوں میں چھپنے لگے آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھ لے، آپ اس سے کچھ سن لیں، ابن صیاد مخملی چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجور کے تنوں میں چھپ رہے تھے، اس نے کہا: صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے (دیکھو!) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے، چنانچہ ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو (اس حالت پر) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) ظاہر کر دیتا۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبیؑ نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم خوب جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5494)

ابن صیاد سے مکالمہ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ - فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ مَاذَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى؟» قَالَ: أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لُبِّسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ مدینے کے کسی راستے میں اس (ابن صیاد) سے ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' جواب میں اس نے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔'' تو کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: میں تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو شیطان کا تخت سمندر پر دیکھتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو (اس کے علاوہ اور) کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: دو سچے اور ایک جھوٹا دیکھتا ہوں یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے، تم اسے چھوڑ دو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5495)

ابن صیاد

وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «در مَكَّة يبضاء ومسك خَالص». رَوَاهُ مُسلم

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نرم وملائم سفید خالص کستوری ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5496)

ابن صیاد

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ. فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صياد؟ أما علمت أَن رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غضبةٍ يغضبها». رَوَاهُ مُسلم

نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو انہوں نے اس سے کوئی بات کہی جس نے اسے ناراض کر دیا اور غصہ کی وجہ سے اس کی سانس پھول گئی حتی کہ راستہ بھر گیا (اس کے بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی، تو انہوں نے انہیں فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے ابن صیاد سے کس چیز کا قصد کیا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے نکلے گا جو اسے غصہ دلایا جائے گا۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5497)

ابن صیاد کے دلائل

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صياد إِلَى مَكَّة فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ». وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «هُوَ كَافِرٌ». وَأَنَا مُسلم أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ»؟ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: فَلَبَسَنِي قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مکہ کی طرف جاتے ہوئے ابن صیاد کے ساتھ تھا، اس نے مجھے کہا: مجھے لوگوں (کے کلام) سے کس قدر تکلیف پہنچی ہے؟ وہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہیں ہو گی۔'' جبکہ میری اولاد ہے، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ''وہ کافر ہے؟'' جبکہ میں مسلمان ہوں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''وہ مدینہ میں داخل ہو گا نہ مکہ میں۔'' جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکے جا رہا ہوں، پھر اس نے مجھ سے اپنی آخری بات یہ کی: سن لو، اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش اور وقت پیدائش کو جانتا ہوں اور وہ کہاں ہے؟ یہ بھی جانتا ہوں، میں اس کے والدین کو جانتا ہوں، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس (ابن صیاد) نے مجھے اشتباہ میں ڈال دیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے کہا: تیرے لیے باقی ایام میں تباہی ہو، ابو سعید بیان کرتے

ہیں، اسے کہا گیا: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ (دجال) تم ہی ہو؟ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: اگر وہ چیز (دجال کی خصلت و جبلت وغیرہ) مجھ پر پیش کی جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5498)

ابن صیاد کی آنکھ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ. قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِم

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس (ابن صیاد) سے ملا اور اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں تیری آنکھ کو کب سے ایسے ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا: تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے، اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تیرے عصا میں پیدا کر دے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ گدھے سے بھی زیادہ خوفناک آواز میں چیخنے لگا، میں نے (اس کی) آواز سنی۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5499)

اللہ کی قسم ابن صیاد دجال ہے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ. قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ناگواری نہیں فرمائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5500)

اللہ کی قسم ابن صیاد دجال ہے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ»

نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد و البیھقی فی کتاب البعث والنشور۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5501)

دجال آکر گزر گیا

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «يمْكث أَبُو الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ». ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: «أَبُوهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ. فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مجندل فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ: مَا قلتما: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا ينَام قلبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کے والدین تیس سال تک (بے اولاد) رہیں گے اور ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا، پھر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو کانا، بڑے دانتوں والا اور بہت ہی کم منافع پہنچانے والا ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے والدین کے متعلق ہمیں تعارف کرایا، فرمایا: ''اس کا والد طویل القامت، پتلا ہوگا اور اس کی ناک لمبی ہوگی، اس کی والدہ موٹی لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔'' ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کی خبر سنی تو میں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ گئے حتی کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچ گئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو صفات بیان کی تھیں وہ ان میں موجود تھیں، ہم نے ان سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم تیس سال تک (بے اولاد) رہے، اور ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا، پھر ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو کانا، لمبے دانتوں والا اور انتہائی کم نفع مند ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم ان دونوں کے پاس سے نکلے تو وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آواز پست تھی، اس نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو یہ کہا: تم دونوں نے یہ کیا کہا تھا؟ ہم نے کہا: ہم نے جو کہا تھا کیا تو نے اسے سن لیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں جبکہ میرا دل نہیں سوتا۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5503)

دجال کی تلاش

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَأَشْفَقَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِن يَكُونَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ. فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ؟ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِن يكن هُوَ فَلَيْسَتْ صَاحِبُهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَإِلَّا يكن هُوَ فَلَيْسَ لَك أَن تقتل رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ». فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَّال. رَوَاهُ فِي شرح السّنة وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک بچے کو جنم دیا جس کی آنکھ نہیں تھی، اس کی کلیاں نظر آرہی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ وہ دجال نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک چادر کے نیچے کچھ غیر واضح باتیں کرتے ہوئے پایا، اس کی

والدہ نے اسے اطلاع کر دی، کہا: عبداللہ! یہ تو ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، وہ چادر سے نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر وہ اس (ابن صیاد) کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) بیان کر دیتا۔'' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے معنی کی مثل حدیث بیان کی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر تم اسے قتل کرنے والے نہیں ہو، اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریمؑ ہیں، اور اگر وہ (دجال) نہ ہوا تو پھر کسی ذمی شخص کو قتل کرنے کا تمہیں کوئی حق حاصل نہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل خوف زدہ رہے کہ وہ دجال ہے۔ رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5504)

دجال

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ» لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا «فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ» قَالَ: فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وقفوهم إِنَّهُم مسؤولون. فَيُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: «فَذَلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ «الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِي «بَاب التَّوْبَة

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال ''پھر اللہ عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہو گی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہو گی، حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔'' فرمایا: ''بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہو گا، ان کی زندگی خوشگوار ہو گی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔'' فرمایا: ''سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہو گا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا)

آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کر دو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے ؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔'' فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا جائے گا۔'' رواہ مسلم۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ہجرت منقطع نہیں ہو گی'' باب التوبۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5520)

حضور ﷺ کی عمر

حضور ﷺ کی عمر تریسٹھ برس تھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثلاث عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فهاجرَ عشر سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ (نبوت کے) تیرہ سال مکے میں رہے اور آپ پر وحی آتی رہی، پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے ہجرت کے دس سال (مدینے میں) قیام فرمایا، اور آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5837)

حضور ﷺ کی عمر پینسٹھ برس تھی

وَعَنْهُ قَالَ: أَقَامَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانِ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پندرہ برس رہے، آپ سات سال تک آواز سنتے اور روشنی دیکھتے رہے، اور (اس کے علاوہ) آپ کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے، اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی آتی رہی، آپ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا: اور پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5838)

حضور ﷺ کی عمر ساٹھ سال تھی

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: تَوَفَّاهُ اللّٰهُ على رَأس سِتِّينَ سنة. مُتَّفق عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساٹھ سال مکمل ہونے پر وفات دی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5839)

تریسٹھ برس عمر

وَعَنْهُ قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل البُخَارِيّ: ثَلَاث وَسِتِّينَ أَكثر

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب روح قبض کی گئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی بھی روح جب قبض کی گئی تو اس وقت ان کی عمریں بھی تریسٹھ برس کی تھیں۔ رواہ مسلم۔ محمد بن اسماعیل امام بخاریؒ نے فرمایا: تریسٹھ برس کی عمر کے متعلق روایات زیادہ ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5840)

مومن کی عمر ساٹھ سے ستر برس ہوتی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5279)

مومن کی عمر ساٹھ سے ستر برس ہوتی ہے

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ». رَوَاهُ «التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي «بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں، اور اس (ساٹھ، ستر) سے تجاوز کرنے والے ان میں سے کم ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔ اور عبداللہ بن شخیر سے مروی حدیث باب عیادۃ المریض میں ذکر ہو چکی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5280)

ہبہ

ہبہ واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السوء». رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہبہ واپس لینے والا، قے کر کے اسے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں؟'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3018)

ہبہ واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے، مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دیتا ہے، اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے، حتی کہ شکم سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے، پھر اسے کھانے لگتا ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3021)

ہبہ واپس

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» قَالَ: لَا قَالَ: «فَأَرْجِعْهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: «أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟» قَالَ: بَلَى قَالَ: «فَلَا إِذن». وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تشهد رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟» قَالَ: لَا قَالَ: «فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ». قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: «لَا أشهد على جور

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (برابر) اس طرح کا ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس لے لو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ سارے تیرے ساتھ مساوی حسن سلوک کریں؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تم ایسے کیوں نہیں کرتے؟'' ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ (میری والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں حتی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنالو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو عرض کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے اور اللہ کے رسول! اس نے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3019)

ہبہ واپسی کی اصل حدیث

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ: انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ: أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَلَهُ إِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ». رَوَاهُ مُسْلِم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کر دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو عرض کیا: فلاں کی بیٹی (یعنی میری اہلیہ) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بناؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اور بھی بھائی ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے جو اس لڑکے کو دیا ہے وہ ان سب کو بھی دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو مناسب نہیں، اور میں تو صرف حق بات پر ہی گواہی دیتا ہوں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3031)

گمشدہ چیز

گمشدہ چیز ملے تو ایک سال انتظار کرو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ: «مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينَ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ» وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ إِلَى آخِرِهِ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی ضرورت مند شخص، جو کہ کپڑے میں ڈال کر لے جانے والا نہ ہو، وہاں سے کھالے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، اور جو شخص وہاں سے کچھ ساتھ لے آئے تو اس پر دوگنا تاوان اور سزا ہے، اور جو شخص جنس کے ڈھیر لگ جانے کے بعد وہاں سے ڈھال کی قیمت کے برابر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔'' اور گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کے بارے میں بھی دوسری چیزوں کی طرح ہی ذکر کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، آپ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ شارع عام اور بڑی بستی سے ملے تو پھر تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کے حوالے کر، اور اگر کوئی مالک نہ آئے تو پھر وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ کسی بے آباد قدیم جگہ سے ملے تو پھر اس میں اور مدفون خزینے میں پانچواں حصہ ہے۔'' نسائی۔ ابوداؤدؒ نے بھی انہی سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث: سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ سے آخر تک مروی ہے۔ اسنادہ صحیح، رواہ النسائی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3036)

علیؓ کو دینار ملا، فرمایا یہ تو اللہ کا رزق ہے، سب نے کھالیا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَذَا رِزْقٌ اللَّهِ» فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتِ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو اللہ کا رزق ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا۔ جب اگلا روز ہوا تو ایک عورت دینار کا اعلان کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی! دینار واپس کرو۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3037)

مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا شعلہ ہے

وَعَنِ الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کی گم شدہ چیز (اگر وہ اعلان کیے بغیر اٹھالی جائے تو وہ) آگ کا شعلہ ہے۔'' صحیح، رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3038)

کتے، بلی، زانیہ، کاہن کی کمائی منع ہے

کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا گیا ہے

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شرینی (یعنی نیاز) سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2764)

کتے بلی کی قیمت منع ہے

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2768)

گلوکارہ اور زانیہ کی کمائی سے منع کیا گیا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ و كَسْبِ الزَّمارةِ. رَوَاهُ فِي شرح السّنة

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی (گلوکارہ یا زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البغوی فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2779)

کرامت

کرامت

عَن أَنس أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينقلبان وبيد كل مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عصى أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتَّى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا حَتَّى إِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بلغ أَهله رَوَاهُ البُخَارِيّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر اور عبادہ بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے کسی مسئلہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ شدید تاریک رات میں رات کا کافی حصہ گزر گیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے واپسی کے لیے روانہ ہوئے، ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی سی لاٹھی تھی، چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے، لیکن جب ان دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں تو دوسرے کے لیے اس کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی، دونوں میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5944)

کرامت

وَعَن جَابر قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرَ فِي قبر رَوَاهُ البُخَارِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوۂ احد کا وقت آیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: میں اپنے متعلق سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کے علاوہ میں اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز شخص کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا، میرے ذمے کچھ قرض ہے اسے ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے، میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5945)

کرامت

وَعَن عبد الرَّحْمَن بن أبي بكر إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فليذهب بثالث وَإِن كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سادس» وَأَن أَبَا بكر جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلق النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بكر تعشى عِنْدَ النبيّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ الله. قَالَت لَهُ امْرَأَته: وَمَا حبسك عَن أضيافك؟ قَالَ: أوما عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ فَغَضِبَ وَقَالَ: لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي «المعجزات»

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے، جس شخص کے پاس چار افراد کا کھانا ہو تو وہ پانچویں کو یا چھٹے کو ساتھ لے جائے۔'' اور ابو بکر رضی اللہ عنہ تین کو ساتھ لے کر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس کو ساتھ لے کر گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں کھایا، پھر وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نماز عشاء پڑھ لی گئی، پھر واپس تشریف لے آئے اور وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھایا، پھر جتنا اللہ نے چاہا رات کا حصہ گزر گیا تو وہ واپس اپنے گھر چلے گئے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ کو آپ کے مہمانوں کے ساتھ آنے سے کس نے روکا تھا؟ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا: انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئیں، وہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عورت نے بھی قسم کھالی کہ وہ اسے نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (حلف اٹھانا) شیطان کی طرف سے تھا۔ انہوں نے کھانا منگایا، خود کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا، وہ لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھایا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا، بیان کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا۔ متفق علیہ۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ)) باب المعجزات میں گزر چکی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5946)

کرامت

عَن عَائِشَة قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب نجاشی فوت ہوئے تو ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ ان کی قبر پر مسلسل روشنی نظر آ رہی ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5947)

کرامت

وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا تجرد مَوْتَانَا أَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رجل إِلَّا وذقنه فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ

مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ؟ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ»

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ جس طرح ہم اپنے فوت ہونے والے دیگر افراد کے (بوقت غسل) کپڑے اتار دیتے تھے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی کپڑے اتار دیں یا ہم کپڑوں سمیت غسل دیں، جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند طاری کر دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر شخص کی تھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگنے لگی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے ان سے بات کی مگر صحابہ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا، (اس نے کہا) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو، وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو اس طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ پر تھی، وہ قمیص کے اوپر پانی گراتے تھے اور آپ کی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔ اسنادہ حسن، رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5948)

کرامت

وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ. فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

ابن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے، یا انہیں قید کر لیا گیا، وہ لشکر کی تلاش میں دوڑنے لگے تو اچانک شیر سے سامنا ہو گیا، انہوں نے فرمایا: ابوالحارث (شیر کی کنیت)! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں، میرے ساتھ یہ یہ مسئلہ بنا ہے، شیر دم ہلاتا ہوا آپ کے سامنے آیا، حتیٰ کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب وہ کہیں سے (خوفناک) آواز سنتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا، پھر وہ ان کی طرف آجاتا حتیٰ کہ وہ لشکر کے ساتھ جا ملے پھر شیر واپس چلا گیا۔ رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5949)

کرامت

وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: انْظُرُوا قبر النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فاجعلوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

ابوالجوزاء بیان کرتے ہیں، مدینہ والے شدید قحط کا شکار ہو گئے تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی طرف دیکھو (جاؤ) اور اس میں سے آسمان کی طرف کچھ سوراخ بنا دو حتیٰ کہ ان پر کوئی پردہ نہ ہو، انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ گھاس اگ آئی اونٹ اس قدر فربہ ہو گئے کہ وہ چربی سے پھول گئے اور اس سال کا نام عام الفتق یعنی (خوشحالی کا سال) رکھا گیا۔ رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5950)

کرامت

وَعَن سعید بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَ: لَمَّا کَانَ أَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ یَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِیّ

سعید بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں، جب حرا کا واقعہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تین روز تک اذان ہوئی نہ نماز اور نہ ہی سعید بن مسیّب مسجد سے باہر نکل سکے، انہیں نماز کا وقت، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک سے آنے والی مبہم سی آواز سے معلوم ہوتا تھا۔ رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5951)

کرامت

عَن عُرْوَة بن الزبیر أَنَّ سَعِیدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خاصمته أروی بنت أویس إِلَی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَیْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِیدٌ أَنَا کُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَیْئًا بَعْدَ الَّذِی سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وماذا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَی سَبْعِ أَرَضِینَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُکَ بَیِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ کَانَتْ کَاذِبَةً فَعَمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِی أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّی ذهب بصرها ثُمَّ بَیْنَا هِیَ تَمْشِی فِی أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِی حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ: أَصَابَتْنِی دَعْوَةُ سَعِیدٍ وَأَنَّهَا مَرَّتْ علی بئرٍ فِی الدَّار الَّتِی خاصمته فَوَقَعت فِیهَا فَکَانَت قبرها

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے متعلق اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین حاصل کرلی ہے، سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سن لینے کے بعد بھی ان کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کروں گا؟ مروان نے کہا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے بالشت بھر زمین ناحق حاصل کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔'' تب مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔ سعید نے دعا فرمائی: اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی بنادے اور اسے اس کی زمین میں موت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ فوت ہوئی تو وہ اندھی ہو چکی تھی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہو گئی۔ اور صحیح مسلم میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اس کے ہم معنی روایت ہے کہ انہوں نے اسے بینائی سے محروم دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا، اور وہ کہتی تھی: مجھے سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ گھر کے اس کنویں کے پاس سے گزری جس کے متعلق اس نے ان (سعید رضی اللہ عنہ) سے مقدمہ کیا تھا، وہ اس میں گری اور وہی اس کی قبر بنی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5953)

کرامت۔یاساریہ الی الجبل

وَعَنِ ابْنِ عمر أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ: يَاسَارِيَ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَاظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا،اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا،اس اثنامیں کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: ساریہ ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: امیر المومنین ! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالی نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5954)

صحابی کی شادی، حضور ﷺ بے خبر

صحابی کی شادی، حضور ﷺ بے خبر

وَعَنْ جَابِرٍ: قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بعرس قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تلاعبها وتلاعبك». فَلَمَّا قدمنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عشَاء لكَي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ہم واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے شادی کر لی؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے عرض کیا: جی! بیوہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' جب ہم (مدینہ کے) قریب پہنچ گئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ حتی کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ منتشر بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3088)

صحابی کی شادی، حضور ﷺ بے خبر

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى «وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے بدن یا کپڑے) پر زعفران کا نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے پانچ درہم کے عوض ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3210)

دعوت

جس نے دعوت ترک کی اس نے اللہ رسول کی نافرمانی کی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَه»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بُرا کھانا، ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس نے دعوت ترک کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3218)

جس نے دعوت ترک کی اس نے اللہ رسول کی نافرمانی کی

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمن دخل على غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے چلا آئے تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور ڈاکو کی حیثیت سے خارج ہوا۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3222)

مومن وہ ہے جسے مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آجائے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔'' صحیح، رواہ الترمذی و النسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:1610)

قرآن کی رو سے مومن وہ ہوتا ہے جو اللہ کریم کے تمام احکامات کی پیروی کرے لیکن ملاحظہ کیجئے یہاں کیا کہا جارہا ہے:

مومن میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلا الخيانة وَالْكذب». رَوَاهُ أَحْمد

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن میں خیانت اور جھوٹ کی عادت نہیں ہو سکتی البتہ ان کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4860)

مومن میں جھوٹ کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: «نعم». فَقيل: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيلَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شعب الْإِيمَان» مُرْسلا

صفوان بن سُلیمؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا، کیا مؤمن بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر عرض کیا گیا: کیا مؤمن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ سے عرض کیا گیا، کیا مؤمن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' مالک، بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔ رواہ مالک والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4862)

حضرت خبابؓ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ. وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِيَ الْآنَ لَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى وَقَالَ لَكِنَّ حَمْزَةَ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يذكر: ثُمَّ أُتِيَ بكفنه إِلَى آخِره

حارثہ بن مضربؒ بیان کرتے ہیں، میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے جسم کو سات جگہوں پر داغا ہوا تھا، انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس طرح بھی دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں تھا، جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ بیان کرتے ہیں، پھر ان کا کفن لایا گیا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو رونے لگے اور فرمایا: ''لیکن حمزہ کو کفن کے لیے ایک چھوٹی سی دھاری دار چادر نصیب ہوئی، جب اسے ان کے سر پر کیا جاتا تو پاؤں سے اکٹھی ہو جاتی اور جب پاؤں پر کی جاتی تو سر کی طرف سے اکٹھی ہو جاتی، حتیٰ کہ اسے ان کے سر پر پھیلا دیا گیا اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی۔'' احمد، ترمذی، البتہ امام ترمذیؒ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ان کے لیے کفن لایا گیا، آخر حدیث تک۔

اسنادہ صحیح، رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1615)

قرض اور کفر برابر ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». وَفِي رِوَايَةٍ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ». قَالَ رَجُلٌ: وَيُعْدَلَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ النَّسَائِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں کفر و قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کفر، قرض کے برابر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' اور دوسری روایت میں ہے: ''اے اللہ! میں کفر و فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: وہ دونوں برابر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' اسنادہ حسن، رواہ النسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2481)

ابن خطل کو قتل کر دو

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: «اقتله»

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو کسی آدمی نے آکر بتایا کہ ابن خطل غلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2718)

نکاح

جس نکاح میں ڈھول (دف) نہ بجایا جائے وہ حرام ہے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ. رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح کے موقع پر (نکاح کی) تشہیر اور دف بجانا (نکاح) حلال اور حرام میں فرق کرتا ہے۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3153)

باہمی گفتگو

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حرم من النّسب؟». رَوَاهُ مُسلم

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں رغبت رکھتے ہیں؟ وہ قریش کی سب سے زیادہ حسین و جمیل لڑکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں، اور اللہ نے رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام کیے ہیں، جو اس نے نسب کی وجہ سے حرام کیے ہیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3163)

نکاح، طلاق اور رجوع مذاق مذاق میں بھی ہو جاتے ہیں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں حقیقت میں بھی حقیقت ہیں اور مزاح میں بھی حقیقت ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3284)

چار گواہ

کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھو تو چار گواہ لاؤ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ» قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پاؤں تو کیا میں اس (آدمی) کو ہاتھ نہ لگاؤں ح��ی کہ میں چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' انہوں نے عرض کیا، ہر گز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے ساتھ ایسا ہوا تو میں اس (گواہی) سے پہلے ہی تلوار کے ذریعے اس کا کام تمام کر دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے سردار کی بات غور سے سنو، کیونکہ وہ غیور شخص ہے، اور میں اس سے زیادہ غیور ہوں جبکہ اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3308)

عدت

دوران عدت دوا استعمال کرنا منع ہے

وَعَنْ أُمِّ سلمةَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: «لَا» قَالَ: «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وعشرٌ وَقد كَانَت إِحْدَاهُنَّ فِي الجاهليَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ»

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' دو بار یا تین بار، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار یہی فرماتے: ''نہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (عدت) چار ماہ دس دن ہے، جبکہ دور جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔'' (ایک سال بعد عدت ختم ہوتی تھی) متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3329)

بیوہ عورت زرد اور سرخ رنگ کے کپڑے نہ پہنے نہ زیور پہنے

وعنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر من الثياب ولا الممشقة ولا الحلى ولا تختضب ولا تكتحل». رواه ابو داود والنسائي

ام سلمہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ نہ تو زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور نہ سرخ رنگ کے، اور نہ وہ زیور پہنے اور خضاب لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3334)

سانڈا حلال ہے

سانڈا حلال ہے

وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ» قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں میمونہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ خالد بن ولید کی اور ابن عباس کی خالہ ہیں، انہوں نے ان کے ہاں بھنا ہوا سانڈا پایا، میمونہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وہ پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانڈے سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پایا نہیں جاتا اس لیے میں طبعی طور پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے اپنے قریب کر لیا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4111)

سانڈا حلال ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ

ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4112)

سانڈے کا گوشت کھانا منع ہے

وَعَنْ عبدِ الرَّحمنِ بنِ شِبْلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانڈے کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4127)

ٹڈی حلال ہے

ٹڈی حلال ہے

وَعَنِ ابنِ أَبِی أَوْفٰی قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَأْکُلُ مَعَہُ الجرادَ

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، سات غزوات میں شرکت کی، ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4113)

ٹڈی حلال ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَدَمَانِ: الْمَیْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ: الْکَبِدُ وَالطِّحَالُ. رَوَاہُ أَحمدُ وابنُ مَاجَہ وَالدَّارَقُطْنِیّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو خون حلال کئے گئے ہیں، دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے، جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔'' رواہ احمد وابن ماجہ والدار قطنی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4132)

ٹڈی حلال ہے

وَعَن سلمَان قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: «أَکْثَرُ جُنُودِ اللّٰہِ لَا آکُلُہُ وَلَا أُحَرِّمُہُ». رَوَاہُ أَبُو دَاوُدُ وَقَالَ محیی السّنۃ: ضَعِیف

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ کا کثیر لشکر ہے، میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام قرار دیتا ہوں۔'' ابوداؤد، محی السنہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4134)

کھڑے ہو کر پینا

کھڑے ہو کر پینا منع ہے

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پیئے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4266)

کھڑے ہو کر پینا منع ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِئْ». رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیئے، تم میں سے جو شخص بھول جائے تو وہ قے کر دے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4267)

حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ڈول میں آبِ زم زم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4268)

کھڑے ہو کر پینا منع ہے

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أُنَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازِ ظہر ادا کی پھر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے وہ کوفہ کے چبوترے پر بیٹھ گئے حتی کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے پانی پیا، اپنا چہرا اور ہاتھ دھوئے، اور راوی نے ذکر کیا، آپ نے اپنا سر اور دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور

بچاہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4269)

حضور ﷺ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پی لیا کرتے ہیں

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جده قَالَ: رَأَيْت رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی پی لیا کرتے تھے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4276)

حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا

وَعَن كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيح

کبشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے اس (مشکیزے) کے منہ کی طرف توجہ رکھی اور میں نے اس (مشکیزے کے منہ) کو کاٹ لیا۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4281)

نام

کوئی شخص اپنے نام اور کنیت کو اس طرح اکٹھا نہ کرے محمد ابوالقاسم

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمه و كُنيتِه وَيُسمى أَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نام اور اپنی کنیت کو اس طرح اکٹھا کر کے محمد ابوالقاسم نام رکھ لے۔ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4769)

میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت نہ رکھو، کنیت رکھو تو نام نہ رکھو

وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ قَالَ: «إِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «مَن تسمَّى باسمي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ باسمي»

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میرے نام پر نام رکھو تو پھر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے میرے نام پر نام رکھا تو وہ میری کنیت نہ رکھے، اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھی تو وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔'' صحیح، رواہ الترمذی وابن ماجہ وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4770)

کون ہے جس نے حرام کیا؟

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَ كَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحرم كنيتي ؟ أَو ما الذي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ محيي السّنة: غَرِيب

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے، لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے وہ جس نے حلال قرار دیا میرا نام رکھنا اور حرام کیا میری کنیت رکھنا، یا کون ہے وہ جس نے حرام کیا میری کنیت رکھنا اور حلال کیا میرا نام رکھنا؟'' ابوداؤد، اور محی السنہؒ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4771)

نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھنا جائز ہے

وَعَنْ مُحَمَّدِ بن الحنفيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

محمد بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4772)

صحابی کا اپنا نام تبدیل کرنے سے انکار

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ بیان کرتے ہیں، میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ تم سہل ہو۔'' اس نے کہا: میں اپنے والد کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیّب نے فرمایا: اس کے بعد ہم میں ''حزونت'' (سختی) برقرار رہی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4781)

سب سے سچا نام حارث ہے

وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَمَّوْا أَسْمَاءَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ أَقبحها حربٌ ومُرَّة». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابو وہب جشمی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاءؑ کے ناموں پر نام رکھا کرو، اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں، سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے جبکہ سب سے قبیح نام حرب اور مرہ ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4782)

اونٹ کا پیشاب

اونٹ کا پیشاب

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَمَّرُوا أَعْيُنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَّلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا تاکہ وہاں وہ ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں، انہوں نے ایسے کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے، اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں، پھر ان کا خون بہتا رہا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ''انہوں نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلائیوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں گرم کیا گیا اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیر کر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا وہ پانی طلب کرتے رہے مگر انہیں پانی نہ دیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3539)

آلات موسیقی

قرآن موسیقی کے موضوع پر مکمل خاموش ہے ، جو لوگ لہو الحدیث کو موسیقی کی حرمت میں گھسیڑتے ہیں یہ ان کا ذاتی تقوی اور تاویل ہے جو شریعت نہیں ہو سکتی ،حقیقت یہ ھے کہ موجودہ اسلام میں مقدسوں اور قدسیوں کے ذاتی تقوے اور تاویلوں کی بھرمار ھے جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنے مزاج کے مطابق کی ہیں ،اور جن کو ماننا شریعت کا تقاضا نہیں " تقدس " کا تقاضا ہے، جو ان شخصیات کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے ،، پیر کرم شاہ الازھری صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس کو مباح ہی لکھا ھے اور تمام تاویلوں کو رد کر دیا ہے ،، اس کے ساتھ یہ وضاحت ضرور کی ہے کہ ہر وقت موسیقی کو وطیرہ بنا لینا بھی درست نہیں کیونکہ کسی بھی شغل کو غالب کر لینا اور اس میں افراط مناسب و معقول نہیں ،، ھم لوگ پہلے ایک عقیدہ بناتے ہیں پھر قرآن و حدیث جو کھینچ کھانچ کر اس پر چڑھاتے ہیں ، یعنی اصل میں اپنی ہی رائے کو قرآن و حدیث کا لباس پہنانے کی کوشش کرتے ہیں ،،،، لہو الحدیث گانا ہی کیوں ؟ پوری زندگی بھی لہو و لعب ہے ،، انما الحیوۃ الدنیا لھو ولعب، اولاد اور مال بھی لہو و لعب ہے ،، جو چیز اللہ کی یاد سے غافل اور اس کی حدیں توڑنے پر آمادہ کر دے وہ لہو و لعب ہی ہے ،، پھر اس لہو لعب میں سے گانا برآمد کر لینا بزرگوں کا ہی کمال ہے ، ویسے سچی بات بتاؤں یہ بزرگ اپنے زمانے میں انسان ہی ہوا کرتے تھے پھر ہم نے ان کو دیوتا بنا دیا ، ان کی نجات بھی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں تھی ، وہ کبھی بھی شریعت ساز نہیں تھے ،، ان کے اقوال کے متوازی انہی کے زمانے کے بزرگوں کے اقوال بھی پائے جاتے ہیں ، اس لئے شریعت تاویلوں کا نام نہیں یہ ایک روز روشن کی طرح کی چیز ہے ،جس کا تعارف اللہ کے رسول ﷺ نے ان لازوال الفاظ کے ساتھ فرمایا تھا " ترکتکم علی المحجۃ البیضاء لیلھا کنھارھا "میں تمہیں اس سفید چٹیل گزر گاہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی اتنی ھی روشن ہیں جتنا اس کا دن روشن ہے " یا جو رات میں بھی اتنی ہی روشن ہے جتنی دن میں روشن ہوتی ہے ،،

رہ گئ بیہودہ اور فحاشی پر مبنی موسیقی تو یہ ”ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشہ فی الذین امنوا،، کے تحت حرام سے بھی آگے کی چیز ھے اور اس کی حمایت کوئی بھی ذی شعور اور صاحب ایمان نہیں کر سکتا۔موسیقی میں جائز اور ناجائز کا سوال ضرور ھے کہ کونسی جائز ھے اور کونسی ناجائز۔

حرام حرام کی رَٹ لگانے والوں سے گزارش ھے کہ قاسم بن محمد بن ابوبکر سے جب پوچھا گیا تھا کہ کیا موسیقی حرام ھے ، تو آپ نے تین بار سوال کرنے والے سے منہ موڑ لیا تھا اور چوتھی دفعہ سوال کرنے کے بعد انتہائی غصے سے فرمایا تھا کہ " حرام وھی ھے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کے لفظ کے ساتھ حرام کہا ھے " اس کے بعد جائز ، ناجائز ، مکروہ باقی رہ جاتا ھے ،،،،،

ھر بندہ اپنے اپنے تقوے کو دوسرے پر لادنے کے لئے تیار بیٹھا ھوتا ھے ،، نتیجہ یہ ھے کہ فاسقوں کی تعداد مساجد کی تعداد کی نسبت دگنی رفتار سے بڑھ رھی ھے ،، میں نے ریاض الجنہ میں لوگوں سے گانے کی ٹون سنی ھے ،، مسجدِ نبوی میں امام کے بالکل پیچھے کھڑے لوگوں کے موبائل پہ بج رھی ھوتی ھے ،، طواف اور سعی میں بج رھی ھوتی ھے ،، ایک وبا کی طرح پھیلی ھوئی چیز کو فتوؤں سے نہیں روکا جا سکتا ، پہلا اس کی کلاسیفیکیشن کرنی ھو گی ،، کیا بارش میں سڑکوں پر بہتا گٹر کا پانی بھی کپڑے پلید نہیں کرتا اور لوگوں کی بے بسی کے مدنظر اس چھوٹ کو اختیار کیا گیا ھے ،، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اب سڑکوں پر بہتا بارش کا پانی پینا بھی شروع کر دیا جائے ۔

کتاب الکبائر ،، علامہ دمشقی صاحب کی ایسی کتاب ھے جس میں ساٹھ سے اوپر کبائر گنوائے گئے ھیں ،، مگر عجیب بات یہ ھے کہ کبائر کی فہرست میں موسیقی کا ذکر نہیں ھے ،،،،،،، کوئی اس کو قرآن کی سورہ لقمان کی آیت سے نکال کر لے آتا ھے ،،

(وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ(6

حالانکہ اس میں موسیقی سرے سے زیرِ بحث نہیں ھے ،،مروجہ موسیقی کو بنیاد بنا کر تمام موسیقی کو ایک ھی لاٹھی سے ھانکنا اسی طرح ھے جس طرح موجودہ مسلمانوں کو دیکھ کر تمام مسلمانوں کے قتل کا فتوی دے دینا ،، جتنی احادیث موسیقی کی مخالفت میں پیش کی جاتی ھیں ، اس سے دگنی حدیثیں موسیقی کے جواز کی بھی موجود ھیں ،، جو چیز نبی ﷺ کی موجودگی میں بجائی گئ ، نبی ﷺ کے حجرے میں بجائی گئ ، نبئ کریم ﷺ نے سکون سے اسے سنا اور ابوبکر صدیقؓ کے منع کرنے پر ان کو شاباش نہیں دی کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا بلکہ فرمایا کہ ان کو گانے دو ان کی عید کا دن ھے ، فتوے لگانے والے پہلے اپنے فتوؤں کا رخ نبئ کریم ﷺ کے حجرے کی طرف کریں اور جواب دیں کہ وہ کونسا حرام ھے جو عید والے دن حلال ھو جاتا ھے , اُس زمانے کی موسیقی کو حلال کہہ کر موجودہ زمانے کی موسیقی کو حرام کہنا ایسا ھی ھے جیسے موجودہ زمانے میں جی ٹو اور جی تھری سے زیرِ ناف بال صاف کرنے کو حرام قرار دے دیا جائے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں یہ استعمال نہیں ھوتے تھے ، بلکہ صرف استرا استعمال ھوتا تھا ،،، اب رہ گئ بات احادیث کی تو منظور الحسن صاحب کا یہ مضمون ان احادیث کا احاطہ کرتا ھے کہ جن میں موسیقی زیرِ بحث آئی ھے ،،

احادیث اور موسیقی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیقی عرب معاشرت کا حصہ تھی۔عبادت، خوشی، غم ، جنگ اور تفریح جیسے مختلف مواقع پر موسیقی اور آلات موسیقی کا استعمال عام تھا۔حدیثوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف موسیقی کو پسند فرمایا، بلکہ بعض موقعوں پر اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی۔ثقہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گانا سنا؛ شادی کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی ترغیب دی؛ہجرت کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے توعورتوں نے دف بجا کر گیت گائے اور آپ نے انھیں پسند فرمایا؛ ماہر فن مغنیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپناگانا سنانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہ کو اس کا گانا سنوایا؛ سیدہ عائشہ حضور کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں؛ سفروں میں آپ نے صحرائی نغموں کی معروف قسم حدی خوانی کو نہ صرف پسند فرمایا، بلکہ اپنے اونٹوں کے لیے ایک خوش آواز حدی خوان بھی مقرر کیا اور اعلان نکاح کے لیے آپ نے آلۂ موسیقی دف بجانے کی تاکید فرمائی۔ان موضوعات پر متعدد روایتیں

:حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔چند نمائندہ روایتیں حسب ذیل ہیں

عید پر موسیقی

عن عائشة قالت: دخل علی رسول اللّٰھصلی اللہ علیہ وسلم و عندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحولوجھہ ودخل ابوبکر فانتھرنی وقال مزمارۃ الشیطان عند النبی فاقبل علیہ رسول اللّٰھعلیہ السلام فقال دعھما فلما غفل غمزتھما فخرجتا وکان یوم عید.(بخاری،رقم۹۰۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقع پر دو(مغنیہ) لونڈیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔آپ بسترپر دراز ہو گئے او ر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔(اسی اثنا میں) حضرت ابوبکر گھر میں داخل ہوئے۔(گانے والیوں کو دیکھ کر) انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: نبی صلیاللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شیطانی ساز(کیوں)؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھیں (گانا بجانا)کرنے دو۔پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام

میں مشغول ہو گئے تو میں نے ان(گانے والیوں کو چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔یہ عید کا دن تھا۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ عید کے روز گیت سن رہی تھیں۔o

یہ گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گائے جا رہے تھے۔o

گانے والیاں ماہر فن مغنیات تھیں۔(روایت میں ' جاریتان' (دولونڈیاں)کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس سے بعض لوگوں نے ''بچیاں'' مراد لیاہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ' جاریۃ' کا لفظ ''بچی '' کے معنی میں بھی آتا ہے، مگریہاں لازم ہے کہ اس سے ''لونڈیاں'' ہی مراد لیا جائے اور لونڈیاں بھی وہ جو ماہرفن مغنیات کی حیثیت سے معروف تھیں۔روایت کے اسلوب بیان کے علاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دوسرے طریق میں 'جاریتان' کے بجائے ' قینتان ' کے الفاظ نقل ہوئےہیں۔'قینۃ 'کامعلوم و معروف معنی :'' پیشہ ور مغنیہ'' ہے۔روایت یہ ہے

عن عائشة ان ابابکر دخل علیها والنبی صلی الله علیه وسلم عندها یوم فطر او اضحی وعندها قینتان تغنیان بما تقاذفتا الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم دعهما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا هذا الیوم. (بخاری، رقم ۳۷۱۶)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں : ابوبکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز ان کے پاس آئے نبی صلی اللہ وسلم بھی وہاں موجود تھے۔اس وقت دو مغنیہ لونڈیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔سیدنا ابوبکر نے دو مرتبہ کہا: یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ابوبکر سے فرمایا: انھیں گانے دو۔ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے ۔اور آج ہماری عید کا دن ہے۔)

گیت کے اشعار حمدیہ یا نعتیہ نہیں تھے۔انصار کی قبل از اسلام جنگ کا ایک قصہ تھاجسے گیت کی صورت میں گایا جا رہا تھا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بعد بھی سیدہ نے گیت سننے کاسلسلہ جاری رکھا۔o

آپ نے سیدہ عائشہ کو گانا سننے سے منع نہیں فرمایا۔o

آپ نے گانے والیوں کوگانا گانے سے نہیں روکا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گانے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ، تاہم جس طرح آپ نےسیدنا ابوبکر کی آواز سن لی، اس سے قیاس o کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو گانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

سیدنا ابوبکر نے اسے دیکھتے ہی 'مزمار الشیطان' یعنی شیطان کا سازکے الفاظ سے تعبیر کیا۔o

سیدنا ابوبکر نے جب گانے کوروک دیناچاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔o

بخاری کی اس روایت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر موسیقی کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے۔ام المومنین سیدہ عائشہ کاآپ کی موجودگی میں گانا سننا ، آپ کااس پرنہ پابندی عائد کرنا اور نہ کسی ناراضی کااظہار فرمانا، بلکہ سیدنا ابوبکر کو بھی مداخلت سے روک دینا، یہ سب باتیں موسیقی کے مباح ہونے ہی کو بیان کر رہی ہیں۔

:اسی موضوع کی ایک روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔وہ بیان فرماتی ہیں

دخلت علینا جاریۃ لحسان بن ثابت یوم فطر ناشرۃ شعرھا معھا دف تغنی فزجرتھا ام سلمۃ فقال النبی دعیھا یا ام سلمۃ (فان لکل قوم عیدا وھذا یوم عیدنا.(رقم ۵۵۸

عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس آئی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے ' ' پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔ "بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔

شادی بیاہ پر موسیقی

عن ابن عباس قال انکحت عائشۃ ذات قرابۃ لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من یغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الانصار قوم فیھم غزل فلو فحیاناوحیاکم. اتیناکم اتیناکم :بعثتم معھا من یقول

(ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۰)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔آپ نے (لوگوں سے)دریافت کیا : کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا : جی ہاں۔آپ نے پوچھا:کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہ نے کہا: جی نہیں۔آپ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔یہ بہتر ہوتا کہ تم اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا: (بخاری میں یہی روایت ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے

عن عائشۃ انھا زفت امراۃ الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ: یا عائشۃ ما کان معکم لھو، فان الانصار یعجبھم اللھو.(رقم ۴۸۶۷)

عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک خاتون کو ایک انصاری شخص سے بیاہ کر رخصت کر دیا۔(اس موقع پر) :نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عائشہ، (کیا وجہ ہے کہ)تم لوگوں کے ساتھ کچھ گانا بجانا نہیں تھا، (حالانکہ)انصار تو گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔"

ہم تمھارے پاس آئے ہیں،

ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔

ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔" (محدثین نے اس روایت کو 'حسن' قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بھیجنے کے بارے میں جس انداز سے دریافت فرمایا ، اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے o کہ اہل عرب رخصتی کے موقع پر دلہن کے ساتھ بالعموم کسی گانے والے کو بھیجا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ گانے والے کو دلہن کے ہم راہ نہیں بھیجا گیا، خوش گوار تاثر کا اظہار نہیں فرمایا۔o

آپ نے شادی کے موقع پر گانے والے کو دلہن کے ہم راہ بھیجنے کی ترغیب دی۔o

آپ نے گائے بغیر گیت کے بول بھی ادا فرمائے۔o

آپ نے انصارکے گانا پسندکرنے کو بیان فرمایااور اسے باطل قرار نہیں دیا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلمگیتوں کو پسند فرماتے تھے۔اس کے بعض دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہعلیہ وسلم نے یہ گفتگو اس بنا پر فرمائی کہ آپ کو شادی والے گھر میں گانے کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ابن حبان کی روایت ہے:

عن عائشة قالت كان فی حجری جارية من الانصار فزوجتها قالت فدخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم عرسها فلم يسمع غناء ولا لعبا فقال يا عائشة هل غنيتم عليها او لا تغنون عليها ثم قال ان هذا الحی من الانصار يحبون الغناء. (رقم ۵۸۷۵)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے زیر کفالت ایک انصاری لڑکی رہتی تھی۔میں نے اسکی شادی کر دی۔شادی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقعپر آپ نے نہ کوئی گیت سنا اور نہ کوئی کھیل دیکھا۔(یہ صورت حال دیکھ کر) آپ نے فرمایا: عائشہ، کیا تم لوگوں نے اسے گانا سنایا ہے یا نہیں؟ پھر فرمایا: یہانصارکا قبیلہ ہے جو گانا پسند کرتے ہیں۔"

جشن پر موسیقی

۱۔ عن ابن عائشة لما قدم رسول الله صلی الله عليه وسلم المدينه جعل النساء و الصبيان يقلن:

طلع البدر علينا

من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا

ما دعا لله داع

ايها المبعوث فينا

جئت بالامر المطاع

(السیرۃ الحلبیۃ۲/۲۳۵)

۲: عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم مر ببعض المدينة فاذا هو بجوار يضربن بدفهن و يتغنين و يقلن

نحن جوار من بنی النجار

يا حبذا محمد من جار

فقال النبی صلی الله عليه وسلم: الله يعلم انی لأحبكن.(ابن ماجه،رقم۱۸۹۹)

۱۔"ابن عائشہ سے روایت ہے :جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا

آج ہمارے گھرمیں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے۔

ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔

"اے نبی ، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے۔

۲۔"انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :(شہر میں داخل ہونے کے بعد جب)نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے توکچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گارہی تھیں:

ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں۔(یہاں 'جوار ' کا ترجمہ "بچیاں" کرنا درست نہیں ہے ، کیونکہ دوسرے طریق میں اس کے بجائے 'قینات'(مغنیات) آیا ہے: عن انس بن مالك قال النبی علی حی من بنی النجار فاذا جواری یضربن بالدف ویقلن نحن قینات من بنی النجار فحبذا محمد من جار فقال النبی اللہ یعلم ان قلبی یحبکم. (المعجم الصغیر، رقم ۸۷،

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاسسے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں ۔آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے۔")

خوشا نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

یہ سن کر)نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سےمحبت رکھتا ہوں۔"(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

یہ اس موقع کی روایات ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔ان سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقع پر جشن کا سا سماں تھا۔o

خوشی کے اظہار کے لیے گیت گائے گئے۔o

یہ گیت لونڈیوں نے گائے۔o

گانے کے ساتھ انھوں نے ایک آلۂ موسیقی دف بھی استعمال کیا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے گیت سنے اور ناپسندیدگی کا تاثر نہیں دیا۔o

گانے والی باندیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا۔o

یہ اور اس موضوع کی دوسری روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا۔مدینے میں جشن برپا تھا۔ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کی خوشی میں مسرور تھا۔اس موقع پر عام عورتوں اوربچوں اور مغنیات نے دف بجا کر استقبالیہ نغمے بھی گائے ، جنھیں نبی صلی اللہ علیہوسلم نے پسند فرمایا۔چنانچہ ان کی بنا پر یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہےکہ جشن یاخوشی کی تقریب کے موقع پر گیت گائے جا سکتے ہیں اور آلات موسیقی کواستعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفر میں موسیقی

عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر یا عامر الا تسمعنا من ھنیھاتك وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول:

اللهم لولا انت ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا

وثبت الاقدام ان لاقينا

والقين سكينة علينا

انا اذا صيح بنا ابينا

وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاكوع. قال: يرحمه الله.

(بخاری، رقم ۳۹۶۰)

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر سے کہا: تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ عامر جو حدی خوان شاعر تھے،(لوگوں کی فرمایش سن کر) : سواری سے اترے اور یہ (اشعار) گانے لگے

اے پروردگار ، اگر تیری ہدایت ہمیں میسر نہ ہوتی

تو ہم نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کر پاتے۔

ہمارے گناہوں کو بخش دے ، (جو ہم کر چکے ہیں اور) جو ہم سے سرزد ہوں گے ، ہم تیری راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہیں۔

جنگ میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

جب دشمن ہمیں للکارتا ہے تو ہم (خوف زدہ ہونے سے) انکار کر دیتے ہیں۔

وہ پکار پکار کر ہم سے نجات چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر بن الاکوع۔آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔‘‘ (محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے مقصد سے دوران سفر میں تھے۔o

ایک صحابی کی فرمایش پر دوسرے صحابی نے حدی خوانی شروع کی یعنی ا شعار گا کر پڑھنے لگے۔o

گانے والے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔o

آپ نے پسندیدگی کے ساتھ گانے والے کا نام معلوم کیا۔o

اس کے اچھے اشعار سن کر آپ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔o

حدی خوانی''صحرائی نغمے کی ایک صنف ہے۔قدیم عرب میں ساربان صحراؤں میں سفر کرتےہوئے حدی خوانی کرتے تھے۔اس کا '' اصل مقصد تو اونٹوں کو مست کر کے انھیں تیز رفتاری کی طرف مائل کرنا ہوتا تھا، مگر شتر سوار بھی اس سے پوری طرح حظ اٹھایا کرتے تھے۔اس کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں متعدد روایتیں موجود ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہےکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام بھی صحرائی سفروں کے دوران میں حدی خوانی سے محظوظ ہوتے تھے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوش آوازحدی خوان انجشہ کو اپنے سفروں کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ایک سفر کے دوران میں جب اس کے نغمات سے مسرور ہو کر اونٹ بہت تیز چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے محبت سے ڈانٹا کہ وہ اونٹوں پر سوار خواتین کا لحاظ کرے۔ایسا نہ ہو کہ وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے گر جائیں۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان للنبی حاد یقال له انجشة و كان حسن الصوت فقال له النبی رویدك یا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة یعنی ضعفة النساء. (بخاری، رقم ۵۸۵۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حدی خوان مقرر تھا۔اس کا نام انجشہ تھا۔وہ نہایت خوش آواز تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر کے دوران میں اسے)فرمایا: انجشہ آہستہ، کہیں نازک آبگینوں کو توڑ نہ ڈالنا۔قتادہ کہتے ہیں: اس سےنازک عورتیں مراد ہیں۔''

یہاں یہ واضح رہے کہ محققین کے نزدیک حدی خوانی عرب کی اصناف موسیقی ہی میں شامل ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام' 'میں اس کا ذکراسی پہلو سے کیا ہے:

والحدا، هو من اقدم انواع الغناء عند العرب، یغنی به فی الاسفار خاصة، ولا زال علی مكانته و مقامه فی البادیة حتی الیوم. و یتغنی به فی المناسبات المحزنة ایضاً لملاءمة نغمته مع الحزن. وقد كان للرسول حادی هو (البراء بن مالك بن النضر الانصاری) و كان حداءً للرجال. و كان له حداء آخر، یقال له (انجشة الحادی) و كان جمیل الصوت اسود. و كان یحدو للنساء، نساء النبی، و كان غلاماً للرسول. (۱۱۶/۵)

حدی خوانی عربوں کے گانے کی قدیم ترین قسموں میں سے ہے۔یہ صنف بالعموم سفروں کےساتھ مخصوص تھی۔موجودہ زمانے میں بھی صحراؤں میں اس کی یہی حیثیت ہے۔اس کے علاوہ چونکہ اس کے نغمے جذبات غم کے ساتھ کافی ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے غم کے مواقع پر بھی یہ صنف اختیار کی جاتی تھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدی خوان (البرابن مالک بن نضر) مقرر کر رکھا تھاجو مردوں کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔ایک اور نہایت خوش گلو حدی خوان(انجشہ) تھا۔یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام تھااور آپ کی ازواج مطہرات کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔''

مزید لکھتے ہیں:

والحدا هو فی الواقع غناء اهل البادیة،...هذا النوع من الغناء مما یتناسب مع لحن البوادی و نغمها الحزینة البسیطة التی تطرب بها طبیعة البداوة نفس الاعراب. (۱۱۷/۵)

حدی خوانی اصل میں اہل بادیہ کا گانا ہے ... گانے کی یہ صنف خانہ بدوشوں کے لحناور ان کے جذبات غم کی تعبیر کرنے والے سادہ اور فطری نغموں سے مناسبت رکھتی ہے جنسے ان خانہ بدوشوں کی بدوی طبیعت مسرور ہوتی ہے۔''

ابن خلدون نے اپنی کتاب ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ حدی خوانی کا مقصد محض قافلے کے شرکا کو محظوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ اسکے ساتھ اونٹوں کو نغموں سے سرشار کر کے ان کی رفتار کو تیز کرنا بھی ہوتا ہے:

مسرور ہونے کی) یہ کیفیت انسان تو انسان بے زبان جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔چنانچہ اونٹ ساربانوں کی حدی خوانی (' ' سے اور گھوڑے سیٹی اور چیخ سے متاثر ہو جاتےہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اگر نغمات متناسب اور فن موسیقی کے (موافق ہوں توان سے جانور مست ہو جاتے ہیں۔'' (۲/ ۸۰

آلات موسیقی

عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك منی وجویریاتی ضربن بالدف ویندبن من قتل من اباءھن یوم بدر حتی قالت جاریۃ وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ھکذا وقولی ما کنت تقولین. (بخاری، رقم ۳۷۷۹)

ربیع بنت معوذبیان کرتی ہیں: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔اس وقت ہماری (گانے والی) باندیاں دف پر بدر میں قتل ہونے والے اپنےآبا کا نوحہ (اشعار کی صورت میں) گا رہی تھیں۔ان میں سے ایک باندی نے (گاتے ہوئے)کہا : اس وقت ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہیں جنھیں آنے والے دنوں کی باتیں بھی معلوم ہیں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مصرع) نہ کہو ، وہی کہوجو پہلے کہہ رہی تھی۔''(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی کسی تقریب میں گئے تو باندیاں گیت گا رہی تھیں۔o

آپ کی آمد کے باوجود گانے کا سلسلہ جاری رہا۔o

گانے والیاں گانے میں دف استعمال کر رہی تھیں۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے گانا سن رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے انھیں بعض اشعارپڑھنے سے منع فرمایا۔o

چند اشعار سے منع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔o

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کثرت سے استعمال ہونے والے آلۂ موسیقی دف پر کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی تھی۔درج بالا دیگر روایتیں بھی اگر پیش نظر رہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خوشی کی تقریبات میں گیتوں کے ساتھ اس کا استعمال عام تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے مختلف موقعوں پربجایا گیا اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں :فرمائی۔بعض روایتیں اس کے جواز سے آگے بڑھ کرنکاح کے موقع پر اس کے لزوم کو بھی بیان کرتی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فصل بین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح. (ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(نکاح کے) حلال اور حرام میں فرق یہ ہےکہ دف بجایا جائے اور بلند آواز سے اعلان کیا جائے۔'' (شریعت کی رو سے خفیہ نکاح باطل قرار پاتا ہے۔چنانچہ نکاح کا اعلان شرائط نکاح میں شامل ہے۔اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کے موقع پر دف بجانے کو ضروری قرار دیا۔بیہقی سنن الکبریٰ کی ایک روایت میں یہی بات

تفصیل سے بیان ہوئی ہے: عن علی ابن ابی طالب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر ھو وأصحابہ ببنی زریق فسمعوا غناء ولعبا فقال ما ھذا قالوا نکاح فلان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل دینہ ھذا النکاح لا السفاح ولا النکاح السر حتی یسمع دف أو یری دخان قال حسین وحدثنی عمرو بن یحی المازنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ نکاح السر حتی یضرب بالدف. (بیہقی سنن الکبری، رقم ۱۴۴۷۷)"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہکے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے۔اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آواز سنی۔آپ نے پوچھا :یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا :یا رسول اللہ ، فلاں شخص کانکاح ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا : اس کا دین مکمل ہو گیا۔نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے۔نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح۔یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یادھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔ حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحییٰ المازنی نےبیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اسمیں دف بجایا جائے ۔"نکاح کے موقع پر موسیقی کے استعمال کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے اورتمدن کے لحاظ سے ضروری قرار دیا۔موجودہ زمانے میں عرف اور حالات کے مطابق کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔)

دف کے آلۂ موسیقی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔یہ ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز ہے جوقدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر جواد علی نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

والدف من آلات الطرب القدیمۃ المشھورۃ ویستعمل للتعبیر عن العواطف فی الفرح والسرور...وتنقر بہ النساء ایضاً. وقد کان شائعاً عند العرب، ینقرون بہ فی افراحھم. ولما وصل الرسول الی یثرب، استقبل بفرح عظیم وبالغناء وبنقر الدفوف. واکثر ما استعملہ العرب فی المناسبات المفرحۃ، کالنکاح، ورافقوا الضرب بہ اصوات الغناء.(تاریخ العرب م ۱۰۸)

دف موسیقی کے مشہور اور قدیم آلات میں سے ہے۔یہ سروراور خوشی کے جذبات کے اظہارکے لیے استعمال ہوتا ہے ... عورتیں بھی اسے بجاتی ہیں۔عربوں کے ہاں یہ بالکل عام تھا۔وہ اسے خوشی کے موقعوں پربجاتے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچےتو آپ کانہایت خوشی کے ساتھ گیت گاکر اور دف بجا کر استقبال کیا گیا۔اہل عرب بالعموم اس کا استعمال نکاح جیسے خوشی کے "مواقع پر کرتے تھے اور اس کو بجا کر اسکے ساتھ گیت گاتے تھے۔

بائیبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کاذکر آلۂ موسیقی کے طور پر ہوا ہے۔اردو زبان میں بائیبل کی قاموس میں" موسیقی :کےساز" کے زیر عنوان بیان ہوا ہے

یہ (دف) غالباً خنجری قسم کا سازتھا جو ہاتھ میں پکڑ کر بجایا جاتا تھا۔یہ گانے اور ناچنے میں تال دینے کے لیےاستعمال ہوتا ' ' (تھا۔جشن کی محفلوں اور جلوسوں میں یہ رونق پیدا کرتا تھا۔"(قاموس الکتاب، ۹۷۸

فن موسیقی

عن السائب بن یزید ان امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا عائشۃ تعرفین ھذہ؟ قالت: لا یا نبی اللہ. قال: ھذہ قینۃ بنی فلان تحبین ان تغنیک؟ فغنتھا. (سنن البیھقی الکبریٰ، رقم ۸۹۶۰)

سائب بن یزیدبیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی۔آپ نے(سیدہ عائشہ سے) فرمایا: عائشہ کیا تم اس عورت کوجانتی ہو؟ سیدہ نےکہا: جی نہیں، اے اللہ کے نبی۔آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گانے والی ہے۔کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی ؟ چنانچہ اس نے سیدہ کو گانا سنایا۔" (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے۔)

:اس روایت کے بنیادی نکات یہ ہیں

فن موسیقی سے وابستہ ایک عورت (یہاں ' قینۃ' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ماہر فن اور پیشہ ور مغنیہ کے ہیںo
۔)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

اس نے آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سیدہ عائشہ کو گانا سنانا چاہتی ہے۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ کراہت کا اظہار فرمایااور نہ اسے سرزنش فرمائی۔o

اس کے برعکس آپ نے سیدہ سے اسے متعارف کرایا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس مغنیہ نے سیدہ کو گانا سنایا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہو تی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فن موسیقی کو اصلاًباطل نہیں سمجھتے تھے۔اگر ایسا ہوتا تو آپ اس پیشہ ور مغنیہ کو ٹوک دیتے یا کم سے کم سیدہ کو اس کا گانا ہر گز نہ سننے دیتے۔بعض دوسری روایتوں سے بھی معلوم ہوتاہے کہ ماہر فن مغنی اور مغنیات اور رقاص اور رقاصائیں عرب میں موجود تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فن سے لطف اندوز ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

: ترمذی اور بیہقی کی حسب ذیل روایتوں سے یہی تاثر ملتاہے

عن عائشة قالت: كان رسول الله جالسا فسمعنا لغطا و صوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالى فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لى اما شبعت اما شبعت ؟ قالت فجعلت اقول لا لأنظر منزلتى عنده اذ طلع عمر قال فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لأنظر الى شياطين الانس والجن قد فروا من عمر. (ترمذی، رقم ۳۶۹۱)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم(ہمارے درمیان) تشریف فرما تھے۔یک بہ یک ہم نے بچوں کا شور سنا ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔پھر(ہم نے دیکھا کہ) ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی۔بچے اس کے ارد گرد موجود تھے۔آپ نے فرمایا : عائشہ ، آکر دیکھو۔(سیدہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور اپنی ٹھوڑی حضور کے شانے پر رکھ کرآپ کے کندھے اور سر کے مابین خلا میں سے اسے دیکھنے لگی۔حضور نے کئی بار پوچھا : کیا ابھی جی نہیں بھرا ؟ میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آپکو میری خاطر کس قدر مقصود ہے، ہر بار کہتی رہی کہ ابھی نہیں۔اسی اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے۔(انھیں دیکھتے ہی) لوگ منتشر ہو گئے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' (بعض لوگ اس روایت کو غنا کی شناعت میں استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں۔اس ضمن میں ان کی بنائے استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ ہے :''عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' اس جملے کی بنا پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےموسیقی کو شیطان سے منسوب کر کے اس کی شناعت کا اظہار فرمایا ہے۔ہمارے نزدیک سیاق کلام سے واضح ہے کہ یہ محض تفنن طبع کا جملہ ہے جو آپ نے سیدنا عمر کی طبیعت کی سختی کو بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا ہوگا۔اگر اس کے لفظی معنوں ہی کو حقیقی سمجھا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ ، سیدنا ابوبکر اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانا سننے کے عمل کو کیا معنی پہنائے جائیں گے ؟)

حدثنا عبدالله بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قدم من بعض مغازيه فأتته جارية سوداء فقالت يا رسول الله انى كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف فقال ان كنت نذرت فاضربى قال فجعلت تضرب فدخل

ابوبکر رضی اللہ عنہ وھی تضرب ثم دخل عمر رضی اللہ عنہ فالقت الدف تحتھا وقعدت علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الشیطان یخاف منك یا عمر. (بیہقی سنن الکبریٰ، رقم ۱۹۸۸)

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس نے کہا: یا رسول اللہ ، میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو سلامتی کے ساتھ واپس لایا تو میں آپکے سامنے دف بجاؤں گی۔آپ نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی ہے تو بجا لو۔اس نے دف بجانا شروع کیا۔(اسی دوران میں)ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔(انھیں دیکھ کر) اس نے دف کو اپنے نیچے چھپالیا۔ ''(یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: عمر تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے۔

ترمذی اور بیہقی کی ان روایتوں میں نوعیت واقعہ سے واضح ہے کہ 'حبشیہ' (حبشی عورت) اور 'جاریۃ سوداء' (سیاہ فام لونڈی) سے مراد 'قینۃ' (مغنیہ لونڈی)ہی ہے۔ظاہر ہے کہ گھریلو عورت کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اس طریقے سے لوگوں کے سامنے فن کا مظاہرہ کرے۔

درج بالا معجم الکبیر کی روایت میں 'قینۃ'سے مراد ماہر فن مغنیہ ہے۔یہ لفظ عربی زبان میں مغنیہ ہی کے لیے خاص ہے۔لسان ا لعرب میں ہے:'والقینۃ: الامۃ المغنیۃ'،''قینہ یعنی مغنیہ لونڈی''۔(اس لفظ کا یہ مصداق اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد ہر لحاظ سے :سے معلوم و معروف رہا ہے۔امرؤ القیس کے اشعار ہیں

فان امس مکروبا فیا رب قینۃ

منعمۃ اعملتھا بکران

لھا مزھر یعلوا الخمیس بصوتہ

جش اذا ما حرکتہ الیدان

اگرچہ کل غمگیں تھی تو کیا ہوا کتنی ہی نرم و نازک گانے والی لونڈیاں ہیں جن کو میں نے گانا گانے پر مامور کیا۔ان کے پاس ایسا ساز ہے جس کی آواز پورے لشکر پر چھا جاتی ہے اور جب ہاتھ اس کو حرکت دیتے ہیں تو اس سے ایک بھاری اور بھدی آواز نکلتی ہے۔'')

حبشہ کے غلام اور لونڈیاں رقص و موسیقی کے فنون میں مہارت رکھتے تھے۔روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی مردوں اور عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

رقص

عن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرقصون ویقولون: ''محمد عبد صالح''فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مایقولون؟ قالوا یقولون: ''محمد عبد صالح''. (احمد بن حنبل، رقم ۱۲۵۶۲)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے اور یہ گا رہے تھے : محمد صالح انسان ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ کہہ رہے ہیں: محمد صالح انسان ''ہیں۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

حبشہ کے رقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے۔o

ناچنے کے ساتھ وہ آپ کی مدح سرائی بھی کر رہے تھے۔o

آپ نے انھیں ناچنے اور گانے سے منع نہیں فرمایا۔o

اس بات سے آپ کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے گانے کے الفاظ کے بارے میں دریافت کیا۔o

روایات میں مذکور ہے کہ حبشہ کے ماہر فن رقاص اہل عرب کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔عرب کے شرفا کے نزدیک ان کے رقص سے محظوظ ہونا معیوب بات نہیں تھی۔چنانچہ وہ انھیں اپنی مختلف تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔''المفصل فی تاریخ العرب''میں ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

وقد عرف الحبش بحبهم للرقص. وكان اهل مكة وغيرهم من اهل الحجاز اذا ارادوا الاحتفال بعرس او ختان او اية مناسبة مفرحة اخرى احضروا الحبش للرقص والغناء على طريقتهم الخاصة. (۱۲۲/۵)

حبشہ کے لوگوں کی رقص سے محبت مشہور تھی۔اہل مکہ اور ان کے علاوہ اہل حجاز جب شادی، ختنہ یا کوئی اور خوشی کی محفل منعقد کرتے تو حبشہ کے لوگوں کو ان کے مخصوص ناچ گانے کے لیے بلاتے تھے۔''

روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حبشہ کے ان فن کاروں کا رقص دیکھا:

عن عائشة قالت جاء حبش يزفنون في يوم عيد في المسجد فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فوضعت راسي على منكبه فجعلت انظر الى لعبهم حتى كنت انا التي انصرف عن النظر اليهم. (مسلم، رقم ۸۹۲)

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ عید کے روز حبشی مسجد میں رقص کامظاہرہ کرنے لگے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا او ر ان کا کرتب دیکھنے لگی۔(کافی وقت گزرنے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہوسلم نے ''مجھے منع نہیں فرمایا)یہاں تک کہ میں خود ہی انھیں (مسلسل) دیکھ کر تھک گئی۔

خوش الحانی کی تحسین

عن ابي موسىٰ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ابا موسىٰ لقد اوتيت مزمارا من مزامير آل داؤد. (بخاری، رقم ۴۷۶۱)

ابو موسیٰ اشعری سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری تلاوت سنکر)فرمایا: اے ابو موسیٰ، تجھے تو قوم داؤد کے سازوں میں سے ایک ساز دیا گیا ہے۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتیہیں:

oنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت میں غنا کو پسند فرمایا۔o

آپ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا۔

آپ نے مثبت انداز سے قوم داؤد کے سازوں کا ذکر فرمایا۔o

اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی کو پسندفرماتے تھے۔روایت کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپ کے تحسین فرمانے کا سبب خوش الحانی ہے۔یہ چیز ظاہر ہے کہ تلاوت کے علاوہ بھی کہیں موجود ہو گی تو لائق تحسین ٹھہرے گی۔یعنی اللہ کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت یا دیگر اچھے مضامین کے اشعار کو اگر خوش الحانی سے پڑھا جائے تو ان سے محظوظ ہونا پسندیدہ ہی قرارپائے گا۔غنا اور موسیقی کا فن اسی خوش الحانی پر مبنی ہے۔تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے لحن کے جو قواعد مرتب کیے گئے ہیں، وہ فن موسیقی کے قواعد سے مختلف ہیں، لیکن یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ آواز کا زیر و بم اور لہجے کی شیرینی و لطافت جیسے غنا کے بنیادی لوازم دونوں فنون میں یکساں طور پر مطلوب ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دونوں فنون ایک نوعیت کا اشتراک بہرحال رکھتے ہیں۔

مزید براں اس روایت میں 'مزامیر آل داؤد' کے الفاظ مثبت انداز سے آئے ہیں۔ان کےاستعمال سے آپ نے گویا سیدنا داؤد علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں بائیبل کی ان روایات کی تصدیق فرما دی ہے جن کے مطابق وہ اللہ کی حمد وثنا کے لیے آلات موسیقی استعمال کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ بعض جلیل القدر مفسرین نے قرآن کے ان مقامات کی تفسیر میں جہاں سیدنا داؤد علیہ السلام کی حمد و ثنا کا ذکر ہوا ہے، اسی روایت کو نقل کیا ہے۔ابن کثیر سورۂ انبیا کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وذلك لطيب صوته بتلاوة كتابه الزبور وكان إذا ترنم به تقف الطير في الهواء فتجاوبه وترد عليه الجبال تأويبا ولهذا لما مر النبي صلى الله عليه وسلم على أبي موسى الأشعري وهو يتلو القرآن من الليل وكان له صوت طيب جدا فوقف واستمع لقراءته وقال: لقد أوتي هذا مزمارا من مزامير آل داود قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت أنك تسمع لحبرتك تحبيرا. وقال أبو عثمان النهدي ما سمعت صوت صنج ولا بربط ولا مزمار مثل صوت أبي موسى رضي الله عنه. (۱۸۷/۳)

اور یہ ان کی اچھی آواز کے ساتھ زبور کی تلاوت کرنے کی وجہ سے تھا۔جب وہ اسے ترنم سے پڑھتے تو پرندے ہوا میں رک جاتے اور اس کا جواب دیتے اور پہاڑ اس تسبیح کاجواب دیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے گزرے ، جبکہ وہ تہجد کے وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رک گئے اور انکی قرأت سنی ، کیونکہ ان کی آواز بے حد خوب صورت تھی۔آپ نے فرمایا: بے شک، اسے آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا : اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں آپ کو اور خوش کرتا۔ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے : میں نے کسی ڈھول ، بانسری اور بربط کی ایسی آواز نہیں سنی جیسی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس روایت کی بنا پر یہ بات بھی بجاطور پر کہی جا سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا داؤد علیہ السلاکی خوش الحانی مسلم تھی۔

اس ساری بحث کے بعداب ملاحظہ کیجیے مشکوۃ المصابیح کی احادیث:

طبلہ منع ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب جوئے، نرد/چھوٹے طبلے اور غبیراء (شراب کی ایک قسم) سے منع فرمایا،اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3652)

آلات موسیقی منع ہیں

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً للعالمين وهُدىً لِلْعَالِمِينَ وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عزَّ وجلَّ: بِعِزَّتِي لَا يشربُ عبدٌ من عَبِيدِي جرعة خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدس. رَوَاهُ أَحْمد

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لیے باعث رحمت اور باعث ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔اور میرے رب نے آلاتِ موسیقی،بتوں،صلیبوں اور رسوماتِ جاہلیت ختم کرنے کا مجھے حکم فرمایااور میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم اٹھا کر فرمایا: ''میرے جس بندے نے شراب کا ایک گھونٹ پیاتو میں اسی مثل اسے پیپ پلاؤں گااور جس نے میرے ڈر کی وجہ سے اسے ترک کر دیاتو میں اسے شراب طہور پلاؤں گا۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3654)

طبلہ حرام ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. قِيلَ: الْكُوبَةُ الطَّبْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب الْإِيمَان

ابن عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے۔'' اور فرمایا:''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔'' صحیح، رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4503)

طبلہ حرام ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ والغبيراء. الغبيراء: شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ: السكركة. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب، جوئے، طبل اور ''غبیراء'' سے منع فرمایا ہے،اور ''غبیراء'' شراب ہے جسے حبشی مکئی سے بنایا کرتے تھے،اور اسے سکرکہ بھی کہا جاتا ہے۔ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4504)

علم نجوم

ستاروں پر ایمان رکھنے والا کافر

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُم؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُه أعلم قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمن بالكوكب

زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر رات بارش ہو جانے کے بعد نمازِ فجر پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جس شخص نے کہا: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور رہا وہ شخص جس نے کہا: فلاں فلاں (ستارے کے سقوط) کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4596)

علم نجوم جادو کا ایک حصہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، وہ (حصولِ سحر میں) جس قدر بڑھتا گیا اسی قدر وہ (حصولِ علم نجوم میں) بڑھتا گیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4598)

ستارے میں کچھ نہیں

وَعَن الربيع مِثْلُهُ وَزَادَ: وَاللَّهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ

ربیع سے بھی اسی طرح مروی ہے، نیز انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے، اللہ کی قسم! اللہ نے کسی ستارے میں نہ تو کسی کی زندگی رکھی ہے اور نہ اس کا رزق رکھا ہے اور نہ اس کی موت رکھی ہے، وہ تو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا فقط بہانہ بناتے ہیں۔ رواہ رزین۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4603)

علم نجوم جادو ہے اور جادو گر کافر ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ والكاهنُ ساحرٌ والساحرُ كافرٌ». رَوَاهُ رزين

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کے بیان کردہ فوائد کے علاوہ علم نجوم میں سے کوئی حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، نجومی کاہن ہے، اور کاہن جادو گر ہے، اور جادو گر کافر ہے۔'' رواہ رزین۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4604)

ستاروں پر یقین کرنے والے کافر

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ: سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيّ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ پانچ سال تک بارش روک لے، پھر اسے برسادے تو لوگوں میں ایک جماعت کافر ہو جائے گی، وہ کہیں گے، ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4605)

شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ آزاد

شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ دوزخ سے آزاد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ»

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، اللہ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، حتی کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں (آزاد کر دیتا ہے)۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3382)

قرآن نے غلامی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے (4/47) اس حدیث میں غلامی کو ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک آدمی ساری زندگی دوسروں کے حقوق پر ڈاکا ڈالتا رہے اور آخر میں ایک غلام آزاد کر دے تو وہ جنت میں چلا جائے گا۔ یہ بات قرآنی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔ قرآن کا اعلان ہے کہ ترازو رکھا جائے گا اور اس کے دونوں پلڑوں میں انسان کے اعمال رکھے جائیں گے، جو پلڑا بھاری ہوگا، اسی طرف اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا (آیات کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے) جہاں تک اس حدیث کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحریر میں رنگ بھرنے کیلئے اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ غلام، لونڈی کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ کو آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث میں کہا گیا ہے کہ غلام لونڈی کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایک مرد، ایک لونڈی کو آزاد کرتا ہے تو لونڈی کے چند اعضاء ایسے ہیں جو آزاد کرنے والے مرد میں موجود ہی نہیں، اس مرد کے وہ اعضاء جہنم کی آگ سے کیسے چھٹکارا پائیں گے؟ کیا اس کیلئے مزید کسی حدیث کی ضرورت ہوگی؟

عمل قوم لوط

حضور ﷺ کو اپنی امت کے متعلق سب سے بڑا اندیشہ عمل قوم لوط

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْن مَاجَه

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق قومِ لوط کے عمل میں مل◆?◆ث ہونے کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3577)

عمل قوم لوط والے کو علیؓ نے جلادیا، ابو بکرؓ نے ان پر دیوار گرادی

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عليًّا رَضِيَ اللهُ عَنهُ أحرَقَهما وَأَبا بكرٍ هدم عَلَيْهِمَا حَائِطا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل اور مفعول) کو جلادیا، جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرا دی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3584)

چوپائے کے ساتھ

جو چوپائے کے ساتھ برا فعل کرے اس پر کوئی حد نہیں

وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ: «مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ» وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔'' امام ترمذی نے سفیان ثوری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث، حدیث اول: ''جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اسے قتل کر دو۔'' سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3586)

شراب

جو چوتھی بار شراب پیتا پکڑا جائے اسے قتل کر دو

عَنْ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ» قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يقْتله. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قتل نہیں کیا۔ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3617)

حضور ﷺ نے شرابی کیلئے کوئی حد مقرر نہیں کی

عَنْ عُمَيْر بن سعيد النخعي قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يسنه

عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں، میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اپنے دل میں کسی قسم کا افسوس نہیں کروں گا۔ لیکن اگر شرابی پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی طرف سے دیت دوں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3623)

حکمران

اس طرح کی روایتیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ جابر حکمرانوں کے استحصال کو مذہبی جواز فراہم کرنے کیلئے انہیں گھڑا گیا ہے:

حکمران جو مرضی کریں، خاموشی اختیار کرو

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ». رَوَاهُ مُسلم

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو عرض کیا: اللہ کے نبی! مجھے بتائیں اگر ہم پر ایسے امراء مقرر ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں جبکہ ہمارے حق سے ہمیں محروم رکھیں تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، جو ان کی ذمہ داری ہے وہ اس کے مکلّف ہیں، اور جو تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کے ذمہ دار و مکلّف ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3673)

حکمران کی غلطی کو واضح مت کرو

وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يلبس ثِيَابَ الْفُسَّاقِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں، میں ابو بکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس تھا جبکہ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اور اس نے باریک لباس پہنا ہوا تھا، (یہ دیکھ کر) ابو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو اس نے فاسقوں جیسا لباس پہن رکھا ہے، ابو بکرہ نے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے سلطان کی زمین میں اہانت کی تو اللہ اس کی اہانت کرے گا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3695)

خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ». رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنة

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔'' رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3696)

بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ»

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بادشاہ، زمین پر اللہ کا سایہ ہے، جہاں اس کا ہر مظلوم بندہ پناہ حاصل کرتا ہے، جب وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے، اور رعیت کے ذمہ شکر کرنا ہے، اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت کے ذمہ صبر کرنا ہے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3718)

اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عدل کرنے والا نرم مزاج حکمران ہے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ»

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک روزِ قیامت اللہ کے بندوں میں سے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر شخص عدل کرنے والا نرم مزاج حکمران ہوگا۔ جبکہ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص ظالم اور سخت مزاج بادشاہ ہوگا۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3719)

لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے والے حاکم کو روز قیامت گدی سے پکڑ کر لایا جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوگا، پھر وہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے پھینک دو، وہ اسے چالیس سال (کی مسافت کی گہرائی) کے گڑھے میں پھینک دے گا۔'' رواہ احمد وابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3739)

قاضی

دنیا کے سب سے بڑے جج حضور ﷺ تھے جنہوں نے عدل کا شفاف ترین نظام اس دنیا کو دیا لیکن ملاحظہ فرمایئے کہ ججوں کے متعلق کیا کہا جارہا ہے؟

جسے قاضی بنادیا گیا گویا اسے چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنادیا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3733)

عادل قاضی بھی اپنے قاضی ہونے پر افسوس کرے گا

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ». رَوَاهُ أَحْمَد

عائشہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت عادل قاضی بھی یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے درمیان کبھی ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔'' رواہ احمد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3740)

حضور ﷺ کا جھنڈا

حضور ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ تھا اور چھوٹا سفید

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹا پرچم سفید رنگ کا تھا۔'' حسن، رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3887)

حضور ﷺ کا پرچم دھاری دار سیاہ تھا

وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد

موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن قاسم نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرچم کے متعلق پوچھنے کے لیے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہو�? نے فرمایا: ''وہ سیاہی دھاری دار تھا۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3888)

حضور ﷺ کا پرچم سفید تھا

وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم سفید رنگ کا تھا۔ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3889)

حضور ﷺ کا توریہ

لفظ توریہ جھوٹ کا متبادل لفظ ہے اور یہ کس ہستی کے متعلق فرمایا جارہا ہے؟ ملاحظہ فرمائیے:

حضور ﷺ کا توریہ (استغفر اللہ)

وَعَن كَعْب بن مالكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ اس کے علاوہ کسی اور کا توریہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک ہوا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گرمی میں لڑا، اس میں آپ کو دور دراز کا سفر، بے آب و گیاہ راستوں اور بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا تھا لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے لیے ان کے معاملے کو واضح کر دیا تاکہ وہ اپنے غزوہ کے لیے خوب تیاری کر لیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس سمت جانا تھا وہ انہیں بتادی۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3938)

فدک کا مسئلہ

عَنِ المغيرةِ قَالَ: إِنَّ عمَرَ بن عبد العزيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لسبيله فَلَمَّا وُلِّيَ أَبُو بكرٍ علم فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ اقْتَطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ. يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وعمَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

مغیرہؒ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فدک مخصوص تھا، آپ اس میں سے (اپنے اہل خانہ پر) خرچ کرتے، بنو ہاشم کے چھوٹوں پر خرچ کرتے اور اسی میں سے ان کے غیر شادی شدہ افراد کی شادی کیا کرتے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ فدک آپ انہیں عطا فرمادیں، آپ نے انکار فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں معاملہ اسی طرح رہا، آپ کے بعد جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں کیا تھا، حتی کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے ان دونوں حضرات نے کیا تھا، حتی کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے، پھر مروان نے اسے جاگیر بنالیا، پھر وہ عمر بن عبدالعزیز کے لیے ہو گئی، میں نے دیکھا کہ یہ وہ مال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں دیا، لہذا اسے لینے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اسی جگہ لوٹادیا ہے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4063)

تمام سمندری جانور حلال ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «مَا من دَابَّة إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تمام سمندری جانور بنی آدم کے لیے حلال کیے ہیں۔''

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4097)

گھوڑا حلال ہے

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت فرمائی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4107)

پیاز

حضور ﷺ پیاز تناول فرماتے تھے

وَعَنْ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيهِ بصل. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوزیاد بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ سے پیاز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز تھا۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4231)

جبکہ صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ:

پیاز، لہسن اور گندنا کی بو سے فرشتوں کا تکلیف ہوتی ہے

حدیث:

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ، الثُّومِ، وَقَالَ مَرَّةً: "مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے'' اور کبھی ہوں فرمایا: ''جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے'' (یعنی بدبو اور غلاظت سے)۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر 1254)

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر 1252)

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر 1253)

لہسن خبیث (ناپاک) ہے

حدیث:

وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَمْ نَعُدْ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ، فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ: الثُّومِ، وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيحَ، فَقَالَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي

الْمَسْجِدِ" ،فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لِي، وَلَكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم لہسن پر گرے۔ لوگ بھوکے تھے۔ خوب کھایا، پھر مسجد میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس ناپاک درخت میں سے کھائے وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ پھٹکے۔'' لوگ بولے: لہسن حرام ہو گیا، حرام ہو گیا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حلال کیا ہے لیکن لہسن کی بو مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر 1256)

پیاز اور لہسن خبیث (ناپاک) درخت ہیں

حدیث:

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ،حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ،قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي، وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ، وَلَا خِلَافَتَهُ، وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ ،فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ ،أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ،فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ، فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَفَرَةُ، الضُّلَّالُ، ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ، مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ، وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ، حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ ؟ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ، أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ ،فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ، ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ، لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا ،الْبَصَلَ، وَالثُّومَ ،لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،"إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا".

معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے۔ بعض لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا تھا۔ اگر میری موت جلد ہو جائے تو خلافت مشورہ کرنے پر چھ آدمیوں کے اندر رہے گی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں جن کو میں نے خود اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر پھر اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست سمجھے) تو وہ دشمن ہیں اللہ کے۔ اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں چھوڑتا جتنا کلالہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کو اتنی بار نہیں پوچھا جتنی بار کلالہ کو پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ پر کسی بات میں اتنی سختی نہیں کی کہ جتنی اس میں کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینہ میں اور فرمایا: ''اے عمر! کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گرمی کے موسم میں اتری سورۂ نساء کے آخر میں «يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ» '' (۴:النساء:۱۷۶) آخر تک اور میں اگر زندہ رہوں تو کلالہ میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! میں تجھ کو گوہ کرتا

ہوں ان لوگوں پر جن کو میں نے ملکوں کی حکومت دی ہے (یعنی نائبوں اور صوبہ داروں اور عالموں پر) میں نے ان کو اسی لئے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلائیں اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سکھائیں اور ان کا کمایا ہوا مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے بانٹ دیں اور جس بات میں ان کو مشکل پیش آئے اس کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر اے لوگو! میں دیکھتا ہوں تم دو درختوں کو کھاتے ہو میں ان کو ناپاک سمجھتا ہوں وہ کون؟ پیاز اور لہسن اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان دونوں کی بو کسی شخص میں سے آتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کی طرف اب اگر کوئی ان کو کھائے تو خوب پکا کر (تاکہ ان کے منہ میں بدبو نہ رہے)۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث نمبر 1258)

سنن ترمذی میں ہے:

لہسن پیاز اور گندنا کھانے والے کا مسجد میں داخلہ بند ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَا فِي مَسْجِدِنَا "، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَقُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ، وَابْنِ عُمَرَ.

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان میں سے لہسن کھائے، یا لہسن، پیاز اور گندنا - کھائے وہ ہماری مسجدوں میں ہمارے قریب نہ آئے''۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1806)

کھانے میں پکا ہوا لہسن حضور ﷺ کو ناپسند تھا

حدیث:

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِيهِ ثُومٌ "، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: "لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے، آپ جب بھی کھانا کھاتے تو اس کا کچھ حصہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجتے، آپ نے ایک دن (پورا) کھانا (واپس) بھیجا، اس میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کھایا، جب ابوایوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس میں لہسن ہے؟''، انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا وہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں''۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1807)

سنن ابن ماجہ میں ہے:

پیاز اور لہسن گندی اور خبیث چیزیں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، "إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: هَذَا الثُّومَ، وَهَذَا الْبَصَلَ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا".

معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطیب کی حیثیت سے کھڑے ہوئے یا خطبہ دیا، تو انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر کہا: لوگو! تم دو درختوں کے پھل کھاتے ہو، اور میں انہیں خبیث [1] اور گندہ سمجھتا ہوں، وہ پیاز اور لہسن ہیں، میں دیکھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس شخص کے منہ سے اس کی بو آتی تھی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا، لہٰذا جو کوئی اسے کھانا ہی چاہے تو اس کو پکا کر اس کی بو زائل کر لے [1]۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1014)

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ: الثُّومِ، فَلَا يُؤْذِينَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا"، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ فِيهِ الْكُرَّاثَ وَالْبَصَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي: أَنَّهُ يَزِيدُ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الثُّومِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس پودے یعنی لہسن کو کھائے، وہ ہماری مسجد میں آ کر ہمیں تکلیف نہ پہنچائے''۔ ابراہیم کہتے ہیں: میرے والد سعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں گندنا (« کراث ») [1] اور پیاز کا اضافہ کرتے تھے اور اسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1015)

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَيْئًا، فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسْجِدَ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس پودے (پیاز و لہسن) سے کچھ کھائے تو مسجد میں ہرگز نہ آئے''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔1016)

لہسن پیاز خبیث چیزیں ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ عُلَيَّةَ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ, عَنْ قَتَادَةَ, عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ, عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ, أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا, فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ, ثُمَّ قَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ, إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ, وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ, فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ, فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا".

معدان بن أبی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر کہا: لوگو! تم دو ایسے پودے کھاتے ہو جو میرے نزدیک خبیث ہیں: ایک لہسن، دوسرا پیاز، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دیکھا کہ جس شخص کے منہ سے ان کی بو آتی اس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع تک لے جا کر چھوڑا جاتا، تو جس کو لہسن، پیاز کھانا ہی ہو وہ انہیں پکا کر ان کی بو مار دے۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3363)

لہسن پیاز پکا کر کھانا بھی منع ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ, عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ, قَالَتْ: صَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ, فَلَمْ يَأْكُلْ, وَقَالَ: "إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي".

ام ایوب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا، اس میں کچھ سبزیاں (پیاز اور لہسن) پڑی تھیں، آپ نے اسے نہیں کھایا، اور فرمایا: ''مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں (اس کی بو سے) اپنے ساتھی (جبرائیل علیہ السلام) کو تکلیف پہنچاؤں'' ۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3364)

کچی پیاز مت کھاؤ

حدیث :

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى, حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ, أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ, عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نُعَيْمٍ, عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ, عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ, أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ, يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ لِأَصْحَابِهِ: "لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ", ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً: "النِّيءَ".

دخین حجری سے روایت ہے کہا انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''پیاز مت کھاؤ،، پھر ایک لفظ آہستہ سے کہا: ''کچی''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3366)

سنن نسائی میں ہے:

پیاز اور لہسن خبیث پودے ہیں

حدیث:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قال: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قال: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قال: إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ، وَلَقَدْ "رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ، أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ"، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگو! تم ان دونوں پودوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں خبیث ہی سمجھتا ہوں یعنی اس پیاز اور لہسن سے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کسی آدمی سے ان میں سے کسی کی بدبو پاتے تو اسے مسجد سے نکل جانے کا حکم دیتے، تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا، جو ان دونوں کو کھائے تو پکا کر ان کی بو کو مار دے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 709)

زبردستی مہمان نوازی

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّك تبعثنا فتنزل بِقَوْمٍ لَا يُقْرُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حق الضَّيف الَّذِي يَنْبَغِي لَهُم»

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں بھیجتے ہیں، اور ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالو اور وہ مہمان نوازی کے مطابق تمہاری مہمان نوازی کریں تو اسے قبول کرو اور اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو پھر مہمان نوازی کا جو حق ہے وہ ان سے وصول کر سکتے ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4245)

زبردستی مہمان نوازی

عَن المقدامِ بن معدی کرب سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيّ وَأَبُو دَاوُد وَفِي رِوَايَة: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يُقْرُوهُ كَانَ لَهُ أَن يعقبهم بِمثل قراه»

مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے لیکن وہ حقِ ضیافت سے محروم رہے تو اس کی نصرت کرنا ہر مسلمان پر حق ہے حتی کہ وہ اس کے مال اور اس کی زراعت سے اس کا حقِ ضیافت لے لے۔'' دارمی، ابوداؤد۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرا لیکن انہوں نے اس کی ضیافت نہ کی تو وہ اپنے حقِ ضیافت کے برابر ان کے مال سے لے سکتا ہے۔'' حسن، رواہ الدارمی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4247)

گوٹ اور چت

حضور ﷺ نے چت لیٹنے اور پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ. رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4709)

حضور ﷺ نے چت لیٹنے اور پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يستلقين أحدكُم ثمَّ يضع رجلَيْهِ على الْأُخْرَى». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے۔“ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4710)

حضور ﷺ گوٹ مار کر بیٹھتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4707)

حضور ﷺ چت لیٹتے تھے اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھتے تھے

وَعَن عبَّادِ بن تَمِيم عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى قدمَيه على الْأُخْرَى. مُتَّفق عَلَيْهِ

عبادہ بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4708)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوٹ مار کر بیٹھتے تھے

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احتبى بيديه. رَوَاهُ رزين

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو آپ اپنے ہاتھوں سے گوٹ مار لیتے تھے۔ رواہ رزین۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4713)

غار کا پتھر

غار کا پتھر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نفر يماشون أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السماءَ قَالَ الثَّانِي: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فلقيتها بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا. اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أُرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي. فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس دوران کے تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آگئی، انہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اپنے اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کی خاطر کیے تھے، پھر ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید کے وہ اس تکلیف (چٹان) کو دور کر دے، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کے نان ونفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دودھ دھو کر، اپنی اولاد سے پہلے، اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر سے) گھر پہنچا تو میں نے ان دونوں کو سویا ہوا پایا، میں نے حسب معمول دودھ دھویا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوکے بلکتے رہے، میری اور ان کی یہی صورت حال رہی حتی کہ صبح ہو گئی، (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے اس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں، اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا حتی کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا، اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اسے اتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں، میں نے اس سے برائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، حتی کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور وہ لے کر اس کے پاس گیا، اور جب میں (اس سے برا فعل کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر جا اور اس مہر کو نہ توڑ، (یہ سنتے ہی) میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ!

اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے راستہ کھول دے! اللہ نے ان کے لیے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک فرق (۱۶ر طل) چاولوں کی اجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا، پس جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا: میرا حق مجھے ادا کرو، جب میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو وہ اسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس سے زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس سے گائے اور چرواہے جمع کر لیے، وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اللہ سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر، میں نے کہا یہ گائے اور اس کے چرانے والے کو لے جا، اس نے کہا: اللہ سے ڈر! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا، تم یہ گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ، وہ اسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے، چنانچہ اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا (اور وہ تکلیف دور کر دی)۔' ��?? متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4938)

اہل بیت

اہل بیت

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي -أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي- يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وجورا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا ختم نہیں ہو گی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔'' اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ''اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہو گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5452)

اہل بیت

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہدی میری عترت، فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہو گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5453)

اہل بیت

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَهْدِيُّ مِنِّي أجلى الْجَبْهَةِ وأقنى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی میری اولاد سے ہوں گے، جو کہ کشادہ پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال حکومت کرے گا۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5454)

اہل بیت

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي. قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مہدی کے قصے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اس کے پاس آئے گا تو وہ کہے گا: مہدی! مجھے عطا کرو، مجھے عطا کرو، فرمایا: وہ اس کے کپڑے کو بھر دیں گے اور وہ شخص اسے اٹھانے سے قاصر رہے گا۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5455)

اہل بیت تم پر سلامتی ہو، روح قبض کرنے کی اجازت دیں

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا. ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ: هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ. فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرَتْنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرَتْنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ: وَتَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ. قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: «امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ» فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللَّهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ «حُرِمَ الثَّوَابَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں سے ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور اس نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہمیں سناؤ، اس آدمی نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو جبریلؑ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! اللہ نے آپ کی تکریم و تعظیم کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کے لیے خاص ہے، وہ آپ سے اس چیز کے متعلق دریافت کرتا ہے، جس کے متعلق وہ آپ سے بہتر جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اور جبریل! میں اپنے آپ کو کرب میں محسوس کرتا ہوں۔'' پھر وہ دوسرے روز آئے تو انہوں نے آپ سے یہی کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب دیا جو آپ نے پہلے روز دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے روز آپ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے وہی کچھ کہا جو پہلے روز کہا تھا، اور آپ نے بھی انہیں وہی جواب دیا، اور آخری بار جبریلؑ کے ساتھ اسماعیل نامی فرشتہ

آیا جو ایک لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اور اس کا ہر ماتحت فرشتہ لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریلؑ سے اس (فرشتوں) کے متعلق دریافت کیا، تو جبریلؑ نے عرض کیا: یہ موت کا فرشتہ ہے، وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی ہے نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دیں۔'' اسے اجازت دے دی گئی، اس نے سلام کیا، پھر کہا: محمد! اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کی مجھے اجازت دیں تو میں قبض کر لوں گا، اور اگر آپ نے اجازت نہ فرمائی تو میں اسے قبض نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''موت کے فرشتے! کیا تم ایسے کرو گے؟'' اس نے کہا: ہاں، کیونکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی چاہت کا احترام کروں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریلؑ کی طرف دیکھا تو جبریلؑ نے کہا: محمد! اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا: ''تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔'' اس نے آپ کی روح قبض کی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور تعزیت کرنے والے حاضر ہوئے تو انہوں نے گھر کے کونے سے آواز سنی: اہل بیت! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، بے شک اللہ کی کتاب میں ہر مصیبت سے عزا و تسلی ہے، ہر ہلاک ہونے والی چیز کا معاوضہ ہے، اور ہر نقصان کا تدارک ہے، اللہ کی توفیق کے ساتھ اللہ سے ڈرو، صرف اس سے امید وابستہ کرو، خسارے والا شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا علی (زین العابدینؒ) نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟ وہ خضرؑ تھے۔ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5972)

میرے اہل بیت سے محبت کرو

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ فَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے، اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6182)

اہل بیت کی اقتدا کرو

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هلك». رَوَاهُ أَحْمد

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اس حال میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔'' رواہ احمد فی فضائل الصحابۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6183)

میرے اہل بیت میرے خاص ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِيَ الأنصارُ فاعفوا عَن مسيئهم واقبلوا من مُحْسِنِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! میرے اہل بیت میرے خاص ہیں جہاں میں پناہ لیتا ہوں، اور میرے رازدان انصار ہیں، ان کے خطاکاروں سے در گزر کرو اور ان کے نیکوکاروں سے (عذر) قبول کرو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6249)

مہدی، اہل بیت

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلَاءً يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذَلِكَ سبعَ سِنِين أَو ثمانَ سِنِين أَو تسع سِنِين». رَوَاهُ

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گی، حتیٰ کہ کوئی بھی آدمی ظلم سے کوئی جائے پناہ نہیں پائے گا، اللہ میری اولاد اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا، اور اس کے ذریعے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے باسی اس سے راضی ہو جائیں گے۔ آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام نباتات اگا دے گی حتیٰ کہ زندہ افراد فوت شدہ افراد کی زندگیوں کی خواہش کریں گے (کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے) وہ (مہدی) اس حالت (عدل و انصاف) میں سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔'' رواہ الحاکم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5457)

ہارٹ سرجری

ہارٹ سرجری

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً. فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ. فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. رَوَاهُ مُسلم

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرائیلؑ تشریف لائے، آپ اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کر کے دل سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر فرمایا: یہ آپ کے (جسم میں) شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کی ایک طشت میں (رکھ کر) آب زم زم سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا، یہ (ماجرہ دیکھ کر) بچے دوڑ کر آپ کی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سلائی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک پر دیکھا تھا۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5852)

حطیم یا حجر، ہارٹ سرجری، معراج

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالك بن صعصعة أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثهم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: «بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ» يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ» - وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ ملئ إِيمَانًا وَحِكْمَةً - ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قيل: مرْحَبًا بِهِ فَنعم الْمَجِيء جَاءَ ففُتح فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مرْحَبًا بالابن الصَّالح وَالنَّبِيّ الصَّالح ثمَّ صعدبِي حَتَّى السَّمَاءَ الثانية فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ. قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ففُتح فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ

فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيسُ فَقَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفتح فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَهل أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزت بَكَى قيل: مَا يبكيك؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرَ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرد السَّلَام ثمَّ قَالَ: مرْحَبًا بالابن الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ [ص: 1637] رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ: هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. قُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أمتك لَا تستطع خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلى مُوسَى فَقَالَ مثله فَرَجَعت ف وضع عنى عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فريضتي وخففت عَن عبَادي. مُتَّفق عَلَيْهِ

قتادہؒ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کے متعلق انہیں بتایا کہ ''میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، اور بعض روایات میں ہے، میں حجر میں لیٹا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے میرا سینہ چاک کیا، میرے دل کو نکالا، پھر میرے پاس ایمان سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لایا گیا، میرے دل کو دھویا گیا، پھر اسے بھر دیا گیا، پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر (میرے) پیٹ کو آب زم زم سے دھویا گیا، پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا، پھر خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی سفید رنگ کی براق نامی ایک سواری میرے پاس لائی گئی، وہ اپنی انتہائے نظر تک اپنا قدم رکھتی تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، جبریلؑ مجھے ساتھ لے چلے، حتی کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جبریل، پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، اور تشریف لانے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے وہاں آدمؑ کو دیکھا، جبریلؑ نے بتایا: یہ آپ کے والد آدمؑ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر انہوں نے فرمایا: صالح بیٹے! اور صالح نبی خوش آمدید، پھر جبریلؑ مجھے اوپر لے گئے حتی کہ وہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: جبریلؑ، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون

ہے؟انہوں نے کہا: محمد! پوچھا گیا، کیاان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید! آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو یحیی اور عیسیٰؑ سے ملاقات ہو گئی، اور وہ دونوں خالہ زاد تھے۔ فرمایا: یہ یحییٰؑ ہیں اور یہ عیسیٰؑ ہیں، ان دونوں کو سلام کریں، میں نے سلام کیا، تو ان دونوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی! خوش آمدید، نبی صالح خوش آمدید، پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا، کون ہے؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پوچھا گیا، کیاان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کیا ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں ادھر پہنچا تو وہاں یوسفؑ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا، یہ یوسفؑ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا، حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے، پھر دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی، پوچھا کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پوچھا گیا: کیاان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو ادریسؑ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا، یہ ادریسؑ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ وہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پوچھا گیا، کیاان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ہارونؑ سے ملاقات ہوئی فرمایا: یہ ہارونؑ ہیں انہیں سلام کریں، پس میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی، اور نبی صالح خوش آمدید، پھر وہ مجھے اور اوپر لے گئے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، انہوں نے پوچھا: کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پوچھا گیا، کیاان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا، خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں موسیٰؑ تشریف فرما تھے، جبریلؑ نے فرمایا: یہ موسیٰ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید جب میں ان سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث کیا گیا، اور اس کی امت کے جنت میں جانے والے افراد، میری امت کے جنت میں جانے والے افراد سے زیادہ ہوں گے، پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریلؑ نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پوچھا گیا، کیاان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، کتنے ہی اچھے ہیں آنے والے؟ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ابراہیمؑ تشریف فرما تھے، جبریل نے فرمایا، یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ ہیں، انہیں سلام کریں، چنانچہ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بیٹے اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، اس کے میوے (بیر) حجر کے مٹکوں کی طرح تھے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، انہوں نے بتایا، یہ سدرۃ المنتہی ہے، وہاں چار نہریں تھیں: دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں میں نے کہا: جبریل! یہ دو چیزیں کیا ہیں، انہوں نے فرمایا: دو باطنی نہریں، یہ دو نہریں جنت میں بہتی ہیں، اور دو ظاہری نہریں، اور یہ نیل و فرات ہیں، پھر مجھے بیت المعمور کی طرف لے جایا گیا، پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کا برتن لایا گیا، میں نے دودھ والا برتن اٹھالیا، انہوں نے فرمایا: یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے، پھر مجھ پر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں واپس آیا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں، میں دوبارہ گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا، انہوں نے پھر وہی بات کی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس نمازوں کی تخفیف فرما دی، میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی

بات کہی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، میں موسیٰؑ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات دہرائی، میں پھر اللہ کے پاس گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، اور مجھے ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر ویسے ہی فرمایا، میں پھر (رب کے حضور) گیا تو مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰؑ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس پھر جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (تخفیفِ نماز کے لیے اتنی مرتبہ) سوال کیا ہے لہذا اب مجھے حیا آتی ہے، اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں، فرمایا: جب میں وہاں سے چلا تو آواز دینے والے نے آواز دی، میں نے (پانچ نمازوں کا) اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرما دی۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5862)

بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَو يمشي فِي نعل وَاحِد وَأَن يشْتَمل الصماء أَو يحتبي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے اور یہ کہ وہ اپنے پورے جسم پر اس طرح چادر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں، اور یہ کہ وہ ایک کپڑا اس طرح لپیٹ لے کہ شرم گاہ ننگی ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4315)

بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يأكل بِشمَالِهِ وَلَا يحتبي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے حتی کہ وہ اپنا تسمہ مرمت کرلے، ایک موزے میں نہ چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ اس طرح کپڑا لپیٹے کہ اس کے ہاتھ وغیرہ بھی باہر نہ نکل سکیں۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4412)

دیگر کتب حدیث میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے والا شیطان ہے:

بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ. ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، حدیث نمبر 5264)

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، حدیث نمبر 5265)

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، حدیث نمبر 5266)

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، حدیث نمبر 5267)

کھانے میں بایاں ہاتھ استعمال کرنا شیطانی کام ہے

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ". قَالَ: وَفِي الْبَاب عَنْ جَابِرٍ، وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَحَفْصَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَى مَعْمَرٌ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پیئے، اس لیے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1799)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1800)

بائبل میں ہے کہ دایاں ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے (حوالہ)

بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لیے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ".

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لیے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3268)

ختنہ

ابراہیم نے اسی سال کی عمر میں تیسے کے ساتھ ختنہ کیا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیمؑ نے اسی سال کی عمر میں تیسے کے ساتھ ختنہ کیا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5703)

مدینے کی ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی

وَعَنْ أُمِّ عطيَّةَ الأنصاريَّةِ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَت تختن بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَرَاوِيه مَجْهُول

ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: ''ختنے کی جگہ زیادہ نہ کاٹو کیونکہ وہ عورت کے لیے زیادہ لذت والا اور خاوند کے لیے زیادہ پر لطف ہے۔'' ابوداؤد، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4464)

موسیقی

قرآن موسیقی کے موضوع پر مکمل خاموش ہے ، جو لوگ لہو الحدیث کو موسیقی کی حرمت میں گھسیڑتے ہیں یہ ان کا ذاتی تقوی اور تاویل ہے جو شریعت نہیں ہو سکتی ،حقیقت یہ ھے کہ موجودہ اسلام میں مقدسوں اور قدسیوں کے ذاتی تقوے اور تاویلوں کی بھرمار ھے جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنے مزاج کے مطابق کی ہیں ،اور جن کو ماننا شریعت کا تقاضا نہیں " تقدس " کا تقاضا ہے، جو ان شخصیات کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے ،، پیر کرم شاہ الازھری صاحب نے اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں اس کو مباح ہی لکھا ھے اور تمام تاویلوں کو رد کر دیا ہے ،، اس کے ساتھ یہ وضاحت ضرور کی ہے کہ ہر وقت موسیقی کو وطیرہ بنا لینا بھی درست نہیں کیونکہ کسی بھی شغل کو غالب کر لینا اور اس میں افراط مناسب و معقول نہیں ،، ھم لوگ پہلے ایک عقیدہ بناتے ہیں پھر قرآن و حدیث جو کھینچ کھانچ کر اس پر چڑھاتے ہیں ، یعنی اصل میں اپنی ہی رائے کو قرآن و حدیث کا لباس پہنانے کی کوشش کرتے ہیں ،،،، لہو الحدیث گانا ہی کیوں ؟ پوری زندگی بھی لہو و لعب ہے ،، انما الحیوۃ الدنیا لھو ولعب، اولاد اور مال بھی لہو و لعب ہے ،، جو چیز اللہ کی یاد سے غافل اور اس کی حدیں توڑنے پر آمادہ کر دے وہ لہو و لعب ہی ہے ،، پھر اس لہو لعب میں سے گانا برآمد کر لینا بزرگوں کا ہی کمال ہے ، ویسے سچی بات بتاؤں یہ بزرگ اپنے زمانے میں انسان ہی ہوا کرتے تھے پھر ہم نے ان کو دیوتا بنا دیا ، ان کی نجات بھی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں تھی ، وہ کبھی بھی شریعت ساز نہیں تھے ،، ان کے اقوال کے متوازی انہی کے زمانے کے بزرگوں کے اقوال بھی پائے جاتے ہیں ، اس لئے شریعت تاویلوں کا نام نہیں یہ ایک روز روشن کی طرح کی چیز ہے ،جس کا تعارف اللہ کے رسول ﷺ نے ان لازوال الفاظ کے ساتھ فرمایا تھا " ترکتکم علی المحجۃ البیضاء لیلھا کنھارھا "میں تمہیں اس سفید چٹیل گزر گاہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی اتنی ھی روشن ہیں جتنا اس کا دن روشن ہے " یا جو رات میں بھی اتنی ہی روشن ہے جتنی دن میں روشن ہوتی ہے ،،

رہ گئ بیہودہ اور فحاشی پر مبنی موسیقی تو یہ ”ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشہ فی الذین امنوا ،، کے تحت حرام سے بھی آگے کی چیز ھے اور اس کی حمایت کوئی بھی ذی شعور اور صاحب ایمان نہیں کر سکتا۔موسیقی میں جائز اور ناجائز کا سوال ضرور ھے کہ کونسی جائز ھے اور کونسی ناجائز۔

حرام حرام کی رَٹ لگانے والوں سے گزارش ھے کہ قاسم بن محمد بن ابوبکر سے جب پوچھا گیا تھا کہ کیا موسیقی حرام ھے ، تو آپ نے تین بار سوال کرنے والے سے منہ موڑ لیا تھا اور چوتھی دفعہ سوال کرنے کے بعد انتہائی غصے سے فرمایا تھا کہ " حرام وھی ھے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کے لفظ کے ساتھ حرام کہا ھے " اس کے بعد جائز ، ناجائز ، مکروہ باقی رہ جاتا ھے ،،،،،

ھر بندہ اپنے اپنے تقوے کو دوسرے پر لادنے کے لئے تیار بیٹھا ھوتا ھے ،، نتیجہ یہ ھے کہ فاسقوں کی تعداد مساجد کی تعداد کی نسبت دگنی رفتار سے بڑھ رھی ھے ،، میں نے ریاض الجنہ میں لوگوں سے گانے کی ٹون سنی ھے ،، مسجدِ نبوی میں امام کے بالکل پیچھے کھڑے لوگوں کے موبائل پہ بج رھی ھوتی ھے ،، طواف اور سعی میں بج رھی ھوتی ھے ،، ایک وبا کی طرح پھیلی ھوئی چیز کو فتوؤں سے نہیں روکا جا سکتا ، پہلا اس کی کلاسیفیکیشن کرنی ھو گی ،، کیا بارش میں سڑکوں پر بہتا گٹر کا پانی بھی کپڑے پلید نہیں کرتا اور لوگوں کی بے بسی کے مدنظر اس چھوٹ کو اختیار کیا گیا ھے ،، مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اب سڑکوں پر بہتا بارش کا پانی پینا بھی شروع کر دیا جائے ۔

کتاب الکبائر ،، علامہ دمشقی صاحب کی ایسی کتاب ھے جس میں ساٹھ سے اوپر کبائر گنوائے گئے ھیں ،، مگر عجیب بات یہ ھے کہ کبائر کی فہرست میں موسیقی کا ذکر نہیں ھے ،،،،،،، کوئی اس کو قرآن کی سورہ لقمان کی آیت سے نکال کر لے آتا ھے ،،

(وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ(6

حالانکہ اس میں موسیقی سرے سے زیرِ بحث نہیں ھے ،،مروجہ موسیقی کو بنیاد بنا کر تمام موسیقی کو ایک ھی لاٹھی سے ھانکنا اسی طرح ھے جس طرح موجودہ مسلمانوں کو دیکھ کر تمام مسلمانوں کے قتل کا فتوی دے دینا ،، جتنی احادیث موسیقی کی مخالفت میں پیش کی جاتی ھیں ، اس سے دگنی حدیثیں موسیقی کے جواز کی بھی موجود ھیں ،، جو چیز نبی ﷺ کی موجودگی میں بجائی گئ ، نبی ﷺ کے حجرے میں بجائی گئ ، نبئ کریم ﷺ نے سکون سے اسے سنا اور ابوبکر صدیقؓ کے منع کرنے پر ان کو شاباش نہیں دی کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا بلکہ فرمایا کہ ان کو گانے دو ان کی عید کا دن ھے ، فتوے لگانے والے پہلے اپنے فتوؤں کا رخ نبئ کریم ﷺ کے حجرے کی طرف کریں اور جواب دیں کہ وہ کونسا حرام ھے جو عید والے دن حلال ھو جاتا ھے , اُس زمانے کی موسیقی کو حلال کہہ کر موجودہ زمانے کی موسیقی کو حرام کہنا ایسا ھی ھے جیسے موجودہ زمانے میں جی ٹو اور جی تھری سے زیرِ ناف بال صاف کرنے کو حرام قرار دے دیا جائے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں یہ استعمال نہیں ھوتے تھے ، بلکہ صرف استرا استعمال ھوتا تھا ،،، اب رہ گئ بات احادیث کی تو منظور الحسن صاحب کا یہ مضمون ان احادیث کا احاطہ کرتا ھے کہ جن میں موسیقی زیرِ بحث آئی ھے ،،

احادیث اور موسیقی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیقی عرب معاشرت کا حصہ تھی۔عبادت، خوشی، غم ، جنگ اور تفریح جیسے مختلف مواقع پر موسیقی اور آلات موسیقی کا استعمال عام تھا۔حدیثوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف موسیقی کو پسند فرمایا، بلکہ بعض موقعوں پر اس کے استعمال کی ترغیب بھی دی۔ثقہ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں گانا سنا؛ شادی کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی ترغیب دی؛ہجرت کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے توعورتوں نے دف بجا کر گیت گائے اور آپ نے انھیں پسند فرمایا؛ ماہر فن مغنیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپناگانا سنانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے سیدہ عائشہ کو اس کا گانا سنوایا؛ سیدہ عائشہ حضور کے شانے پر سر رکھ کر بہت دیر تک گانا سنتی اور رقص دیکھتی رہیں؛ سفروں میں آپ نے صحرائی نغموں کی معروف قسم حدی خوانی کو نہ صرف پسند فرمایا، بلکہ اپنے اونٹوں کے لیے ایک خوش آواز حدی خوان بھی مقرر کیا اور اعلان نکاح کے لیے آپ نے آلۂ موسیقی دف بجانے کی تاکید فرمائی۔ان موضوعات پر متعدد روایتیں

:حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔چند نمائندہ روایتیں حسب ذیل ہیں

عید پر موسیقی

عن عائشة قالت: دخل علی رسول اللّٰھصلی اللہ علیہ وسلم و عندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحولوجھہ ودخل ابوبکر فانتھرنی وقال مزمارۃ الشیطان عند النبی فاقبل علیہ رسول اللّٰھعلیہ السلام فقال دعھما فلما غفل غمزتھما فخرجتا وکان یوم عید.(بخاری،رقم۹۰۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقع پر دو(مغنیہ) لونڈیاں جنگ بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔آپ بسترپر دراز ہو گئے او ر اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔(اسی اثنا میں) حضرت ابوبکر گھر میں داخل ہوئے۔(گانے والیوں کو دیکھ کر) انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: نبی صلیاللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شیطانی ساز(کیوں)؟ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھیں (گانا بجانا)کرنے دو۔پھر جب حضرت ابوبکر دوسرے کام

میں مشغول ہو گئے تو میں نے ان(گانے والیوں کو چلے جانے کا) اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں۔یہ عید کا دن تھا۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ عید کے روز گیت سن رہی تھیں۔o

یہ گیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گائے جا رہے تھے۔o

گانے والیاں ماہر فن مغنیات تھیں۔(روایت میں ' جاریتان' (دولونڈیاں)کا لفظ استعمال ہوا ہے۔اس سے بعض لوگوں نے ''بچیاں'' مراد لیاہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ' جاریۃ' کا لفظ ''بچی '' کے معنی میں بھی آتا ہے، مگریہاں لازم ہے کہ اس سے ''لونڈیاں'' ہی مراد لیا جائے اور لونڈیاں بھی وہ جو ماہرفن مغنیات کی حیثیت سے معروف تھیں۔روایت کے اسلوب بیان کے علاوہ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دوسرے طریق میں 'جاریتان' کے بجائے ' قینتان ' کے الفاظ نقل ہوئےہیں۔'قینۃ 'کامعلوم و معروف معنی :'' پیشہ ور مغنیہ'' ہے۔روایت یہ ہے

عن عائشة ان ابابکر دخل علیها والنبی صلی الله علیه وسلم عندها یوم فطر او اضحی وعندها قینتان تغنیان بما تقاذفتا الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم دعهما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا هذا الیوم. (بخاری، رقم ۳۷۱۶)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں : ابوبکر رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحی کے روز ان کے پاس آئے نبی صلی اللہ وسلم بھی وہاں موجود تھے۔اس وقت دو مغنیہ لونڈیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔سیدنا ابوبکر نے دو مرتبہ کہا: یہ شیطانی ساز (کیوں)؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر ابوبکر سے فرمایا: انھیں گانے دو۔ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے ۔اور آج ہماری عید کا دن ہے۔)

گیت کے اشعار حمدیہ یا نعتیہ نہیں تھے۔انصار کی قبل از اسلام جنگ کا ایک قصہ تھاجسے گیت کی صورت میں گایا جا رہا تھا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تشریف لانے کے بعد بھی سیدہ نے گیت سننے کاسلسلہ جاری رکھا۔o

آپ نے سیدہ عائشہ کو گانا سننے سے منع نہیں فرمایا۔o

آپ نے گانے والیوں کوگانا گانے سے نہیں روکا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود گانے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ، تاہم جس طرح آپ نےسیدنا ابوبکر کی آواز سن لی، اس سے قیاس o کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو گانے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

سیدنا ابوبکر نے اسے دیکھتے ہی 'مزمار الشیطان' یعنی شیطان کا سازکے الفاظ سے تعبیر کیا۔o

سیدنا ابوبکر نے جب گانے کوروک دیناچاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع فرما دیا۔o

بخاری کی اس روایت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے موقع پر موسیقی کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے۔ام المومنین سیدہ عائشہ کاآپ کی موجودگی میں گانا سننا ، آپ کااس پرنہ پابندی عائد کرنا اور نہ کسی ناراضی کااظہار فرمانا، بلکہ سیدنا ابوبکر کو بھی مداخلت سے روک دینا، یہ سب باتیں موسیقی کے مباح ہونے ہی کو بیان کر رہی ہیں۔

:اسی موضوع کی ایک روایت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔وہ بیان فرماتی ہیں

دخلت علینا جاریۃ لحسان بن ثابت یوم فطر ناشرۃ شعرھا معھا دف تغنی فزجرتھا ام سلمۃ فقال النبی دعیھا یا ام سلمۃ (فان لکل قوم عیدا وھذا یوم عیدنا.(رقم ۵۵۸

عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس آئی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے ' ' پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔ "بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔

شادی بیاہ پر موسیقی

عن ابن عباس قال انکحت عائشۃ ذات قرابۃ لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من یغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الانصار قوم فیھم غزل فلو فحیاناوحیاکم. اتیناکم اتیناکم :بعثتم معھا من یقول

(ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۰)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا۔اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔آپ نے (لوگوں سے)دریافت کیا : کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا : جی ہاں۔آپ نے پوچھا:کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہ نے کہا: جی نہیں۔آپ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔یہ بہتر ہوتا کہ تم اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا: (بخاری میں یہی روایت ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے

عن عائشۃ انھا زفت امراۃ الی رجل من الانصار، فقال نبی اللہ: یا عائشۃ ما کان معکم لھو، فان الانصار یعجبھم اللھو.(رقم ۴۸۶۷)

عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک خاتون کو ایک انصاری شخص سے بیاہ کر رخصت کر دیا۔(اس موقع پر) :نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عائشہ، (کیا وجہ ہے کہ)تم لوگوں کے ساتھ کچھ گانا بجانا نہیں تھا، (حالانکہ)انصار تو گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔"

ہم تمھارے پاس آئے ہیں،

ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔

ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔" (محدثین نے اس روایت کو 'حسن' قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والے کو بھیجنے کے بارے میں جس انداز سے دریافت فرمایا ، اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے o کہ اہل عرب رخصتی کے موقع پر دلہن کے ساتھ بالعموم کسی گانے والے کو بھیجا کرتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ گانے والے کو دلہن کے ہم راہ نہیں بھیجا گیا، خوش گوار تاثر کا اظہار نہیں فرمایا۔o

آپ نے شادی کے موقع پر گانے والے کو دلہن کے ہم راہ بھیجنے کی ترغیب دی۔o

آپ نے گائے بغیر گیت کے بول بھی ادا فرمائے۔o

آپ نے انصارکے گانا پسندکرنے کو بیان فرمایااور اسے باطل قرار نہیں دیا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی بیاہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلمگیتوں کو پسند فرماتے تھے۔اس کے بعض دوسرے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہعلیہ وسلم نے یہ گفتگو اس بنا پر فرمائی کہ آپ کو شادی والے گھر میں گانے کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ابن حبان کی روایت ہے:

عن عائشة قالت كان فی حجری جارية من الانصار فزوجتها قالت فدخل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم يوم عرسها فلم يسمع غناء ولا لعبا فقال يا عائشة هل غنيتم عليها او لا تغنون عليها ثم قال ان هذا الحی من الانصار يحبون الغناء. (رقم ۵۸۷۵)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے زیر کفالت ایک انصاری لڑکی رہتی تھی۔میں نے اسکی شادی کر دی۔شادی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔اس موقعپر آپ نے نہ کوئی گیت سنا اور نہ کوئی کھیل دیکھا۔(یہ صورت حال دیکھ کر) آپ نے فرمایا: عائشہ، کیا تم لوگوں نے اسے گانا سنایا ہے یا نہیں؟ پھر فرمایا: یہانصارکا قبیلہ ہے جو گانا پسند کرتے ہیں۔"

جشن پر موسیقی

۱۔ عن ابن عائشة لما قدم رسول الله صلی الله عليه وسلم المدينه جعل النساء و الصبيان يقلن:

طلع البدر علينا

من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا

ما دعا لله داع

ايها المبعوث فينا

جئت بالامر المطاع

(السیرۃ الحلبیۃ۲/۲۳۵)

۲: عن انس بن مالك ان النبی صلی الله عليه وسلم مر ببعض المدينة فاذا هو بجوار يضربن بدفهن و يتغنين و يقلن

نحن جوار من بنی النجار

يا حبذا محمد من جار

فقال النبی صلی الله عليه وسلم: الله يعلم انی لأحبكن.(ابن ماجه،رقم۱۸۹۹)

۱۔"ابن عائشہ سے روایت ہے :جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا

آج ہمارے گھرمیں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے۔

ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔

"اے نبی ، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے۔

۲۔"انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :(شہر میں داخل ہونے کے بعد جب)نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے توکچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گارہی تھیں:

ہم بنی نجار کی باندیاں ہیں۔(یہاں 'جوار ' کا ترجمہ "بچیاں" کرنا درست نہیں ہے ، کیونکہ دوسرے طریق میں اس کے بجائے 'قینات'(مغنیات) آیا ہے: عن انس بن مالك قال النبی علی حی من بنی النجار فاذا جواری یضربن بالدف ویقلن نحن قینات من بنی النجار فحبذا محمد من جار فقال النبی اللہ یعلم ان قلبی یحبکم. (المعجم الصغیر، رقم ۸۷،

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاسسے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں ۔آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے۔")

خوشا نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

یہ سن کر)نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سےمحبت رکھتا ہوں۔"(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

یہ اس موقع کی روایات ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں داخل ہوئے۔ان سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے موقع پر جشن کا سا سماں تھا۔o

خوشی کے اظہار کے لیے گیت گائے گئے۔o

یہ گیت لونڈیوں نے گائے۔o

گانے کے ساتھ انھوں نے ایک آلۂ موسیقی دف بھی استعمال کیا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے گیت سنے اور ناپسندیدگی کا تاثر نہیں دیا۔o

گانے والی باندیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ومحبت کا اظہار فرمایا۔o

یہ اور اس موضوع کی دوسری روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا۔مدینے میں جشن برپا تھا۔ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کی خوشی میں مسرور تھا۔اس موقع پر عام عورتوں اوربچوں اور مغنیات نے دف بجا کر استقبالیہ نغمے بھی گائے ، جنھیں نبی صلی اللہ علیہوسلم نے پسند فرمایا۔چنانچہ ان کی بنا پر یہ بات پورے اطمینان سے کہی جا سکتی ہےکہ جشن یاخوشی کی تقریب کے موقع پر گیت گائے جا سکتے ہیں اور آلات موسیقی کواستعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفر میں موسیقی

عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر یا عامر الا تسمعنا من ھنیھاتك وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول:

اللهم لولا انت ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صلينا

فاغفر فداء لك ما ابقينا

وثبت الاقدام ان لاقينا

والقين سكينة علينا

انا اذا صيح بنا ابينا

وبالصياح عولوا علينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاكوع. قال: يرحمه الله.

(بخاری، رقم ۳۹۶۰)

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔لوگوں میں سے ایک آدمی نے عامر سے کہا: تم ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ عامر جو حدی خوان شاعر تھے،(لوگوں کی فرمایش سن کر) : سواری سے اترے اور یہ (اشعار) گانے لگے

اے پروردگار ، اگر تیری ہدایت ہمیں میسر نہ ہوتی

تو ہم نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کر پاتے۔

ہمارے گناہوں کو بخش دے ، (جو ہم کر چکے ہیں اور) جو ہم سے سرزد ہوں گے ، ہم تیری راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہیں۔

جنگ میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

جب دشمن ہمیں للکارتا ہے تو ہم (خوف زدہ ہونے سے) انکار کر دیتے ہیں۔

وہ پکار پکار کر ہم سے نجات چاہتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گانے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عامر بن الاکوع۔آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔‘‘ (محدثین نے اس روایت کو ’صحیح‘قرار دیا ہے۔)

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

صحابۂ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے مقصد سے دوران سفر میں تھے۔o

ایک صحابی کی فرمایش پر دوسرے صحابی نے حدی خوانی شروع کی یعنی ا شعار گا کر پڑھنے لگے۔o

گانے والے کی آواز اس قدر بلند تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔o

آپ نے پسندیدگی کے ساتھ گانے والے کا نام معلوم کیا۔o

اس کے اچھے اشعار سن کر آپ نے اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔o

حدی خوانی''صحرائی نغمے کی ایک صنف ہے۔قدیم عرب میں ساربان صحراؤں میں سفر کرتےہوئے حدی خوانی کرتے تھے۔اس کا '' اصل مقصد تو اونٹوں کو مست کر کے انھیں تیز رفتاری کی طرف مائل کرنا ہوتا تھا، مگر شتر سوار بھی اس سے پوری طرح حظ اٹھایا کرتے تھے۔اس کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں متعدد روایتیں موجود ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہےکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام بھی صحرائی سفروں کے دوران میں حدی خوانی سے محظوظ ہوتے تھے۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوش آوازحدی خوان انجشہ کو اپنے سفروں کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ایک سفر کے دوران میں جب اس کے نغمات سے مسرور ہو کر اونٹ بہت تیز چلنے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے محبت سے ڈانٹا کہ وہ اونٹوں پر سوار خواتین کا لحاظ کرے۔ایسا نہ ہو کہ وہ اونٹوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے گر جائیں۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كان للنبی حاد یقال له انجشة و كان حسن الصوت فقال له النبی رویدك یا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة یعنی ضعفة النساء. (بخاری، رقم ۵۸۵۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک حدی خوان مقرر تھا۔اس کا نام انجشہ تھا۔وہ نہایت خوش آواز تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر کے دوران میں اسے)فرمایا: انجشہ آہستہ، کہیں نازک آبگینوں کو توڑ نہ ڈالنا۔قتادہ کہتے ہیں: اس سےنازک عورتیں مراد ہیں۔''

یہاں یہ واضح رہے کہ محققین کے نزدیک حدی خوانی عرب کی اصناف موسیقی ہی میں شامل ہے۔ڈاکٹر جواد علی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام' 'میں اس کا ذکراسی پہلو سے کیا ہے:

والحدا، هو من اقدم انواع الغناء عند العرب، یغنی به فی الاسفار خاصة، ولا زال علی مكانته و مقامه فی البادیة حتی الیوم. و یتغنی به فی المناسبات المحزنة ایضاً لملاءمة نغمته مع الحزن. وقد كان للرسول حادی هو (البراء بن مالك بن النضر الانصاری) و كان حداءً للرجال. و كان له حداء آخر، یقال له (انجشة الحادی) و كان جمیل الصوت اسود. و كان یحدو للنساء، نساء النبی، و كان غلاماً للرسول. (۱۱۶/۵)

حدی خوانی عربوں کے گانے کی قدیم ترین قسموں میں سے ہے۔یہ صنف بالعموم سفروں کےساتھ مخصوص تھی۔موجودہ زمانے میں بھی صحراؤں میں اس کی یہی حیثیت ہے۔اس کے علاوہ چونکہ اس کے نغمے جذبات غم کے ساتھ کافی ہم آہنگ ہوتے ہیں، اس لیے غم کے مواقع پر بھی یہ صنف اختیار کی جاتی تھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدی خوان (البرابن مالک بن نضر) مقرر کر رکھا تھاجو مردوں کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔ایک اور نہایت خوش گلو حدی خوان(انجشہ) تھا۔یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام تھااور آپ کی ازواج مطہرات کے لیے حدی خوانی کرتا تھا۔''

مزید لکھتے ہیں:

والحدا هو فی الواقع غناء اهل البادیة،...هذا النوع من الغناء مما یتناسب مع لحن البوادی و نغمها الحزینة البسیطة التی تطرب بها طبیعة البداوة نفس الاعراب. (۱۱۷/۵)

حدی خوانی اصل میں اہل بادیہ کا گانا ہے ... گانے کی یہ صنف خانہ بدوشوں کے لحناور ان کے جذبات غم کی تعبیر کرنے والے سادہ اور فطری نغموں سے مناسبت رکھتی ہے جنسے ان خانہ بدوشوں کی بدوی طبیعت مسرور ہوتی ہے۔''

ابن خلدون نے اپنی کتاب ''مقدمہ'' میں لکھا ہے کہ حدی خوانی کا مقصد محض قافلے کے شرکا کو محظوظ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ اسکے ساتھ اونٹوں کو نغموں سے سرشار کر کے ان کی رفتار کو تیز کرنا بھی ہوتا ہے:

مسرور ہونے کی) یہ کیفیت انسان تو انسان بے زبان جانور میں بھی پائی جاتی ہے۔چنانچہ اونٹ ساربانوں کی حدی خوانی (' ' سے اور گھوڑے سیٹی اور چیخ سے متاثر ہو جاتےہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اگر نغمات متناسب اور فن موسیقی کے (موافق ہوں توان سے جانور مست ہو جاتے ہیں۔'' (۲/ ۸۰

آلات موسیقی

عن الربیع بنت معوذ قالت دخل علیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك منی وجویریاتی ضربن بالدف ویندبن من قتل من اباءھن یوم بدر حتی قالت جاریۃ وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال النبی لا تقولی ھکذا وقولی ما کنت تقولین. (بخاری، رقم ۳۷۷۹)

ربیع بنت معوذبیان کرتی ہیں: جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بچھونے پر اسی طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔اس وقت ہماری (گانے والی) باندیاں دف پر بدر میں قتل ہونے والے اپنےآبا کا نوحہ (اشعار کی صورت میں) گا رہی تھیں۔ان میں سے ایک باندی نے (گاتے ہوئے)کہا : اس وقت ہمارے درمیان وہ نبی موجود ہیں جنھیں آنے والے دنوں کی باتیں بھی معلوم ہیں۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مصرع) نہ کہو ، وہی کہوجو پہلے کہہ رہی تھی۔''(محدثین نے اس روایت کو 'صحیح' قرار دیا ہے۔)

۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شادی کی کسی تقریب میں گئے تو باندیاں گیت گا رہی تھیں۔o

آپ کی آمد کے باوجود گانے کا سلسلہ جاری رہا۔o

گانے والیاں گانے میں دف استعمال کر رہی تھیں۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم توجہ سے گانا سن رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے انھیں بعض اشعارپڑھنے سے منع فرمایا۔o

چند اشعار سے منع کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گیت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔o

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کثرت سے استعمال ہونے والے آلۂ موسیقی دف پر کوئی پابندی عائد نہیں فرمائی تھی۔درج بالا دیگر روایتیں بھی اگر پیش نظر رہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ خوشی کی تقریبات میں گیتوں کے ساتھ اس کا استعمال عام تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے مختلف موقعوں پربجایا گیا اور آپ نے اس پر کوئی نکیر نہیں :فرمائی۔بعض روایتیں اس کے جواز سے آگے بڑھ کرنکاح کے موقع پر اس کے لزوم کو بھی بیان کرتی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فصل بین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح. (ابن ماجہ، رقم ۱۸۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(نکاح کے) حلال اور حرام میں فرق یہ ہےکہ دف بجایا جائے اور بلند آواز سے اعلان کیا جائے۔'' (شریعت کی رو سے خفیہ نکاح باطل قرار پاتا ہے۔چنانچہ نکاح کا اعلان شرائط نکاح میں شامل ہے۔اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کے موقع پر دف بجانے کو ضروری قرار دیا۔بیہقی سنن الکبریٰ کی ایک روایت میں یہی بات

تفصیل سے بیان ہوئی ہے: عن علی ابن ابی طالب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر ھو وأصحابہ ببنی زریق فسمعوا غناء ولعبا فقال ما ھذا قالوا نکاح فلان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل دینہ ھذا النکاح لا السفاح ولا النکاح السر حتی یسمع دف أو یری دخان قال حسین وحدثنی عمرو بن یحی المازنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ نکاح السر حتی یضرب بالدف. (بیہقی سنن الکبری، رقم ۱۴۴۷۷)"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہکے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے۔اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آواز سنی۔آپ نے پوچھا :یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا :یا رسول اللہ ، فلاں شخص کانکاح ہو رہا ہے۔آپ نے فرمایا : اس کا دین مکمل ہو گیا۔نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے۔نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح۔یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یادھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔ حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحییٰ المازنی نےبیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اسمیں دف بجایا جائے ۔"نکاح کے موقع پر موسیقی کے استعمال کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے اورتمدن کے لحاظ سے ضروری قرار دیا۔موجودہ زمانے میں عرف اور حالات کے مطابق کوئی دوسرا طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔)

دف کے آلۂ موسیقی ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔یہ ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز ہے جوقدیم زمانے سے استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر جواد علی نے اس کے بارے میں لکھا ہے:

والدف من آلات الطرب القدیمۃ المشھورۃ ویستعمل للتعبیر عن العواطف فی الفرح والسرور...وتنقر بہ النساء ایضاً. وقد کان شائعاً عند العرب، ینقرون بہ فی افراحھم. ولما وصل الرسول الی یثرب، استقبل بفرح عظیم وبالغناء وبنقر الدفوف. واکثر ما استعملہ العرب فی المناسبات المفرحۃ، کالنکاح، ورافقوا الضرب بہ اصوات الغناء.(تاریخ العرب م ۱۰۸)

دف موسیقی کے مشہور اور قدیم آلات میں سے ہے۔یہ سروراور خوشی کے جذبات کے اظہارکے لیے استعمال ہوتا ہے ... عورتیں بھی اسے بجاتی ہیں۔عربوں کے ہاں یہ بالکل عام تھا۔وہ اسے خوشی کے موقعوں پربجاتے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہنچےتو آپ کانہایت خوشی کے ساتھ گیت گاکر اور دف بجا کر استقبال کیا گیا۔اہل عرب بالعموم اس کا استعمال نکاح جیسے خوشی کے "مواقع پر کرتے تھے اور اس کو بجا کر اسکے ساتھ گیت گاتے تھے۔

بائیبل میں بھی متعدد مقامات پر اس کاذکر آلۂ موسیقی کے طور پر ہوا ہے۔اردو زبان میں بائیبل کی قاموس میں" موسیقی :کےساز" کے زیر عنوان بیان ہوا ہے

یہ (دف) غالباً خنجری قسم کا سازتھا جو ہاتھ میں پکڑ کر بجایا جاتا تھا۔یہ گانے اور ناچنے میں تال دینے کے لیےاستعمال ہوتا ' ' (تھا۔جشن کی محفلوں اور جلوسوں میں یہ رونق پیدا کرتا تھا۔"(قاموس الکتاب، ۹۷۸

فن موسیقی

عن السائب بن یزید ان امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا عائشۃ تعرفین ھذہ؟ قالت: لا یا نبی اللہ. قال: ھذہ قینۃ بنی فلان تحبین ان تغنیک؟ فغنتھا. (سنن البیھقی الکبریٰ، رقم ۸۹۶۰)

سائب بن یزیدبیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی۔آپ نے(سیدہ عائشہ سے) فرمایا: عائشہ کیا تم اس عورت کوجانتی ہو؟ سیدہ نےکہا: جی نہیں، اے اللہ کے نبی۔آپ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گانے والی ہے۔کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی ؟ چنانچہ اس نے سیدہ کو گانا سنایا۔" (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے۔)

:اس روایت کے بنیادی نکات یہ ہیں

فن موسیقی سے وابستہ ایک عورت (یہاں ' قینۃ' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ماہر فن اور پیشہ ور مغنیہ کے ہیںo
۔)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔

اس نے آپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سیدہ عائشہ کو گانا سنانا چاہتی ہے۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نہ کراہت کا اظہار فرمایااور نہ اسے سرزنش فرمائی۔o

اس کے برعکس آپ نے سیدہ سے اسے متعارف کرایا۔o

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اس مغنیہ نے سیدہ کو گانا سنایا۔o

اس روایت سے یہ بات واضح ہو تی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فن موسیقی کو اصلاًباطل نہیں سمجھتے تھے۔اگر ایسا ہوتا تو آپ اس پیشہ ور مغنیہ کو ٹوک دیتے یا کم سے کم سیدہ کو اس کا گانا ہر گز نہ سننے دیتے۔بعض دوسری روایتوں سے بھی معلوم ہوتاہے کہ ماہر فن مغنی اور مغنیات اور رقاص اور رقاصائیں عرب میں موجود تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فن سے لطف اندوز ہونے کو معیوب نہیں سمجھتے تھے۔

: ترمذی اور بیہقی کی حسب ذیل روایتوں سے یہی تاثر ملتاہے

عن عائشة قالت: كان رسول الله جالسا فسمعنا لغطا و صوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالى فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى رأسه فقال لى اما شبعت اما شبعت ؟ قالت فجعلت اقول لا لأنظر منزلتى عنده اذ طلع عمر قال فارفض الناس عنها قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لأنظر الى شياطين الانس والجن قد فروا من عمر. (ترمذی، رقم ۳۶۹۱)

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم(ہمارے درمیان) تشریف فرما تھے۔یک بہ یک ہم نے بچوں کا شور سنا ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے۔پھر(ہم نے دیکھا کہ) ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی۔بچے اس کے ارد گرد موجود تھے۔آپ نے فرمایا : عائشہ ، آکر دیکھو۔(سیدہ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور اپنی ٹھوڑی حضور کے شانے پر رکھ کرآپ کے کندھے اور سر کے مابین خلا میں سے اسے دیکھنے لگی۔حضور نے کئی بار پوچھا : کیا ابھی جی نہیں بھرا ؟ میں یہ دیکھنے کے لیے کہ آپکو میری خاطر کس قدر مقصود ہے، ہر بار کہتی رہی کہ ابھی نہیں۔اسی اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ آ گئے۔(انھیں دیکھتے ہی) لوگ منتشر ہو گئے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' (بعض لوگ اس روایت کو غنا کی شناعت میں استدلال کے لیے پیش کرتے ہیں۔اس ضمن میں ان کی بنائے استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ ہے :''عمر کے آنے سے شیاطین جن و انس بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔'' اس جملے کی بنا پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےموسیقی کو شیطان سے منسوب کر کے اس کی شناعت کا اظہار فرمایا ہے۔ہمارے نزدیک سیاق کلام سے واضح ہے کہ یہ محض تفنن طبع کا جملہ ہے جو آپ نے سیدنا عمر کی طبیعت کی سختی کو بیان کرنے کے لیے ارشاد فرمایا ہوگا۔اگر اس کے لفظی معنوں ہی کو حقیقی سمجھا جائے تو پھر سوال یہ ہے کہ سیدہ عائشہ ، سیدنا ابوبکر اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گانا سننے کے عمل کو کیا معنی پہنائے جائیں گے ؟)

حدثنا عبدالله بن بريدة عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قدم من بعض مغازيه فأتته جارية سوداء فقالت يا رسول الله انى كنت نذرت ان ردك الله سالما ان اضرب بين يديك بالدف فقال ان كنت نذرت فاضربى قال فجعلت تضرب فدخل

ابوبکر رضی اللہ عنہ وھی تضرب ثم دخل عمر رضی اللہ عنہ فالقت الدف تحتھا وقعدت علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الشیطان یخاف منك یا عمر. (بیہقی سنن الکبریٰ، رقم ۱۹۸۸)

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس نے کہا: یا رسول اللہ ، میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو سلامتی کے ساتھ واپس لایا تو میں آپکے سامنے دف بجاؤں گی۔آپ نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی ہے تو بجا لو۔اس نے دف بجانا شروع کیا۔(اسی دوران میں)ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔(انھیں دیکھ کر) اس نے دف کو اپنے نیچے چھپالیا۔ ''(یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: عمر تم سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے۔

ترمذی اور بیہقی کی ان روایتوں میں نوعیت واقعہ سے واضح ہے کہ 'حبشیہ' (حبشی عورت) اور 'جاریۃ سوداء' (سیاہ فام لونڈی) سے مراد 'قینۃ' (مغنیہ لونڈی)ہی ہے۔ظاہر ہے کہ گھریلو عورت کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اس طریقے سے لوگوں کے سامنے فن کا مظاہرہ کرے۔

درج بالا معجم الکبیر کی روایت میں 'قینۃ'سے مراد ماہر فن مغنیہ ہے۔یہ لفظ عربی زبان میں مغنیہ ہی کے لیے خاص ہے۔لسان ا لعرب میں ہے:'والقینۃ: الامۃ المغنیۃ'،''قینہ یعنی مغنیہ لونڈی''۔(اس لفظ کا یہ مصداق اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد ہر لحاظ سے :سے معلوم و معروف رہا ہے۔امرؤ القیس کے اشعار ہیں

فان امس مکروبا فیا رب قینۃ

منعمۃ اعملتھا بکران

لھا مزھر یعلوا الخمیس بصوتہ

جش اذا ما حرکتہ الیدان

اگرچہ کل غمگیں تھی تو کیا ہوا کتنی ہی نرم و نازک گانے والی لونڈیاں ہیں جن کو میں نے گانا گانے پر مامور کیا۔ان کے پاس ایسا ساز ہے جس کی آواز پورے لشکر پر چھا جاتی ہے اور جب ہاتھ اس کو حرکت دیتے ہیں تو اس سے ایک بھاری اور بھدی آواز نکلتی ہے۔'')

حبشہ کے غلام اور لونڈیاں رقص و موسیقی کے فنون میں مہارت رکھتے تھے۔روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی مردوں اور عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

رقص

عن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرقصون ویقولون: ''محمد عبد صالح''فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مایقولون؟ قالوا یقولون: ''محمد عبد صالح''. (احمد بن حنبل، رقم ۱۲۵۶۲)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے اور یہ گا رہے تھے : محمد صالح انسان ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ کہہ رہے ہیں: محمد صالح انسان ''ہیں۔

:اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

حبشہ کے رقاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ناچ رہے تھے۔o

ناچنے کے ساتھ وہ آپ کی مدح سرائی بھی کر رہے تھے۔o

آپ نے انھیں ناچنے اور گانے سے منع نہیں فرمایا۔o

اس بات سے آپ کی دل چسپی کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے گانے کے الفاظ کے بارے میں دریافت کیا۔o

روایات میں مذکور ہے کہ حبشہ کے ماہر فن رقاص اہل عرب کے سامنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔عرب کے شرفا کے نزدیک ان کے رقص سے محظوظ ہونا معیوب بات نہیں تھی۔چنانچہ وہ انھیں اپنی مختلف تقریبات میں مدعو کرتے تھے۔''المفصل فی تاریخ العرب''میں ڈاکٹر جواد علی لکھتے ہیں:

وقد عرف الحبش بحبهم للرقص. وكان اهل مكة وغيرهم من اهل الحجاز اذا ارادوا الاحتفال بعرس او ختان او اية مناسبة مفرحة اخرى احضروا الحبش للرقص والغناء على طريقتهم الخاصة. (۱۲۲/۵)

حبشہ کے لوگوں کی رقص سے محبت مشہور تھی۔اہل مکہ اور ان کے علاوہ اہل حجاز جب شادی، ختنہ یا کوئی اور خوشی کی محفل منعقد کرتے تو حبشہ کے لوگوں کو ان کے مخصوص ناچ گانے کے لیے بلاتے تھے۔''

روایتوں سے معلوم ہوتاہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حبشہ کے ان فن کاروں کا رقص دیکھا:

عن عائشة قالت جاء حبش يزفنون في يوم عيد في المسجد فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فوضعت راسي على منكبه فجعلت انظر الى لعبهم حتى كنت انا التي انصرف عن النظر اليهم. (مسلم، رقم ۸۹۲)

عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ عید کے روز حبشی مسجد میں رقص کامظاہرہ کرنے لگے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا او ر ان کا کرتب دیکھنے لگی۔(کافی وقت گزرنے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہوسلم نے ''مجھے منع نہیں فرمایا)یہاں تک کہ میں خود ہی انھیں (مسلسل) دیکھ کر تھک گئی۔

خوش الحانی کی تحسین

عن ابي موسىٰ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ابا موسىٰ لقد اوتيت مزمارا من مزامير آل داؤد. (بخاری، رقم ۴۷۶۱)

ابو موسیٰ اشعری سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری تلاوت سنکر)فرمایا: اے ابو موسیٰ، تجھے تو قوم داؤد کے سازوں میں سے ایک ساز دیا گیا ہے۔'' (محدثین نے اس روایت کو 'صحیح'قرار دیا ہے)

اس روایت سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتیہیں:

oنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت میں غنا کو پسند فرمایا۔o

آپ نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن کو ساز سے تعبیر کیا۔

آپ نے مثبت انداز سے قوم داؤد کے سازوں کا ذکر فرمایا۔o

اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی کو پسندفرماتے تھے۔روایت کے الفاظ سے واضح ہے کہ آپ کے تحسین فرمانے کا سبب خوش الحانی ہے۔یہ چیز ظاہر ہے کہ تلاوت کے علاوہ بھی کہیں موجود ہو گی تو لائق تحسین ٹھہرے گی۔یعنی اللہ کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت یا دیگر اچھے مضامین کے اشعار کو اگر خوش الحانی سے پڑھا جائے تو ان سے محظوظ ہونا پسندیدہ ہی قرارپائے گا۔غنا اور موسیقی کا فن اسی خوش الحانی پر مبنی ہے۔تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تلاوت قرآن کے لیے لحن کے جو قواعد مرتب کیے گئے ہیں، وہ فن موسیقی کے قواعد سے مختلف ہیں، لیکن یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ آواز کا زیر و بم اور لہجے کی شیرینی و لطافت جیسے غنا کے بنیادی لوازم دونوں فنون میں یکساں طور پر مطلوب ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ دونوں فنون ایک نوعیت کا اشتراک بہرحال رکھتے ہیں۔

مزید براں اس روایت میں 'مزامیر آل داؤد' کے الفاظ مثبت انداز سے آئے ہیں۔ان کےاستعمال سے آپ نے گویا سیدنا داؤد علیہ السلام اور ان کی قوم کے بارے میں بائیبل کی ان روایات کی تصدیق فرما دی ہے جن کے مطابق وہ اللہ کی حمد وثنا کے لیے آلات موسیقی استعمال کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ بعض جلیل القدر مفسرین نے قرآن کے ان مقامات کی تفسیر میں جہاں سیدنا داؤد علیہ السلام کی حمد و ثنا کا ذکر ہوا ہے، اسی روایت کو نقل کیا ہے۔ابن کثیر سورۂ انبیا کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وذلك لطيب صوته بتلاوة كتابه الزبور وكان إذا ترنم به تقف الطير في الهواء فتجاوبه وترد عليه الجبال تأويبا ولهذا لما مر النبي صلى الله عليه وسلم على أبي موسى الأشعري وهو يتلو القرآن من الليل وكان له صوت طيب جدا فوقف واستمع لقراءته وقال: لقد أوتي هذا مزمارا من مزامير آل داود قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت أنك تسمع لحبرتك تحبيرا. وقال أبو عثمان النهدي ما سمعت صوت صنج ولا بربط ولا مزمار مثل صوت أبي موسى رضي الله عنه. (۱۸۷/۳)

اور یہ ان کی اچھی آواز کے ساتھ زبور کی تلاوت کرنے کی وجہ سے تھا۔جب وہ اسے ترنم سے پڑھتے تو پرندے ہوا میں رک جاتے اور اس کا جواب دیتے اور پہاڑ اس تسبیح کاجواب دیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس سے گزرے ، جبکہ وہ تہجد کے وقت قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ رک گئے اور انکی قرأت سنی ، کیونکہ ان کی آواز بے حد خوب صورت تھی۔آپ نے فرمایا: بے شک، اسے آل داؤد کے مزامیر میں سے ایک مزمار عطا کیا گیا ہے۔ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا : اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں آپ کو اور خوش کرتا۔ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہے : میں نے کسی ڈھول ، بانسری اور بربط کی ایسی آواز نہیں سنی جیسی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

اس روایت کی بنا پر یہ بات بھی بجاطور پر کہی جا سکتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا داؤد علیہ السلاکی خوش الحانی مسلم تھی۔

اس ساری بحث کے بعداب ملاحظہ کیجیے مشکوٰۃ المصابیح کی احادیث:

گانادل میں نفاق پیدا کرتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شعب الْإِيمَان»

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''گانادل میں نفاق پیدا کردیتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگادیتا ہے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4810)

بانسری کی آواز سننا خلاف سنت ہے

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ هَلْ تسمعُ شَيْئا؟ قلتُ: لَا فرفعَ أصبعيهِ عَن أُذُنَيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

نافع بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستے میں تھا تو انہوں نے بانسری کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں، اور وہ راستے میں دوسری جانب ہٹ گئے، پھر دور جا کر مجھے فرمایا: نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے بانسری کی آواز سنی، تو آپ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا، نافع نے کہا: میں تب چھوٹا تھا۔ اسنادہ حسن، رواہ احمد وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4811)

لعنت

مومن لعنت نہیں بھیجتا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَفِي أُخْرَى لَهُ «وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيءِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ زبان دراز۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور بیہقی کی دوسری روایت میں ہے ''نہ وہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ زبان درازی کرنے والا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ حسن، رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4847)

مومن لعنت نہیں بھیجتا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لعانا». وَفِي رِوَايَة: «لا ينبغي لِلْمُؤْمِنِ أَن يكون لعانا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4848)

لعنت مت بھیجو

وَعَن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ». وَفِي رِوَايَةٍ «وَلَا بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو ایسے نہ کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو، تم پر اللہ کا غضب ہو اور تم جہنم میں جاؤ۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ایسے بھی نہ کہو: تم (جہنم کی) آگ میں جاؤ۔'' رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4849)

حضور ﷺ نے لعنت بھیجی

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: "لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ"، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: "وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ" قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: "وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا سورة الحشر آية 7".

ترجمہ: ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نخعی نے اور ان سے علقمہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، ان سب پر لعنت بھیجی تو ام یعقوب نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا آخر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور کتاب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا اور کہیں بھی ایسی کوئی آیت مجھے نہیں ملی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمہیں ضرور مل جاتا کیا تم کو یہ آیت معلوم نہیں «وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا» یعنی ''اور جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے بھی تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 879 صفحہ نمبر 354، انٹرنیشنل نمبر 5939)

''نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

حدیث:

وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ".

ترجمہ: اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے بیان کیا، ان سے فلیح نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 873 صفحہ نمبر 352، انٹرنیشنل نمبر 5933)

حدیث:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ" وَقَالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ.

ترجمہ: ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر، گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔'' نافع نے کہا کہ گودنا کبھی مسوڑے پر بھی گوداجاتا ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 877 صفحہ نمبر 354، انٹرنیشنل نمبر 5937)

حدیث:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ".

ترجمہ: ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، ان سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 880 صفحہ نمبر 354، انٹرنیشنل نمبر 5940)

حدیث:

حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ" يَعْنِي، لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: مجھ سے یونس بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا (راوی نے اس طرح بیان کیا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گودنے والی، گدوانے والی، مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی'' یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر لعنت بھیجی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 882 صفحہ نمبر 355، انٹرنیشنل نمبر 5942)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ".

ترجمہ: ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ نے خبر دی، کہا مجھ کو خبر دی نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 888 صفحہ نمبر 356، انٹرنیشنل نمبر 5947)

”بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت۔“

حدیث:

حَدَّثَنَا آدَمُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا ، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ " ، تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ .

ترجمہ: ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن مسلم بن نیاق سے سنا، وہ صفیہ بنت شیبہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے، اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال لگا دیں۔ اس لیے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے، انہوں نے حسن بن مسلم سے، انہوں نے صفیہ سے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 874 صفحہ نمبر 353، انٹرنیشنل نمبر 5934)

حدیث:

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى ، فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا ، أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا ؟ "فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" .

ترجمہ: مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا، کہا ہم سے فضل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے۔ کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا کہا، ان پر لعنت بھیجی۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 875 صفحہ نمبر 353، انٹرنیشنل نمبر 5935)

حدیث:

حَدَّثَنَا آدَمُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ : "لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" .

ترجمہ: ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 876 صفحہ نمبر 353، انٹرنیشنل نمبر 5936)

حدیث:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ".

ترجمہ: ہم سے امام حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کو خسرے کا بخار ہو گیا اور اس سے اس کے بال جھڑ گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا اس کے مصنوعی بال لگا دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 881 صفحہ نمبر 354، انٹرنیشنل نمبر 5941)

گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورت پر لعنت۔

حدیث:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى"، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ سورة الحشر آية 7.

ترجمہ: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں، گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بدلیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے، میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ آیت «وما آتاکم الرسول فخذوہ» ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 872 صفحہ نمبر 352، انٹرنیشنل نمبر 5931)

حدیث:

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ".

ترجمہ: مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نخعی نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، لعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 883 صفحہ نمبر 355، انٹرنیشنل نمبر 5943)

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ، مَا لِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ".

ترجمہ: ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر، بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 889 صفحہ نمبر 356، انٹرنیشنل نمبر 5948)

گودنے اور گدوانے والی پر لعنت۔

حدیث:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي، فَقَالَ " إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ ".

ترجمہ: ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی حجیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا اور سود لینے والے اور دینے والے، گودنے والی اور گودانے والی (پر لعنت بھیجی)۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 886 صفحہ نمبر 355، انٹرنیشنل نمبر 5945)

مہدی

مہدی کے متعلق باہم متضاد روایات ہی ان کے موضوعہ ہونے کا ثبوت ہیں ملاحظہ کیجئے:

مہدی

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ يُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ النَّاسَ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ام سلمہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بادشاہ کی موت کے وقت اختلاف ہو جائے گا، اہل مدینہ سے ایک آدمی نکل کر مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہو گا، اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے تو وہ اسے (اس کے گھر سے) باہر لائیں گے، وہ ناپسند کرتا ہو گا، لیکن وہ رکن (حجرِ اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، شام کی طرف سے (اس سے لڑنے کے لیے) اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، لیکن اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (عبادت گزار) اور اعراق کے بہترین اشخاص اس کے پاس آئیں گے تو وہ اس کی بیعت کر لیں گے، پھر قریش سے ایک آدمی ظاہر ہو گا جس کے ننہال کلب قبیلے سے ہوں گے، وہ (کلبی) ان (بیعت کرنے والوں) کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے تو وہ (بیعت کرنے والے) ان پر غالب آجائیں گے، اور یہ کلب کا لشکر ہو گا، اور وہ (مہدی) ان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں گے، اسلام زمین پر ثابت و قائم ہو جائے گا، وہ سات سال رہیں گے، پھر وفات پا جائیں گے، اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5456)

خراسان کے کالے جھنڈے اور مہدی

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النبوة»

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کا استقبال کرو، کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔'' رواہ احمد والبیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5461)

مہدی اہل بیت میں سے ہوگا

حدیث :

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ, حَدَّثَنَا يَاسِينُ, عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ عَلِيٍّ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ, يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ".

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا، اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں ان کو صالح بنادے گا''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4085)

مہدی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا

حدیث :

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ, حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ, حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِّيُّ, عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ, عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ, عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ, قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ, فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ, فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, يَقُولُ: "الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ".

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ہم ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، ہم نے مہدی کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ''مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4086)

عیسیٰ بن مریم ہی مہدی ہیں

حدیث :

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى, حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ, حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ, عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ, عَنِ الْحَسَنِ, عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: "لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً, وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا, وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا, وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ, وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ".

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دن بہ دن معاملہ سخت ہوتا چلا جائے گا، اور دنیا تباہی کی طرف بڑھتی جائے گی، اور لوگ بخیل ہوتے جائیں گے، اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی، اور مہدی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے علاوہ کوئی نہیں ہے''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4039)

میری امت میں سے مہدی ہوں گے

حدیث :

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ, حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ, حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ, عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ, عَنْ أَبِي صِدِّيقٍ النَّاجِيِّ, عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: "يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ, إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ, فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ, تُؤْتَى أُكُلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا, وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ, فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي, فَيَقُولُ: خُذْ".

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں مہدی ہوں گے، اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک ضرور رہیں گے، ورنہ نو برس رہیں گے، ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوش حال ہو گی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی، زمین کا یہ حال ہو گا کہ وہ اپنا سارا پھل اگا دے گی، اس میں سے کچھ بھی اٹھا نہ رکھے گی، اور ان کے زمانے میں مال کا ڈھیر لگا ہو گا، تو ایک شخص کھڑا ہو گا اور کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیں، وہ جواب دیں گے: لے لو (اس ڈھیر میں سے جتنا جی چاہے)''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4083)

حدیث :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى, وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ, قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ, عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ, عَنْ أَبِي قِلَابَةَ, عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ, عَنْ ثَوْبَانَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ, كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ, ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ, ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ, فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ, ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ, فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ, وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ, فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ".

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے ایک خزانے کے پاس تین آدمی باہم لڑائی کریں گے، ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہو گا، لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہو گا، پھر مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے، اور وہ تم کو ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بھی بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''لہٰذا جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو جا کر اس سے بیعت کرو اگرچہ گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4084)

اللہ تعالیٰ کانا نہیں

وَعَنْ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں، جبکہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہو گی، گویا اس کی آنکھ ایسی ہو گی کہ انگور کا اٹھا ہوا دانہ ہو۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5470)

اللہ تعالیٰ کانا نہیں

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ڈرایا اور آگاہ فرمایا، سن لو! وہ کانا ہے، جبکہ تمہارا رب کانا نہیں، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوا ہو گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5471)

رب کانا نہیں

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا. إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں دجال کے متعلق حدیث بیان کی حتی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم نہیں سمجھ سکے ہو، بے شک مسیح دجال چھوٹے قد کا ہے، اس کے دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہو گی، بال گھونگریالے، کانا ہو گا، آنکھ غائب ہو گی، اس کی (دوسری) آنکھ بلند ہو گی نہ دھنسی ہو گی، اگر پھر بھی تمہیں مغالطہ ہو جائے تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔'' حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5485)

جماع کی طاقت

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْجِمَاعِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے سو (آدمیوں) کی طاقت دی جائے گی۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5636)

ورقہ بن نوفل نے بتایا کہ آپ نبی بن چکے ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ-وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ-قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقَالَ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ». قَالَ: فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهد ثمَّ أَرْسلنِي فَقَالَ: [اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لم يعلم]. فَرجع بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي» فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لخديجة وأخبرها الخبر: «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي» فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وتقري الضيف وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ. فَقَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى. فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا هُوَ النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟» قَالَ: نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الوحيُ. مُتَّفق عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز سچے و پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سچا) ثابت ہو جاتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے، آپ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے سے پہلے کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے، ان ایام کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی مدت کے لیے پھر زادِ راہ ساتھ لے جاتے تھے، حتی کہ آپ غارِ حرا ہی میں تھے کہ آپ پر حق (وحی) آگیا، فرشتہ (جبریلؑ) آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا پڑھیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں قاری نہیں (پڑھنا نہیں جانتا) ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے مجھے پکڑا اور اتنی شدت سے دبایا جس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوسری مرتبہ خوب دبایا، مجھے اس بار بھی کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس نے مجھے تیسری مرتبہ دبایا اس بار بھی مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا فرمایا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا، پڑھیے، آپ کا رب بہت ہی کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل (خوف کی وجہ سے) دھڑک رہا تھا، آپ خدیجہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا حتی کہ آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہ سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہر گز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گو ہیں، درد مندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ افراد کی اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، انہوں نے ان سے کہا:

میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے آپ سے کہا: بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ کچھ اسے بتا دیا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت توانا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟'' اس نے کہا: ہاں جب کسی کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، پھر ورقہ جلد ہی وفات پا گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی رک گئی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5841)

عرب

اہل عرب سے دشمنی حضور ﷺ سے دشمنی ہے

وَعَنْ سلمَان قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ» قَلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ؟ قَالَ: «تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مجھے ناراض نہ کرنا ورنہ تم اپنے دین سے نکل جاؤ گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو کیسے ناراض کر سکتا ہوں، آپ کی وجہ سے اللہ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم عربوں سے دشمنی رکھو گے تو تم مجھ سے دشمنی رکھو گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5998)

جس نے عربوں کو فریب دیا وہ حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم

وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أهل الحَدِيث بِذَاكَ الْقوى

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عربوں کو فریب دیا تو وہ میری شفاعت میں داخل ہو گا نہ اسے میری مودّت نصیب ہو گی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین بن عمر کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5999)

عربوں کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے

وَعَنْ أم حَرِير مولاة طَلْحَة بن مَالك قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام الحریر بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6000)

عربوں سے محبت کی وجوہات

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عربيٌّ «.رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي» شعب الْإِيمَان

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی وجہ سے محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی (زبان میں) ہے اور اہل جنت کا کلام عربی میں ہوگا۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6006)

نرد اور شطرنج

نرد کھیلنا منع ہے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نرد کھیلتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کیا ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4500)

جس نے نرد کھیلی اس نے اللہ رسول کی نافرمانی کی

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نرد شیر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' رواہ احمد وابو داؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4505)

شطرنج کھیلنے والا خطاکار ہے

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خطاکار شخص ہی شطرنج کھیلتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4511)

شطرنج باطل کھیل ہے

وَعَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: وہ باطل کھیلوں میں سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ یہ چاروں احادیث امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4512)

زمین میں رسی لٹکائی جائے تو کہاں جائے گی

وَعَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذِهِ الْعَنَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مِنْ فَوْقِكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ» ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟». قَالُوا: اللَّهُ ورسوله أعلم. قَالَ: «سماءان بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ». ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ «مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّماءين». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذَلِكَ؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ». حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرضين بَين كلّ أَرضين مسيرَة خَمْسِ مِائَة سنة قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ» ثُمَّ قَرَأَ (هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عليم) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ على أَنه أَرَادَ الهبط عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْش كَمَا وصف نَفسه فِي كِتَابه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بادل آیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عنان ہے، یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے، اللہ اس کو اس قوم کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے دعا کرتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رقیع (آسمان کا نام) ایک محفوظ چھت اور تھمی ہوئی موج ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''آسمان اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' راوی بیان کرتا ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح فرمایا حتی کہ آپ نے سات آسمان گنے۔ ''اور ہر دو آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اور آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''وہ زمین ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''اس کے نیچے ایک دوسری زمین ہے، ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات زمینیں شمار کیں۔ ''اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! اگر تم نچلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ کے علم میں ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ

آیت تلاوت کی: ''وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءتِ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ وہ اللہ کے علم، اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت میں گرتی ہے، اور اللہ کا علم و قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ پر ہے جبکہ وہ عرش پر (مستوی) ہے، جیسا کہ اس نے اپنے متعلق اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ رواہ احمد و الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5735)

گھر کی تزئین وآرائش کرنا منع ہے

وَعَنْ سَفِينَةَ: أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ. قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مزوقا». رَوَاهُ أَحْمد وَابْن مَاجَه

سفینہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مدعو کر لیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ تناول فرمالیں؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دی تو آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے تھے کہ گھر کی ایک جانب لگے ہوئے منقش پردے کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، میں آپ کے پیچھے گئی اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو واپس کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے یا کسی نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ کسی مزین گھر میں داخل ہو۔'' اسنادہ حسن، رواہ احمد وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3221)

ایلا کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقَفُ الْمُؤْلِي. رَوَاهُ فِي شرح السّنة

سلیمان بن یسارؒ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقریباً دس صحابہ سے ملاقات کی وہ سب کہتے تھے کہ ایلاء کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے گا۔ سندہ صحیح، رواہ فی شرح السنہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3298)

جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم يقولُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى». رَوَاهُ مُسلم

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے نافرمانی کی۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3863)

بارہ ہزار کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہوتا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3912)

اس حدیث کے موضوع ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ دنیا میں کئی لشکر ایسے دیکھے گئے ہیں جن کی تعداد بارہ ہزار سے کئی گنا زیادہ تھی لیکن وہ شکست سے دوچار ہوئے۔

ران کے ذریعے قتل کرنا درست ہے

وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: «لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذِهِ ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا فِي الضَّرُورَةِ

ابوالعشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور سینے کے بالائی حصے (لبہ) پر چھری چلانے سے ہی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نے اس کی ران پر زخم لگایا تو بھی تیرے لیے کافی ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ کسی گرے پڑے جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ضرورت کے تحت ہے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4082)

لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے گروی ہے

وَعَنِ الحسنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لَكِنْ فِي رِوَايَتِهِمَا «رَهِينَةٌ» بدل «مرتهنٌ» وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُد: «وَيُدْمَى» مَكَانَ: «وَيُسَمَّى» وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَيُسَمَّى» أَصَحُّ

حسنؒ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے میں گروی ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا یا جائے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ لیکن ان دونوں (ابوداؤد اور نسائی) کی روایت میں ((مرتھن)) کی جگہ ((رھینۃ)) کے الفاظ ہیں۔ اور مسند احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ((ویسمّی)) کی بجائے ((ویدمی)) کے الفاظ ہیں۔ اور امام ابوداؤد نے فرمایا: لفظ ((ویسمّی)) زیادہ صحیح ہے۔ حسن، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4153)

کھانے کے دوران چھری کانٹے کا استعمال درست نہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چھری کے ساتھ (پکے ہوئے) گوشت کو مت کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، بلکہ اسے دانتوں کے ساتھ کھاؤ، کیونکہ ایسا کرنا زیادہ لذیذ اور کھانے میں زیادہ سہل ہے۔'' ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان، اور دونوں نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں۔ رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4215)

ایک گھر میں تین سے زیادہ بستر نہیں ہونے چاہییں

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضيف وَالرَّابِع للشَّيْطَان». رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''ایک بستر آدمی کے لیے، ایک اس کی اہلیہ کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا (اگر ہو تو وہ) شیطان کے لیے ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4310)

باب نمبر۔211

مسلمان اور مشرک کا فرق

مسلمان اور مشرک میں فرق تو شرک کا ہے کہ مسلمان شرک نہیں کرتا اور مشرک شرک کرتا ہے لیکن ایک نئی منطق ایجاد کی گئی کہ مسلمان اور مشرک میں فرق دراصل ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہوتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

وَعَن رُكَانَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

رکانہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4340)

سادالباس ایمان کا حصہ ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بن ثعلبةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ أَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! سنو! سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے، سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4345)

صاحب اقتدار کے علاوہ کسی کا انگوٹھی پہننا منع ہے

وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يجعلَ على مَنْكِبَيْهِ حَرِيرٍ مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس (خصلتوں) سے منع فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانت باریک کرنے، سوئی کے ساتھ جسم گودنے، (چہرے یا پلکوں وغیرہ سے) بال اکھاڑنے، مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک ہی چادر (اوڑھنی) میں ہم خواب ہونے سے، یہ کہ آدمی عجمیوں کی طرح اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم لگائے، یا وہ اپنے کندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشم لگائے، لوٹ مار کرنے سے، چیتے کی کھال (کی زین) پر سواری کرنے سے اور صاحبِ اقتدار شخص کے سوا انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4355)

کھڑے ہو کر جوتا پہننا منع ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص جوتا کھڑے ہو کر پہنے۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4414)

اہل کتاب کی موافقت

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رؤوسهم فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فرق بعدُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم نہ ملتا تو آپ اس میں اہل کتاب سے موافقت کرنا پسند فرماتے تھے۔اہل کتاب اپنے بال سیدھے چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیشانی کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں مانگ نکالی۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4425)

جو مونچھیں نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کترتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' صحیح رواہ احمد والترمذی والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4438)

گھر کی وجہ سے غریبی امیری

وَعَن أنس قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَأَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذروها ذميمة». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے جس سے ہمارے افراد اور اموال میں اضافہ ہوا، پھر ہم نے وہ گھر بدل لیا تو ہمارے افراد و اموال میں کمی آگئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گھر اچھا نہیں۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4589)

جب خط لکھو تو اسے خاک آلود کر دو، اس سے کام آسان ہوتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذا كتب أحدكُم كتابا فليتربْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيث مُنكر

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو وہ اسے خاک آلود کر دے کیونکہ اس طرح کرنے سے کام جلد و آسان ہو جاتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4657)

کان پر قلم رکھنے سے یاد داشت تیز

عَن زيدِ بن ثابتٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَآلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ ضعفٌ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کاتب تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قلم اپنی کان پر رکھو کیونکہ ایسا کرنا (کان پر قلم رکھنا) مقصد وانجام جلد یاد کرادیتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4658)

دوست یا بھائی سے گلے ملنا منع ہے، صرف مصافحہ کرو

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم میں سے آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے، تو کیا وہ اس کے سامنے سر جھکائے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: کیا وہ اسے گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے عرض، کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا: ''ہاں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4680)

مجلس کے وسط میں بیٹھنے والا ملعون

وَعَنْ حذيفةَ قَالَ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4722)

باب نمبر۔222

مسلمان سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4814)

اگر مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کفر ہے تو درج ذیل روایات کا کیا کیا جائے گا؟

حدیث:

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ، فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ".

ترجمہ: '' زراہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پس وہ جھگڑے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے کے ہاتھ اُونٹوں کی طرح کاٹتے ہو لہٰذا تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1785 صفحہ نمبر 692 انٹرنیشنل نمبر 6892)

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ، "فَعَضَّ رَجُلٌ، فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

ترجمہ: ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ کو باطل قرار دے کر اس کی دیت نہیں دلائی۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الدیات حدیث نمبر 1786 صفحہ نمبر 692، انٹرنیشنل نمبر 6893)

حدیث:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ "، فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.

ترجمہ: ''عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور دو آدمیوں (صحابہؓ) نے ایک دوسرے کو گالی دی اور ہم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو غصّے میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا ،تو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اسے کہہ لے تو اس کا غصّہ جاتا رہے، فرمایا کہ وہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہے۔لوگوں نے اس سے کہا تُو سنتا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا فرماتے ہیں، اس نے کہا کہ میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1047 صفحہ نمبر 411، انٹرنیشنل نمبر 6115)

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ ایک دوسرے کو گالیاں دیتے تھے، بہت بڑا الزام ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ ایک صحابیؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے کو گالیاں دے رہے ہیں، یہ اس سے بڑا الزام اور ظلم ہے۔کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی کا بھی کچھ پاس نہ تھا؟

حدیث:

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟" قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ" قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي: هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ، قَالَ: "نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ".

ترجمہ: ''مجھ سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے معرور نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے، معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر ایک چادر دیکھی اور اسی طرح کی چادر ان کے غلام کے زیبِ تن تھی۔میں نے کہا اگر آپ اسے لے لیتے تو آپ کا جوڑا مکمل ہو جاتا اور اسے دوسرا کپڑا دے دیتے۔انہوں نے فرمایا کہ میرے اور اس آدمی کے درمیان ایک راز کی بات ہے کہ اس کی والدہ عجمی تھی، میں نے اس کو گالی دی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے میرا ذکر کیا۔چنانچہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے فلاں کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔فرمایا کیا تم نے اس کی والدہ کو گالی دی؟ میں نے کہا ہاں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اندر ابھی جاہلیت کی بو باقی ہے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بڑھاپے میں بھی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یاد رکھو یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ جس کی ماتحتی میں بھی اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو وہ کھائے اسے بھی کھلائے اور جو وہ پہنے اسے بھی پہنائے اور اسے ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہے، جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لیے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 987 صفحہ نمبر 389، انٹرنیشنل نمبر 6050)

اسی موضوع کی ایک اور حدیث ہے جس میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دے رہے ہیں۔

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَكَيْفَ بِنَسَبِي"، فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: "لَا تَسُبُّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

ترجمہ: ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا اور میرا خاندان تو ایک ہی ہے (پھر تو میں بھی اس ہجو میں شریک ہو جاؤں گا)۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہجو سے آپ کو اس طرح صاف نکال دوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں برا کہنے لگا تو انہوں نے کہا کہ حسان کو برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1082 صفحہ نمبر 425، انٹرنیشنل نمبر 6150)

قارئین کرام! یہ الزامات ان ہستیوں پر لگائے جا رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ یہ تمام صحابہؓ ایک دوسرے کے دوست ہیں {72/8} ان میں باہمی محبت و مودت تھی {29/48} یہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے {9/59} خدا نے ان کے درمیان باہمی اُلفت ڈال دی تھی {103/3+63/8} یہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کرتے تھے {64/8} خدا نے انہیں بھائی بھائی بنا دیا تھا {10/49+103/3} خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے {18/48+100/9}۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تعریف کرنے والے کے منہ پر مٹی پھینکو

وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ». رَوَاهُ مُسلم

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4826)

غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: «أَعِيدَا وُضُوءَ كُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَامْضِيا فِي صومكما واقضيا يَوْمًا آخَرَ». قَالَا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «اغتبتم فلانا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جبکہ وہ روزے سے تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں اپنا وضو دوبارہ کرو، نماز دہراؤ اور روزہ پورا کرو، اور کسی دوسرے روز اس کی قضا دو۔'' ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4873)

لوگوں سے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق برتاؤ کرو

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أنزِلوا النَّاس منازلهم». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں سے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق برتاؤ کرو۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4989)

حدیث کے الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اسے امیر لوگوں کے پروٹوکول کو یقینی بنانے کیلئے گھڑا گیا ہے۔

مسلمان سے ترک تعلق کرنے والا جہنم میں جائے گا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جس شخص نے تین دن سے زائد ترک تعلق توڑے رکھا اور وہ (اسی حالت میں) فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

اسنادہ صحیح، رواہ احمد وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5035)

اعمال ناموں کی اقسام

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللَّهُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ. يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ) وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللَّهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بينهم وبين الله فَذَاكَ إِلَى اللَّهِ فَذَاكَ إِلَى اللَّهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تجاوز عَنهُ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال نامے تین قسم کے ہیں، ایک وہ اعمال نامہ جسے اللہ معاف نہیں فرمائے گا، وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''بے شک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔'' ایک وہ اعمال نامہ ہے جسے اللہ نہیں چھوڑے گا، وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں، اور ایک وہ نامہ اعمال ہے جس کی اللہ پرواہ نہیں کرے گا، وہ ہے بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا، یہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اس سے درگزر فرمائے۔'' رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5133)

حضور ﷺ کو غربت پسند تھی

مسلمانوں کو کاروبار دنیا میں پسماندہ رکھنے کیلئے اس قسم کی روایات وضع کی گئیں، ملاحظہ کیجئے:

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بطحاء مَكَّة ذَهَبا فَقلت: لَا يَا رب وَلَكِن أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ. رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے پیش کش کی کہ وہ مکہ کی وادی بطحا (یا مکہ کے سنگ ریزوں) کو سونا بنادے، میں نے کہا: رب جی! نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میں ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا رہوں، جب میں بھوکا رہوں تو تیرے حضور عاجزی کروں اور تیرا ذکر کروں، اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد بیان کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔'' رواہ احمد والترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5190)

اونچی عمارتیں بنانا منع ہے

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالَ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عرف الرجل الغضب فِيهِ والإعراض فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ: «مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟» قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا» يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک اونچا سا قبہ دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' آپ کے صحابہ نے عرض کیا، یہ ایک انصاری شخص کا ہے، آپ خاموش ہوگئے اور اسے اپنے دل میں رکھا حتیٰ کہ جب اس کا مالک آیا تو اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسے کیا، حتیٰ کہ اس آدمی نے آپ میں ناراضی اور اپنے سے بے رخی پہچان لی، اس نے اپنے ساتھیوں سے وجہ دریافت کی اور کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض محسوس کرتا ہوں لیکن وجہ ناراضی معلوم نہیں، انہوں نے بتایا، آپ باہر تشریف لائے تھے اور آپ نے تمہارا قبہ دیکھا تھا، وہ آدمی اپنے قبے کی طرف گیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے اس (قبے) کو نہ دیکھا تو فرمایا: ''قبے کو کیا ہوا؟'' صحابہ نے عرض کیا، اس کے مالک نے آپ کی بے رخی کی ہم سے وجہ دریافت کی تو ہم نے اسے بتادیا، پس اس نے اسے گرادیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! ہر عمارت جس کے بغیر گزارہ ہو سکتا ہو وہ اپنے مالک کے لیے وبال ہے۔'' اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5184)

جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت باقی رہے گی

عَنِ النُّعْمَانِ بن بشير عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ: أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ. رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ فِي «دَلَائِل النُّبُوَّة»

نعمان بن بشیر، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت (کے اثرات) باقی رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا، پھر جب تک اللہ چاہے گا، خلافت نبوت کے انداز پر ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جس قدر اللہ چاہے گا کاٹنے والے بادشاہ ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر جبریہ بادشاہت ہو گی اور یہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا، پھر خلافت نبوت کی طرز پر ہو گی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حبیب بیان کرتے ہیں، جب عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلافت سنبھالی تو میں نے ان کی یاددہانی کے لیے انہیں یہ حدیث لکھی، اور کہا: میں امید کرتا ہوں کہ ظالم بادشاہ اور جبریہ بادشاہت کے بعد آپ امیر المومنین ہیں۔ وہ اس سے خوش ہوئے اور انہیں اچھا لگا۔ اسنادہ صحیح، رواہ احمد والبیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5378)

غرقد کا درخت یہودیوں کا درخت ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يختبئ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ من شجر الْيَهُود. رَوَاهُ مُسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ مسلمان، یہودیوں سے قتال کریں گے، مسلمان انہیں قتل کریں گے اس وقت یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکار کر کہے گا: اے مسلمان! اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ اور اسے قتل کرو، البتہ غرقد کا درخت نہیں کہے گا، کیونکہ وہ یہودیوں کے درختوں میں سے ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5414)

عائشہؓ کا گمان کہ آپ اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے

وَعَنْهَا: قَالَتْ: رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يومٍ من جنازةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ: وَارَأْسَاهْ قَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهْ» قَالَ: «وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ؟» قُلْتُ: لَكَأَنِّي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِيءَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے سے فارغ ہو کر بقیع سے واپس میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا، اور میں کہہ رہی تھی: ہائے درد کی وجہ سے سر پھٹا جارہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ عائشہ! میں، اور میرا سر درد سے پھٹا جارہا ہے۔'' فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا گئیں تو یہ تمہارے لئے مضر نہیں کیوں کہ اس صورت میں، میں تمہیں غسل دوں گا، تجھے کفن پہناؤں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے متعلق میرا ابھی یہی خیال ہے، اگر آپ نے اس طرح (غسل وکفن اور دفن وغیرہ) کیا تو آپ میرے گھر واپس آئیں گے، وہاں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیے، پھر آپ کو تکلیف ظاہر ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔ رواہ الدارمی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5971)

فرشتے نے عائشہؓ کو ریشم کے کپڑے میں تین رات اٹھا کر حضور ﷺ کو دکھایا کہ یہ آپ کی اہلیہ ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي: هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ. فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ. مُتَّفق عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تم مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئیں۔ فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے مجھے کہا: یہ آپ کی اہلیہ ہے، میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ آپ تھیں۔'' میں نے کہا: اگر یہ (خواب) اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا فرمادے گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6188)

جبریل سبز ریشمی کپڑے میں عائشہؓ کی تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یہ دنیا وآخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریلؑ سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یہ دنیا وآخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔'' اسنادہ صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6191)

اگر ایمان ثریا تک بھی ہو گا تو فارس والے اس تک پہنچ جائیں گے

تاریخ شاہد ہے کہ دین اسلام کی تمام اصطلاحات کو تبدیل کر کے اسے مذہب میں تبدیل کرنے کا سہرا ایرانیوں کے سر ہے۔ صحاح ستہ اور کتب اربعہ کے تمام مصنفین ایرانی ہیں۔ انہوں نے اپنی شکست کا بدلہ بھی خوب لیا اور حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی روایات بھی گڑھیں کہ کوئی ان کا انکار بھی نہ کر سکے، درج ذیل روایات اس کی ایک چھوٹی سی مثال ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ [وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ] قَالُوا: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ من هَؤُلَاءِ». مُتَّفق عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جب یہ آیت (وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ) نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا پر بھی ہو گا تو تب بھی ان لوگوں میں سے کچھ حضرات اس تک پہنچ جائیں گے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6212)

اگر دین ثریا پر بھی ہوا تو فارسی لوگ اسے حاصل کر لیں گے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: [وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ] قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ: «هَذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اگر تم پھر گئے تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، پھر وہ تمہاری مانند نہیں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم پھر گئے تو وہ ہماری جگہ آجائیں گے اور وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''یہ اور ان کی قوم، اگر دین ثریا پر بھی ہوا تو فارسی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6253)

خلیفہ اول

اگر میں کسی مشورہ کے بغیر کسی شخص کو امیر مقرر کرتا تو میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر مقرر کرتا

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی مشورہ کے بغیر کسی شخص کو امیر مقرر کرتا تو میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر مقرر کرتا۔'' رواہ الترمذی وابن ماجہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6231)

صدیق اکبر ابوذرؓ

ابوذرؓ سے سچا کوئی نہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَر». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں۔'' حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6238)

ابوذرؓ سے سچا کوئی نہیں

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بن مَرْيَم» يَعْنِي فِي الزّهْد. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَا رَسُولَ الله أفتعرف ذَلِك لَهُ؟ قَالَ: «نعم فَاعْرِفُوهُ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ: حَدِيث حسن غَرِيب

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ راست گو اور عہد وفا کرنے والا اور زہد میں عیسیٰ بن مریمؑ سے زیادہ مشابہ کوئی نہیں۔'' اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:6239)

بچوں کو بھوکا رکھ کر مہمان کو کھانا کھلایا

بلاشبہ مہمان کی خاطر تواضع کرنا قابل تعریف اور باعث اجر عمل ہے لیکن معصوم بچوں کو بھوکا رکھ کر مہمان کو کھانا کھلانا نا قابل فہم ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «من يضيفه وى» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفعلت فقعدوا وَأكل الضَّيْف فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ أَوْ ضَحِكَ اللَّهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ» وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى [وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ] مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے شدید بھوک لگی ہوئی ہے، چنانچہ آپ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میرے پاس تو صرف پانی ہے پھر آپ نے دوسری محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے بھی اسی طرح کہا، اور تمام ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس کی مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔'' انصار میں سے ابو طلحہ نامی ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول میں، وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی اہلیہ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: صرف میرے بچوں کے لیے کھانا ہے، انہوں نے فرمایا: کسی چیز کے ذریعے انہیں دلاسا دے کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اسے ظاہر کرنا کہ ہم کھا رہے ہیں، جب وہ کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ بیٹھ گئے، مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دونوں (میاں بیوی) نے بھوکے رہ کر رات بسر کی، جب صبح کے وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے فلاں مرد اور فلاں عورت (کے ایثار) پر تعجب فرمایا، یا اللہ ان دونوں پر ہنس پڑا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے ابو طلحہ کا نام نہیں لیا، اور اس روایت کے آخر میں ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ اپنی جانوں پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود بھی ضرورت ہوتی ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6261)

ملک شام

تم شام کے لشکر کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ اللہ کی سرزمین میں ایک پسندیدہ خطہ ہے

عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «سيصير الْأَمر إِلَى أَن تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ». فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد

ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب امر (امر اسلام یا امر قتال) اس طرح ہوگا کہ تم لشکروں کا مجموعہ ہوگے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔'' ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال پالوں تو آپ میرے لیے کسی لشکر کا انتخاب فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم شام کے لشکر کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ اللہ کی سرزمین میں ایک پسندیدہ خطہ ہے اور وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو اس کی طرف لائے گا، ہاں اگر تم وہاں نہ جاؤ تو پھر تم یمن کا رخ کرنا اور اپنے حوضوں سے سیراب ہونا کیونکہ اللہ عزوجل نے شام اور اہل شام کی محافظت کی مجھے ضمانت دی ہے۔'' حسن، رواہ احمد وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6276)

خلافت مدینہ میں ہے جبکہ بادشاہت شام میں ہے

«وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّام

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت مدینہ میں ہے جبکہ بادشاہت شام میں ہے۔'' رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6279)

شام کی فضیلت

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَأَيْتُ عَمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّة»

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے نیچے سے نورانی ستون نکلتا ہوا دیکھا اور وہ اوپر کو بلند ہوا حتیٰ کہ وہ شام میں جا ٹھہرا۔'' دونوں روایات کو امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6280)

بڑے مٹکے، کدو اور لکڑی کے پیالے اور روغنی برتن استعمال کرنا منع ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟ أَوْ: مَنِ الْوَفْدُ؟" قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: "مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ: بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَا نستطيع أَن نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فصل نخبر بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: -[13]- أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ» وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: «احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ». وَلَفظه للْبُخَارِيّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں یا کون سا وفد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ربیعہ قبیلہ کے لوگ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قوم یا وفد! خوش آمدید، تم کشادہ جگہ آئے اور تم رسوا ہوئے نہ نادم۔'' انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، ہمارے اور آپ کے مابین مضر کے کفار کا یہ قبیلہ آباد ہے، آپ کسی فیصلہ کن امر کے متعلق حکم فرما دیں تاکہ ہم اپنے پچھلے ساتھیوں کو اس کے متعلق بتائیں اور ہم سب اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چار چیزوں کے متعلق انہیں حکم فرمایا اور چار چیزوں سے انہیں منع فرمایا، آپ نے ایک اللہ پر ایمان لانے کے متعلق انہیں حکم دیا: ''فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اور آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع فرمایا، آپ نے بڑے مٹکوں، کدو سے بنے ہوئے پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''انہیں یاد رکھو اور اپنے پچھلے ساتھیوں کو ان کے متعلق بتا دو۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح جلد اول، حدیث نمبر۔17، صفحہ نمبر۔36، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

ہر سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہو گا

دین میں من مانی تبدیلیاں کرنے کیلئے اس طرح کی روایتیں بھی گھڑی گئیں:

وَعَنْهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

راوی حدیث ابو علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میری معلومات کے مطابق سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس امت کے لیے ہر سو سال کے آخر پر کسی ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:247)

جو شخص بازار کی طرف جاتا ہے وہ ابلیس کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے (مسلم معیشت)

مسلمانوں کو معاشی طور پر بے دست و پا کرنے کیلئے ایسی روایات وضع کی گئیں جس سے انہیں نماز روزہ میں لگا کر دوسری قوموں کا دست نگر بنا دیا جائے۔ دنیا میں مسلمانوں کی موجودہ معاشی حالت سے معاشی استحکام کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص نماز فجر کے لیے جاتا ہے تو وہ ایمان کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے، اور جو شخص بازار کی طرف جاتا ہے، تو وہ ابلیس کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:640)

جنت کی عورتوں کی سردار مریمؑ اور فاطمہؓ

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں، پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے ان کے رونے اور ان کی ہنسی کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ میں فوت ہو جاؤں گا تو میں رو پڑی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ مریم بنت عمران کے علاوہ اہل جنت کی خواتین کی میں سردار ہوں۔'' اس پر میں ہنس دی۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6193)

جہان کی خواتین میں سے (کمال کے اعتبار سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ عنہ تمہارے لیے کافی ہیں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وآسية امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہان کی خواتین میں سے (کمال کے اعتبار سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ عنہ تمہارے لیے کافی ہیں۔'' صحیح، رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6190)

مریم اور خدیجہ بہتر خواتین ہیں

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَأَشَارَ وَكِيعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(اپنے زمانے میں) مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون تھیں، اور (اس زمانے میں) خدیجہ بنت خویلد سب سے بہتر خاتون ہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ابو کریب بیان کرتے ہیں، وکیعؒ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ فرمایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6184)

مریم،آسیہ اور عائشہ کی فضیلت

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثَ أَنَسٍ: «يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ». وَحَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ» وَحَدِيثُ ابْنِ عمر: الْكَرِيم بن الْكَرِيم: «.فِي» بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

ابو موسی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کمال کو پہنچیں،اور عائشہ رضی اللہ عنہ کو تمام عورتوں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔'' متفق علیہ۔اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((یا خیر البریۃ))،ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((أی الناس اکرم))اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث:((الکریم ابن الکریم)) باب المفاخرۃ والعصبیۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:5724)

دیور موت ہے

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ «الْحَمْوَ؟ قَالَ: «الْحَمْوُ الْمَوْتُ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3102)

متفرق

عورت کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا۔۔۔مشاہدہ

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» «فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: «لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا، وہ دوڑتی پھرتی تھی، جب وہ قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلاتی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، اگر وہ اسے نہ پھینکنے پر قادر ہو، (تو وہ نہیں پھینکے گی)، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2370)

رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سر شام سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔''

حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3909)

حضور ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانٌ: وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ (حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے، حسان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق شعر کہا: ''بنو لوئی کے سرداروں کے لیے بویرہ پر (کھجوروں کے درختوں کو) جلانا آسان ہوا جو کہ پھیلا ہوا تھا۔'' اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا وہ (سب) اللہ کے حکم سے تھا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:3944)

بچوں کو قیدی بنالیا گیا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ: أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عمر أخبرهُ أَن ابْن عمر أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّينَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ فَقتل الْمُقَاتلَة وسبى الذُّرِّيَّة

عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نافعؒ نے انہیں خط لکھا جس میں انہوں نے انہیں (یعنی مجھے) یہ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں (یعنی نافع کو) خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو مصطلق پر اس وقت حملہ کیا جب وہ مریسیع کے مقام پر اپنے مویشیوں میں غافل تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگجوؤں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا۔ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3945)

کھیتیاں اور درخت جلادو

وَعَن عُرْوَةَ قَالَ: حدَّثني أسامةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ: «أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صباحا وَحرق». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عروہؒ بیان کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''اُبنیٰ پر صبح کے وقت حملہ کر اور (ان کی کھیتیاں اور درخت) جلادے۔'' رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3953)

توبہ

وَعَن عبدِ الله بنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ: «أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟» فَاعْتَذَرَ قَالَ: «كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے تو وہ عام اعلان کرتے جس پر صحابہ کرام وہ مال غنیمت لے کر حاضر ہوتے جو ان کے پاس ہوتا، آپ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم کرتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے کر آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر کس چیز نے تجھے اسے لانے سے منع کیا؟'' اس نے معذرت پیش کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اب تم اسے قیامت کے روز لاؤ گے، میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔'' اسنادہ حسن، رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4012)

مسلمانوں پر عشر نہیں

وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''محصول تو یہود و نصاری پر ہے، مسلمانوں پر عُشر نہیں۔'' رواہ احمد وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4039)

جنّ بچوں کو اچک لیتے ہیں

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: قَالَ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ للجن انتشارا أَوْ خَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتْ الفتيلة فأحرقت أهل الْبَيْت»

اور بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کو باندھو، دروازے بند رکھو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اکٹھا کر لو کیونکہ (اس وقت) جن پھیل جاتے ہیں، اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔'' رواہ البخاری۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4295)

حضور ﷺ کے کپڑے اور عمامہ زرد رنگ کے تھے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تُصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقد كَانَ يصبغ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيّ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ دیا کرتے تھے حتی کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے بھر جاتے تھے، ان سے پوچھا گیا، آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو یہ رنگ سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام کپڑے حتی کہ اپنا عمامہ بھی اسی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔ اسنادہ صحیح، رواہ ابوداؤد والنسائی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4479)

جو کسی کو اس کے کسی سابقہ پر ملامت کرتا ہے وہ اسی گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ» يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بن جبل

خالد بن معدان، معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو (اس کے سابقہ کسی) گناہ پر ملامت کرتا ہے تو یہ شخص مرنے سے پہلے اس (گناہ) کا ارتکاب کر لیتا ہے۔'' اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں کیونکہ خالد کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4855)

رحم کی ضد

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هَذَا مقام العائذ بك من القطيعة. قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَذَاك. مُتَّفق عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، اور جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور اس نے رحمن کی کمر پکڑ لی، اس پر (رحمن) نے فرمایا: ہٹ جا؟ اس (رحم) نے عرض کیا، یہ مقام اس کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ طلب کرتا ہے، فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق قائم رکھوں جو تجھ سے تعلق قائم رکھے، اور جو تجھ سے تعلق توڑ دے میں اس سے تعلق توڑ دوں، رحم نے عرض کیا، رب جی! کیوں نہیں (میں راضی ہوں)، فرمایا: ''یہ میں نے جو کہا ایسے ہی ہو گا۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4919)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذیؒ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور امام نوویؒ نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہیں۔ حسن، رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5019)

اصول کافی کی روایت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أدبر ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي وَبِكَ أُعْرَفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ العقابُ. وَقد تكلم فِيهِ بعض الْعلمَاء

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: کھڑی ہو جا، وہ کھڑی ہو گئی، پھر اسے کہا: پیچھے مڑ، تو وہ پیچھے مڑ گئی، پھر اسے کہا: سامنے توجہ کر، تو وہ سامنے آگئی، پھر اسے کہا: بیٹھ جا، تو وہ بیٹھ گئی، پھر اسے فرمایا: میں نے اپنی پوری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ بہتر وافضل اور سب سے اچھا بنایا ہے، میں تیری وجہ سے مؤاخذہ کروں گا، تیری وجہ سے عنایت کروں گا اور تیری وجہ سے میں پہچانا جاتا ہوں، میں تیری وجہ سے سزا دوں گا جزا اور ثواب کا انحصار بھی تجھ پر ہے۔'' اس کے متعلق بعض علما نے کلام کیا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5064)

پسند کی حور

وَعَن سهلِ بن معاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنفِّذَه دعاهُ اللَّهُ على رؤوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيث غَرِيب

سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس (غصے) کو نکال سکتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور اختیار کرنے کا اختیار دے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اسنادہ حسن، رواہ الترمذی وابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5088)

میں نسب میں سب سے بہتر ہوں

وَعَن الْعَبَّاس أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «مَنْ أَنَا؟» فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جعلهم فرقتَيْن فجعلني فِي خير فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبيلَة ثمَّ جعله بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نفسا وَخَيرهمْ بَيْتا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (غصے کی حالت میں) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے گویا انہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا، پھر اس نے ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا، پھر ان کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا، میں ان سے نفس و حسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان کے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔'' رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5757)

بارہ منافق

وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَة قال: فِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سم الْخياط ثَمَانِيَة مِنْهُم تَكْ (فيهم الدُّبَيْلَةُ: سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا» فِي «بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ» رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ» فِي «بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں۔'' ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں بارہ منافق ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو وہ پھوڑا ہی کافی ہے، (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ جو ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہو گا حتیٰ کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں (یعنی دلوں) پر محسوس ہو گا۔'' رواہ مسلم۔ اور ہم سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((لأعطین ھذا الرأیۃ غدا)) باب مناقب علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((من یصعد الثنیۃ)) باب جامع المناقب میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5917)

حضور ﷺ اپنے قبیلے کیلئے غصے میں ہو گئے

إِلَّا الْجُمْلَة الْأَخِيرَة فصحيحة) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: يَا رَسُول الله مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ فَغَضِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يحبكم لله وَلِرَسُولِهِ» ثمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي «المصابيح» عَن الْمطلب

عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں اس وقت آپ کے پاس ہی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آپ کو کس نے ناراض کیا؟'' انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول! ہمارا (بنو ہاشم) اور باقی قریشیوں کا کیا معاملہ ہے؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی غصے میں آ گئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت کرے۔'' پھر فرمایا: ''لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے۔'' ترمذی، اور مصابیح میں مطلب سے مروی ہے۔ رواہ الترمذی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6156)

چاٹو یا چٹاؤ

کھانے کے بعد ہاتھ چاٹنا سنت ہے، تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَن يمسحها. رَوَاهُ مُسلم

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے، اور آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔ رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4164)

انگلیاں اور پلیٹ چاٹو

وَعَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّفْحَةِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ: فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ (کھانے کے) کس حصے میں برکت ہے۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4165)

چاٹو اور چٹاؤ

«وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يمسح يَده حَتَّى يلعقها أَو يلعقها

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ چاٹنے یا چٹانے سے پہلے اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔'' متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4166)

انگلیاں چاٹو

وَعَن جَابر قَالَ: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ من أحدكُم لقْمَة فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ ليأكلها وَلَا يَدعهَا للشَّيْطَان فَإِذا فرغ فليلعق أَصَابِعه فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي: فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَة؟. رَوَاهُ مُسلم

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان تمہارے ہر معاملے میں، حتی کہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہو۔'' رواہ مسلم۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4167)

یعنی اگر کوئی آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود نہیں چاٹنا چاہتا تو آپ آگے بڑھ کر اس کی انگلیاں چاٹ لیں۔ اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں، آپ کا یہ عمل مشکوۃ المصابیح کی درج بالا حدیث کے مطابق ہو گا اور اس سے آپ کو ثواب بھی ہو گا۔

ختم شد